المكانة العلية في الخصائص النبوية

حضور ﷺ کے نبوی خصائصِ مبارکہ

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

اَلْمَكَانَةُ الْعَلِيَّة

فِي

الْخَصَائِصِ النَّبَوِيَّة

حضور ﷺ کے نبوی خصائصِ مبارکہ

تألیف

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

معاونین ترجمہ وتخریج:

حافظ ظہیر احمد الاسنادی، اجمل علی مجددی

منہاج القرآن پبلی کیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 35168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695

www.Minhaj.org-sales@Minhaj.org

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : اَلْمَکَانَۃُ الْعَلِیَّۃ فِي الْخَصَائِصِ النَّبَوِیَّۃ

﴿حضور ﷺ کے نبوی خصائصِ مبارکہ﴾

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونینِ ترجمہ و تخریج : حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی، اَجمل علی مجدّدی

زیرِ اِہتمام : فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعتِ اَوّل : اگست 2010ء

تعداد : 1,100

قیمت پرل کاغذ : -/380 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : اَلْمَکَانَۃُ الْعَلِیَّۃ فِي الْخَصَائِصِ النَّبَوِیَّۃ

﴿حضور ﷺ کے نبوی خصائص مبارکہ﴾

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونینِ ترجمہ و تخریج : حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی، اَجمل علی مجدّدی

زیرِ اِہتمام : فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعتِ اَوّل : اگست 2010ء

تعداد : 1,100

قیمت فلائنگ کاغذ : -/300 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

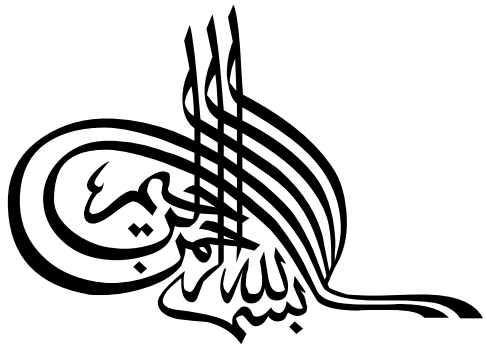

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْكَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-ا / ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴ / ۹۷۰-۷۳، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا / اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱ / ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

فہرس

الرقم	الأبواب	الصفحة
١	بَابٌ فِي شَرَفِ النُّبُوَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ﷺ ﴿نبوتِ محمدی ﷺ کے شرف کا بیان﴾	١١
٢	بَابٌ فِي تَفْضِيْلِهٖ ﷺ عَلٰى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ علیہم السلام ﴿حضور ﷺ کی تمام انبیاء اور رسولوں علیہم السلام پر فضیلت کا بیان﴾	٢٢
٣	بَابٌ فِي كَوْنِ الْمُصْطَفٰى ﷺ نَبِيًّا قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ علیہ السلام ﴿حضور ﷺ کا تخلیق آدم علیہ السلام سے بھی قبل نبی ہونے کا بیان﴾	٤٠
٤	بَابٌ فِي أَنَّ الْمُصْطَفٰى ﷺ أُرْسِلَ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً	٤٩

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب	الصفحة
	﴿حضور ﷺ کو جملہ مخلوقات کی طرف مبعوث کیے جانے کا بیان﴾	
٥	بَابٌ فِي تَخْصِيْصِ النَّبِيِّ ﷺ بِكَوْنِهٖ خَاتَمَ الرُّسُلِ وَالنَّبِيِّيْنَ عليهم السلام ﴿حضور ﷺ کا اللہ تعالیٰ کے آخری رسول اور نبی ہونے کا بیان﴾	٥٦
٦	بَابٌ فِي عِصْمَةِ اللهِ تَعَالٰى لَهٗ مِنَ الْأَعْدَاءِ وَكِفَايَتِهٖ فِي نَفْسِهٖ وَعِزِّهٖ ﷺ ﴿اللہ تعالیٰ کا حضور ﷺ کی عزت و ناموس کو دشمنوں سے محفوظ رکھنے اور خود حفاظت فرمانے کا بیان﴾	٧٨
٧	بَابٌ فِي تَخْصِيْصِهٖ ﷺ بِالذِّكْرِ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ ﴿تورات اور انجیل میں حضور ﷺ کے خصوصی ذکر کا بیان﴾	٩٧

الرقم	الأبواب	الصفحة
٨	بَابٌ فِي أَنَّ اللهَ تَعَالٰى جَمَعَ لِلنَّبِيِّ ﷺ الْخُلَّةَ وَالْمَحَبَّةَ ﴿اللہ تعالیٰ کا حضور ﷺ کے لیے مقامِ خلت اور محبوبیت جمع فرما دینے کا بیان﴾	١٢٤
٩	بَابٌ فِي كَوْنِ نُطْقِهٖ ﷺ وَحْيًا وَكَوْنِهٖ لَا يُخْطِئُ فِي رِضَاهُ وَلَا فِي سَخَطِهٖ ﴿حضور ﷺ کے کلامِ مبارک کا سراسر وحی ہونے اور حالت رضا اور ناراضگی میں بھی غلطی نہ کرنے کا بیان﴾	١٣٠
١٠	بَابٌ فِي كَوْنِ النَّبِيِّ ﷺ مُخْتَارًا فِي التَّشْرِيْعِ نِيَابَةً عَنْ خَالِقِهٖ تَعَالٰى ﴿نیابتِ الٰہی میں حضور ﷺ کے تشریعی اِختیارات کا بیان﴾	١٤٠
١١	بَابٌ فِي أَنَّهٗ ﷺ رَأٰى رَبَّهٗ تَعَالٰى بِعَيْنَيْهِ وَبِفُؤَادِهٖ وَجَمَعَ اللهُ تَعَالٰى لَهٗ بَيْنَ الْكَلَامِ وَالرُّؤْيَةِ	١٧٧

الرقم	الأبواب	الصفحة
	﴿حضور ﷺ کا ظاہری چشمانِ مبارک اور قلبِ انور سے دیدارِ الٰہی کرنے اور اللہ تعالیٰ کا آپ کے لیے دیدار اور کلام کو ایک جگہ جمع فرما دینے کا بیان﴾	
١٢	بَابٌ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَبِآثَارِهٖ ﴿حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس اور آپ کے آثارِ مبارکہ سے توسل کا بیان﴾	٢١٠
١٣	بَابٌ فِي التَّبَرُّكِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَبِآثَارِهٖ ﴿حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس اور آپ کے آثارِ مبارکہ سے حصولِ برکت کا بیان﴾	٢٦٦
١٤	بَابٌ فِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خُصَّ مِنَ الْكَرَامَاتِ وَالآيَاتِ مَا لَمْ يُخَصَّ بِهٖ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلَهٗ ﴿حضور ﷺ کو عطا کیے جانے والے اُن خاص اِعزازات کا بیان جو آپ سے قبل کسی نبی کو عطا نہیں کیے گئے﴾	٣١٧

الرقم	الأبواب	الصفحة
١٥	بَابٌ فِي سَعَةِ عِلْمِهٖ ﷺ وَكَمَالِ مَعْرِفَتِهٖ ﴿حضور ﷺ کی وسعتِ علم اور کمالِ معرفت کا بیان﴾	٣٣٠
١٦	بَابٌ فِي إِخْبَارِهٖ ﷺ عَنِ الْغُيُوْبِ الْمُسْتَقْبَلَةِ ﴿حضور ﷺ کا مستقبل سے متعلق غیب کی خبریں دینے کا بیان﴾	٣٥٠
١٧	بَابٌ فِي زِيَارَتِهٖ ﷺ فِي الْمَنَامِ وَأَنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِهٖ أَبَدًا ﴿خواب میں حضور ﷺ کی زیارت و دیدار کرنا اور شیطان کا آپ کی صورت اختیار نہ کر سکنے کا بیان﴾	٣٨٣
١٨	بَابٌ فِي الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ ﷺ بَعْدَ إِجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ وَفِي التَّشَهُّدِ وَعِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ وَخُرُوْجِهٖ ﴿حضور ﷺ پر اذان کے بعد، تشہد میں اور مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت درود و سلام بھیجنے کا بیان﴾	٣٩٦

الرقم	الأبواب	الصفحة
١٩	بَابٌ فِي أَنَّ الْتِفَاتَ الصَّحَابَةِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَتَعْظِيمَهُمْ لَهُ لَا يَنْقُضُ صَلَاتَهُمْ وَلَا يَنْقُصُهَا ﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نماز میں حضور ﷺ کی طرف دھیان کرنے اور توجہ کرنے سے ان کی نماز میں کوئی نقص واقع نہ ہونے کا بیان﴾	٤١٧
٢٠	بَابٌ فِي عَدَمِ نَظِيْرِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكَوْنِ ﴿کائنات میں حضور ﷺ کی مثل نہ ہونے کا بیان﴾	٤٣١
٢١	بَابٌ فِي اقْتِرَانِ ذِكْرِهٖ ﷺ بِذِكْرِ رَبِّهٖ تَعَالٰى ﴿ذکرِ الٰہی کے ساتھ ذکرِ مصطفیٰ ﷺ کے یکجا ہونے کا بیان﴾	٤٣٩
٢٢	بَابٌ فِي مُعْجِزَاتِ الْمُصْطَفٰى ﷺ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے معجزات مبارکہ کا بیان﴾	٤٥٠
۞	مصادر التخريج	٤٩٩

بَابٌ فِي شَرَفِ النُّبُوَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ﷺ

﴿نبوتِ محمدی ﷺ کے شرف کا بیان﴾

١/١. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ: أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت جبیر بن مطعم رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد اور اَحمد ہوں اور میں ماحی (یعنی مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں سب لوگ میری پیروی میں ہی (روزِ حشر) جمع کیے جائیں گے اور میں عاقب (یعنی سب سے آخری نبی) ہوں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب ما جاء في أسماء رسول الله ﷺ، ٣/١٢٩٩، الرقم: ٣٣٣٩، وأيضًا في كتاب التفسير، باب تفسير سورة الصف، ٤/١٨٥٨، الرقم: ٤٦١٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في أسمائه ﷺ، ٤/٨٢٨، الرقم: ٢٣٥٤، والترمذي في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في أسماء النبي ﷺ، ٥/١٣٥، الرقم: ٢٨٤٠، وقال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٨٩، الرقم: ١١٥٩٠، ومالك في الموطأ، كتاب أسماء النبي ﷺ، باب أسماء النبي ﷺ، ٢/١٠٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٨٠، ٨٤، والدارمي في السنن، ٢/٤٠٩، الرقم: ٢٧٧٥۔

٢/٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهِ وَيَعْجَبُوْنَ لَهُ وَيَقُوْلُوْنَ: هَـلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاءِ کرام کی مثال اُس آدمی جیسی ہے کہ جس نے ایک مکان بنایا اور اُسے خوب آراستہ کیا، لیکن ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ آ آ کر اس مکان کو دیکھنے لگے اور اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے: یہاں اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سو میں وہی اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں (یعنی میرے بعد بابِ نبوت ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا ہے)۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/٣. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُ، جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب خَاتَم النبيين ﷺ، ٣/١٣٠٠، الرقم: ٣٣٤١-٣٣٤٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب ذكر كونه ﷺ خاتم النبيين، ٤/١٧٩١، الرقم: ٢٢٨٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٣٦، الرقم: ١١٤٢٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٩٨، الرقم: ٩١٥٦، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٣١٥، الرقم: ٦٤٠٥-

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب استتابة المرتدين والمعاندين، باب من ترك قتال الخوارج للتألف، ولئلا ينفر الناس عنه، ٦/٢٥٤٠، الرقم: ٦٥٣٤، ٦٥٣٢، وأيضًا في كتاب المناقب، باب علامات ــ

ذِي الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيْمِيُّ فَقَالَ: اعْدِلْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: وَيْلَكَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ. قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ: دَعْهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا، يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ فِي قُذَذِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي رِصَافِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَضِيِّهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ ..... الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مال غنیمت

..... النبوة في الإسلام، ٣/١٣٢١، الرقم: ٣٤١٤، وأيضًا في كتاب فضائل القرآن، باب البكاء عند قراءة القرآن، ٤/١٩٢٨، الرقم: ٤٧٧١، وأيضًا في كتاب الأدب، باب ما جاء في قول الرجل: ويلك، ٥/٢٢٨١، الرقم: ٥٨١١، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب ذكر الخوارج وصفاتهم، ٢/٧٤٤، الرقم: ١٠٦٤، والنسائي عن أبي برزة رضي الله عنه في السنن، كتاب تحريم الدم، باب من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، ٧/١١٩، الرقم: ٤١٠٣، وأيضًا في السنن الكبرى، ٦/٣٥٥، الرقم: ١١٢٢٠، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في ذكر الخوارج، ١/٦١، الرقم: ١٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٥٦، الرقم: ١١٥٥٤، ١٤٨٦١، وابن حبان في الصحيح، ١٥/١٤٠، الرقم: ٦٧٤١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٥٦٢، الرقم: ٣٧٩٣٢، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠/١٤٦، وأبو يعلى في المسند، ٢/٢٩٨، الرقم: ١٠٢٢۔

تقسیم فرما رہے تھے کہ عبد اللہ بن ذی الخویصرہ تمیمی آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! عدل سے تقسیم کیجیے۔ (اس کے اس طعن پر) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کم بخت! اگر میں عدل نہیں کرتا تو اور کون عدل کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اجازت عطا فرمائیں کہ میں اس (خارجی منافق) کی گردن اُڑا دوں، آپ ﷺ نے فرمایا: رہنے دو۔ اس کے کچھ ساتھی ایسے ہیں (یا ہوں گے) کہ ان کی نمازوں کے سامنے تم اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں کے سامنے تم اپنے روزوں کو حقیر جانو گے۔ لیکن وہ لوگ دین سے اس طرح خارج ہوں گے جس طرح تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ (تیر پھینکنے کے بعد) تیر کے پر کو دیکھا جائے گا تو اس میں بھی خون کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ تیر کی باڑ کو دیکھا جائے گا تو اس میں بھی خون کا کوئی نشان نہ ہوگا اور تیر (جانور کے) گوبر اور خون سے پار نکل چکا ہوگا۔ (ایسی ہی حضور ﷺ کی ذات اقدس میں نکتہ چینی کرنے والوں کی مثال ہے کہ حقیقتِ ایمان کے ساتھ اُن کا سرے سے کوئی تعلق نہ ہوگا)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤/٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، اقْرَؤُوْا إِنْ شِئْتُمْ :﴿اَلنَّبِيُّ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ﴾[الأحزاب، ٣٣: ٦]، فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ تَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التفسير/ الأحزاب، باب النّبيّ أولى بالمؤمنين من أنفسهم، ٤/١٧٩٥، الرقم: ٤٥٠٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة،٢/٥٩٢، الرقم: (٤٣)٨٦٧، والنسائي في السنن، كتاب صلاة العيدين، باب كيف الخطبة، ٣/١٨٨،الرقم: ١٥٧٨، والدارمي في السنن، ٢/٣٤١، الرقم: ٢٥٩٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٤٣، الرقم: ١٧٨٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٢٣٨، الرقم: ١٢١٤٨۔

عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوْا، فَإِنْ تَرَكَ دَيْنًا، أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي وَأَنَا مَوْلَاهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی مومن ایسا نہیں کہ میں دنیا و آخرت میں جس کی جان سے بھی زیادہ قریب نہ ہوں۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ''نبی مکرم ﷺ مومنوں کے لیے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔'' سو جو مسلمان مال چھوڑ کر مرے تو جو بھی اس کا خاندان ہوگا وہی اس کا وارث ہوگا لیکن اگر قرض یا بچے چھوڑ کر مرے تو وہ (قرض خواہ یا بچے) میرے پاس آئیں میں اُن کا سرپرست ہوں (اور میرے بعد اسلامی ریاست یہ دونوں ذِمّہ داریاں نبھائے گی)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥/٥. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً. فَقَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في أسمائه ﷺ، ١٨٢٨/٤، الرقم: ٢٣٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٩٥/٤، ٤٠٤، ٤٠٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣١١/٦، الرقم: ٣١٦٩٢-٣١٦٩٣، والحاكم في المستدرك، ٦٥٩/٢، الرقم: ٤١٨٥-٤١٨٦، وقال: هذا حديث صحيح الإسناد، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣٢٧/٤، الرقم: ٤٣٣٨، ٤٤١٧، وابن الجعد في المسند، ٤٧٩/١، الرقم: ٣٣٢٢-

اپنے کئی اَسماءِ گرامی بیان فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں اَحمد ہوں اور مقفّی (یعنی بعد میں آنے والا) اور حاشر ہوں (یعنی جس کی پیروی میں روزِ حشر سب جمع کیے جائیں گے) اور نبی التوبہ اور نبی الرحمہ ہوں۔‘‘

اِسے امام مسلم، اَحمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٦/٦. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضي الله عنه يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ، وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو اور اولادِ کنانہ میں سے قریش کو اور قریش

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب فضل نسب النبي ﷺ، ٤/١٧٨٢، الرقم: ٢٢٧٦، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٣، الرقم: ٣٦٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٠٧، وابن حبان في الصحيح، ١٤/١٣٥، الرقم: ٦٢٤٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٧، الرقم: ٣١٧٣١، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٤٦٩، الرقم: ٧٤٨٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٦٦، الرقم: ١٦١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٣٦٥، الرقم: ١٢٨٥٢، ٣٥٤٢، وأيضًا في شعب الإيمان، ٢/١٣٩، الرقم: ١٣٩١، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٥١، الرقم: ١٤٠٠۔

میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے شرفِ انتخاب بخشا۔‘‘

اِسے امام مسلم، ترمذی، اَحمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٧/٧. عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ الْعَبَّاسُ رضي الله عنه إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: مَنْ أَنَا؟ قَالُوْا: أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَيْكَ السَّلَامُ، قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَسَبًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور شاید اُنہوں نے (کافروں سے) کچھ ناشائستہ کلمات سنے تھے۔ (پس واقعہ پر مطلع ہو کر) حضور نبی

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٩٩)، ٥/٥٤٣، الرقم: ٣٥٣٢، وأيضًا في كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٤، الرقم: ٣٦٠٧-٣٦٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢١٠، الرقم: ١٧٨٨، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/١٤٩، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤١، الرقم: ٩٥، والحسيني في البيان والتعريف، ١/١٧٨، الرقم: ٤٦٦، والهندي في كنز العمال، ١١/٤١٥، الرقم: ٣١٩٥٠-

اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: میں کون ہوں؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: آپ پر سلامتی ہو، آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔ خدا نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے اُن میں سب سے بہترین گروہ (یعنی انسانوں) میں پیدا کیا، پھر مخلوق کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا (یعنی عرب و عجم)، تو مجھے بہترین طبقہ (یعنی عرب) میں داخل کیا۔ پھر ان کے مختلف قبائل بنائے تو مجھے بہترین قبیلہ (یعنی قریش) میں داخل فرمایا۔ پھر ان کے گھرانے بنائے تو مجھے بہترین گھرانے (یعنی بنو ہاشم) میں داخل کیا اور بہترین نسب والا بنایا، (اس لیے میں ذاتی شرف اور حسب و نسب ہر ایک لحاظ سے تمام مخلوق سے افضل ہوں)۔‘‘

اِسے امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٨/٨. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ شَيءٍ خَلَقَهُ اللهُ تَعَالٰى قَبْلَ الْأَشْيَاءِ؟ قَالَ: يَا جَابِرُ، إِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُوْرَ نَبِيِّكَ مِنْ نُورِهِ، فَجَعَلَ ذَالِكَ النُّوْرَ يَدُوْرُ بِالْقُدْرَةِ حَيْثُ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى، وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَالِكَ الْوَقْتِ لَوْحٌ وَلَا قَلَمٌ، وَلَا جَنَّةٌ وَلَا نَارٌ، وَلَا مَلَكٌ وَلَا سَمَاءٌ، وَلَا أَرْضٌ

٨: أخرجه القسطلاني في المواهب اللدنية، ١/٧١، وقال: أخرجه عبد الرزاق بسنده، والزرقاني في شرح المواهب اللدنية، ١/٨٩-٩١، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/٣١١، الرقم: ٨٢٧، وقال: رواه عبد الرزاق بسنده عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما، والعيدروسي في تاريخ النور السافر، ١/٨، وقال: رواه عبد الرزاق بسنده، والحلبي في السيرة، ١/٥٠، والتهانوي في نشر الطيب/١٣-

وَلَا شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ، وَلَا جِنِّيٌّ، وَلَا إِنْسِيٌّ، فَلَمَّا أَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ قَسَّمَ ذَالِكَ النُّوْرَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ: فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْا َوَّلِ الْقَلَمَ، وَمِنَ الثَّانِيِّ: اللَّوْحَ، وَمِنَ الثَّالِثِ: الْعَرْشَ، ثُمَّ قَسَّمَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ: حَمَلَةَ الْعَرْشِ، وَمِنَ الثَّانِيِّ: الْكُرْسِيَّ، وَمِنَ الثَّالِثِ: بَاقِيَ الْمَلَائِكَةِ، ثُمَّ قَسَّمَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ، فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ: السَّمٰوَاتِ، وَمِنَ الثَّانِيِّ: الْأَرْضِيْنَ، وَمِنَ الثَّالِثِ: اَلْجَنَّةَ وَالنَّارَ.....الحديث. رَوَاهُ الْقَسْطَلَانِيُّ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: میں نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس شے کو پیدا فرمایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق (کو پیدا کرنے) سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور (کے فیض) سے پیدا فرمایا، یہ نور اللہ تعالیٰ کی مشیت سے جہاں اس نے چاہا سیر کرتا رہا۔ اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم، نہ جنت تھی نہ دوزخ، نہ (کوئی) فرشتہ تھا، نہ آسمان تھا نہ زمین، نہ سورج تھا نہ چاند، نہ جن تھے اور نہ انسان، جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ مخلوق کو پیدا کرے تو اس نے اس نور کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا۔ پہلے حصہ سے قلم بنایا، دوسرے حصہ سے لوح اور تیسرے حصہ سے عرش بنایا۔ پھر چوتھے حصہ کو (مزید) چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے حصہ سے عرش اٹھانے والے فرشتے بنائے اور دوسرے حصہ سے کرسی اور تیسرے حصہ سے باقی فرشتے پیدا کیے۔ پھر چوتھے حصے کو مزید چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے حصہ سے آسمان بنائے، دوسرے حصہ سے زمین اور تیسرے حصہ سے جنت اور دوزخ بنائی.....'' اِسے امام قسطلانی نے روایت کیا ہے۔

٩/٩. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، عَنْ جِبْرِيْلَ عليه السلام، قَالَ: قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَلَمْ أَجِدْ رَجُلًا أَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَلَمْ أَرَ بَيْتًا أَفْضَلَ مِنْ بَيْتِ بَنِي هَاشِمٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَاللَّالْكَائِيُّ.

''اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اور آپ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے روایت کیا کہ اُنہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں نے تمام زمین کے اطراف و اکناف اور گوشہ گوشہ کو چھان مارا، مگر نہ تو میں نے محمد مصطفیٰ ﷺ سے بہتر کسی کو پایا اور نہ ہی میں نے بنو ہاشم کے گھر سے بڑھ کر بہتر کوئی گھر دیکھا۔'' اِسے امام طبرانی اور لالکائی نے روایت کیا ہے۔

١٠/١٠. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: خَرَجْتُ مِنْ نِكَاحٍ وَلَمْ أَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ، مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلٰى أَنْ وَلَدَنِي أَبِي وَأُمِّي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٢٣٧، الرقم: ٦٢٨٥، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٥٢، الرقم: ١٤٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١٧۔

١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٨٠، الرقم: ٤٧٢٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٣، الرقم: ٣١٦٤١، والبيهقي عن ابن عباس رضي الله عنهما في السنن الكبرى، ٧/١٩٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٩٠، الرقم: ٢٩٤٩، والحسيني في البيان والتعريف، ١/٢٩٤، الرقم: ٧٨٤، والهندي في كنز العمال، ١١/٤٠٢، الرقم: ٣١٨٧٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١٤۔

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر میرے والدین کے مجھے جنم دینے تک، میں نکاح کے ساتھ پیدا ہوا ہوں، غیر شرعی طریقہ سے نہیں۔‘‘

اِسے امام طبرانی، ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي تَفْضِيْلِهٖ ﷺ عَلٰى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ عليهم السلام

﴿حضور ﷺ کی تمام انبیاء اور رسولوں عليهم السلام پر فضیلت کا بیان﴾

١/١١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا، اور سب سے پہلا شخص میں ہوں گا جس کی قبر

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب تفضيل نبينا ﷺ على جميع الخلائق، ٤/١٧٨٢، الرقم: ٢٢٧٨، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في التخيير بين الأنبياء عليهم الصلاة والسلام، ٤/٢١٨، الرقم: ٤٦٧٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٤٠، الرقم: ١٠٩٨٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٢٥٧، الرقم: ٣٥٨٤٩، وابن حبان عن عبد الله رضي الله عنه في الصحيح، ١٤/٣٩٨، الرقم: ٦٤٧٨، وأبو يعلى عن عبد الله بن سلام رضي الله عنه في المسند، ١٣/٤٨٠، الرقم: ٧٤٩٣، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٣٦٩، الرقم: ٧٩٢، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٨٨، الرقم: ١٤٥٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٤، وأيضًا في شعب الإيمان، ٢/١٧٩، الرقم: ١٤٨٦ـ

شق ہو گی، اور سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہوں گا اور سب سے پہلا شخص بھی میں ہی ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔‘‘

اِسے امام مسلم، ابو داود، اَحمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢/١٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ، وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ، فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا، فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ، قَالَ: فَرَفَعَهُ اللهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ. مَا يَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ. وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِذَا مُوْسٰى عليه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ. وَإِذَا عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ. وَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ عليه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ (يَعْنِي نَفْسَهُ) فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ، قَالَ قَائِلٌ: يَا مُحَمَّدُ، هٰذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ. فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب ذكر المسيح ابن مريم والمسيح الدجال، ١/١٥٦، الرقم: ١٧٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٥٥، الرقم: ١١٤٨٠، وأبو عوانة في المسند، ١/١١٦ الرقم: ٣٥٠، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ١/٢٣٩، الرقم: ٤٣٣، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٤٨٧۔

خود کو حطیم کعبہ میں پایا۔ قریش مجھ سے سفرِ معراج کے بارے میں سوالات کر رہے تھے۔ اُنہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کچھ چیزیں پوچھیں جنہیں میں نے (یاد داشت میں) محفوظ نہیں رکھا تھا جس کی وجہ سے میں اتنا پریشان ہوا کہ اس سے پہلے کبھی اتنا پریشان نہیں ہوا تھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے اُسے (بیت المقدس کو) میرے لیے بلند (اور اتنا قریب) کر دیا کہ میں اُسے دیکھ سکوں۔ وہ مجھ سے بیت المقدس کے متعلق جو بھی چیز پوچھتے میں (دیکھ کر) اُنہیں بتا دیتا۔ پھر میں نے خود کو انبیاءِ کرام علیہم السلام کی جماعت میں پایا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے، اور وہ قبیلہ شنوء ہ کے لوگوں کی طرح گھنگریالے بالوں والے تھے۔ پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام (کو دیکھا کہ جو) کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے اور لوگوں میں سے سب سے زیادہ اُن سے مشابہت رکھنے والے عروہ بن مسعود ثقفی ہیں، اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام (کو دیکھا کہ جو) کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے اور تمہارے آقا (یعنی خود حضور نبی اکرم ﷺ) تمام لوگوں میں اُن کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ہیں۔ پھر نماز کا وقت آیا۔ اور میں نے ان سب انبیاءِ کرام علیہم السلام کی امامت کرائی۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے ایک کہنے والے نے کہا: یہ مالک ہیں جو جہنم کے داروغہ ہیں، انہیں سلام کیجیے۔ سو میں اُن کی طرف متوجہ ہوا تو اُنہوں نے (مجھ سے) پہلے مجھے سلام کیا۔'' اِسے امام مسلم، نسائی، ابوعوانہ اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٣/١٣. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٦، الرقم: ٣٦١٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤٣، الرقم: ٤٣١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٣٧، ١٣٨، الرقم: ٢١٢٨٣، ٢١٢٩٠، والحاكم في المستدرك، ١/١٤٣، الرقم: ٢٤٠، ٦٩٦٩، وعبد بن حميد في ـــ

كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّيْنَ، وَخَطِيْبَهُمْ، وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میں انبیاء کرام علیہم السلام کا امام، خطیب اور شفیع ہوں گا اور اِس پر (مجھے) فخر نہیں۔''

اِسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٤/٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ.

..... المسند، ١/٩٠، الرقم: ١٧١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/٣٨٥، الرقم: ١١٧٩، والمزي في تهذيب الكمال، ٣/١١٨۔

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب السير، باب ما جاء في الغنيمة، ٤/١٢٣، الرقم: ١٥٥٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢٤٨، الرقم: ٢٢١٩٠، والمزي في تهذيب الكمال، ١٢/٣١٧، الرقم: ٢٦٧٢، وقال: حسن صحيح، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ١/١٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٤١٢، وقال: رواه الترمذي، والسّيوطي في الدر المنثور، ٢/٣٤٣، وقال: أخرجه أحمد والتّرمذي وصحّحه۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ . وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے چھ باتوں میں دوسرے انبیاءِ کرام پر فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے جوامع الکلم (یعنی معرفت و حکمت سے معمور کلام جس کے الفاظ کم اور معانی زیادہ ہوں) عطا کیے گئے، اور (حاسدین و معاندین پر) رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی، میرے لیے مالِ غنیمت حلال کیا گیا، زمین کو میرے لیے سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی بنایا گیا ہے، مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا اور مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی۔‘‘

اِسے امام ترمذی اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥/١٥ . عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَنْتَظِرُوْنَهٗ قَالَ فَخَرَجَ، حَتّٰى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَجَبًا أَنَّ اللهَ عزوجل اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهٖ خَلِيْلًا، اتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا، وَقَالَ آخَرُ: مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسٰى: كَلَّمَهٗ تَكْلِيْمًا، وَقَالَ آخَرُ: فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللهِ وَرُوْحُهٗ، وَقَالَ آخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَسَلَّمَ وَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ أَنَّ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللهِ وَهُوَ كَذَالِكَ وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللهِ وَهُوَ كَذَالِكَ، وَعِيْسٰى رُوْحُ اللهِ وَكَلِمَتُهٗ وَهُوَ كَذَالِكَ، وَآدَمُ

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٥/٥٨٧، الرقم: ٣٦١٦، والدارمي في السنن، باب ما أعطي النّبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الفضل، ١/٣٩، ٤٢، الرقم: ٤٧، ٥٤ ـ

اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذَالِكَ، أَ لَا وَأَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِي فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، حضور نبی اکرم ﷺ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں آپ ﷺ تشریف لے آئے جب اُن کے قریب پہنچے تو اُنہیں باہم گفتگو کرتے سنا۔ آپ ﷺ نے اُن کی باتیں سنیں۔ اُن میں سے بعض نے کہا: کیا خوب! اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے کہا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے سے زیادہ بڑی بات تو نہیں۔ ایک نے کہا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں۔ کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چن لیا۔ اِسی دوران حضور نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس تشریف لائے سلام کیا اور فرمایا: میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا اظہارِ تعجب سنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں۔ بیشک وہ ایسے ہی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں۔ بیشک وہ بھی اِسی طرح ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ واقعی وہ اسی طرح ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالی نے چن لیا۔ وہ بھی یقیناً ایسے ہی (شرف والے) ہیں۔ سن لو! میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ قیامت کے دن سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہی ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ سب سے پہلے جنت کا کنڈا

کھٹکھٹانے والا بھی میں ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے لیے اسے کھولے گا اور مجھے اس میں داخل فرمائے گا۔ میرے ساتھ فقیر وغریب مومن ہوں گے اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔ میں اولین وآخرین میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں لیکن مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔'' اِسے امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٦/١٦. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَا أَوَّلُهُمْ خُرُوْجًا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوْا، وَأَنَا خَطِيْبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوْا، وَأَنَا مُشَفِّعُهُمْ إِذَا حُبِسُوْا، وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوْا. اَلْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلٰى رَبِّي، يَطُوْفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْخَلَّالُ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے میں (اپنی قبر انور) سے نکلوں گا اور جب لوگ وفد بن کر (بارگاہِ الٰہی میں) جائیں گے تو میں ہی اُن کا قائد ہوں گا اور جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا۔ میں ہی ان کی شفاعت کرنے والا ہوں جب وہ روک دیئے جائیں گے، اور میں ہی انہیں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ بزرگی اور جنت کی چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ میں اپنے ربّ کے ہاں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ مکرّم ومعزز ہوں۔ میرے اردگرد اُس روز ہزار خادم پھریں گے گویا کہ وہ پوشیدہ

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٥/٥٨٥، الرقم: ٣٦١٠، والدارمي في السنن، باب ما أعطي النبي صلى الله عليه وآله وسلم من الفضل، ١/٣٩، الرقم: ٤٨، والخلال في السنة، ١/٢٠٨، الرقم: ٢٣٥، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٧، الرقم: ١١٧، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ١/٢٣٥۔

حسن ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔‘‘

اِسے امام ترمذی، دارمی نے مذکورہ الفاظ میں اور خلال نے روایت کیا ہے۔

٧/١٧. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهٖ مُلْجَمًا مُسْرَجًا، فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهٗ جِبْرِيْلُ: أَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا؟ قَالَ: فَمَا رَكِبَكَ أَحَدٌ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ مِنْهُ. قَالَ: فَارْفَضَّ عَرَقًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شبِ معراج، حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں براق لایا گیا جس کو لگام ڈالی ہوئی اور زین کَسی ہوئی تھی۔ (آپ ﷺ کی سواری بننے کی خوشی میں اُس براق کے رقص کی وجہ سے) آپ ﷺ کا اس پر سوار ہونا مشکل ہوگیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اُس براق سے کہا: کیا تو حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس طرح کر رہا ہے؟ حالانکہ آج تک تجھ پر کوئی ایسی ہستی سوار نہیں ہوئی جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ ﷺ سے زیادہ معزز و محترم ہو۔ یہ سُن کر وہ براق شرم سے پانی پانی ہوگیا۔‘‘

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة بني إسرائيل، ٥/٣٠١، الرقم: ٣١٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٦٤، الرقم: ١٢٦٩٤، وابن حبان في الصحيح، ١/٢٣٤، وأبو يعلى في المسند، ٥/٤٥٩، الرقم: ٣١٨٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٥٧، الرقم: ١١٨٥، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/٢٣، الرقم: ٢٤٠٤، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٣/٤٣٥، الرقم: ١٥٧٤، والعسقلاني في فتح الباري، ٧/٢٠٦۔

اِسے امام ترمذی، اَحمد، ابو یعلی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٨/١٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ أَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذَالِكَ الْمَقَامَ غَيْرِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلا شخص میں ہوں جس کی زمین (یعنی قبر) شق ہو گی، پھر مجھے جنت کے جوڑوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا، پھر میں عرش کی دائیں جانب کھڑا ہوں گا، اس مقام پر مخلوقات میں سے میرے سوا کوئی فائز نہیں ہو گا۔''

اِسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٩/١٩. عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ ﷺ قَالَ: جَاءَ الْعَبَّاسُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: مَنْ أَنَا؟

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٥، الرقم: ٣٦٢٠، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٧/٩٢، والمناوي في فيض القدير، ٣/٤١۔

٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٩٩)، ٥/٥٤٣، الرقم:٣٥٣٢، وأيضًا في كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٤، الرقم: ٣٦٠٧۔٣٦٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢١٠، الرقم: ١٧٨٨، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/١٤٩، —

قَالُوْا: أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ، قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَسَبًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور شاید اُنہوں نے (کافروں سے) کچھ ناشائستہ کلمات سنے تھے۔ پس (واقعے پر مطلع ہوکر) حضور نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: میں کون ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ پر سلامتی ہو، آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔ خدا نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے اُن میں سب سے بہترین گروہ (یعنی انسانوں) میں پیدا کیا، پھر مخلوق کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا (یعنی عرب وعجم)، تو مجھے بہترین طبقہ (یعنی عرب) میں داخل کیا۔ پھر ان کے مختلف قبائل بنائے تو مجھے بہترین قبیلہ (یعنی قریش) میں داخل فرمایا۔ پھران کے گھرانے بنائے تو مجھے بہترین گھرانے (یعنی بنو ہاشم) میں داخل کیا اور بہترین نسب والا بنایا، (اس لیے میں ذاتی شرف اورحسب ونسب ہر ایک لحاظ سے تمام مخلوق سے افضل ہوں)۔‘‘

اِسے امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

..... والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤١، الرقم: ٩٥، والحسيني في البيان والتعريف، ١/١٧٨، الرقم: ٤٦٦، والهندي في كنز العمال، ١١/٤١٥، الرقم: ٣١٩٥٠۔

٢٠/١٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي وَلَا أَقُوْلُهُنَّ فَخْرًا: بُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً اَلْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا وَأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ فَأَخَّرْتُهَا لِأُمَّتِي فَهِيَ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حُمَيْدٍ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں عطا کی گئیں اور میں اِنہیں بطور فخر بیان نہیں کر رہا، مجھے تمام سرخ و سیاہ لوگوں کی طرف (نبی بنا کر) بھیجا گیا، ایک ماہ کی مسافت سے ہی طاری ہونے والے رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی، اور میرے لیے اموالِ غنیمت کو حلال کیا گیا جبکہ مجھ سے پہلے کسی نبی کے لیے یہ حلال نہیں تھے، اور تمام زمین میرے لیے سجدہ گاہ اور پاک بنا دی گئی، اور مجھے شفاعت عطا کی گئی جسے میں نے اپنی اُمت کے لیے (روزِ قیامت تک) موخر کر دیا، اور یہ شفاعت اُس کے لیے ہوگی جو کسی شے کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہرائے گا۔''

اِسے امام اَحمد، ابن ابی شیبہ اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔ علامہ ابن کثیر نے

١٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٥٠، ٣٠١، الرقم: ٢٢٥٦، ٢٧٤٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٣، الرقم: ٣١٦٤٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢١٥، الرقم: ٦٤٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٢٥٦۔

فرمایا: اِسے امام اَحمد نے روایت کیا اور اس کی سند عمدہ ہے۔ اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا: امام اَحمد کی روایت کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١١/٢١. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُعْطِيْتُ مَا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ. فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا هُوَ؟ قَالَ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ وَسُمِّيْتُ أَحْمَدَ وَجُعِلَ التُّرَابُ لِي طَهُوْرًا وَجُعِلَتْ أُمَّتِي خَيْرَ الْأُمَمِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے وہ کچھ عطا کیا گیا جو انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی کو عطا نہیں کیا گیا۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری رعب و دبدبہ سے مدد کی گئی اور مجھے زمین (کے خزانوں) کی کنجیاں عطا کی گئیں اور میرا نام احمد رکھا گیا اور مٹی کو میرے لیے پاک بنایا گیا اور میری اُمت کو سب اُمتوں سے بہترین اُمت بنایا گیا۔''

اِسے امام ابن ابی شیبہ، احمد اور بیہقی روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

١١: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٤، الرقم: ٣١٦٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٩٨، الرقم: ٧٦٣، ١٣٦١، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٢١٣، الرقم: ٩٦٥، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٨٣، الرقم: ١٤٤٣، ١٤٤٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/٣٤٨، الرقم: ٧٢٨-٧٢٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٢٦٠، أيضًا، ٨/٢٦٩-

١٢/٢٢. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں رسولوں کا قائد ہوں اور میں یہ فخریہ نہیں کہتا اور میں آخری نبی ہوں اور میں یہ فخریہ نہیں کہتا۔ میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور میں ہی وہ پہلا (شخص) ہوں جس کی شفاعت قبول ہوگی ہے اور میں یہ فخریہ نہیں کہتا۔‘‘ اِسے امام دارمی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٣/٢٣. عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: نَحْنُ الْآخِرُوْنَ، وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ: إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللهِ، وَمُوْسٰى صَفِيُّ اللهِ، وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ، وَمَعِي لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّ اللهَ عزوجل وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي، وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ: لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ، وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ، وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلٰى ضَلَالَةٍ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

١٢: أخرجه الدارمي في السنن، باب ما أعطي النبي صلى الله عليه وآله وسلم من الفضل، ١/٤٠، الرقم: ٤٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٦١، الرقم: ١٧٠، والبيهقي في الاعتقاد/١٩٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٠/٢٢٣، والمناوي في فيض القدير، ٣/٤٣۔

١٣: أخرجه الدارمي في السنن، باب ما أعطي النّبيّ صلى الله عليه وآله وسلم من الفضل، ١/٤٢، الرقم: ٥٤، والمبارکفوري في تحفة الأحوذي، ٦/٣٢٣۔

ہم (بلحاظِ بعثت) آخر میں آنے والے اور قیامت کے دن سب سے سبقت لے جانے والے ہیں۔ میں بغیر کسی فخر کے یہ بات کہتا ہوں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام صفی اللہ ہیں اور میں حبیب اللہ ہوں۔ قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میری اُمت کے متعلق وعدہ کر رکھا ہے اور تین باتوں سے اِسے (یعنی اُمت کو) بچایا ہے۔ ایسا قحط اُن پر نہیں آئے گا جو پوری اُمت کا احاطہ کر لے اور کوئی دشمن اُسے جڑ سے نہیں اُکھاڑ سکے گا اور (اللہ تعالیٰ) اُنہیں گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔'' اِسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٤/٢٤. **عَنْ عَائِشَةَ** رضي الله عنها، **عَنْ رَسُوْلِ اللهِ** ﷺ، **عَنْ جِبْرِيْلَ** عليه السلام **قَالَ: قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَلَمْ أَجِدْ رَجُلًا أَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ** ﷺ، **وَلَمْ أَرَ بَيْتًا أَفْضَلَ مِنْ بَيْتِ بَنِي هَاشِمٍ.**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَاللَّالْكَائِيُّ.

''اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام نے (مجھ سے) کہا: میں نے تمام زمین کے مشارق و مغارب (اطراف و اکناف) کی سیر کی ہے، مگر نہ تو میں نے محمد مصطفیٰ ﷺ سے بہتر کسی کو پایا اور نہ ہی میں نے بنو ہاشم کے گھر سے بڑھ کر بہتر کوئی گھر دیکھا۔''

اِسے امام طبرانی اور لالکائی نے روایت کیا ہے۔

١٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٢٣٧، الرقم: ٦٢٨٥، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٥٢، الرقم: ١٤٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١٧۔

٢٥/١٥. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اتَّخَذَ اللهُ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَمُوْسٰى نَجِيًّا وَاتَّخَذَنِي حَبِيْبًا، ثُمَّ قَالَ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَأُوْثِرَنَّ حَبِيْبِي عَلٰى خَلِيْلِي وَنَجِيِّي.**

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ وَالْهِنْدِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو (اپنا) خلیل بنایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے ساتھ کلام وسرگوشی کرنے والا بنایا اور مجھے اپنا حبیب بنایا اور پھر (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: قسم ہے مجھے اپنے عزت وجلال کی! میں ضرور اپنے حبیب کو اپنے خلیل ونجی پر ترجیح وفوقیت دوں گا۔''

اِسے امام بیہقی، دیلمی، سیوطی اور ہندی نے روایت کیا ہے۔

٢٦/١٦. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّ اللهَ فَضَّلَ مُحَمَّدًا**

١٥: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، فصل في براءة نبينا ﷺ في النبوة، ١٨٥/٢، الرقم: ١٤٩٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٤٢٢/١، الرقم:١٧١٦، والسيوطي في الفتح الكبير، ٢٩/١، وأيضًا في جامع الأحاديث، ٢٩/١، الرقم:١٦٩، والهندي في كنز العمال، ٢٢٧٨/١، الرقم: ٣١٨٩٣، والمناوي في فيض القدير، ١٠٩/١-

١٦: أخرجه الدارمي في السنن، باب ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ٣٨/١، الرقم: ٤٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٢٩/١١، الرقم: ١١٦١٠، والحاكم في المستدرك، ٣٨١/٢، الرقم: ٣٣٣٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ١٧٣/١، الرقم: ١٥١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٥٤/٨، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٢٦٣/٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٥٣٩/٣-٥٤٠-

عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلٰى أَهْلِ السَّمَاءِ؟ فَقَالُوْا: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، بِمَ فَضَّلَهُ عَلٰى أَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ: إِنَّ اللهَ قَالَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ: ﴿وَ مَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّیْٓ اِلٰـهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ط كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِيْنَ ○﴾ [الأنبياء ٢١:٢٩]، وَقَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لِمُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ○ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ﴾ [الفتح، ٤٨: ١-٢]، قَالُوْا: فَمَا فَضَّلَهُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ؟ قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ﴾ [إبراهيم، ١٤:٤]، وَقَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لِمُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا﴾ [سبأ، ٣٤: ٢٨]، فَأَرْسَلَهُ اللهُ إِلَى الْجِنِّ وَالْإِنْسِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کو جملہ انبیاء کرام اور تمام اہل آسمان پر فضیلت بخشی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: اے ابن عباس! اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اہل آسمان پر کس چیز میں فضیلت دی؟ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے اہل آسمان کے لیے فرمایا: ''اور ان میں سے کون ہے جو کہہ دے کہ میں اس (اللہ) کے سوا معبود ہوں سو ہم اسی کو دوزخ کی سزا دیں گے، اسی طرح ہم ظالموں کو سزا دیا کرتے ہیں۔'' اور اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لیے فرمایا: ''(اے حبیب مکرم!) بیشک ہم نے آپ کے لیے (اسلام کی) روشن فتح (اور غلبہ) کا فیصلہ فرما دیا۔ (اس لیے کہ آپ کی عظیم جدوجہد کامیابی کے ساتھ مکمل ہو جائے تاکہ آپ کی خاطر اللہ تعالیٰ کی امت

(کے ان تمام افراد) کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے۔'' لوگوں نے عرض کیا: آپ ﷺ کی انبیاء کرام پر کیا فضیلت ہے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہم نے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان کے ساتھ۔'' اور اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ ﷺ کے لیے فرمایا: ''اور (اے حبیب مکرم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر اس طرح کہ (آپ) پوری انسانیت کے لیے خوشخبری سنانے والے اور ڈر سنانے والے ہیں۔'' سو اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام جنات و انسانوں کے لیے رسول بنایا۔''

اِسے امام دارمی، حاکم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٧/٢٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ خَمْسَةٌ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ سَيِّدُ الْخَمْسَةِ: نُوْحٌ، وَإِبْرَاهِيْمُ، وَمُوْسٰى، وَعِيْسٰى صلوات الله وسلامه عليهم.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالدَّيْلَمِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ نَحْوَهُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَإِنْ كَانَ مَوْقُوْفًا عَلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے سردار پانچ نبی ہیں اور محمد مصطفیٰ ﷺ اُن پانچوں کے بھی سردار ہیں (اور وہ سردار انبیاءِ کرام یہ ہیں:) حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔''

اِسے امام حاکم، دیلمی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا:

١٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، باب ذكر نوح النبي ﷺ، ٢/٥٩٥، الرقم: ٤٠٠٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٧٧، الرقم: ٢٨٨٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٢/٢٧٢۔

اِس کی سند صحیح ہے اگرچہ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

١٨/٢٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: خِيَارُ وَلَدِ آدَمَ خَمْسَةٌ: نُوْحٌ وَإِبْرَاهِيْمُ وَعِيْسٰى وَمُوْسٰى وَمُحَمَّدٌ ﷺ، وَخَيْرُهُمْ مُحَمَّدٌ صلى الله عليهم أجمعين وسلّم.

رَوَاهُ الْخَلَّالُ وَالْهِنْدِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے فرمایا: تمام اولادِ آدم میں پانچ ہستیاں سب سے افضل ہیں: حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفی ﷺ اوران میں سب سے افضل حضرت محمد مصطفی ﷺ ہیں۔''

اِسے امام خلال، متقی ہندی اور ابن کثیر نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِسے امام بزار نے صحیح حدیث کے رجال سے روایت کیا ہے۔

١٨: أخرجه الخلال في السنة، باب جامع أمر الخلافة بعد رسول الله ﷺ، ٣/٢٦٤، الرقم: ٣٢٤، والهندي في كنز العمال، ١١/٤٠٧، ٤٨٣، الرقم: ٣١٩٠٥، ٣٢٢٨٢، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٤٧٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٥٧٠، وقال: أخرجه البزار، وأيضًا في جامع الأحاديث، ١٢/٣٢٨، الرقم: ١٢٠٠٨، وأيضًا في جمع الجوامع، ١/١٢٢١١، الرقم: ١٢٣١٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٥، وابن منظور في مختصر تاريخ دمشق، ١/١٦٣، والآلوسي في روح المعاني، ٢١/١٥٤، والحكمي في معارج القبول، ٢/٦٧٩، والمناوي في فيض القدير، ٣/٤٦٤۔

بَابٌ فِي كَوْنِ الْمُصْطَفٰى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نَبِيًّا قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ

﴿حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تخلیق آدم علیہ السلام سے بھی قبل نبی ہونے کا بیان﴾

٢٩/١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

١-٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٥/٥٨٥، الرقم: ٣٦٠٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٦٦، ٥/٣٧٩،٥٩، الرقم: ٢٣٦٢٠، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٦٥-٦٦٦، الرقم: ٤٢٠٩-٤٢١٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٦٩، الرقم: ٣٦٥٥٣، وأبو سعد النيشابوري في شرف المصطفى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ١/٢٨٦، الرقم: ٧٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٢٧٢، الرقم: ٤١٧٥، وأيضًا في المعجم الكبير، ١٢/٩٢، ١١٩، الرقم: ١٢٥٧١، ١٢٦٤٦، وأيضًا، ٢٠/٣٥٣، الرقم: ٨٣٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٧/١٢٢، ٩/٥٣، وأيضًا في دلائل النبوة، ١/١٧، والبخاري في التاريخ الكبير، ٧/٣٧٤، الرقم: ١٦٠٦، والخلال في السنة، ١/١٨٨، الرقم: ٢٠٠، إسناده صحيح، وابن أبي عاصم في السنة، ١/١٧٩، الرقم: ٤١١، إسناده صحيح، وأيضًا في الآحاد والمثاني، ٥/٣٤٧، الرقم: ٢٩١٨، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢/٣٩٨، الرقم: ٨٦٤، إسناده صحيح، وابن ـــ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے لیے نبوت کب واجب ہوئی؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (میں اس

..... سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٤٨، ٧/٦٠، وابن حبان في الثقات، ١/٤٧، وابن قانع في معجم الصحابة، ٢/١٢٧، الرقم: ٥٩١، ٣/١٢٩، ١١٠٣، وابن خياط في الطبقات، ١/٥٩،١٢٥، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٥٣، الرقم: ١٤٠٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/١٤٢ـ١٤٣، الرقم: ١٢٣ـ١٢٤، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ١/١٠، وأيضًا في الإكمال، ١/٤٢٨، الرقم: ٨٩٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٢٨٤، الرقم: ٤٨٤٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٦/٣٨٢، ٤٥/٤٨٨ـ٤٨٩، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٣/٧٠، الرقم: ١٠٣٢، ٥/٨٢، الرقم: ٢٤٧٢، ١٠/١٤٦، الرقم: ٥٢٩٢، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٢/٢٤٤، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٥/١٤٧، الرقم: ٢٩٠، وأيضًا في الإصابة، ٦/٢٣٩، وأيضًا في تعجيل المنفعة، ١/٥٤٢، الرقم: ١٥١٨، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٤/١٤٨٨، الرقم: ٢٥٨٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٧/٣٨٤، ١١/١١٠، وقال: هذا حديث صالح السند، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٣٠٧، ٣٢٠ـ٣٢١، والجرجاني في تاريخ جرجان، ١/٣٩٢، الرقم: ٦٥٣، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٧ـ٨،١٨، وأيضاً في الحاوي للفتاوى، ٢/١٠٠، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ١/٦٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٢٣، وقال: رواه الطبراني والبزار، وذكره الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة، ٤/٤٧١، الرقم: ١٨٥٦ـ

وقت بھی نبی تھا) جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھی (یعنی روح اور جسم کا باہمی تعلق بھی ابھی قائم نہ ہوا تھا)۔‘‘

اسے امام ترمذی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا: اِس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٢/٣٠. وفي رواية: عَنْ مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَتٰى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ سَعْدٍ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت میسرہ فجر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: (یارسول اللہ!) آپ کب نبوت سے سرفراز کیے گئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے مرحلہ میں تھی۔‘‘

اِسے امام حاکم، طبرانی، ابو سعد اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: اِس کی سند صحیح ہے۔

٣/٣١. وفي رواية: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتٰى كُتِبْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ رِجَالُ الصَّحِيْحِ. وَقَالَ الذَّهَبِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَالِحُ السَّنَدِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے پوچھا گیا: (یا رسول اللہ!) آپ کے لیے نبوت کب فرض کی گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اُس وقت بھی نبی تھا جبکہ) حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے مرحلہ میں تھی۔''

اِسے امام احمد، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ الفاظ طبرانی کے ہیں نیز اِس حدیث کی سند صحیح اور تمام رجال ثقات اور صحیح حدیث کے رجال ہیں۔ امام ذہبی نے فرمایا: یہ حدیث اچھی سند والی ہے۔

٤/٣٢ . وفي رواية عنه: قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتٰى أُخِذَ مِيْثَاقُكَ؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کا میثاق (یعنی وعدۂ نبوت) کب لیا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اُس وقت بھی نبی تھا) جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھی۔'' اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥/٣٣ . وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ رَجُلٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتٰى جُعِلْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ نے ایک صحابی سے روایت کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کب نبی بنائے گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اُس وقت بھی نبی تھا) جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھی۔''

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ''الصحیح'' کے رجال ہیں۔

٣٤/٦. وفي رواية: عَنْ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتٰى جُعِلْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ مُنْجَدِلٌ فِي الطِّيْنِ.

رَوَاهُ ابْنُ كَثِيْرٍ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ كَمَا ذَكَرَ السُّيُوْطِيُّ.

''ایک اور روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو کب نبی بنایا گیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب حضرت آدم علیہ السلام (کا جسم ابھی) مٹی میں گندھا ہوا تھا۔''

اسے علامہ ابن کثیر نے روایت کیا اور امام سیوطی نے کہا: اسے امام ابونعیم نے بھی روایت کیا ہے۔

٣٥/٧. وفي رواية: عَنْ عَامِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم: مَتٰى اسْتُنْبِئْتَ؟ فَقَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ حِيْنَ أُخِذَ مِنِّي الْمِيْثَاقُ.

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

''اور ایک روایت میں حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کب شرفِ نبوت سے سرفراز کئے گئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مجھ سے میثاقِ نبوت لیا گیا تھا اس وقت حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھے۔'' اسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

٣٦/٨. عَنْ أَبِي مَرْيَمَ (سَنَانَ)، قَالَ: أَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ حَتّٰى أَتَى رَسُوْلَ

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٣٣٣، الرقم: ٨٣٥، وأيضًا في مسند الشاميين، ٢/٩٨، الرقم: ٩٨٤، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثاني، ٤/٣٩٧، الرقم: ٢٤٤٦، والسيوطي في الخصائص ـــ

اللهِ ﷺ وَهُوَ قَاعِدٌ وَعِنْدَهُ خَلْقٌ مِنَ النَّاسِ، فَقَالَ: أَلَا تُعْطِينِي شَيْئًا أَتَعَلَّمُهُ وَأَحْمِلُهُ وَيَنْفَعُنِي وَلَا يَضُرُّكَ؟ فَقَالَ النَّاسُ: مَهْ، اِجْلِسْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: دَعَوْهُ، فَإِنَّمَا يَسْأَلُ الرَّجُلُ لِيَعْلَمَ، قَالَ: فَأَفْرَجُوْا لَهُ، حَتّٰى جَلَسَ، قَالَ: أَيُّ شَيءٍ كَانَ أَوَّلَ أَمْرِ نُبُوَّتِكَ؟ قَالَ: أَخَذَ اللهُ مِنِّي الْمِيْثَاقَ، كَمَا أَخَذَ مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ. ثُمَّ تَـلَا: ﴿وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٧] وَبَشَّرَ بِيَ الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ، وَرَأَتْ أُمُّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي مَنَامِهَا أَنَّهُ خَرَجَ مِنْ بَيْنِ رِجْلَيْهَا سِرَاجٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُوْرُ الشَّامِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت ابو مریم (سنان) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ اُس وقت تشریف فرما تھے اور آپ کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ اُس اعرابی نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا آپ مجھے کوئی ایسی شے نہیں دیں گے کہ میں جس سے سیکھوں اور اسے سنبھالے رکھوں اور وہ مجھے فائدہ پہنچائے اور آپ کو کوئی نقصان نہ دے؟ لوگوں نے اُسے کہا: ٹھہرو، بیٹھ جاؤ، اِس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اِسے چھوڑ دو، بے شک آدمی جاننے کے لیے ہی سوال کرتا ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اِس کے لئے (بیٹھنے کی) جگہ بناؤ، یہاں تک کہ وہ بیٹھ گیا۔ اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی نبوت کا سب سے پہلا معاملہ کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میثاق (عہد) لیا جیسا کہ دیگر انبیاء کرام علیہم

..... الكبرى، ١/٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٢٤، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٣٢٣۔

السلام سے ان کا میثاق لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ’’اور (اے حبیب! یاد کیجئے) جب ہم نے انبیاء سے اُن (کی تبلیغِ رسالت) کا عہد لیا اور (خصوصاً) آپ سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور عیسیٰ بن مریم (علیہم السلام) سے اور ہم نے اُن سے نہایت پختہ عہد لیا۔‘‘ اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے میری بشارت دی اور رسول اللہ ﷺ کی والدہ محترمہ نے اپنے خواب میں دیکھا (کہ آپ ﷺ کی ولادتِ مبارکہ کے وقت) اُن کے بدن اطہر سے ایک ایسا چراغ روشن ہوا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔‘‘

اسے امام طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

٩/٣٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَوْحَى اللهُ إِلٰى عِيْسٰى عليه السلام، يَا عِيْسٰى، آمِنْ بِمُحَمَّدٍ، وَأْمُرْ مَنْ أَدْرَكَهُ مِنْ أُمَّتِكَ أَنْ يُؤْمِنُوْا بِهٖ، فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ، مَا خَلَقْتُ آدَمَ، وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ، مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ. وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَى الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ، فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ فَسَكَنَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی: اے عیسیٰ! محمد (ﷺ) پر ایمان لے آؤ اور اپنی اُمت کو بھی حکم دو کہ جو بھی ان کا زمانہ پائے تو (ضرور) ان پر ایمان لائے (جان لو!) اگر محمد مصطفیٰ (ﷺ) نہ ہوتے تو میں آدم (علیہ السلام) کو بھی پیدا نہ کرتا۔ اور اگر محمد مصطفیٰ (ﷺ) نہ ہوتے تو میں نہ جنت پیدا کرتا اور نہ دوزخ، جب میں نے پانی پر عرش بنایا تو

٩: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٧١، الرقم: ٤٢٢٧، والخلال في السنة، ١/٢٦١، الرقم: ٣١٦، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٥/٢٩٩، الرقم: ٦٣٣٦، والعسقلاني في لسان الميزان، ٤/٣٥٤، الرقم: ١٠٤٠، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٣/٢٨٧۔

اس میں لرزش پیدا ہوگئی، لہٰذا میں نے اس پر ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ﴾ لکھ دیا تو وہ ٹھہر گیا۔‘‘

اسے امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۳۸/۱۰. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَمَّا أَذْنَبَ آدَمُ عليه السلام الذَّنْبَ الَّذِي أَذْنَبَهُ، رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى الْعَرْشِ فَقَالَ: أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ ﷺ إِلَّا غَفَرْتَ لِي، فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: تَبَارَكَ اسْمُكَ، لَمَّا خَلَقْتَنِي، رَفَعْتُ رَأْسِي إِلٰى عَرْشِكَ، فَرَأَيْتُ فِيْهِ مَكْتُوْبًا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَعْظَمَ عِنْدَكَ قَدْرًا مِمَّنْ جَعَلْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِكَ، فَأَوْحَى اللّٰهُ عزوجل إِلَيْهِ: يَا آدَمُ، إِنَّهُ آخِرُ النَّبِيِّيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، وَإِنَّ أُمَّتَهُ آخِرُ الْأُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، وَلَوْلَاهُ، يَا آدَمُ، مَا خَلَقْتُكَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی الله عنه نے روایت بیان فرمائی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم عليه السلام سے (بغیر کسی اِرادہ کے) لغزش سرزد ہوئی تو اُنہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض گزار ہوئے: (یا اللہ!) میں (تجھ سے، تیرے محبوب) محمد

۱۰: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ۲/۱۸۲، الرقم: ۹۹۲، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٦/۳۱۳، الرقم: ٦٥٠٢، وابن تيمية في مجموع الفتاوى، ۲/۱۵۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۵۳، والسيوطي في جامع الأحاديث، ۱۱/۹٤۔

مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں (کہ تو مجھے معاف فرما دے) تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: (اے آدم!) محمد مصطفیٰ کون ہیں؟ حضرت آدم نے عرض کیا: (اے مولا!) تیرا نام پاک ہے، جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا وہاں میں نے ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' لکھا ہوا دیکھا، تو میں جان گیا کہ جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ جوڑا ہے تیرے نزدیک اس ہستی سے بڑھ کر قدر ومنزلت والی ذات کوئی نہیں ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: اے آدم! وہ (محمد ﷺ) تمہاری نسل میں سب سے آخری نبی ہیں، اور ان کی اُمت بھی تمہاری نسل کی آخری اُمت ہوگی۔ اور اے آدم! اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔''

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي أَنَّ الْمُصْطَفٰى ﷺ أُرْسِلَ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً

﴿حضور ﷺ کو جملہ مخلوقات کی طرف مبعوث کیے جانے کا بیان﴾

١/٣٩. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ ایک ماہ کی مسافت تک کے رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے۔ میرے لیے زمین کو سجدہ گاہ اور پاک بنا دیا گیا کہ میری اُمت کا کوئی شخص جہاں بھی نماز کا وقت پائے تو نماز پڑھ لے اور میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال کر دیا گیا ہے جب کہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے بھی حلال نہیں کیا گیا اور مجھے شفاعت عطا فرمائی گئی، اور ہر نبی کو خاص اُس کی قوم کی طرف

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التيمّم، باب قول الله تعالى: فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدًا طيبًا، ١/١٢٨، الرقم: ٣٢٨، والدارمي في السنن، ١/٣٧٤، الرقم: ١٣٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٠٤، الرقم: ١٤٣٠٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٤٩، الرقم: ١١٥٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٣، الرقم: ٣١٦٤٢۔

مبعوث کیا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔‘‘

اِسے امام بخاری، دارمی اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

٢/٤٠. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ (وہ چیزیں یہ ہیں) ایک ماہ کی مسافت تک کے رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور زمین کو میرے لیے سجدہ گاہ اور پاک بنا دیا گیا تاکہ میرا اُمتی کہیں بھی نماز کا وقت پائے تو وہ وہیں نماز ادا کر لے اور میرے لیے مال غنیمت حلال کر دیا گیا اور ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور مجھے شفاعت عطا فرمائی گئی ہے۔‘‘ اِسے امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المساجد، باب قول النبي ﷺ: جعلت لي الأرض مسجدًا وطهورًا، ١/١٦٨، الرقم: ٤٢٧، والنسائي في السنن، كتاب الغسل والتيمم، باب التيمم بالصعيد، ١/٢٠٩، الرقم: ٤٣٢، وابن عبد البر في التمهيد، ٥/٢٢١، والعيني في عمدة القاري، ٤/١٩٤، الرقم:٩٨۔

٣/٤١. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي كَانَ كُلُّ نَبِيٍّ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلٰى كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تُحَلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَيِّبَةً طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ صَلّٰى حَيْثُ كَانَ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ بَيْنَ يَدَيْ مَسِيْرَةِ شَهْرٍ وَأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ (وہ یہ ہیں:) پہلے ہر نبی صرف اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور میں ہر سرخ و سیاہ (تمام مخلوقات) کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں، میرے لیے مالِ غنیمت حلال کیا گیا جبکہ پہلے یہ کسی نبی کے لیے مالِ غنیمت حلال نہیں تھا اور میرے لیے زمین طیب و پاک اور مسجد بنا دی گئی، لہٰذا جس شخص کو جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے وہیں نماز پڑھ سکتا ہے اور میری ایسے رعب سے مدد کی گئی جو (لوگوں پر) ایک ماہ کی مسافت سے طاری ہو جاتا

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، ١/٣٧٠، الرقم: ٥٢١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٦١، الرقم: ٢١٤٧٢، والبزار في المسند، ٩/٤٦١، الرقم: ٤٠٧٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٢٩١، الرقم: ١٢٤٨٩، وأيضًا في شعب الإيمان، ٢/١٧٧، الرقم: ١٤٧٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٣٤، الرقم: ٥٥٠٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٩، وأيضًا، ١٠/٣٧١، والعسقلاني في فتح الباري، ١/٤٣٩۔

ہے اور مجھے (خصوصی) حقِ شفاعت عطا کیا گیا ہے۔‘‘

اِسے امام مسلم، اَحمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٤/٤٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے چھ وجوہ سے دیگر انبیاء کرام پر فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے جوامع الکلم (یعنی مختصر اور جامع کلام) عطا کیے گئے، (کئی میل کی مسافت سے) رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی، میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال کر دیا گیا، میرے لیے تمام روئے زمین کو پاک اور سجدہ گاہ بنا دیا گیا، مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا اور مجھ پر سلسلۂ بعثتِ انبیاء ختم کر دیا گیا۔‘‘ اِسے امام مسلم، ابن حبان اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، ١/٣٧١، الرقم: ٥٢٣، وابن حبان في الصحيح، ٦/٨٧، الرقم: ٢٣١٣، وأيضًا، ١٤/٣١١-٣١٢، الرقم: ٦٤٠١، ٦٤٠٣، وأبو يعلى في المسند، ١١/٣٧٧، الرقم: ٦٤٩١، وأبو عوانة في المسند، ١/٣٣٠، ٣٩٥، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٨٣، الرقم: ١٤٤١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٣٣، الرقم: ٤٠٦٣، وأيضًا، ٩/٥، الرقم: ١٧٤٩٦، والقزويني في التدوين، ١/١٧٨، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/١٩٣، الرقم: ٢٥٦.

٤٣/٥. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَضَّلَنِي رَبِّي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَوْ قَالَ: عَلَى الْأُمَمِ بِأَرْبَعٍ قَالَ: أُرْسِلْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَجُعِلَتِ الْأَرْضُ كُلُّهَا لِي وَلِأُمَّتِي مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا فَأَيْنَمَا أَدْرَكَتْ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي الصَّلَاةُ فَعِنْدَهُ مَسْجِدُهُ وَعِنْدَهُ طَهُوْرُهُ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ يَقْذِفُهُ فِي قُلُوْبِ أَعْدَائِي وَأَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ سَعْدٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے (تمام) انبیاء کرام علیہم السلام پر یا فرمایا: تمام اُمتوں پر چار چیزوں کے ساتھ فضیلت عطا کی ہے۔ فرمایا: (وہ چار چیزیں یہ ہیں:) مجھے تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہے، میرے اور میری اُمت کے لیے ساری زمین کو سجدہ گاہ اور پاک بنا دیا گیا ہے۔ (اِس کا مطلب یہ ہے کہ) جس جگہ بھی میری اُمت کا شخص نماز کا وقت پائے تو وہیں اُس کی سجدہ گاہ بھی ہوتی ہے اور (پاک پانی یا مٹی کی صورت میں) طہارت کا انتظام بھی۔ اور ایک ماہ کی مسافت سے طاری ہونے والے رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب السير، باب ما جاء في الغنيمة، ٤/١٢٣، الرقم:١٥٥٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٤٨، الرقم: ٢٢١٩٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٩٢، والمزي في تهذيب الكمال، ١٢/٣١٧، الرقم: ٢٦٧٢، وقال: حسن صحيح، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ١/١٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٤١٢، وقال: رواه الترمذي، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/٣٤٣، وقال: أخرجه أحمد والترمذي وصححه۔

ہے۔ یہ رعب اللہ تعالیٰ میرے دشمنوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے غنائم کو حلال کیا ہے۔‘‘

اِسے امام ترمذی، احمد نے مذکورہ الفاظ میں اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦/٤٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي وَلَا أَقُوْلُهُنَّ فَخْرًا بُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا وَأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ فَأَخَّرْتُهَا لِأُمَّتِي فَهِيَ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں عطا کی گئیں اور ایسا میں بطور فخر نہیں کہہ رہا، مجھے تمام سرخ و سیاہ لوگوں کی طرف (نبی بنا کر) بھیجا گیا، ایک ماہ کی مسافت سے ہی طاری ہونے والے رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے، اور میرے لیے اموالِ غنیمت کو حلال کیا گیا جبکہ مجھ سے پہلے کسی نبی کے لیے یہ حلال نہیں

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٥٠، ٣٠١، الرقم: ٢٢٥٦، ٢٧٤٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٣، الرقم: ٣١٦٤٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢١٥، الرقم: ٦٤٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٥٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٢٥٦۔

تھے۔ اور تمام زمین میرے لیے پاک اور سجدہ گاہ بنا دی گئی، اور مجھے شفاعت عطا کی گئی جسے میں نے اپنی اُمت کے لیے (روزِ قیامت تک) موخر کر دیا، اور یہ شفاعت اس کے لیے ہوگی جو کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہرائے گا۔‘‘

اِسے امام اَحمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ علامہ ابن کثیر نے فرمایا: اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کی سند جید ہے۔ اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا: امام احمد کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٤٥/٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بُعِثْتُ إِلَى الْجِنِّ وَالإِنْسِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جن و انس کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔‘‘

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٧: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٧٧، الرقم: ١٤٨٢، وأيضًا في السنن الكبرى، ٢/٤٣٣، الرقم: ٤٠٦٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٨۔

بَابٌ فِي تَخْصِيْصِ النَّبِيِّ ﷺ بِكَوْنِهٖ خَاتَمَ الرُّسُلِ وَالنَّبِيِّيْنَ عليهم السلام

﴿حضور ﷺ کا اللہ تعالیٰ کے آخری رسول اور نبی ہونے کا بیان﴾

٤٦/١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهٗ وَأَجْمَلَهٗ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ: هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤٧/٢. وفي رواية: عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَأَنَا مَوْضِعُ

١-٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب،باب خَاتَم النّبيّين ﷺ، ٣/١٣٠٠، الرقم: ٣٣٤١-٣٣٤٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب ذكر كونه ﷺ خاتمِ النَّبِيّين، ٤/١٧٩١، الرقم: ٢٢٨٦- ٢٢٨٧، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٦، الرقم: ٣٦١٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٣٦، الرقم: ١١٤٢٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٩٨، الرقم: ٩١٥٦، ٣/٣٦١، ٥/١٣٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٤، الرقم: ٣١٧٧٠، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٣١٥، الرقم: ٦٤٠٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٥، وأيضًا في شعب الإيمان، ٢/١٧٨، الرقم: ١٤٨٤-

اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

٣/٤٨. وفي رواية: عَنْ أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: وَأَنَا فِي النَّبِيِّيْنَ بِمَوْضِعِ تِلْكَ اللَّبِنَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاءِ کرام کی مثال اُس آدمی کے جیسی ہے جس نے ایک مکان بنایا اور اُسے خوب آراستہ کیا، لیکن ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ آ آ کر اس مکان کو دیکھنے لگے اور اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے: یہاں اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سو میں وہی اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں (یعنی میرے بعد بابِ نبوت ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا ہے)۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اس اینٹ کی جگہ ہوں، میری آمد سے انبیاء کرام کی آمد کا سلسلہ ختم ہو گیا۔''

اسے امام مسلم اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

''اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور میں نبیوں میں اُس اینٹ کی جگہ ہوں۔'' اسے امام ترمذی اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب ما جاء في أسماء رسول الله ﷺ، ٣/١٢٩٩، الرقم: ٣٣٣٩، وأيضًا في كتاب التفسير، باب تفسير سورة الصف، ٤/١٨٥٨، الرقم: ٤٦١٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في أسمائه ﷺ، —

٤/٤٩ . عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى عَقِبِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ، وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

''حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں یعنی میرے ذریعہ کفر کو مٹایا جائے گا اور میں حاشر ہوں، یعنی میرے بعد قیامت آجائے گی اور حشر برپا ہوگا (اور کوئی نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ

..... ٨٢٨/٤، الرقم: ٢٣٥٤، والترمذي في السنن، كتاب الأدب عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في أسماء النبي ﷺ، ١٣٥/٥، الرقم: ٢٨٤٠، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ والنسائي في السنن الكبرى، ٤٨٩/٦، الرقم: ١١٥٩٠، ومالك في الموطأ، كتاب أسماء النبي ﷺ، باب أسماء النبي ﷺ، ١٠٠٤/٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٨٠/٤، ٨٤، والدارمي في السنن، ٤٠٩/٢، الرقم: ٢٧٧٥، وابن حبان في الصحيح، ٢١٩/١٤، الرقم: ٦٣١٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤٤/٤، الرقم: ٣٥٧٠، وأيضًا في المعجم الكبير، ١٢٠/٢، الرقم: ١٥٢٠۔١٥٢٩، وأبو يعلى في المسند، ٣٨٨/١٣، الرقم: ٧٣٩٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ١٤٠/٢، الرقم: ١٣٩٧، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١٠٥/١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٨٤/٨۔

شخص ہے جس کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٥/٥٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي .....الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل پر حکمران انبیاء کرام ہوا کرتے تھے۔ ایک نبی کا وصال ہوتا تو دوسرا نبی اس کے بعد تشریف لے آتا لیکن (یاد رکھو) میرے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں ہے۔‘‘

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب أحاديث الأنبياء، باب ما ذكر عن بني إسرائيل، ٣/١٢٧٣، الرقم: ٣٢٦٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب وجوب الوفاء ببيعة الخلفاء الأول فالأول، ٣/١٤٧١، الرقم: ١٨٤٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب الوفاء بالبيعة، ٢/٩٥٨، الرقم: ٢٨٧١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٩٧، الرقم: ٧٩٤٧، وابن حبان في الصحيح، ١٠/٤١٨، الرقم: ٤٥٥٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٤٦٤، الرقم: ٣٧٢٦٠، وأبو يعلى في المسند، ١١/٧٥، الرقم: ٦٢١١، وأبو عوانة في المسند، ٤/٤٠٩، الرقم: ٧١٢٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٤٤، الرقم: ١٦٣٢٥۔

٦-٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه، ٥/٦١٩، الرقم: ٣٦٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ــ

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦/٥١. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

٧/٥٢. وفي رواية: عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ كَانَ اللهُ بَاعِثًا رَسُوْلًا بَعْدِي لَبَعَثَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ.

''حضرت عقبہ بن عامر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن الخطاب ہوتا (لیکن جان لو میں آخری نبی ہوں)۔''

اسے امام ترمذی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ میرے بعد کسی کو نبی بنا کر بھیجنے والا ہوتا تو یقیناً عمر بن

..... ١٥٤/٤، والحاكم في المستدرك، ٩٢/٣، الرقم: ٤٤٩٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨٠/١٧، ٢٩٨، الرقم: ٤٧٥، ٨٢٢، والروياني في المسند، ١/ ١٧٤، الرقم: ٢٢٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦٨/٩۔

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة تبوك وهي ــ

الخطاب کو نبی بنا کر بھیجتا۔‘‘

امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٨/٥٣. عَنْ سَعْدٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ إِلٰى تَبُوْكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا رضي الله عنه فَقَالَ: أَتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ قَالَ: أَ لَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سعد (بن ابی وقاص) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ غزوۂ تبوک کے لیے نکلے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے (مدینہ منورہ میں) اپنا نائب مقرر فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے

..... غزوة العسرة، ٤/١٦٠٢، الرقم: ٤١٥٤، ٣/١٣٥٩، الرقم: ٣٥٠٣، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ٤/١٨٧٠، ١٧١ الرقم: ٢٤٠٤، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ٥/٦٤٠، ٦٤١، الرقم: ٣٧٣٠، ٣٧٣١، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ١/٤٢، ٤٥، الرقم: ١١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٧٠، ١٧٣، ١٧٥، ١٧٧، ١٧٩، ١٨٢، ١٨٤، ١٨٥، ٣٣٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١/١٤٦، ١٤٨، الرقم: ٣٢٨، ٣٣٣۔

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة تبوك وهي غزوة العسرة، ٤/ ١٦٠٢، الرقم: ٤١٥٤، ومسلم في الصحيح،۔۔

وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی، ماسوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٩/٥٤. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: خَلَّفَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَتُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى عليهما السلام؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی الله عنه کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب بنایا۔ حضرت علی رضی الله عنه نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ صلی الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: (اے علی!) کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی

..... كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عثمان بن عفان رضی الله عنه، ٤/ ١٨٧١، ١٨٧٠، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی الله عنه، ٥/ ٦٣٨، الرقم: ٣٧٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨٥، الرقم: ١٦٠٨، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٧٠، الرقم: ٦٩٢٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/ ٤٠ـ

١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب رضی الله عنه، ٤/١٨٧١، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی الله عنه، ٥/٦٣٨، الرقم: ٣٧٢٤ـ

نہیں ہو گا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

١٠/٥٥. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَهُ وَقَدْ خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيْهِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللهِ، خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي.....الحديث.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) فرماتے ہوئے سنا جب آپ ﷺ نے بعض غزوات میں اُنہیں (اپنا نائب بنا کر) پیچھے (مدینہ منورہ میں) چھوڑ دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد نبوت نہیں ہو گی۔''

اِسے امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١١: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ١/٤٥، الرقم: ١٢١، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٠٨، الرقم: ٨٣٩٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٦٦، الرقم: ٣٢٠٧٨-

٥٦/١١. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ فِي بَعْضِ حَجَّاتِهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدٌ فَذَكَرُوْا عَلِيًّا فَنَالَ مِنْهُ فَغَضِبَ سَعْدٌ وَقَالَ: تَقُوْلُ هٰذَا لِرَجُلٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حج کے لیے آئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے تو اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کچھ اس طرح کیا جسے سن کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ غضب ناک ہو گئے اور فرمایا: تم اس شخص کے بارے میں گفتگو کرتے ہو جس کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: جس کا میں ولی ہوں علی بھی اس کا ولی ہے اور (اُن سے) فرمایا تھا: تمہارا میرے ساتھ وہی تعلق ہے جو ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام سے تھا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور فرمایا: آج میں اُس شخص کو علَم (جھنڈا) عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب رکھتا ہے۔‘‘

اِسے امام ابن ماجہ، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب من سمى بأسماء الأنبياء، ٥/٢٢٨٩، الرقم: ٥٨٤١، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على ابن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وذكر وفاته، ١/٤٨٤، الرقم: ١٥١٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣٦٨، الرقم: ٦٦٣٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/١٣٥، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ٣/١١٥۔

.١٢/٥٧

عَنْ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفٰى رضي الله عنه: رَأَيْتَ إِبْرَاهِيْمَ ابْنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: مَاتَ صَغِيْرًا، وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُوْنَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهٗ، وَلٰكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''امام اسماعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا؟ اُنہوں نے فرمایا: وہ چھوٹی عمر میں ہی وفات پا گئے تھے اگر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہوتا کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو سکتا ہے تو آپ ﷺ کے صاحبزادے زندہ رہتے۔ لیکن آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں (سو اُن کی بچپن میں ہی وفات ہوگئی)۔''

اِسے امام بخاری اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٣/٥٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ

١٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، ١/٣٧١، الرقم: ٥٢٣، والترمذي في السنن، كتاب السير، باب ما جاء في الغنيمة، ٤/١٢٣، الرقم: ١٥٥٣، وابن حبان في الصحيح، ٦/٨٧، الرقم: ٢٣١٣، ١٤/٣١١، الرقم: ٦٤٠١، ٦٤٠٣، وأبو يعلى في المسند، ١١/٣٧٧، الرقم: ٦٤٩١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٢، الرقم: ٥٠٦، وأبو عوانة في المسند، ١/٣٣٠، الرقم: ١١٦٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٣٣، الرقم: ٤٠٦٣.

لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے دیگر انبیاء پر چھ چیزوں کے باعث فضیلت دی گئی ہے۔ میں جوامع الکلم سے نوازا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میرے لیے اموالِ غنیمت حلال کیے گئے ہیں اور میرے لیے (ساری) زمین پاک اور سجدہ گاہ بنا دی گئی ہے اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میری آمد سے بعثتِ انبیاء کا سلسلہ ختم ہوگیا ہے۔''

اِسے امام مسلم، ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء لا تقوم الساعة حتى يخرج كذّابون، ٤/٤٩٩، الرقم: ٢٢١٩، وأبو داود في السنن، كتاب الفتن والملاحم، باب ذكر الفتن ودلائلها، ٤/٩٧، الرقم: ٤٢٥٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب ما يكون من الفتن، ٢/١٣٠، الرقم: ٣٩٥٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٥٠٣، الرقم: ٣٥٦٥، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٩٦، الرقم: ٨٣٩٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٢٠٠، الرقم: ٣٩٧، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ١/٣٣٢، الرقم: ٤٥٦، ٣/٢٤، الرقم: ١٣٠٩، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ٤/٨٦١، الرقم: ٤٤٢، ٤/٨٦٣، الرقم: ٤٤٤۔

١٤/٥٩.

عَنْ ثَوْبَانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ نَحْوَهُ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ (سن لو!) میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

اِسے امام ترمذی، ابو داود اور اسی طرح امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٥/٦٠. عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: فِي أُمَّتِي كَذَّابُوْنَ

١٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٩٦، الرقم: ٢٣٤٠٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٣٢٧، الرقم: ٥٤٥٠، وأيضًا في المعجم الكبير، ٣/١٦٩، الرقم: ٣٠٢٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٤٥٤، الرقم: ٨٧٢٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٣٣٢۔

١٦: أخرجه الدارمي في السنن، باب ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ١/٤٠، الرقم: ٤٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٦١، الرقم: ١٧٠، والبيهقي في كتاب الاعتقاد/١٩٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٠/٢٢٣، والمناوي في فيض القدير، ٣/٤٣۔

وَدَجَّالُوْنَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ مِنْهُمْ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ وَإِنِّي خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں جھوٹی نبوت کے دعویدار اور دجال ستائیس ہیں ان میں سے چار عورتیں ہیں اور بے شک میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

اِسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١٦/٦١. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں رسولوں کا قائد ہوں اور (مجھے اِس پر) فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور (مجھے اِس پر بھی) کوئی فخر نہیں ہے۔ میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور میں ہی وہ پہلا (شخص) ہوں

١٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل الصلاة بمسجدي مكة والمدينة، ٢/١٠١٢، الرقم: (٥٠٧) ١٣٩٤، والنسائي في السنن، كتاب المساجد، باب فضل مسجد النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والصلاة فيه، ٢/٣٥، الرقم: ٦٩٤، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٢٥٧، الرقم: ٧٧٣، وابن حبان في الصحيح، ٤/٥٠٠، الرقم: ١٦٢١، والبخاري في التاريخ الكبير، ٨/٢٥٣، الرقم: ٢٩٠١، والطبراني في مسند الشاميين، ٤/١١٨، الرقم: ٢٨٨٣۔

جس کی شفاعت قبول ہو گی ہے اور (مجھے اِس پر بھی) کوئی فخر نہیں ہے۔‘‘

اِسے امام دارمی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٧/٦٢. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَأَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ مَوْلَى الْجُهَنِيِّيْنَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ مَسْجِدَهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ ..... قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

’’قبیلۂ جہنی کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن اور ابو عبد اللہ اغر جو کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ہیں دونوں نے بیان کیا کہ اُنہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے: حضور نبی اکرم ﷺ کی مسجد میں ایک نماز پڑھنا، مسجد حرام کے سوا باقی تمام مساجد میں نماز ادا کرنے سے ایک ہزار گنا افضل ہے

١٨: أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٣٩، الرقم: ١٨٣١، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٥، الرقم: ١١٢، والفاكهي في أخبار مكة، ٢/٩٣، الرقم: ١١٩٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٤، والمزي في تهذيب الكمال، ٨/٤٥٠، الرقم: ١٧٨٦، والعيني في عمدة القاري، ٧/٢٥٧، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/٢٦٩۔

کیوں کہ حضور نبی اکرم ﷺ آخر الانبیاء اور آپ کی مسجد آخر المساجد ہے۔ .....حضرت عبد اللہ بن ابراہیم نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے، وہ فرماتے تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں سب سے آخری نبی ہوں اور میری مسجد (انبیاء کی) آخری مسجد ہے۔''

اِسے امام مسلم، نسائی، ابن حبان اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔

٦٣/١٨. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ أَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدِي خَاتَمُ مَسَاجِدِ الْأَنْبِيَاءِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں سلسلہ انبیاء کا خاتم ہوں، اور میری مسجد، مساجد انبیاء کی خاتم ہے۔''

امام منذری اور ہیثمی نے فرمایا: اِسے امام بزار نے روایت کیا ہے علاوہ ازیں اِسے امام دیلمی نے بھی روایت کیا ہے۔

١٩-٢٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب قول النبي ﷺ: بعثت أنا والساعة كهاتين، ٥/٢٣٨٥، الرقم: ٦١٤٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط السّاعة، باب قرب السّاعة، ٤/٢٢٦٨، الرقم: ٢٩٥١، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في قول النبي ﷺ: بعثت أنا والسّاعة كهاتين، ٤/٤٩٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب أشراط السّاعة، ٢/١٣٤١، الرقم: ٤٠٤٠، وابن حبان في الصحيح، ١٥/١١، الرقم: ٦٦٤٠.

١٩/٦٤.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي إِصْبَعَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٠/٦٥. قَالَ ابْنُ حِبَّانَ قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ: يُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ مَعْنٰى قَوْلِهِ ﷺ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ أَرَادَ بِهِ أَنِّي بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰى مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُوْنَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ آخَرُ لِأَنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَعَلٰى أُمَّتِي تَقُوْمُ السَّاعَةُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اور قیامت کو اِس طرح بھیجا گیا ہے یعنی دو انگلیوں کی طرح۔''

''امام ابن حبان بیان کرتے ہیں کہ امام ابو حاتم نے فرمایا: اس چیز کا احتمال ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے اِس فرمان مبارک: مجھے اور قیامت کو ان دو (انگلیوں) کی طرح (اکٹھا) بھیجا گیا، اِس سے آپ ﷺ کی مراد یہ ہو کہ مجھے اور قیامت کو شہادت کی انگلی اور اس کے ساتھ متصل درمیان والی انگلی کی

٢١: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عيسى بن مريم، ٢/١٣٥٩، الرقم: ٤٠٧٧، وابن أبي عاصم في السنة، ١/١٧١، الرقم: ٣٩١، والحاكم في المستدرك، ٤/٥٨٠، الرقم: ٨٦٢٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/١٤٦، الرقم: ٧٦٤٤، والروياني في المسند، ٢/٢٩٥، الرقم: ١٢٣٩، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/٢٨، الرقم: ٨٦١۔

٢٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الرؤيا، باب ذهبت النبوة وبقيت المبشرات، ٤/٥٣٣، الرقم: ٢٢٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ـــ

طرح بھیجا گیا بایں طور کے ہمارے درمیان کوئی اور نبی نہیں ہے کیوں کہ میں آخری نبی ہوں اور میری اُمت پر ہی قیامت واقع ہوگی۔‘‘

٢١/٦٦. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمام انبیاء کرام میں سے آخری ہوں اور تم اُمتوں میں سے آخری اُمت ہو۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ، ابن ابی عاصم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٢٢/٦٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ قَالَ: فَشَقَّ ذَالِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: لٰكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

..... ٣/٢٦٧، الرقم: ١٣٨٥١، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٣٣، الرقم: ٨١٧٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/٢٠٦، الرقم: ٢٦٤٥ـ

٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التعبير، باب المبشرات، ٦/٢٥٦٤، الرقم: ٦٥٨٩ـ

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نبوت و رسالت ختم ہوگئی ہے سو میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ ہی کوئی نبی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ یہ بات لوگوں پر گراں گزری (کہ اب سلسلہ نبوت ختم ہو گیا ہے) تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لیکن مبشرات (باقی ہیں) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مبشرات سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے (نیک) خواب، اور یہ نبوت کے اجزاء کا ایک جزو ہے۔''

اِسے امام ترمذی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٢٣/٦٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ. قَالُوْا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نبوت کا کوئی جزو سوائے مبشرات کے باقی نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ!

٢٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب تعبير الرّؤيا، باب الرؤيا الصالحة يراها المسلم أو تُرى له، ٢/١٢٨٣، الرقم: ٣٨٩٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٨١، الرقم: ٢٧١٨٥، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٤١١، الرقم: ٦٠٢٤۔

٢٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٥٤، الرقم: ٢٣٨٤٦، ٢٣٢٨٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٧٩، الرقم: ٣٠٥١، وابن منصور في السنن، ٥/٣٢١، الرقم: ١٠٦٨، والديلمي في مسند ـــ

مبشرات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیک خواب۔‘‘

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٢٤/٦٩. عَنْ أُمِّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةِ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت اُم کرز کعبیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے: نبوت ختم ہوگئی صرف مبشرات (نیک خواب) باقی رہ گئے۔‘‘ اِسے امام ابن ماجہ، اَحمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢٥/٧٠. عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي إِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ قَالَ: قِيْلَ: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ:

..... الفردوس، ٢٤٧/٢، الرقم: ٣١٦٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢٢٣/٨، الرقم: ٢٦٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٧٣/٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤٩٤/٣۔

٢٦-٢٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٢٧/٤-١٢٨، الرقم: ١٦٧٠٠، ١٦٧١٢، وابن حبان في الصحيح، ٣١٣/١٤، الرقم: ٦٤٠٤، وابن أبي عاصم في السنة، ١٧٩/١، الرقم: ٤٠٩، والبخاري في التاريخ الكبير، ٦٨/٦، الرقم: ١٧٣٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥٢/١٨، ٢٥٣، الرقم: ٦٢٩، ٦٣٠، والحاكم في المستدرك، ٦٥٦/٢، الرقم: ٤١٧٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ١٣٤/٢، الرقم: ١٣٨٥۔

اَلرُّؤْيَا

الْحَسَنَةُ أَوْ قَالَ: اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ نَحْوَهُ.

''حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے بعد نبوت باقی نہیں رہے گی سوائے مبشرات کے، آپ ﷺ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھے خواب یا فرمایا: نیک خواب۔''

اِسے امام اَحمد اور اسی طرح طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٦/٧١. عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي عِنْدَ اللهِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَإِنَّ آدَمَ عليه السلام لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهِ وَسَأُنَبِّئُكُمْ بِأَوَّلِ ذَالِكَ دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيْمَ، وَبِشَارَةُ عِيْسٰى بِي، وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ وَكَذَالِكَ أُمَّهَاتُ النَّبِيِّيْنَ تَرَيْنَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

٢٧/٧٢. وفي رواية عنه: قَالَ: إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ فذكر مثله وزاد فيه: إِنَّ أُمَّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ رَأَتْ حِيْنَ وَضَعَتْهُ نُوْرًا أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

''حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

٢٨: أخرجه ابن حبان في الصحيح، باب ذكر كتبه الله جل وعلا عنده محمدا ﷺ خاتم النبيين، ١٤/٣١٢، الرقم: ٦٤٠٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٢٥٣، الرقم: ٦٣١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٤٠، وأيضًا في دلائل النبوة، ١/١٧، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٥٦، الرقم: ٤١٧٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٤٩، ـــ

فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُس وقت سے آخری نبی لکھا جا چکا تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے اور میں تمہیں اس کی تاویل بتاتا ہوں: میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا (کا نتیجہ) ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اس کے علاوہ اپنی والدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے میری ولادت سے پہلے دیکھا تھا اور انبیاء کرام کی مائیں اسی طرح کے خواب دیکھتی ہیں۔''

اِسے امام اَحمد نے روایت کیا ہے۔

''اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور آخری نبی ہوں۔'' پھر راوی نے مذکورہ باب حدیث کی مثل حدیث بیان فرمائی اور اس میں یہ اضافہ کیا: ''بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے وقت نور دیکھا جس سے شام کے محلات تک روشن ہو گئے۔''

اِسے امام اَحمد، ابن حبان، حاکم اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔

٢٨/٧٣. عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنِّي عِنْدَ اللهِ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهِ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ تَأْوِيْلَ ذَالِكَ: دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيْمَ، دَعَا: ﴿وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِنْهُمْ﴾ [البقرة، ٢: ١٢٩]، وَبِشَارَةُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ قَوْلُهُ: ﴿وَمُبَشِّرًا م بِرَسُوْلٍ يَأْتِي مِنْ م بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾، [الصف، ٦١: ٦].

..... والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٥٨٣، والطبري في جامع البيان، ٥٨٣/٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١٨٥/١، وأيضًا في البداية والنهاية، ٣٢١/٢، والهيثمي في موارد الظمآن، ٥١٢/١، الرقم: ٢٠٩٣، وأيضًا في مجمع الزوائد، ٢٢٣/٨۔

وَرُؤْيَا أُمِّي

رَأَتْ فِي مَنَامِهَا أَنَّهَا وَضَعَتْ نُوْرًا أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ سَعْدٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَاحِدُ أَسَانِيْدِ أَحْمَدَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرُ سَعِيْدُ بْنُ سُوَيْدٍ وَقَدْ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں اس وقت بھی خاتم الانبیاء تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی اپنی مٹی میں گندھے ہوئے (مرحلۂ خلقت میں) تھے۔ میں تمہیں اِس کی تفصیل بتاتا ہوں کہ میں اپنے جدِ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں جو اُنہوں نے مانگی: ''اے ہمارے رب! ان میں، انہی میں سے (وہ آخری اور برگزیدہ) رسول (ﷺ) مبعوث فرما۔'' اور میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی بشارت ہوں اُنہوں نے کہا: ''اور اُس رسولِ (معظم ﷺ) کی (آمد کی) بشارت سنانے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لا رہے ہیں جن کا نام (آسمانوں میں اس وقت) احمد (ﷺ) ہے۔'' اور میں اپنی والدہ کا خواب ہوں جو اُنہوں نے دیکھا کہ اُنہوں نے ایک ایسے نور کو جنم دیا ہے جس سے شام کے محلات بھی روشن ہو گئے۔''

اسے امام ابن حبان، طبرانی، ابونعیم، حاکم اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: امام اَحمد کی ایک سند کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے سعید بن سوید کے، اُنہیں امام ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

٢٩: أخرجه الحاكم في المستدرك، باب ذكر النبي الكليم موسى بن عمران وأخيه هارون بن عمران، ٢/٦٣١، الرقم: ٤١٠٥ ـ

بَابٌ فِي عِصْمَةِ اللهِ تَعَالٰى لَهٗ مِنَ الْأَعْدَاءِ وَكِفَايَتِهٖ فِي نَفْسِهٖ وَعِزِّهٖ ﷺ

﴿اللہ تعالیٰ کا حضور ﷺ کی عزت و ناموس کو دشمنوں سے محفوظ رکھنے اور خود حفاظت فرمانے کا بیان﴾

٧٥/١. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ، فَأَدْرَكَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَعَلَّقَ سَيْفَهٗ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا، قَالَ: وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْوَادِي يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب من علق سيفه بالشجر في السفر عند القائلة، ٣/١٠٦٥-١٠٦٦، الرقم: ٢٧٥٣-٢٧٥٦، وأيضًا في كتاب المغازي، باب غزوة ذات الرقاع، ٤/٥١٥، الرقم: ٣٩٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب توكله على الله تعالى وعصمة الله تعالى له من الناس، ٤/١٧٨٦، الرقم: ٨٤٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣١١، الرقم: ١٤٣٧٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٢٣٦، ٢٦٧، الرقم: ٨٧٧٢، ٨٨٥٢، والطبراني في مسند الشاميين، ٣/٦٦، الرقم: ١٨١٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٣١٩، الرقم: ١٢٦١٣، والنووي في شرحه على صحيح مسلم، ١٥:٤٥-

اللهِ ﷺ: إِنَّ رَجُلًا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ، فَأَخَذَ السَّيْفَ، فَاسْتَيْقَظْتُ، وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِي، فَلَمْ أَشْعُرْ، إِلَّا وَالسَّيْفُ صَلْتًا فِي يَدِهٖ، فَقَالَ لِي: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُ، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُ. قَالَ: فَشَامَ السَّيْفَ ،[1] فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ، ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نجد کی جانب سفرِ جہاد کیا (بیان کرتے ہیں کہ) پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں (اپنے ساتھ) ایک کانٹے دار درختوں والی بڑی وادی میں پایا۔ حضور نبی اکرم ﷺ ایک درخت کے نیچے جلوہ افروز ہوئے اور اپنی تلوار اس درخت کے ساتھ لٹکا دی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ دیگر حضرات درختوں کے سائے میں ادھر اُدھر بکھر گئے۔ (اور آرام کرنے لگے) راوی بیان کرتے ہیں کہ (پھر جب ہم سب بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب میں سو رہا تھا تو میرے پاس ایک شخص آیا، اور میری تلوار پکڑ لی، پس میں بیدار ہو گیا، (اور دیکھا کہ) وہ شخص میرے سر پر کھڑا تھا، پس میں نے دیکھا کہ سونتی ہوئی تلوار اس کے ہاتھ میں ہے۔ اُس نے مجھ سے پوچھا: (اے محمد!) اب آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا: اللہ! پھر اس نے دوسری مرتبہ کہا کہ آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے کہا: اللہ! تو اُس نے تلوار نیام میں ڈال لی، پس وہ شخص یہ بیٹھا ہے پھر آپ ﷺ نے اُس سے کوئی باز پرس نہ کی۔‘‘

(١) قال النووي: وأما شامه فبالشين المعجمة ومعناه غمده ورده في غمده، يقال: شام السيف إذا سله وإذا أغمده فهو من الأضداد والمراد هنا أغمده۔ (شرح النووی علی صحیح مسلم، ١٥:٤٥)

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٢/٧٦. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ، قَالَ: كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، وَسَيْفُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَأَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، فَاخْتَرَطَهُ، فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: أَتَخَافُنِي؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: اللهُ يَمْنَعُنِي مِنْكَ. قَالَ: فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَأَغْمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهُ.....الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ذات الرقاع کے مقام پر گئے، اور آپ ﷺ کو ایک سایہ دار درخت کے نیچے ٹھہرایا، آپ ﷺ کی تلوار درخت کے اوپر لٹکی ہوئی تھی، مشرکین میں سے ایک شخص آیا، اس نے آپ ﷺ کی تلوار اٹھا کر سونت لی، اور آپ ﷺ سے کہا کہ کیا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! اس نے کہا کہ آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے تم سے (میرا) اللہ تعالیٰ بچائے گا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے اس کو

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة ذات الرقاع، ٤/١٥١٥، الرقم: ٣٩٠٦، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة الخوف، ١/٥٧٦، الرقم: ٨٤٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٦٤، الرقم: ١٤٩٧٠، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/١٩٦، الرقم: ١٤٦، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٦١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٢٥٩، الرقم: ٥٨٢٩۔

دھمکایا، اس نے تلوار میان میں ڈال کر اسے (اسی جگہ پر) لٹکا دیا (جہاں وہ لٹکی ہوئی تھی)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٣/٧٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ أَبُوْ جَهْلٍ: لَئِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَأَطَأَنَّ عَلٰى عُنُقِهٖ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: لَوْ فَعَلَهٗ لَأَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک دفعہ ابوجہل نے کہا: اگر میں محمد مصطفیٰ (ﷺ) کو کعبہ کے پاس نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لوں، تو (معاذ اللہ) اُن کی گردن کچل کر رکھ دوں گا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ وہاں تشریف لے آئے اور فرمایا: اگر اس نے ایسا کیا تو فرشتے اُسے پکڑ لیں گے۔''

اِسے امام بخاری، ترمذی اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

٤/٧٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ أَبُوْ جَهْلٍ: هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ (ﷺ)

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب كلّا لئن لم ينته لنسفعا بالناصية، ٤/١٨٩٦، الرقم: ٤٦٧٥، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة اقرأ باسم ربك، ٥/٤٤٣، الرقم: ٣٨٤٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٦٨، الرقم: ٣٤٨٣۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب قوله: إن الإنسان ليطغى أن رآه استغنى، ٤/٢١٥٤، الرقم: ٢٧٩٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٥١٨، الرقم: ١١٦٨٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٧٠، الرقم: ٨٨١٧، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٥٣٢۔٥٣٣، الرقم: ٦٥٧١، وأبو يعلى في المسند، ١١/٧٠، الرقم: ٦٢٠٧۔

وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟ قَالَ: فَقِيْلَ: نَعَمْ، فَقَالَ: وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى، لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذَالِكَ لَأَطَأَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهِ، أَوْ لَأُعَفِّرَنَّ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ، قَالَ: فَأَتٰى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ. وَهُوَ يُصَلِّي. زَعَمَ لِيَطَأَ عَلٰى رَقَبَتِهِ، قَالَ: فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِي بِيَدَيْهِ، قَالَ: فَقِيْلَ لَهُ: مَا لَكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَأَجْنِحَةً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ دَنَا مِنِّي لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو جہل نے کہا کہ کیا (حضرت) محمد (ﷺ) (سجدے میں) تمہارے سامنے اپنا چہرہ زمین پر رکھتے ہیں (یعنی تم سب کے سامنے اپنے معبودِ واحد کی عبادت کرتے ہیں؟) کہا گیا: ہاں! اس نے کہا: لات اور عزیٰ کی قسم! اگر میں نے ان کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا تو میں (العیاذ باللہ) ان کی گردن کو روندوں گا یا ان کے چہرے کو مٹی میں ملاؤں گا۔ پھر جس وقت حضور نبی اکرم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، وہ آپ ﷺ کے پاس گیا، اور آپ ﷺ کی گردن روندنے کا ارادہ کیا، وہ آگے بڑھا ہی تھا کہ اچانک اُلٹے پاؤں یوں پلٹا جیسے اپنے ہاتھوں سے کسی چیز سے بچ رہا ہو۔ اس سے پوچھا گیا کہ کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ میرے اور ان کے درمیان آگ کی ایک خندق تھی، خوفناک صورتیں اور بڑے بڑے بازو تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کا ایک ایک عضو نوچ لیتے۔‘‘

اِسے امام مسلم، نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٧٩/٥ . عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها **قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ** ﷺ **يُحْرَسُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾** [المائدة، ٥:٦٧]، **فَأَخْرَجَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ **رَأْسَهٗ مِنَ الْقُبَّةِ، فَقَالَ لَهُمْ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ: انْصَرِفُوْا فَقَدْ عَصَمَنِيَ اللّٰهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.**

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: إِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ کی حفاظت کی جاتی تھی یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی ''اور اللہ (مخالف) لوگوں سے آپ (کی جان) کی (خود) حفاظت فرمائے گا۔'' اِس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے خیمہ مبارک سے سر اقدس باہر نکالا اور فرمایا: لوگو! میرے پاس سے ہٹ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت کا ذمہ خود لے لیا ہے۔''

اِسے امام ترمذی، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام عسقلانی نے بھی فرمایا: اِس کی اِسناد حسن ہے۔

٨٠/٦ . عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما **أَنَّ يَهُوْدِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ**

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة المائدة، ٥/٢٥١، الرقم: ٣٠٤٦، والحاكم في المستدرك، ٢/٣٤٢، الرقم: ٣٢٢١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٨، الرقم: ١٧٥٠٨، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٦٢، الرقم: ١٤١٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٢٠٦، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٨٢۔

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الديات، باب فيمن سقى رجلاً سمًا أو أطعمه فمات أيقاظ منه، ٤/١٧، الرقم: ٤٥١٠، والدارمي في السنن، —

شَاةً مَصْلِيَةً، ثُمَّ أَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الذِّرَاعَ فَأَكَلَ مِنْهَا، وَأَكَلَ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهٖ مَعَهٗ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِرْفَعُوْا أَيْدِيَكُمْ، وَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ، فَدَعَاهَا، فَقَالَ لَهَا: أَسَمَمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ؟ قَالَتِ الْيَهُوْدِيَّةُ: مَنْ أَخْبَرَكَ؟ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي هٰذِهِ فِي يَدِي لِلذِّرَاعِ. قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: فَمَا أَرَدْتِ إِلٰى ذَالِكَ؟ قَالَتْ: إِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ يَضُرَّهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اسْتَرَحْنَا مِنْهُ، فَعَفَا عَنْهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا.....الحديث. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اہلِ خیبر میں سے ایک یہودی عورت نے بکری کے بھنے ہوئے گوشت میں زہر ملایا، پھر وہ (زہر آلود گوشت) حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کر دیا۔ آپ ﷺ نے اس گوشت سے ران لی اور اس سے کھانے لگے اور بعض صحابہ کرام بھی ساتھ ہی کھانے لگے۔ اچانک حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اپنے ہاتھ روک لو اور آپ ﷺ نے اس عورت کی طرف ایک آدمی بھیج دیا جو اُسے بلا کر لایا۔ آپ ﷺ نے اُس سے پوچھا: کیا تم نے اِس گوشت میں زہر ملایا ہے؟ یہودی عورت نے کہا: آپ کو کس نے بتایا ہے؟ فرمایا: مجھے اس دستی (بکری کی ران) نے بتایا ہے جو میرے ہاتھ میں ہے۔ عورت نے کہا: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ اُس نے کہا: (میں نے سوچا) اگر آپ نبی ہیں تو زہر ہرگز آپ کو کوئی نقصان نہیں دے گا اور اگر نبی نہیں ہیں تو ہمیں آپ سے نجات

----- ١/٤٦، الرقم: ٦٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٤٦، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ١/٧٢، وابن حزم في المحلى، ١١/٢٦، والعظيم آبادي في عون المعبود، ١٢/١٤٨۔

مل جائے گی۔ آپ ﷺ نے اسے معاف فرما دیا اور کوئی سزا نہیں دی۔‘‘

اِسے امام ابو داود اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٧/٨١. عَنْ أَبِي إِسْرَائِيْلَ قَالَ: سَمِعْتُ جَعْدَةَ رَجُلًا مِنْ بَنِي جُشَمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ يَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ جِيءَ إِلَيْهِ بِرَجُلٍ، فَقَالُوْا: إِنَّ هٰذَا أَرَادَ أَنْ يَقْتُلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: لَمْ تُرَعْ، لَمْ تُرَعْ، لَوْ أَرَدْتَ ذَالِكَ لَمْ يُسَلِّطْكَ اللهُ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت ابو اسرائیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے جعدہ یعنی قبیلہ بنو جشم بن معاویہ کے ایک فرد کو کہتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) بے شک اس آدمی نے آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ آپ ﷺ (اسے) فرمانے لگے: ڈرنے یا خوفزدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں، اگر تو نے ایسا ارادہ کیا بھی تھا تو پھر بھی اللہ تعالیٰ تجھے مجھ پر کبھی تسلط و غلبہ نہ دیتا۔‘‘

اِسے امام نسائی، اَحمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس

٧: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٦٣، الرقم: ١٠٩٠٣، وأيضًا في عمل اليوم والليلة/٥٧٦، الرقم: ١٠٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٧١، الرقم: ١٥٩٠٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٢٨٤، الرقم: ٢١٨٣، والطيالسي في المسند، ١/١٧٢، الرقم: ١٢٣٦، وابن الجعد في المسند، ١/٩١، الرقم: ٥٢٧، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/١٩٤، الرقم: ١٤٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٢٧۔

کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٨/٨٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ اجْتَمَعُوْا فِي الْحِجْرِ، فَتَعَاقَدُوْا بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَى وَنَائِلَةَ وَإِسَافٍ لَوْ قَدْ رَأَيْنَا مُحَمَّدًا لَقَدْ قُمْنَا إِلَيْهِ قِيَامَ رَجُلٍ وَاحِدٍ، فَلَمْ نُفَارِقْهُ حَتّٰى نَقْتُلَهُ فَأَقْبَلَتِ ابْنَتُهُ فَاطِمَةُ رضي الله عنها تَبْكِي، حَتّٰى دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: هٰؤُلَاءِ الْمَلَأُ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ تَعَاقَدُوْا عَلَيْكَ، لَوْ قَدْ رَأَوْكَ لَقَدْ قَامُوْا إِلَيْكَ فَقَتَلُوْكَ، فَلَيْسَ مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا قَدْ عَرَفَ نَصِيْبَهُ مِنْ دَمِكَ فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، أَرِيْنِي وَضُوْءً ا، فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِمُ الْمَسْجِدَ، فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوْا: هَا هُوَ ذَا وَخَفَضُوْا أَبْصَارَهُمْ، وَسَقَطَتْ أَذْقَانُهُمْ فِي صُدُوْرِهِمْ وَعَقِرُوْا فِي مَجَالِسِهِمْ، فَلَمْ يَرْفَعُوْا إِلَيْهِ بَصَرًا، وَلَمْ يَقُمْ إِلَيْهِ مِنْهُمْ رَجُلٌ، فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، حَتّٰى قَامَ عَلٰى رَءُوْسِهِمْ، فَأَخَذَ قَبْضَةً مِنَ التُّرَابِ فَقَالَ: شَاهَتِ الْوُجُوْهُ، ثُمَّ حَصَبَهُمْ بِهَا، فَمَا أَصَابَ رَجُلًا مِنْهُمْ مِنْ ذَالِكَ الْحَصٰى حَصَاةٌ إِلَّا قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ كَافِرًا.

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٠٣، الرقم: ٢٧٦٢، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٣٠، الرقم: ٦٥٠٢، والحاكم في المستدرك، ١/٢٦٨، الرقم: ٥٨٣، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/١٩٢، الرقم: ١٣٩، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٠/٢١٨ـ٢٢٠، الرقم: ٢٣٠، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/٦٥، الرقم: ٤٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٢٨ـ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَأَبُوْ نُعَيْم. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ قَدِ احْتَجَّا جَمِيْعًا. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادَيْنِ وَرِجَالُ أَحَدِهِمَا رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سردارانِ قریش کا ایک گروہ خانہ کعبہ کے شمالی گوشہ میں جمع ہوا جو کہ حطیم کعبہ میں داخل ہے اور انہوں نے لات، عزی، منات ثالثہ، نائلہ اور اساف بتوں کی قسمیں کھا کر معاہدہ کیا کہ اگر ہم نے محمد (ﷺ) کو دیکھا تو ہم فرد واحد کی طرح ہو جائیں گے اور اُنہیں اُس وقت تک نہیں چھوڑیں گے جب تک اُنہیں قتل نہ کر لیں۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ کی لختِ جگر (سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا یہ سن کر) روتے ہوئے آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) سردارانِ قریش نے آپس میں پختہ عہد کر لیا ہے کہ وہ جب بھی آپ کو دیکھیں گے آپ کو قتل کر دیں گے تاکہ ان میں سے کوئی بھی ایک شخص پر آپ کے خون کا دعوی نہ ہو سکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے میری بیٹی! میرے لیے پانی کا لوٹا لاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور ان کافروں کے سامنے مسجد میں داخل ہوئے۔ پس جب اُنہوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو کہنے لگے: یہ رہے وہ (یہ کہہ کر) اُنہوں نے اپنی نگاہیں پست کر لیں اور ان کے ارادے ان کے سینوں میں ہی دفن ہو گئے اور وہ اپنی اپنی جگہوں پر حیران وششدر بیٹھے رہے۔ پس اُنہوں نے آپ ﷺ کی طرف نگاہ اُٹھا کر بھی نہ دیکھا اور نہ ہی اُن میں سے کوئی شخص آپ ﷺ کی طرف بڑھا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ خود آگے بڑھے یہاں تک کہ آپ ﷺ اُن کے سروں پر آ کر کھڑے ہو گئے اور مٹھی بھر مٹی اُٹھائی اور فرمایا: ان کے چہرے برے ہوں، پھر اُن کی طرف وہ کنکریاں ماریں، پس اُن میں جس آدمی کو اُن کنکریوں میں سے کوئی کنکری لگی وہ بدر کے دن حالتِ کفر میں قتل ہوا۔‘‘

اِسے امام احمد، ابن حبان، حاکم اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے

فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے اور اس سے تمام محدثین نے حجت پکڑی ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس حدیث کو امام احمد نے دو اسناد سے روایت کیا ہے اور ایک سند کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٨٣/٩. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَاتَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُحَارِبَ بْنَ خَصَفَةَ بِنَخْلٍ، فَرَأَوْا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ غِرَّةً، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ: غَوْرَثُ بْنُ الْحَارِثِ، حَتّٰى قَامَ عَلٰى رَأْسِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِالسَّيْفِ، فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: اللهُ ﷻ، فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهِ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: كُنْ كَخَيْرِ آخِذٍ قَالَ: أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنِّي أُعَاهِدُكَ أَنْ لَا أُقَاتِلَكَ وَلَا أَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُقَاتِلُوْنَكَ، فَخَلّٰى سَبِيْلَهُ. قَالَ: فَذَهَبَ إِلٰى أَصْحَابِهِ قَالَ: قَدْ جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ.....الحديث.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَأَبُوْ يَعْلٰى. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے محارب بن خصفہ (کے قبیلہ کے) ساتھ مقامِ نخل پر جہاد کیا، تو انہوں نے مسلمانوں کی

٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣٩٠، الرقم: ١٥٢٢٧، وابن حبان نحوه في الصحيح، ٧/ ١٣٦، الرقم: ٢٨٨٢، والحاكم في المستدرك، ٣/ ٣١، الرقم: ٤٣٢٢، وأبو يعلى في المسند، ٣/ ٣١٢، الرقم: ١٧٧٨، وعبد بن حميد في المسند، ١/ ٣٣٠، الرقم: ١٠٩٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٨۔

طرف سے غفلت اور ناتجربہ کاری محسوس کی۔ سو اُن میں سے ایک آدمی جس کا نام غورث بن حارث تھا، چپکے سے آیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے سرِ انور کے پاس آ کر کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا: اب آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ (یہ سنتے ہی) اُس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی۔ جسے آپ ﷺ نے تھام لیا اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اب بتا تجھے میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے؟ اس نے عرض کیا: آپ عمدہ طریقے سے میرا مواخذہ فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں؟ اس نے کہا: نہیں، مگر میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں آپ کے خلاف جنگ نہیں کروں گا اور نہ میں ان لوگوں کا ساتھ دوں گا، جو آپ کے ساتھ جنگ کریں گے۔ تو آپ ﷺ نے اسے جانے دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں وہ بندہ اپنے ساتھیوں کے پاس چلا گیا اور کہا: بے شک میں تمہارے پاس لوگوں میں سے سب سے بہترین شخص کے پاس سے آیا ہوں۔‘‘

اِسے امام احمد، ابن حبان، حاکم اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٨٤/١٠. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا أَنْزَلَ اللهُ ﷻ:**

١٠: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٠٠، الرقم: ٦٥١١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٣، الرقم: ٣١٧٦٨، والبزار في المسند، ١/٦٨، الرقم: ١٥، ١/٢١٣، الرقم: ٢، وأبو يعلى في المسند، ١/٣٣، الرقم: ٢٥، ٤/٢٤٦، الرقم: ٢٣٥٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٠/٢٧٩، الرقم: ٢٩٢، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/١٩٤، الرقم: ١٤٠-١٤١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٤٤، وقال البزار: إنه حسن الإسناد، والعسقلاني في فتح الباري، ٨/٧٣٨-

﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ﴾ [اللهب، ١١١: ١]، جَاءَتِ امْرَأَةُ أَبِي لَهَبٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ، فَلَمَّا رَأَهَا أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّهَا امْرَأَةٌ بَذِيْئَةٌ وَأَخَافُ أَنْ تُؤْذِيَكَ، فَلَوْ قُمْتَ قَالَ: إِنَّهَا لَنْ تَرَانِي، فَجَاءَتْ فَقَالَتْ: يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ صَاحِبَكَ هَجَانِي. قَالَ: لَا، وَمَا يَقُوْلُ الشِّعْرَ. قَالَتْ: أَنْتَ عِنْدِي مُصَدَّقٌ وَانْصَرَفَتْ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لِمَ تَرَكَ؟ قَالَ: لَا، لَمْ يَزَلْ مَلَكٌ يَسْتُرُنِي عَنْهَا بِجَنَاحِهِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ: ''ابو لہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ تباہ ہو جائے (اس نے ہمارے حبیب پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔)'' نازل فرمائی تو ابو لہب کی بیوی آپ ﷺ کے پاس آئی درآں حالیکہ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ پس جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اُسے دیکھا تو عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ منہ پھٹ عورت ہے اور مجھے ڈر ہے کہ یہ (کچھ برا بھلا کہہ کر) آپ کو اذیت پہنچائے گی۔ لہٰذا اگر آپ یہاں سے تشریف لے جائیں (تو بہتر ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (ابو بکر!) یہ مجھے دیکھ ہی نہیں سکے گی۔ پس وہ عورت آئی اور کہنے لگی: اے ابو بکر! تمہارے صاحب (حضور نبی اکرم ﷺ) نے میری مذمت کی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں وہ شعر نہیں کہتے۔ اُس نے کہا: آپ میرے نزدیک سچے ہیں (یہ کہہ کر) وہ واپس چلی گئی۔ تو (حضرت ابو بکر بیان کرتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اس نے آپ کو نہیں دیکھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ ایک فرشتے نے مجھے اپنے پروں کے ساتھ اُس سے چھپائے رکھا تھا۔''

اِسے امام ابن حبان، ابن ابی شیبہ، بزار، ابو یعلی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

اور اِس کی سند صحیح ہے۔

١١/٨٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ سَاجِدًا بِمَكَّةَ فَجَاءَ إِبْلِيْسُ، فَأَرَادَ أَنْ يَّطَأَ عَلٰى عُنُقِهٖ، فَنَفَحَهٗ جِبْرِيْلُ عليه السلام نَفْحَةً بِجَنَاحِهٖ، فَمَا اسْتَوَتْ قَدَمَاهُ عَلَى الْأَرْضِ، حَتّٰى بَلَغَ الْأُرْدُنَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت انس بن مالک رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں سجدہ ریز تھے کہ شیطان ابلیس وہاں آیا اور آپ ﷺ کی گردن مبارک کو روندنا چاہا۔ پس جبرائیل امین علیہ السلام نے اپنے پر کے ذریعے اُسے (اِس زور سے) دھکیلا کہ اُس کے دونوں پاؤں زمین پر قائم نہ رہ سکے یہاں تک کہ وہ سرزمینِ اُردن میں جا گرا۔''

اِسے امام طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

١٢/٨٦. عَنْ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا غَزَا النَّبِيُّ ﷺ حُنَيْنًا، تَذَكَّرْتُ أَبِي وَعَمِّي، قَتَلَهُمَا عَلِيٌّ وَحَمْزَةُ، فَقُلْتُ: اَلْيَوْمَ أُدْرِكُ ثَأْرِي فِي مُحَمَّدٍ، فَجِئْتُ مِنْ خَلْفِهٖ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ، وَدَنَوْتُ، حَتّٰى لَمْ يَبْقَ

١١: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/١٧٦، الرقم: ٢٨٤٧، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/١٩٠، الرقم: ١٣٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٢٩۔

١٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٧/٢٩٨، الرقم: ٧١٩٢، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/١٩٥، الرقم: ١٤٤، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/١٨٣، الرقم: ٢٣٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٣/٢٥٦۔٢٥٨، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/٧٢٨۔

إِلَّا أَنْ أُسَوِّرَهُ بِالسَّيْفِ، رُفِعَ لِي شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ، كَأَنَّهُ الْبَرْقَ، فَخِفْتُ أَنْ يَحْبَسَنِي، فَنَكَصْتُ الْقَهْقَرِيَّ، فَالْتَفَتَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: يَا شَيْبَةُ، قَالَ: فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي، فَاسْتَخْرَجَ اللهُ الشَّيْطَانَ مِنْ قَلْبِي، فَرَفَعْتُ إِلَيْهِ بَصَرِي، وَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمِنْ كَذَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت شیبہ بن عثمان ﷺ (اپنے قبول اسلام کا واقعہ) بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے حنین کے مقام پر جہاد کیا تو مجھے اپنے والد اور چچا کی یاد آ گئی کہ انہیں حضرت علی اور حمزہ نے قتل کیا تھا۔ پس میں نے کہا: آج میں ضرور اپنا بدلہ محمد (ﷺ) سے لوں گا۔ پس میں آپ ﷺ کے پیچھے کی جانب سے آیا اور آپ ﷺ کے قریب ہوتا گیا یہاں تک کہ میں تلوار کے ساتھ آپ ﷺ پر وار کرنے ہی والا تھا کہ میرے سامنے آگ کا ایک شعلہ بلند ہوا گویا وہ آسمانی بجلی ہو۔ پس میں ڈر گیا کہ مبادا وہ شعلہ مجھے اپنی لپیٹ میں نہ لے لے۔ پس میں اُلٹے پاؤں (بھاگنے کے لیے) مڑا، اِس دوران حضور نبی اکرم ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے شیبہ! آپ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست اقدس میرے سینے پر رکھا اور (اُس کی برکت سے) میرے دل سے شیطان کو نکال دیا پھر جو میں نے آپ ﷺ کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو آپ ﷺ مجھے میری سماعت و بصارت اور ہر ہر چیز سے محبوب لگنے لگے۔''

اِسے امام طبرانی، ابونعیم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

١٣/٨٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٩/١٢١، الرقم: ٩٣٠٤، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/١٩٨، الرقم: ١٥٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٢٠٣۔

إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ أَبْعَدَ الْمَشْيَ، فَانْطَلَقَ ذَاتَ يَوْمٍ لِحَاجَتِهٖ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، وَلَبِسَ أَحَدَ خُفَّيْهِ، فَجَاءَ طَائِرٌ أَخْضَرُ، فَأَخَذَ الْخُفَّ الْآخَرَ، فَارْتَفَعَ بِهٖ، ثُمَّ أَلْقَاهُ فَخَرَجَ مِنْهُ أَسْوَدُ سَابِحٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هٰذِهٖ كَرَامَةٌ أَكْرَمَنِيَ اللهُ بِهَا، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَنْ يَمْشِي عَلٰى بَطْنِهٖ، وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَمْشِي عَلٰى رِجْلَيْنِ، وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَمْشِي عَلٰى أَرْبَعٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو آبادی سے کافی دور تشریف لے جاتے۔ پس آپ ﷺ ایک دن قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے پھر وضو فرمایا اور اپنے دو موزوں میں سے ایک موزہ پہنا تھا کہ اچانک ایک سبز پرندہ آیا اور آپ ﷺ کا دوسرا موزہ لے اُڑا، پھر اُسے نیچے پھینکا تو اُس میں سے ایک سیاہ سانپ نکلا (اِس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کی اُس موذی جانور سے حفاظت فرمائی) آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ بزرگی و شرف ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے میری تکریم فرمائی ہے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر اُس (موذی جانور) کے شر سے جو پیٹ کے بل چلتا ہے اور ہر اُس کے شر سے جو دو ٹانگوں پر چلتا ہے اور اُس کے شر سے جو چار ٹانگوں پر چلتا ہے۔‘‘

اِسے امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

١٤/٨٨. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ الْعَبَّاسُ عَمُّ

١٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٢١، الرقم: ٣٥١٠، وأيضًا في المعجم الصغير، ١/٢٥٥، الرقم: ٤١٨، وأبو يعلى عن ابن عباس ـــ

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِيْمَنْ يَحْرُسُهُ، فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ: ﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِيْنَ﴾ [المائدة، ٥: ٦٧]، تَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْحَرْسَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ عَسَاكِرَ نَحْوَهُ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کے چچا اُن لوگوں میں تھے جو آپ ﷺ کی حفاظت پر مامور تھے، پس جب یہ آیت نازل ہوئی: ''اے (برگزیدہ) رسول! جو کچھ آپ کی طرف آپ کے ربّ کی جانب سے نازل کیا گیا ہے (وہ سارا لوگوں کو) پہنچا دیجئے اور اگر آپ نے (ایسا) نہ کیا تو آپ نے اس (رب) کا پیغام پہنچایا ہی نہیں، اور اللہ (مخالف) لوگوں سے آپ (کی جان) کی (خود) حفاظت فرمائے گا بے شک اللہ کافروں کو راہِ ہدایت نہیں دکھاتا۔'' (اس آیت کے نزول کے بعد) آپ ﷺ نے اپنی حفاظت کا التزام کرنا ترک کر دیا۔''

اِسے امام طبرانی اور ابو یعلی نے اور اِسی کی مثل ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٨٩/١٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُحْرَسُ فَكَانَ يُرْسِلُ مَعَهُ عَمَّهُ أَبُوْ طَالِبٍ كُلَّ يَوْمٍ رِجَالًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ

..... نحوه في المعجم، ١/١٣٨، الرقم: ١٤٨، وابن عساكر نحوه في تاريخ مدينة دمشق، ٦٥/٣٢٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٧۔

١٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/٢٥٦، الرقم: ١١٦٦٣، وابن عدي في الكامل، ٧/٢٢، الرقم: ١١٦٦٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٦/٣٢٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٧۔

يَحْرُسُوْنَهٗ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ: ﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ﴾ إلى قوله: ﴿وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ [المائدة، ٥: ٦٧]، فَأَرَادُ عَمُّهٗ أَنْ يُرْسِلَ مَعَهٗ مَنْ يَحْرُسُهٗ، فَقَالَ: يَا عَمِّ، إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ عَصَمَنِي مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَدِيٍّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی حفاظت و نگرانی کی جاتی تھی جبکہ آپ ﷺ کے چچا حضرت ابو طالب روزانہ بنو ہاشم میں سے کچھ لوگ آپ ﷺ کے ساتھ بھیجتے جو آپ ﷺ کی حفاظت کرتے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی: ''اے (برگزیدہ) رسول! جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے (وہ سارا لوگوں کو) پہنچا دیجئے.....اور اللہ (مخالف) لوگوں سے آپ (کی جان) کی (خود) حفاظت فرمائے گا۔'' پھر آپ ﷺ کے چچا نے آپ ﷺ کے ساتھ اُن لوگوں کو بھیجنا چاہا جو آپ کی حفاظت کرتے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے میرے چچا! بے شک اللہ تعالیٰ نے جن و انس سے میری حفاظت فرما دی ہے (اب حفاظتی دستے کی ضرورت نہیں ہے)۔''

اِسے امام طبرانی، ابن عدی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٩٠/١٦. عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَنَامُ إِلَّا وَنَحْنُ حَوْلَهٗ مِنْ مَخَافَةِ الْغَوَائِلِ، حَتّٰى نَزَلَتْ آيَةُ الْعِصْمَةِ: ﴿وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ [المائدة، ٥: ٦٧]. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب بھی حضور نبی اکرم ﷺ

١٦: أخرجه أبو نعيم في دلائل النبوة، ١/١٩٨، الرقم: ١٥١۔

آرام فرما ہوتے، تو ہم فتنہ و فساد کے ڈر سے آپ ﷺ کی حفاظت کے لیے آپ ﷺ کے اردگرد موجود رہتے۔ یہاں تک کہ آیتِ عصمت نازل ہوئی: ''اور اللہ (مخالف) لوگوں سے آپ (کی جان) کی (خود) حفاظت فرمائے گا۔''

اِسے امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي تَخْصِيْصِهٖ ﷺ بِالذِّكْرِ فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيْلِ

﴿تورات وانجیل میں حضور ﷺ کے خصوصی ذکر کا بیان﴾

٩١/١. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِيءَ بِهٖ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ (وفي رواية: اَلرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ) فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ، وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ، فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ. وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ. قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلٰى أَهْلِهٖ، وَيَتَزَوَّدُ لِذَالِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا، حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ،.....

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي، ١/٤، الرقم: ٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بدء الوحي إلى رسول الله ﷺ، ١/١٣٩، الرقم: ١٦٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٣٢، الرقم: ٢٦٠٠١، وابن حبان في الصحيح، ١/٢١٦-٢١٩، الرقم: ٣٣ وعبد الرزاق في المصنف، ٥/٣٢١، الرقم: ٩٧١٩، والحاكم في المستدرك، ٣/٢٠٢، الرقم: ٤٨٤٣، وابن منده في الإيمان، ٢/٦٨٩، الرقم: ٦٨١، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٥٦، الرقم: ١٤٠٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٥، وابن راهويه في المسند، ٢/٣١٤، الرقم: ٨٤٠-

فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيْجَةُ، حَتّٰى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنَ عَمِّ خَدِيْجَةَ، وَكَانَ امْرَأً قَدْ تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ، فَيَكْتُبُ مِنَ الإِنْجِيْلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ عَمِيَ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيْجَةُ: يَا ابْنَ عَمِّ، اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيْكَ. فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: يَا ابْنَ أَخِي، مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَبَرَ مَا رَأَى، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِي نَزَّلَ اللهُ عَلٰى مُوْسٰى عليه السلام، يَا لَيْتَنِي فِيْهَا جَذَعًا، لَيْتَنِي أَكُوْنُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُوْدِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا.....الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اُنہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ پر وحی کی ابتدا پاکیزہ اور سچے خوابوں سے ہوئی۔ آپ ﷺ جو خواب بھی دیکھتے اُس کی تعبیر (حقیقت میں بھی) صبحِ روشن کی طرح ظاہر ہو جاتی، پھر آپ ﷺ کے دل میں خلوت گزینی کی محبت ڈال دی گئی اور آپ ﷺ غارِ حراء میں خلوت فرمانے لگے۔ آپ ﷺ اپنے کاشانہ اقدس کی طرف لوٹنے سے پہلے وہاں کافی دنوں تک عبادت فرماتے رہتے، اور کھانے پینے کی چیزیں ساتھ لے جاتے، پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے اور وہ اسی طرح کھانے پینے کا بندوبست کر دیتیں۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی جبکہ آپ ﷺ غارِ حراء ہی میں تھے۔ ..... پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو اپنے چچا زاد ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ کے پاس لے گئیں۔ انہوں نے دورِ جاہلیت میں نصرانیت اختیار کر لی تھی، اور اُنہوں نے جتنا اللہ تعالیٰ

نے توفیق دی انجیل کو عبرانی میں لکھا اور اس وقت بوڑھے نابینا ہو گئے تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: اے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کی بات سنیے۔ ورقہ نے آپ ﷺ سے پوچھا: اے بھتیجے! آپ نے کیا دیکھا؟ رسول اللہ ﷺ نے جو دیکھا تھا اسے بتا دیا۔ پس ورقہ نے آپ ﷺ سے کہا کہ یہی تو وہ فرشتہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اُتارا تھا۔ اے کاش! میں ان دنوں جوان ہوتا، اے کاش! میں اس وقت زندہ ہوتا جبکہ آپ کی قوم آپ کو (مکہ سے) نکالے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میری قوم مجھے نکالے گی؟ ورقہ نے کہا: جی ہاں! جب بھی کوئی شخص آپ ﷺ کی طرح شریعت لے کر آیا تو اس کے ساتھ عداوت کی گئی۔ اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٩٢. وفي رواية: عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا بَرَزَ سَمِعَ مَنْ يُنَادِيْهِ يَا مُحَمَّدُ.....وذكر الحديث.....أَتٰى وَرَقَةَ فَذَكَرَ ذَالِكَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ: أَبْشِرْ ثُمَّ أَبْشِرْ ثُمَّ أَبْشِرْ فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ الرَّسُوْلُ الَّذِي بَشَّرَ بِهٖ عِيْسٰى بِرَسُوْلٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ أَحْمَدُ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ أَحْمَدُ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ وَلَيُوْشِكُ أَنْ تُؤْمَرُ بِالْقِتَالِ وَلَئِنْ أُمِرْتَ بِالْقِتَالِ وَأَنَا حَيٌّ لَأُقَاتِلَنَّ مَعَكَ فَمَاتَ وَرَقَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَأَيْتُ الْقِسَّ فِي الْجَنَّةِ عَلَيْهِ ثِيَابٌ خُضْرٌ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''ایک روایت میں حضرت میسرہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (اعلانِ نبوت سے قبل) جب (عبادت کے لیے) باہر تشریف لے جاتے تو ایک (غیبی)

٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٢٩، الرقم: ٣٦٥٥٥۔

ندا دینے والے کی آواز سنتے، وہ کہتا: یا محمد! پھر آگے حدیث بیان کی۔ پھر آپ ﷺ ورقہ بن نوفل کے پاس آئے اور سارا ماجرا سنایا تو ورقہ نے کہا: آپ کو خوشخبری ہو، خوشخبری ہو، خوشخبری ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ وہی رسول ہیں جن کی بشارت حضرت عیسٰی علیہ السلام نے دی کہ میرے بعد ایک رسول آئیں گے جن کا نام اَحمد ہے، بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی اَحمد ہیں اور بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی محمد ہیں اور بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی اللہ تعالیٰ کے (آخری) رسول ہیں، اور قریب ہے کہ آپ کو جہاد کا حکم دیا جائے، اور اگر آپ کو جہاد کا حکم دیا گیا اور میں زندہ ہوا تو میں ضرور بالضرور آپ کی معیت میں جہاد کروں گا۔ پھر ورقہ فوت ہو گئے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اُس راہب کو جنت میں دیکھا ہے اور اُس نے سبز لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔'' اِسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٣/٩٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رضی الله عنه قَالَ: مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَصِفَةُ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ. قَالَ: فَقَالَ: أَبُوْ مَوْدُوْدٍ: وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں تورات میں حضور نبی اکرم ﷺ کا وصف مذکور ہے اور حضرت عیسٰی کا وصف بھی لکھا ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام، آپ ﷺ کے ساتھ مدفون ہوں گے۔ راوی فرماتے ہیں: امام ابومودود کہتے ہیں: روضۂ مبارک میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔'' اِسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٨، الرقم: ٣٦١٧۔

٤/٩٤ . عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجَ أَبُوْ طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ، وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا أَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا، فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ، وَكَانُوْا قَبْلَ ذَالِكَ يَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ، قَالَ: فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ، فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ، حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ، هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، يَبْعَثُهُ اللهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، فَقَالَ لَهٗ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ: مَا عِلْمُكَ؟ فَقَالَ: إِنَّكُمْ حِيْنَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا، وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ، وَإِنِّي أَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهٖ مِثْلَ التُّفَاحَةِ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا، فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهٖ، وَكَانَ هُوَ فِي رِعْيَةِ الْإِبِلِ، قَالَ: أَرْسِلُوْا إِلَيْهِ، فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ. فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ إِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ، فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: انْظُرُوْا إِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ. قَالَ: فَبَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُنَاشِدُهُمْ أَنْ لَا يَذْهَبُوْا بِهٖ إِلَى الرُّوْمِ فَإِنَّ الرُّوْمَ إِذَا رَأَوْهُ

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء في بدء نبوة النبي ﷺ، ٥/٥٩٠، الرقم: ٣٦٢٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٧، الرقم: ٣١٧٣٣، ٣٦٥٤١، وابن حبان في الثقات، ١/٤٢، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/٤٥، الرقم: ١٩، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ١/٥١٩۔

عَرَفُوْهُ بِالصِّفَةِ فَيَقْتُلُوْنَهٗ فَالْتَفَتَ فَإِذَا بِسَبْعَةٍ قَدْ أَقْبَلُوْا مِنَ الرُّوْمِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكُمْ قَالُوْا: جِئْنَا إِنَّ هٰذَا النَّبِيَّ خَارِجٌ فِي هٰذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيْقٌ إِلَّا بُعِثَ إِلَيْهِ بِأُنَاسٍ وَإِنَّا قَدْ أُخْبِرْنَا خَبَرَهٗ بُعِثْنَا إِلٰى طَرِيْقِكَ هٰذَا فَقَالَ: هَلْ خَلْفَكُمْ أَحَدٌ هُوَ خَيْرٌ مِنْكُمْ قَالُوْا: إِنَّمَا أُخْبِرْنَا خَبَرَهٗ بِطَرِيْقِكَ هٰذَا قَالَ: أَفَرَأَيْتُمْ أَمْرًا أَرَادَ اللهُ أَنْ يَقْضِيَهُ هَلْ يَسْتَطِيْعُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ رَدَّهٗ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَبَايَعُوْهُ وَأَقَامُوْا مَعَهٗ قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ أَيُّكُمْ وَلِيُّهٗ؟ قَالُوْا: أَبُوْ طَالِبٍ. فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهٗ حَتّٰى رَدَّهٗ أَبُوْ طَالِبٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو طالب روساءِ قریش کے ہمراہ شام کے سفر پر روانہ ہوئے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اُن کے ہمراہ تھے جب راہب کے پاس پہنچے تو وہ سواریوں سے اُترے اور اُنہوں نے اپنے کجاوے کھول دیئے۔ راہب اُن کی طرف آ نکلا حالانکہ (روسائے قریش) اُس سے قبل بھی اُس کے پاس سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ اُن کے پاس نہیں آتا تھا اور نہ ہی اُن کی طرف کوئی توجہ کرتا تھا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ ابھی کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ وہ راہب اُن کے درمیان چلتا گیا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب پہنچا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستِ اقدس پکڑ کر کہا: یہ تمام جہانوں کے سردار اور رب العالمین کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ روسائے قریش نے اُس سے پوچھا: آپ یہ سب کیسے جانتے ہیں؟ اس نے کہا: جب تم لوگ گھاٹی سے نمودار ہوئے تو کوئی پتھر اور درخت ایسا نہیں تھا جو سجدہ میں نہ گر پڑا ہو اور یہ سب صرف نبی ہی کو سجدہ

کرتے ہیں نیز میں اُنہیں مہر نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے کاندھے کی ہڈی کے نیچے سیب کی مثل ہے۔ پھر وہ واپس چلا گیا اور اس نے ان لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا۔ جب وہ کھانا لے آیا تو آپ ﷺ اونٹوں کی چراگاہ میں تھے۔ راہب نے کہا انہیں بلا لو۔ آپ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ کے سرِ انور پر بادل سایہ فگن تھا اور جب آپ ﷺ لوگوں کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ تمام لوگ (پہلے سے ہی) درخت کے سایہ میں پہنچ چکے ہیں لیکن جیسے ہی آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے تو سایہ آپ ﷺ کی طرف جھک گیا۔ راہب نے کہا: درخت کے سائے کو دیکھو وہ آپ ﷺ پر جھک گیا ہے۔ راوی فرماتے ہیں: راہب ان کے پاس کھڑا انہیں قسمیں دے رہا تھا کہ انہیں روم کی طرف نہ لے جاؤ، کیوں کہ رومیوں نے انہیں دیکھ لیا، تو ان کی صفات کے ساتھ پہچان لیں گے اور قتل کر دیں گے، اچانک اس نے مڑ کر دیکھا تو سات آدمی روم کی طرف سے آ رہے تھے، راہب نے ان کا استقبال کیا اور پوچھا کیسے آئے ہو؟ انہوں نے کہا: ہمیں معلوم ہوا ہے کہ نبی آخر الزماں اس مہینے میں (اپنے شہر سے) باہر نکلنے والے ہیں، اس لیے ہر راستے پر کچھ لوگ بھیجے گئے ہیں، اور ہمیں ان کی خبر ملی تو ہمیں اس راستے کی طرف بھیجا گیا۔ راہب نے پوچھا: کیا تمہارے پیچھے تم سے کوئی بہتر آدمی بھی ہے؟ انہوں نے کہا: ہمیں اُس نبی کے اِس راستے سے آنے کی خبر دی گئی ہے، اس نے کہا: بتاؤ تو سہی اگر اللہ تعالیٰ کسی کام کا ارادہ فرمائے تو اسے کوئی روک سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی، اور اس کے ساتھ مقیم رہے۔ پھر راہب نے کہا: میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ ان کا سرپرست کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ حضرت ابو طالب! چنانچہ وہ حضرت ابو طالب کو مسلسل واسطہ دیتا رہا (کہ انہیں واپس بھیج دیں) یہاں تک کہ حضرت ابو طالب نے آپ ﷺ کو واپس (مکہ مکرمہ) بھجوا دیا۔''

اِسے امام ترمذی، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٩٥/٥. عَنْ أَبِي مُوْسَى الأَشْعَرِيِّ ﷺ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ نَنْطَلِقَ إِلٰى أَرْضِ النَّجَاشِيِّ فَذَكَرَ حَدِيْثَهُ قَالَ النَّجَاشِيُّ: أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَنَّهُ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام وَلَوْلَا مَا أَنَا فِيْهِ مِنَ الْمُلْكِ لَا تَيْتُهُ حَتّٰى أَحْمِلَ نَعْلَيْهِ.رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

٩٦/٦. وزاد أحمد وابن أبي شيبة والحاكم: قَالَ النَّجَاشِيُّ: يَا مَعْشَرَ الْحَبَشَةِ وَالْقِسِّيْسِيْنَ وَالرُّهْبَانِ، وَاللهِ، مَا يَزِيْدُوْنَ عَلَى الَّذِي نَقُوْلُ فِيْهِ مَا يَسْوَى هٰذَا مَرْحَبًا بِكُمْ وَبِمَنْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِهِ أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللهِ فَإِنَّهُ الَّذِي نَجِدُ فِي الْإِنْجِيْلِ وَأَنَّهُ الرَّسُوْلُ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام انْزِلُوْا حَيْثُ شِئْتُمْ، وَاللهِ، لَوْلَا مَا أَنَا فِيْهِ مِنَ الْمُلْكِ لَأَتَيْتُهُ حَتّٰى أَكُوْنَ أَنَا أَحْمِلُ نَعْلَيْهِ وَأُوَضِّئُهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

''حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ نے

٥-٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب في الصلاة على المسلم يموت في بلاد الشرك، ٣/٢١٢، الرقم: ٣٢٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٦١، الرقم: ٤٤٠٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٥٠، الرقم: ٣٦٦٤٠، والحاكم في المستدرك، ٢/٣٣٨، الرقم: ٣٢٠٨، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٩٣، الرقم: ٥٥٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٥٠، الرقم: ٦٨٢٢، والعظيم آبادي في عون المعبود، ١١/٢٨٨۔

نجاشی کے ملک میں چلے جانے کا حکم فرمایا۔ پھر مذکورہ حدیث بیان کی۔ شاہ نجاشی نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں جن کی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے بھی بشارت دی تھی اگر میں اپنی ریاستی ذمہ داری میں پھنسا ہوا نہ ہوتا تو خود بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر اُن کے نعلین مبارک اُٹھانے کی سعادت حاصل کرتا۔''

اِسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

امام احمد، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے اِن الفاظ کا اضافہ بیان کیا: ''شاہ نجاشی نے کہا: اے گروہ حبشہ اور قسیسین اور رہبان! بخدا اُنہوں (اصحاب رسول) نے اِس چیز میں جس کے ہم (پہلے ہی) قائل ہیں اُس برابر (ذرہ بھر) بھی اضافہ نہیں کیا۔ خوش آمدید، اور خوش آمدید وہ جن کے پاس سے تم آئے ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اور وہ وہی ہیں جن کا ذکر ہم انجیل میں پاتے ہیں اور وہ وہی رسول ہیں جن کی بشارت حضرت عیسٰی بن مریم علیہما السلام نے دی تھی۔ تم جہاں ٹھہرنا چاہتے ہو ٹھہرو۔ بخدا! اگر مجھ پر (اِس ملک کی) بادشاہت کی ذمہ داری نہ ہوتی جہاں میں ہوں، تو میں اُن کے جوڑے اُٹھا کے اُنہیں وضو کرواتا۔''

اِسے امام احمد، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

٧/٩٧. عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: قَالَ كَعْبٌ رضي الله عنه: نَجِدُهٗ مَكْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيْظٌ وَلَا صَخَّابٌ بِالْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي

٧: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب صفة النبي ﷺ في الكتب قبل مبعثه، ١/١٦، الرقم: ٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١/١٨٨۔

بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰـكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَأُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ يُكَبِّرُوْنَ اللهَ عَلٰى كُلِّ نَجْدٍ وَيَحْمَدُوْنَهٗ فِي كُلِّ مَنْزِلَةٍ يَتَأَزَّرُوْنَ عَلٰى أَنْصَافِهِمْ وَيَتَوَضَّئُوْنَ عَلٰى أَطْرَافِهِمْ مُنَادِيْهِمْ يُنَادِي فِي جَوِّ السَّمَاءِ صَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفُّهُمْ فِي الصَّلَاةِ سَوَاءٌ لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَمُهَاجِرُهٗ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ابو صالح بیان کرتے ہیں کہ حضرت کعب (الاحبار) رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے یہ چیز (اپنی سابقہ آسمانی کتابوں میں) لکھی ہوئی پائی کہ محمد رسول اللہ ﷺ (کی صفاتِ عالیہ میں سے ہے کہ آپ ﷺ) نہ تندخو ہیں، نہ سخت دل ہیں، نہ بازاروں میں آوازیں کسنے والے ہیں، اور نہ ہی برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے ہیں بلکہ معاف کر دیتے ہیں اور (دشمنوں کو بھی) بخش دینے والے ہیں۔ اور آپ ﷺ کی اُمت کے لوگ اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ حمد اور اُس کی بڑائی بیان کرنے والے ہیں، اور وہ ہر جگہ اور ہر بلند مقام پر اس کی حمد کرتے ہیں، اور ٹخنوں پر اپنے تہہ بند باندھتے ہیں، اور اپنے ہاتھ پاؤں اور چہرہ پر (پانی سے) وضو کرتے ہیں، ایک پکارنے والا (موذن نماز کے لئے) فضا میں انہیں پکارتا ہے، ان کی جہاد کے لئے صف بندی اور نماز کے لئے کی جانے والی صف بندی ایک جیسی ہے۔ رات کے وقت ان کے قرآن پڑھنے کی آواز شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ جیسی ہے۔ آپ ﷺ کا مقام ولادت با سعادت مکہ معظّمہ اور مقام ہجرت مدینہ منورہ ہوگا اور آپ ﷺ کی (اُمت کی حکمرانی) شام میں بھی ہو گی۔‘‘

اِسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٨/٩٨. عَنْ ذَكْوَانَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ كَعْبٍ رضي الله عنه فِي السَّطْرِ الْأَوَّلِ: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ﷺ عَبْدِيَ الْمُخْتَارُ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيْظٌ وَلَا صَخَّابٌ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَهِجْرَتُهٗ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ وَفِي السَّطْرِ الثَّانِي: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ أُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللهَ فِي السَّرَّاءِ والضَّرَّاءِ، يَحْمَدُوْنَ اللهَ فِي كُلِّ مَنْزِلَةٍ وَيُكَبِّرُوْنَ اللهَ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ، رُعَاةُ الشَّمْسِ، يُصَلُّوْنَ الصَّلَاةَ إِذَا جَاءَ وَقْتُهَا وَلَوْ كَانُوْا عَلٰى رَأْسِ كُنَاسَةٍ وَيَأْتَزِرُوْنَ عَلٰى أَوْسَاطِهِمْ وَيُوَضِّئُوْنَ أَطْرَافَهُمْ وَأَصْوَاتُهُمْ بِاللَّيْلِ فِي جَوِّ السَّمَاءِ كَأَصْوَاتِ النَّحْلِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ذکوان بن ابی صالح، حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ (سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی آسمانی کتب میں آپ ﷺ کی صفات عالیہ یوں درج تھیں) پہلی سطر میں ہی یہ لکھا ہوا تھا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں (اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) وہ میرے چنے ہوئے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں۔ نہ وہ تندخو ہیں، نہ سخت دل اور نہ ہی بازاروں میں آوازے کسنے والے ہیں، وہ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے، بلکہ معاف کر دیتے ہیں اور (جانی دشمنوں کو بھی) بخش دیتے ہیں، آپ ﷺ کی جائے ولادت مکہ مکرمہ اور مقام ہجرت مدینہ منورہ ہوگا، اور آپ ﷺ کا اقتدار شام میں بھی ہوگا۔ اور دوسری سطر میں لکھا ہوا تھا کہ آپ ﷺ کی اُمت کے لوگ اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ حمد کرنے والے ہوں گے، وہ خوشحالی اور تنگدستی ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد

٨: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب صفة النبي ﷺ في الكتب قبل مبعثه، ١/١٧، الرقم: ٧، والسيوطي في الدر المنثور، ٣/٥٧٦۔

بیان کریں گے، اور وہ ہر (حال میں) ہر ہر مقام پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے، اور ہر بلند جگہ ہر مقام پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کریں گے، وہ (عبادات کی خاطر) سورج (کے اوقات) کی نگہبانی کرنے والے ہوں گے، خواہ وہ کسی بھی جگہ پر ہوں، اور وہ نماز اس وقت ادا کریں گے جب اس کا وقت ہو جائے گا، اپنے ٹخنوں پر تہہ بند باندھتے ہوں گے، اور اپنے چہروں اور ہاتھ، پاؤں کو دھونے والے ہوں گے، اور رات کے وقت فضاء میں ان کی (قرآن پڑھنے کی) آوازیں شہد کی مکھیوں کی آوازوں کی طرح ہوں گی۔‘‘

اِسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٩/٩٩. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّهُ سَأَلَ كَعْبَ الْأَحْبَارِ رضی اللہ عنہ كَيْفَ تَجِدُ نَعْتَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ كَعْبٌ رضی اللہ عنہ: نَجِدُهُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ﷺ يُوْلَدُ بِمَكَّةَ وَيُهَاجِرُ إِلٰى طَابَةَ وَيَكُوْنُ مُلْكُهُ بِالشَّامِ وَلَيْسَ بِفَحَّاشٍ وَلَا صَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَافِئُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ أُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللهَ فِي كُلِّ سَرَّاءَ وَضَرَّاءَ وَيُكَبِّرُوْنَ اللهَ عَلٰى كُلِّ نَجْدٍ، يُوَضِّئُوْنَ أَطْرَافَهُمْ وَيَأْتَزِرُوْنَ فِي أَوْسَاطِهِمْ يُصَفُّوْنَ فِي صَلَاتِهِمْ كَمَا يُصَفُّوْنَ فِي قِتَالِهِمْ دَوِيُّهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ كَدَوِيِّ النَّحْلِ يُسْمَعُ مُنَادِيهِمْ فِي جَوِّ السَّمَاءِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ تورات میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بیان کی گئیں صفات

٩: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب صفة النبي ﷺ في الكتب قبل مبعثه، ١/١٧، الرقم: ٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١/١٨٥، والسيوطي في الدر المنثور، ٣/٥٧٣۔

کو کیسے پاتے ہیں؟ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم تورات میں آپ ﷺ کا اسمِ گرامی محمد بن عبد اللہ پاتے ہیں، اور یہ کہ آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوں گے، اور طابہ یعنی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کریں گے، اور آپ ﷺ کی حکومت شام میں بھی ہوگی، اور یہ کہ آپ ﷺ فحش گو اور بازاروں میں آوازیں کسنے والے نہیں ہوں گے۔ اور آپ ﷺ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیں گے بلکہ معاف فرما دیں گے اور (جانی دشمنوں کو بھی) بخش دیں گے، آپ ﷺ کی اُمت کے لوگ بہت زیادہ حمد کرنے والے ہوں گے، وہ خوشی اور مصیبت (ہر دو حالتوں) میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے، اور ہر بلند جگہ پر اللہ تعالیٰ کی ثناء بیان کریں گے، اور وہ اپنی اطراف (چہرہ، ہاتھ، پاؤں وغیرہ) کا وضو کریں گے، اور ٹخنوں کے اوپر تک تہہ بند باندھتے ہوں گے، اور نماز میں ایسی ہی صفیں باندھیں گے جیسا کہ میدانِ جہاد میں باندھتے ہوں گے، ان کی مساجد میں ان کے قرآن پاک پڑھنے کی آواز شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ جیسی ہوگی، اور ان کو (نماز کے لئے) ندا دینے والے (یعنی مؤذن) کی آوازیں ہر طرف فضاؤں میں سنائی دیں گی۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٠/١٠٠. عَنْ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُلَّمَا رَأَيْتُ وَسَمِعْتُ إِذَا يَهُوْدِيٌّ بِيَثْرَبَ يَصْرَخُ ذَاتَ غَدَاةٍ: يَا مَعْشَرَ يَهُوْدٍ، فَاجْتَمَعُوْا إِلَيْهِ

١٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٥٥٤، الرقم: ٦٠٥٦، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/١١٠، وابن إسحاق في السيرة، ٢/٦٣، الرقم: ٦٣، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ١/٣١٢، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٢/٢١٦، الرقم: ٤٥٠، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/١٩، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٧٨، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٦٧، والحلبي في السيرة، ١/١١٢۔

وَأَنَا أَسْمَعُ. قَالُوْا: وَيْلَكَ مَا لَكَ؟ قَالَ: طَلَعَ نَجْمُ أَحْمَدَ الَّذِي وُلِدَ بِهٖ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ إِسْحَاقَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ.

''حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے دیکھا اور سنا کہ ایک یہودی یثرب (موجودہ مدینہ منورہ) میں چلا چلا کر کہہ رہا تھا: اے گروہ یہود! پس وہ سارے اس کے پاس جمع ہو گئے درآنحالیکہ میں سن رہا تھا، انہوں نے کہا: اس اَحمد (نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ستارا طلوع ہوگیا ہے جو آج رات پیدا ہوا ہے۔''

اسے امام حاکم، ابن اسحاق اور بیہقی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٠١/١١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قُلْتُ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، أَيْنَ كُنْتَ وَآدَمُ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: فَتَبَسَّمَ حَتّٰى بَدَتْ ثَنَايَاهُ (وفي رواية: نَوَاجِذُهٗ) ثُمَّ قَالَ: كُنْتُ فِي صُلْبِهٖ وَرُكِبَ بِي السَّفِيْنَةَ فِي صُلْبِ أَبِي نُوْحٍ، وَقُذِفَ بِي فِي صُلْبِ إِبْرَاهِيْمَ، لَمْ يَلْتَقِ أَبَوَايَ قَطُّ عَلٰى سِفَاحٍ، لَمْ يَزَلِ اللهُ تَعَالٰى يَنْقُلُنِي مِنَ الْأَصْلَابِ الْحَسَنَةِ إِلَى الْأَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ، صِفَتِي مَهْدِيٌّ لَا يَتَشَعَّبُ شَعْبَانِ إِلَّا كُنْتُ فِي خَيْرِهِمَا قَدْ أَخَذَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بِالنُّبُوَّةِ مِيْثَاقِي، وَبِالإِسْلَامِ عَهْدِي. وَبُشِّرَ فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيْلِ ذِكْرِي. وَبَيَّنَ كُلُّ نَبِيٍّ صِفَتِي. تُشْرِقُ الْأَرْضُ بِنُوْرِي. وَالْغَمَامُ لِوَجْهِي. وَعَلَّمَنِي كِتَابَهٗ وَرَوَى بِي سَحَابَهٗ،

١١: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٠٨/٣، والسيوطي في الدر المنثور، ٣٣٢/٦، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢٥٨/٢، والمناوي في فيض القدير، ٤٣٧/٣۔

وَشَقَّ لِي اِسْمًا مِنْ أَسْمَائِهٖ فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَأَنَا مُحَمَّدٌ، وَوَعَدَنِي يُحِبُّوْنِي بِالْحَوْضِ وَالْكَوْثَرِ، وَأَنْ يَجْعَلَنِي أَوَّلَ شَافِعٍ، وَأَوَّلَ مُشَفَّعٍ، ثُمَّ أَخْرَجَنِي مِنْ خَيْرِ قَرْنٍ لِأُمَّتِي، وَهُمُ الْحَمَّادُوْنَ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَالسُّيُوْطِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ اُس وقت کہاں تھے، جب حضرت آدم علیہ السلام جنت میں تھے؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ تبسم کناں ہوئے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دندانِ مبارک نظر آنے لگے پھر فرمایا: میں ان (یعنی حضرت آدم علیہ السلام) کی صُلب میں تھا اور اپنے باپ حضرت نوح علیہ السلام کی صُلب میں مجھے کشتی پر سوار کیا گیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صُلب میں (میرا نور) ڈالا گیا۔ میرے والدین (آباء واجداد) کبھی بھی بغیر نکاح کے نہیں ملے۔ اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ پاک صُلبوں سے پاک رحموں میں منتقل فرماتا رہا۔ میرا وصف ہدایت یافتہ ہونا ہے اور جب بھی دو قومیں بنیں تو میں اُن میں سے بہتر قوم میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے بھی میری نبوت اور دینِ اسلام (یعنی مجھ پر ایمان لانے اور میری مدد و نصرت) کا میثاق و عہد لیا۔ تورات و انجیل میں میرے ذکر کی خوشخبری سنائی گئی۔ ہر نبی نے میری صفات بیان کیں۔ میرے نور کی وجہ سے صبح روشن ہوئی اور اُس نے مجھے اپنی کتاب سکھائی، اور بادل میری وجہ سے سایہ فگن ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے اسماء حسنیٰ میں سے نام عطا کیا، سو وہ عرش والا (ربّ) محمود ہے اور میں محمد ہوں، اور (اللہ تعالیٰ نے) میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ لوگ حوض کوثر کی وجہ سے مجھ سے محبت کریں گے، اور یہ کہ مجھے سب سے پہلے شفاعت کرنے والا بنائے گا، اور میں ہی وہ پہلا شخص ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی اُمت کے بہترین زمانے میں

پیدا فرمایا، میری اُمت کے لوگ اللہ کی ثناء بیان کرنے والے ہیں۔ وہ نیکی کا حکم اور بدی سے روکنے والے ہیں۔'' اِسے امام ابن عساکر، ابن کثیر اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

١٠٢/١٢. عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ رضي الله عنه قَالَ (آدَمُ): أَي بُنَيَّ، فَكُلَّمَا ذَكَرْتَ اللهَ فَاذْكُرْ إِلٰى جَنْبِهِ اسْمَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم، فَإِنِّي رَأَيْتُ اسْمَهُ مَكْتُوْبًا عَلٰى سَاقِ الْعَرْشِ، وَأَنَا بَيْنَ الرُّوْحِ وَالطِّيْنِ، كَمَا أَنِّي طُفْتُ السَّمَاوَاتِ، فَلَمْ أَرَ فِي السَّمَاوَاتِ مَوْضِعًا إِلَّا رَأَيْتُ اِسْمَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ، وَأَنَّ رَبِّي أَسْكَنَنِيَ الْجَنَّةَ، فَلَمْ أَرَ فِي الْجَنَّةِ قَصْرًا وَلَا غُرْفَةً إِلَّا اسْمَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ اسْمَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم مَكْتُوْبًا عَلٰى نُحُوْرِ الْعِيْنِ، وَعَلٰى وَرَقِ قَصَبِ آجَامِ الْجَنَّةِ، وَعَلٰى وَرَقِ شَجَرَةِ طُوْبٰى، وَعَلٰى وَرَقِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، وَعَلٰى أَطْرَافِ الْحُجُبِ، وَبَيْنَ أَعْيُنِ الْمَلَائِكَةِ فَأَكْثِرْ ذِكْرَهُ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَذْكُرُهُ فِي كُلِّ سَاعَاتِهَا.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالسُّيُوْطِيُّ.

''حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: میرے بیٹے، تم جب کبھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو تو اس کے ساتھ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کا بھی ذکر کیا کرو، پس بے شک میں نے ان کا نام عرش کے پایوں پر لکھا ہوا پایا، درآنحالیکہ میں روح اور مٹی کے درمیانی مرحلہ میں تھا، جیسا کہ میں نے تمام آسمانوں کا گھوم کر مشاہدہ کیا اور کوئی جگہ ان آسمانوں میں ایسی نہ پائی جس میں، میں نے اسم

١٢: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٣/٢٨١، والسّيوطي في الخصائص الكبرى، ١/١٢۔

محمد ﷺ لکھا ہوا نہ دیکھا ہو، بے شک میں نے حور عین کے گلوں پر، جنت کے محلات کے بانسوں کے پتوں پر، طوبیٰ درخت کے پتوں پر، سدرۃ المنتھیٰ کے پتوں پر، دربانوں کی آنکھوں پر، اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان اسم محمد ﷺ لکھا ہوا دیکھا، سو تم کثرت سے اُن کا ذکر کیا کرو، بے شک ملائکہ ہر گھڑی اُنہیں یاد کرتے رہتے ہیں۔'' اِسے امام ابن عساکر اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

١٣/١٠٣. **عَنِ الْعَبَّاسِ رضي الله عنه عَنْ أَبِيْهِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما قَالَ: قَدِمْتُ الْيَمَنَ فِي رِحْلَةِ الشِّتَاءِ، فَنَزَلْتُ عَلٰى حَبْرٍ مِنَ الْيَهُوْدِ، فَقَالَ لِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الزَّبُوْرِ يَعْنِي أَهْلَ الْكِتَابِ: مِمَّنِ الرَّجُلُ؟ قُلْتُ: مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَ: مِنْ أَيِّهِمْ؟ قُلْتُ: مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، قَالَ: يَا عَبْدَ الْمُطَّلِبِ، أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَنْظُرَ إِلٰى بَعْضِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَا لَمْ يَكُنْ عَوْرَةً، قَالَ: فَفَتَحَ أَحَدَ مَنْخَرَيَّ، ثُمَّ فَتَحَ الْآخَرَ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ فِي إِحْدَى يَدَيْكَ مُلْكًا، وَفِي الْأُخْرٰى نُبُوَّةً، وَأَنَّا نَجِدُ ذَالِكَ فِي بَنِي زُهْرَةَ، فَكَيْفَ ذَالِكَ؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي، قَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ شَاعَةٍ؟ قُلْتُ: وَمَا الشَّاعَةُ؟ قَالَ: اَلزَّوْجَةَ. قُلْتُ: أَمَّا الْيَوْمَ فَلَا، قَالَ: فَإِذَا رَجَعْتَ فَتَزَوَّجْ فِيْهِمْ، فَرَجَعَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ إِلٰى مَكَّةَ، فَتَزَوَّجَ هَالَةَ بِنْتَ وُهَيْبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ**

١٣: أخرجه أبو نعيم في دلائل النبوة، ١/١٢٩، الرقم: ٧١، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٥٦، الرقم: ٤١٧٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٣٧، الرقم: ٢٩١٧، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/١٠٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٦٨، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٥١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٤٢٢۔

زُهْرَةَ، فَوَلَدَتْ لَهُ حَمْزَةَ وَصَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ آمِنَةَ بِنْتَ وَهْبٍ، فَوَلَدَتْ لَهُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ. (وَهْبٌ، وَوُهَيْبٌ أَخَوَانِ).

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے بیان فرمایا: اُن کے والد محترم حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے اُنہیں بتایا: میں ایک مرتبہ سردیوں کے دوران یمن گیا۔ وہاں میں یہودیوں کے ایک بڑے عالم کے پاس ٹھہرا۔ اہلِ زبور (یعنی اہل کتاب) میں سے ایک شخص نے مجھ سے پوچھا: آپ کا تعلق کس خاندان سے ہے؟ میں نے کہا: میں قریش سے ہوں۔ اُس نے پھر پوچھا: قریش کے کس قبیلے سے؟ میں نے کہا: بنو ہاشم سے وہ پھر کہنے لگا: اے عبد المطلب! کیا آپ مجھے اپنے جسم کے بعض حصے دیکھنے کی اجازت دیں گے؟ حضرت عبد المطلب نے فرمایا: اجازت ہے لیکن سوائے ستر کے۔ حضرت عبد المطلب فرماتے ہیں: اس نے میرا ایک نتھنا دیکھا پھر دوسرا کھول کر دیکھا اور کہنے لگا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تمہارے ایک ہاتھ میں حکومت اور دوسرے ہاتھ میں نبوت ہے، لیکن یہ خصوصیت ہم نے بنو زہرہ کے لئے پڑھی ہے۔ تمہارے اندر یہ کیسے آ گئی؟ حضرت عبد المطلب فرماتے ہیں، میں نے کہا: مجھے نہیں معلوم۔ اس نے کہا تمہاری شاعہ ہے۔ میں نے کہا شاعہ کیا ہوتی ہے؟ وہ کہنے لگا بیوی۔ میں نے کہا ابھی تک تو نہیں۔ کہنے لگا اب تم واپس جاتے ہی بنو زہرہ میں شادی کر لینا۔ پس حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ لوٹے اور ھالہ بنت وھیب بن عبد مناف بن زھرہ سے شادی کی جس سے حضرت حمزہ اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے۔ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت آمنہ بنت وھب سے شادی کی جن سے حضور نبی اکرم ﷺ پیدا ہوئے۔ (وھب اور وھیب دونوں بھائی تھے)۔''

اسے امام ابونعیم، حاکم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٠٤/١٤. عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ عَنْ شُيُوْخِهٖ قَالُوْا: بَيْنَا يَوْمًا عَبْدُ الْمُطَّلِبِ جَالِسٌ فِي الْحِجْرِ وَعِنْدَهٗ أُسْقُفُ نَجْرَانَ، وَكَانَ صِدِّيْقًا لَهٗ، وَهُوَ يُحَادِثُهٗ وَيَقُوْلُ: إِنَّا نَجِدُ صِفَةَ نَبِيٍّ بَقِيَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ، هٰذَا الْبَلَدُ مَوْلِدُهٗ مِنْ صِفَتِهٖ كَذَا وَكَذَا، وَأَتٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ الْأُسْقُفُ وَإِلٰى عَيْنَيْهِ وَإِلٰى ظَهْرِهٖ، وَإِلٰى قَدَمَيْهِ، فَقَالَ: هُوَ هٰذَا، مَا هٰذَا مِنْكَ؟ قَالَ: ابْنِي. قَالَ الْأُسْقُفُ: لَا مَا نَجِدُ أَبَاهٗ حَيًّا، قَالَ: هُوَ ابْنُ ابْنِي، وَقَدْ مَاتَ أَبُوْهُ، وَأُمُّهٗ حُبْلٰى بِهٖ. قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لِبَنِيْهِ: تَحَفَّظُوْا بِابْنِ أَخِيْكُمْ أَلَا تَسْمَعُوْنَ مَا يُقَالُ فِيْهِ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْكَلَاعِيُّ.

''امام ابو نعیم اپنے بعض شیوخ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبد المطلب حرم کعبہ میں تشریف فرما تھے، اور آپ کے پاس نجران کا ایک بڑا پادری بھی بیٹھا تھا جو آپ کا گہرا دوست تھا، وہ کہہ رہا تھا ہم اپنی کتابوں میں اس شہر مکہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک نبی کی ولادت کا ذکر پاتے ہیں جن کی یہ صفات ہوں گی۔ (ابھی یہ بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ اُسی وقت) حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے۔ پادری نے آپ ﷺ کے چہرۂ انور، چشمانِ مقدس، پشتِ اطہر اور مبارک قدموں کو غور سے دیکھا تو پکار اُٹھا وہ نبی تو یہی ہے۔ اے عبد المطلب! یہ آپ کے کیا لگتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میرا بیٹا ہے۔ پادری نے کہا: یہ نہیں ہوسکتا ہم نے تو جو پڑھا ہے اُس کے مطابق ان کے باپ کو زندہ نہیں ہونا چاہیے تو حضرت عبد المطلب نے فرمایا: یہ میرا پوتا ہے۔ اُن کے والد گرامی اُس وقت رحلت کر گئے تھے جب یہ رحم مادر میں تھے۔ پادری نے کہا: آپ

١٤: أخرجه أبو نعيم في دلائل النبوة، ١/١٦٥، الرقم: ١٠٠، والكلاعي في الإكتفاء/١٤٠، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/١٣٨۔

نے سچ کہا۔ اِس کے بعد حضرت عبد المطلب نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: اپنے اس بھتیجے کی حفاظت کیا کرو، تم سنتے نہیں ہو اُس کے بارے میں کیا کہا جا رہا ہے۔‘‘

اِسے امام ابونعیم اور کلاعی نے روایت کیا ہے۔

١٠٥/١٥. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى، قَالَ الرَّاهِبُ لِأَبِي طَالِبٍ: لَا تَخْرُجَنَّ بِابْنِ أَخِيْكَ إِلٰى مَا هَاهُنَا، فَإِنَّ الْيَهُوْدَ أَهْلُ عَدَاوَةٍ، وَهٰذَا نَبِيُّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، وَهُوَ ابْنُ الْعَرَبِ، وَالْيَهُوْدُ تَحْسُدُهُ تُرِيْدُ أَنْ يَّكُوْنَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ، فَاحْذَرْ عَلَى ابْنِ أَخِيْكَ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت سعید بن عبد الرحمٰن بن اَبزی سے روایت ہے کہ (سفرِ شام کے دوران بحیرا راہب نے حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابو طالب کی دعوت کی تھی) اس راہب نے حضرت ابو طالب سے عرض کیا: اس علاقے سے اپنے بھتیجے کو لے کر نہ گزریے گا کیوں کہ یہودی عداوت پیشہ لوگ ہیں اور آپ کا یہ بھتیجا اس امت کا نبی ہے جو کہ عرب کے قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے یہودی لوگ اس سے حسد کرتے ہیں کیوں کہ ان کا خیال ہے کہ وہ آخری نبی ﷺ بنی اسرائیل میں سے ہو، لہٰذا اپنے بھتیجے کے بارے میں محتاط رہیے۔‘‘ اسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

١٠٦/١٦. عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ أَوْ أَبَا طَالِبٍ (شَكَّ

١٥: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٥٥، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/١٤٥۔

١٦: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٢٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٩، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/١٤٥۔

خَالِدٌ) قَالَ: لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللهِ عَطَفَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ. فَكَانَ لَا يُسَافِرُ سَفَرًا إِلَّا كَانَ مَعَهٗ فِيْهِ، وَإِنَّهٗ تَوَجَّهَ نَحْوَ الشَّامِ فَنَزَلَ مَنْزِلَهٗ فَأَتَاهُ فِيْهِ رَاهِبٌ، فَقَالَ: إِنَّ فِيْكُمْ رَجُلًا صَالِحًا، فَقَالَ: إِنَّ فِيْنَا مَنْ يَقْرِي الضَّيْفَ وَيَفُكُّ الْأَ سِيْرَ وَيَفْعَلُ الْمَعْرُوْفَ، أَوْ نَحْوًا مِنْ هٰذَا، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ فِيْكُمْ رَجُلًا صَالِحًا، ثُمَّ قَالَ: أَيْنَ أَبُوْ هٰذَا الْغُلَامِ؟ قَالَ أَبُوْ طَالِبٍ: هَا ءَنَذَا وَلِيُّهٗ أَوْ قِيْلَ هٰذَا وَلِيُّهٗ قَالَ: احْتَفِظْ بِهٰذَا الْغُلَامِ وَلَا تَذْهَبْ بِهٖ إِلَى الشَّامِ، إِنَّ الْيَهُوْدَ حُسَّدٌ، وَإِنِّي أَخْشَاهُمْ عَلَيْهِ، قَالَ: مَا أَنْتَ تَقُوْلُ ذَاكَ وَلٰكِنَّ اللهَ يَقُوْلُهٗ فَرَدَّهٗ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت ابومجلز بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد المطلب یا حضرت ابو طالب نے (راوی خالد کو شک ہے) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ کو اپنے سایہ عاطفت میں لیا۔ وہ جب بھی سفر کرتے تو آپ ﷺ کو اپنے ساتھ لے لیتے۔ ایک مرتبہ شام کے سفر پر روانہ ہوئے اپنی منزل پر پہنچے تو وہاں ایک راہب اُن کے پاس آیا اور پوچھنے لگا: تم میں کوئی صالح شخص موجود ہے؟ آپ نے جواب دیا: ہم میں ایسے لوگ ہیں جو مہمان کی میزبانی کرتے ہیں، قیدی کو رہا کرتے ہیں اور نیکی کرتے ہیں یا اسی طرح کا کوئی جواب دیا۔ راہب نے پھر کہا: کیا تم میں ایک صالح آدمی ہے؟ پھر کچھ دیر ٹھہر کے پوچھا اس لڑکے (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ) کا باپ کہاں ہیں؟ حضرت ابو طالب نے جواب دیا: میں ہوں، یا کہا گیا کہ یہ اُن کے ولی ہیں۔ راہب نے کہا: اِس بچے کی حفاظت کرو اور اسے شام نہ لے جانا۔ یہودی حاسد لوگ ہیں اور مجھے اس لڑکے کی نسبت اُن سے خوف ہے۔ آپ نے فرمایا: تم یہ نہیں کہہ رہے (بلکہ) اللہ تعالیٰ (تیرے دل میں یہ خیال ڈال کر) بول رہا ہے۔ پھر اُنہوں نے آپ ﷺ کو واپس مکہ بھیج دیا۔‘‘

اِسے امام ابن سعد اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

١٠٧/١٧. عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: لَمَّ بَلَغَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اثْنَتَي عَشَرَةَ سَنَةً، خَرَجَ بِهٖ أَبُوْ طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ فِي الْعِيْرِ الَّتِي خَرَجَ فِيْهَا لِلتِّجَارَةِ وَنَزَلُوْا بِالرَّاهِبِ بُحَيْرَا، فَقَالَ لِأَبِي طَالِبٍ فِي النَّبِيِّ ﷺ مَا قَالَ وَأَمَرَهٗ أَنْ يَحْتَفِظَ بِهٖ، فَرَدَّهٗ أَبُوْ طَالِبٍ مَعَهٗ إِلٰى مَكَّةَ، وَشَبَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَعَ أَبِي طَالِبٍ يَكْلَؤُهُ اللهُ وَيَحْفَظُهٗ وَيَحُوْطُهٗ مِنْ أُمُوْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَمَعَايِبِهَا، لِمَا يُرِيْدُ بِهٖ مِنْ كَرَامَتِهٖ، وَهُوَ عَلٰى دِيْنِ قَوْمِهٖ، حَتّٰى بَلَغَ أَنْ كَانَ رَجُلًا أَفْضَلَ قَوْمِهٖ مُرُوْءَةً، وَأَحْسَنَهُمْ خُلُقًا، وَأَكْرَمَهُمْ مُخَالَطَةً، وَأَحْسَنَهُمْ جَوَارًا، وَأَعْظَمَهُمْ حِلْمًا وَأَمَانَةً، وَأَصْدَقَهُمْ حَدِيْثًا، وَأَبْعَدَهُمْ مِنَ الْفُحْشِ وَالْأَذٰى، وَمَا رُئِيَ مُلَاحِيًا وَلَا مُمَارِيًا أَحَدًا، حَتّٰى سَمَّاهُ قَوْمُهُ الْأَمِيْنَ، لِمَّا جَمَعَ اللهُ لَهٗ مِنَ الْأُمُوْرِ الصَّالِحَةِ فِيْهِ، فَلَقَدْ كَانَ الْغَالِبُ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ الْأَمِيْنَ، وَكَانَ أَبُوْ طَالِبٍ يَحْفَظُهٗ وَيَحُوْطُهٗ وَيُعَضِّدُهٗ وَيَنْصُرُهٗ إِلٰى أَنْ مَاتَ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ إِسْحَاقَ وَالْكَلَاعِيُّ.

''حضرت داود بن حصین روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی عمر

١٧: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٢١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/١٠، وابن إسحاق في السيرة، ٢/٥٧، والكلاعي في الاكتفاء، ١/١٥١، وابن هشام في السيرة النبوية، ١/٣٢٣، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/١٥٣، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٨٧، والحلبي في السيرة، ١/١٩٩۔

مبارک جب بارہ برس ہوئی تو حضرت ابو طالب ایک قافلہ کے ساتھ آپ ﷺ کو لے کر بغرض تجارت شام روانہ ہوئے، راہ میں قافلہ بحیرا راہب کے ہاں ٹھہرا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے متعلق بحیرا راہب نے پیشین گوئیاں کیں اور حضرت ابو طالب کو آپ ﷺ کی حفاظت کی تاکید کی تھی، پس حضرت ابو طالب آپ ﷺ کو لیے وہیں سے مکہ مکرمہ واپس لوٹ آئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت ابو طالب کے ہاں پرورش پا کر جوان ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر اپنا فضل فرمانا تھا، اس لئے خود آپ ﷺ کی نگہبانی و حفاظت فرماتا تھا اور جاہلیت کے ناپسندیدہ اُمور اور عیبوں سے آپ ﷺ کو بچاتا تھا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ ﷺ اپنی ہی قوم کے اندر رہ کر جوان ہوئے مگر ایسے کہ مروت و جوان مردی میں تمام قوم سے افضل، خُلق میں سب سے زیادہ اچھے، میل جول و معاشرت میں سب سے شریف تر، گفتگو میں سب سے بہتر، حلم و امانت میں سب سے عظیم، کلام فرمانے میں سب سے سچے، فحش کلامی اور اذیت رسانی میں سب سے بچنے والے تھے، نہ کبھی گالی گلوچ یا بد اخلاقی کرتے دیکھے گئے، نہ کسی سے لڑتے جھگڑتے یا کسی کے متعلق بدظنی کرتے ہوئے پائے گئے۔ ایسی اچھی اچھی خیر و اصلاح کی عادتیں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ذات گرامی میں جمع فرما دی تھیں کہ قوم نے آپ ﷺ کا نام امین رکھ دیا۔ مکہ میں آپ ﷺ کا یہی لقب تھا، حضرت ابو طالب اپنی رحلت تک آپ ﷺ کی حفاظت و نگہداشت اور حمایت و نصرت میں سرگرم رہے۔‘‘

اِسے امام ابن سعد، ابن عساکر، ابن اسحاق اور کلاعی نے روایت کیا ہے۔

١٨/١٠٨. عَنْ نَمْلَةَ بْنِ أَبِي نَمْلَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَتْ يَهُوْدُ بَنِي

١٨: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٦٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٣٦، والعسقلاني في الإصابة، ٧/٤١٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٤٦، والحلبي في السيرة، ٢/٦٦١۔

قُرَيْظَةَ يَدْرُسُوْنَ ذِكْرَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فِي كُتُبِهِمْ وَيُعَلِّمُوْنَهُ الْوِلْدَانَ بِصِفَتِهِ وَاسْمِهِ وَمُهَاجَرِهِ إِلَيْنَا، فَلَمَّا ظَهَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَسَدُوْهُ، وَبَغَوْا عَلَيْهِ، وَقَالُوْا: لَيْسَ بِهِ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت نملہ بن ابو نملہ اپنے والد ابو نملہ سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ بنو قریظہ کے یہود اپنی کتابوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکر پڑھا کرتے تھے، اور اپنے بچوں کو بھی آپ ﷺ کے اوصاف، نام اور آپ ﷺ کا ہماری طرف ہجرت کر کے آنا سکھاتے تھے۔ لیکن جب آپ ﷺ کا ظہور ہوا تو وہ آپ ﷺ سے حسد کرنے لگے، اور آپ ﷺ سے سرکشی کی اور کہا کہ آپ ﷺ وہ نہیں ہیں۔''

اِسے امام ابن سعد اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

١٠٩/١٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: أَتَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْتَ الْمَدَارِسِ، فَقَالَ: أَخْرِجُوْا إِلَيَّ أَعْلَمَكُمْ فَقَالُوْا: عَبْدُ اللهِ بْنُ صُوْرِيَا، فَخَلَا بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَنَاشَدَهُ بِدِيْنِهِ وَبِمَا أَنْعَمَ اللهُ بِهِ عَلَيْهِمْ وَأَطْعَمَهُمْ مِنَ الْمَنِّ وَالسَّلْوَى وَظَلَّلَهُمْ بِهِ مِنَ الْغَمَامِ أَتَعْلَمُ أَنِّي رَسُوْلُ اللهِ؟ قَالَ: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، وَأَنَّ الْقَوْمَ لَيَعْرِفُوْنَ مَا أَعْرِفُ، وَأَنَّ صِفَتَكَ وَنَعْتَكَ لَمُبَيَّنٌ فِي التَّوْرَاةِ وَلٰكِنَّهُمْ حَسَدُوْكَ. قَالَ: فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْتَ؟ قَالَ: أَكْرَهُ خِلَافَ قَوْمِي، وَعَسٰى أَنْ يَتَّبِعُوْكَ وَيُسْلِمُوْا فَأُسْلِمُ.

١٩: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٦٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٣٦، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/٨٨، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٢٩۔

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ بیت مدارس (جگہ کا نام) تشریف لائے اور (یہودیوں سے) فرمایا: تم میں سے جو سب سے بڑا عالم ہے اسے میرے پاس لاؤ تو انہوں نے کہا: عبد اللہ بن صوریا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ اسے تنہائی میں لے گئے اور اسے اس کے دین، اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان (بنی اسرائیل) پر انعام فرمایا، اور انہیں من و سلوی کھلایا اور ان پر بادلوں کا سایہ فرمایا، کا واسطہ دے کر پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! ہاں (میں جانتا ہوں) اور بے شک میری قوم کے لوگ بھی وہ سب کچھ جانتے ہیں جو میں جانتا ہوں۔ اور بے شک آپ کی صفت اور نعت تورات میں واضح ہے لیکن یہ کہ وہ آپ سے حسد کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور تجھے (مجھ پر ایمان لانے سے) کون سی شے مانع ہے؟ اس نے کہا: مجھے یہ ناپسند ہے کہ میں اپنی قوم کے بر خلاف کوئی کام کروں اور شاید وہ آپ کی اتباع کریں اور اسلام قبول کرلیں تو میں بھی اسلام قبول کرلوں گا۔‘‘

اسے امام ابن سعد، ابن عساکر اور ابن جوزی نے روایت کیا ہے۔

٢٠/١١٠. عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ يَقُوْلُ: أَنَا أَنْتَظِرُ نَبِيًّا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ ثُمَّ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ،

٢٠: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٦١-١٦٢، وأيضًا، ٣/٣٧٩، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ١/٥٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٩/٥٠٤، والفاكهي في أخبار مكة، ٤/٨٥-٨٦، الرقم: ٢٤١٩، والعسقلاني في فتح الباري، ٧/١٤٣، وأيضًا في تهذيب التهذيب، ٣/٣٦٤، وأيضًا في الإصابة، ٢/٦١٥، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٤٠، ٦/٦٤-

وَلَا أَرَانِي أُدْرِكُهُ، وَأَنَا أُوْمِنُ بِهِ وَأُصَدِّقُهُ وَأَشْهَدُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَإِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ فَرَأَيْتَهُ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ، وَسَأُخْبِرُكَ مَا نَعْتُهُ حَتّٰى لَا يَخْفَى عَلَيْكَ، قُلْتُ: هَلُمَّ، قَالَ: هُوَ رَجُلٌ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِكَثِيْرِ الشَّعْرِ وَلَا بِقَلِيْلِهِ، وَلَيْسَتْ تُفَارِقُ عَيْنَيْهِ حُمْرَةٌ، وَخَاتَمُ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَاسْمُهُ أَحْمَدُ، وَهٰذَا الْبَلَدُ مَوْلِدُهُ وَمَبْعَثُهُ، ثُمَّ يُخْرِجُهُ قَوْمُهُ مِنْهُ وَيَكْرَهُوْنَ مَا جَاءَ بِهِ، حَتّٰى يُهَاجِرَ إِلٰى يَثْرِبَ فَيَظْهَرُ أَمْرُهُ، فَإِيَّاكَ أَنْ تُخْدَعَ عَنْهُ، فَإِنِّي طُفْتُ الْبِلَادَ كُلَّهَا أَطْلُبُ دِيْنَ إِبْرَاهِيْمَ، فَكُلُّ مَنْ أَسْأَلُ مِنَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسِ، يَقُوْلُوْنَ: هٰذَا الدِّيْنُ وَرَاءَكَ ، وَيَنْعَتُوْنَهُ مِثْلَ مَا نَعَتُّهُ لَكَ، وَيَقُوْلُوْنَ لَمْ يَبْقَ نَبِيٌّ غَيْرُهُ، قَالَ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ: فَلَمَّا أَسْلَمْتُ أَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَوْلَ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو وَأَقْرَأْتُهُ مِنْهُ السَّلَامَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَرَحِمَ عَلَيْهِ وَقَالَ: قَدْ رَأَيْتُهُ فِي الْجَنَّةِ يَسْحَبُ ذُيُوْلًا . رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَالطَّبَرِيُّ وَالْفَاكِهِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: میں اس نبی کا انتظار کر رہا ہوں جو اولاد اسماعیل اور پھر حضرت عبد المطلب کے بیٹوں میں سے ہوگا، اور میرا نہیں خیال کہ میں اسے پا سکوں اور اس پر ایمان لاؤں اور اس کی تصدیق کروں اور اس کے نبی ہونے کی گواہی دوں، پس اگر تمہاری عمر لمبی ہو اور تم اس نبی کو دیکھ سکو تو اُنہیں میرا سلام عرض کرنا اور میں تمہیں اس نبی کا حلیہ بیان کرتا ہوں تاکہ وہ تم پر مخفی نہ رہے میں نے کہا: بتلایئے، انہوں نے کہا: وہ نہ تو دراز قد اور نہ ہی کوتاہ قد ہیں (بلکہ قد درمیانہ ہے) نہ (جسم پر) زیادہ بالوں والے

اور نہ ہی کم بالوں والے ہیں، اور چشمانِ مقدس میں ہمیشہ سرخی رہتی ہے اور ان کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے اور ان کا اسم گرامی احمد ہے اور یہ بلد (مکہ) ان کی جائے ولادت اور جائے بعثت ہے، پھر ان کی قوم انہیں وہاں سے نکال دے گی اور وہ لوگ اسے ناپسند کریں گے جو شریعت وہ نبی لے کر آئیں گے یہاں تک کہ وہ یثرب (مدینہ منورہ) کی طرف ہجرت فرمائیں گے پھر وہاں ان کا دین خوب ظاہر ہوگا (اور پھلے پھولے گا) اور خبردار! تم اُن کے بارے میں کسی کے دھوکہ میں آنے سے بچنا۔ بے شک میں نے دین ابراہیم علیہ السلام کی تلاش میں شہروں کے چکر کاٹے ہیں، یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں میں سے جس کسی سے بھی میں پوچھتا تھا تو وہ یہی کہتے تھے یہ (نیا) دین تمہارے پیچھے (آ رہا) ہے اور وہ اس نبی آخر الزماں کا اسی طرح حلیہ بیان کرتے تھے جس طرح میں نے تجھے بیان کیا ہے اور وہ کہتے تھے اس کے علاوہ اور کوئی نبی نہیں بچا۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پس جب میں اسلام لایا میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت زید بن عمرو کا قول سنایا اور ان کا سلام بھی آپ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا، آپ ﷺ نے اُن کے سلام کا جواب بھی دیا اور اُن کے لئے رحمت کی دعا بھی فرمائی اور فرمایا: بے شک میں نے اُنہیں جنت میں اپنا دامن گھسیٹتے ہوئے دیکھا ہے۔‘‘

اِسے امام ابن سعد، طبری، فاکہی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي أَنَّ اللهَ تَعَالٰى جَمَعَ لِلنَّبِيِّ ﷺ الْخُلَّةَ وَالْمَحَبَّةَ

﴿اللہ تعالیٰ کا حضور ﷺ کے لیے مقامِ خلت اور محبوبیت جمع فرما دینے کا بیان﴾

١/١١١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنَّهُ أَخِي وَصَاحِبِي وَقَدِ اتَّخَذَ اللهُ عزوجل صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی شخص کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو خلیل بناتا لیکن وہ میرے (دینی) بھائی اور صاحب ہیں، اور اللہ عزوجل نے تمہارے صاحب کو (اپنا) خلیل بنایا ہے۔''

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي بكر الصديق رضی الله عنه، ٤/١٨٥٥، الرقم: (٣) ٢٣٨٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٣٥، الرقم: ٨١٠٤، وأيضًا في فضائل الصحابة، ١/٣، الرقم: ٣، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٢٧٢، الرقم: ٦٨٥٦، وأبو يعلى في المسند، ٩/١٦١، الرقم: ٥٢٤٩، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/١٨٣، الرقم: ١٩٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/١٠٥، الرقم: ١٠١٠٦، ١٠١٠٧۔

اِسے امام مسلم، نسائی، ابن حبان اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

٢/١١٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا إِنِّي أَبْرَأُ إِلٰى كُلِّ خِلٍّ مِنْ خِلِّهٖ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا إِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سنو! میں ہر خلیل کی خلت سے بری ہوتا ہوں، اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو خلیل بناتا۔ بے شک تمہارے صاحب اللہ کے خلیل ہیں۔''

اِسے امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣/١١٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَنْتَظِرُوْنَهٗ، قَالَ: فَخَرَجَ، حَتّٰى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَجَبًا أَنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب فضائل أبي بكر الصديق رضي الله عنه، ٤/١٨٥٦، الرقم: (٤) ٢٣٨٣، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب أبي بكر الصديق رضي الله عنه، ٥/٦٠٦، الرقم: ٣٦٥٥، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل أبي بكر الصديق رضي الله عنه، ١/٣٦، الرقم: ٩٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٣٦، الرقم: ٨١٠٥۔

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٧، الرقم: ٣٦١٦، والدارمي في السنن، باب ما أعطي النّبي ﷺ من الفضل، ١/٣٩، ٤٢، الرقم: ٤٧، ٥٤۔

اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهٖ خَلِيْلًا، اتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا، وَقَالَ آخَرُ: مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسٰى: كَلَّمَهٗ تَكْلِيْمًا، وَقَالَ آخَرُ: فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللهِ وَرُوْحُهٗ، وَقَالَ آخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَسَلَّمَ وَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ أَنَّ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللهِ وَهُوَ كَذَالِكَ وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللهِ وَهُوَ كَذَالِكَ، وَعِيْسٰى رُوْحُ اللهِ وَكَلِمَتُهٗ وَهُوَ كَذَالِكَ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ وَهُوَ كَذَالِكَ، أَ لَا وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِي فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ عَلَى اللهِ وَلَا فَخْرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، حضور نبی اکرم ﷺ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں آپ ﷺ تشریف لے آئے جب ان کے قریب پہنچے تو اُنہیں باہم گفتگو کرتے سنا۔ آپ ﷺ اُن کی باتیں سننے لگے۔ اُن میں سے بعض نے کہا: کیا خوب! اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے کہا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے سے زیادہ بڑی بات تو نہیں۔ ایک نے کہا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں۔ کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چن لیا۔ اسی دوران حضور نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس تشریف لائے سلام کیا اور فرمایا: میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا اظہارِ تعجب سنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں۔ بیشک وہ ایسے ہی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں۔ بیشک وہ بھی اِسی طرح ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ

ہیں۔ واقعی وہ اسی طرح ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا۔ وہ بھی یقیناً ایسے ہی (شرف والے) ہیں۔ سن لو! میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ قیامت کے دن سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہی ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی میں ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے لیے اسے کھولے گا اور مجھے اس میں داخل فرمائے گا۔ میرے ساتھ فقیر و غریب مومن ہوں گے اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔ میں اولین و آخرین میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں لیکن مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔'' اِسے امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

١١٤/٤. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللهِ عزوجل.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک تمہارے صاحب خلیل اللہ ہیں۔''

اِسے امام اَحمد، ابو یعلی، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٩٥، الرقم: ٣٧٥٠-٣٧٥٣، وأبو يعلى في المسند، ٩/٢٣٦، الرقم: ٥٣٤٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٣٣٥، الرقم: ٦٤٢٦، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٢٢٤، الرقم: ١٠٥٤٦، والشاشي في المسند، ٢/٢٧٠، الرقم: ٨٤٤.

١١٥/٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ ﷻ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللهِ وَمُحَمَّدٌ ﷺ سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾.

١١٦/٦. وفي رواية وَإِنَّ مُحَمَّدًا أَكْرَمُ الْخَلْقِ عَلَى اللهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّيَالِسِيُّ.

''حضرت عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا، اور تمہارے صاحب بھی خلیل اللہ ہیں۔ اور محمد (ﷺ) روزِ قیامت اولادِ آدم کے سردار ہوں گے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا﴾۔ اور ایک اور روایت میں ہے کہ بے شک محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں معزز ہیں۔''

اِس حدیث کو امام طبرانی، ابن ابی شیبہ اور طیالسی نے روایت کیا ہے۔

١١٧/٧. عَنْ جُنْدَبٍ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ قَبْلَ أَنْ

٥-٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/١٤٢، الرقم: ١٠٢٥٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٠، الرقم: ٣١٦٨٥، والطيالسي في المسند، ١/٣٤، الرقم: ٢٥٢، والقزويني في التدوين، ٤/٧٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٥، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/٧٠٥۔

٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٥٩٩، الرقم: ٤٠١٨، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/٧٠٥۔

يُتَوَفّٰى: إِنَّ اللهَ اتَّخَذَنِي خَلِيْـلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْـلًا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو آپ ﷺ کے وصال سے قبل فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیل بنایا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بنایا۔‘‘

اِسے امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

٨/١١٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اتَّخَذَ اللهُ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْـلًا وَمُوْسٰى نَجِيًّا وَاتَّخَذَنِي حَبِيْبًا ثُمَّ قَالَ: وَعِزَّتِي وَجَـلَالِي لَأُؤْثِرَنَّ حَبِيْبِي عَلٰى خَلِيْلِي وَنَجِيِّي. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نجی بنایا اور مجھے اپنا حبیب بنایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری عزت اور جلال کی قسم! میں ضرور بالضرور اپنے حبیب کو اپنے خلیل اور نجی پر ترجیح دوں گا۔‘‘ اِسے امام بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٨: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٨٥، الرقم: ١٤٩٤، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٢٢، الرقم: ١٧١٦، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/٧٠٦۔

بَابٌ فِي كَوْنِ نُطْقِهٖ ﷺ وَحْيًا وَكَوْنِهٖ لَا يُخْطِئُ فِي رِضَاهُ وَلَا فِي سَخَطِهٖ

﴿حضور ﷺ کے کلامِ مبارک کا سراسر وحی ہونے اور حالتِ رضا اور ناراضگی میں بھی غلطی نہ کرنے کا بیان﴾

١١٩/١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا[1] قَالَ: إِنِّي لَا أَقُوْلُ إِلَّا حَقًّا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہم سے مزاح فرماتے ہیں، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (مزاح میں بھی) میں حق اور سچ کے سوا کچھ نہیں کہتا۔''

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في المزاح، ٤/٣٥٧، الرقم: ١٩٩٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٤٠، الرقم: ٨٤٦٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٠٥، الرقم: ٨٧٠٦، والبخاري في الأدب المفرد/١٠٢، الرقم: ٢٦٥، وابن السني في عمل اليوم والليلة /٣٧٠، الرقم: ٤١٨، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٦/١٠٨۔

(١) مِنَ الدُّعَابَةِ أَي تُمَازِحُنَا

اِسے امام ترمذی، احمد، طبرانی اور بخاری نے الأدب المفرد میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢/١٢٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أُرِيْدُ حِفْظَهُ فَنَهَتْنِي قُرَيْشٌ وَقَالُوْا: أَتَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ تَسْمَعُهُ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا فَأَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَوْمَأَ بِأُصْبُعِهٖ إِلٰى فِيْهِ فَقَالَ: اُكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: فَقَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِهٖ.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں جو بات بھی حضور نبی اکرم ﷺ سے سنتا یاد رکھنے کے ارادے سے اُس بات کو لکھ لیا کرتا۔ قریش نے مجھے منع کیا اور کہا: کیا تم ہر بات جو (رسول اللہ ﷺ) سے سنتے ہو لکھ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ بھی بشر ہیں جو ناراضگی اور رضا مندی میں بھی کلام فرماتے ہیں۔ چنانچہ میں لکھنے سے رک گیا اور رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے انگشتِ مبارک

٢: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب العلم، باب في كتابة العلم، ٣/٣١٨، الرقم: ٣٦٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٦٢، الرقم: ٦٥١٠، وأيضًا، ٢/١٩٢، الرقم: ٦٨٠٢، والدارمي في السنن، ١/١٣٦، الرقم: ٤٨٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٣١٣، الرقم: ٢٦٤٢٨، والحاكم في المستدرك، ١/١٨٧، الرقم: ٣٥٩، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٤١٥، الرقم: ٧٥٥، والمزي في تهذيب الكمال، ٣١/٣٨۔

سے اپنے دہن مبارک کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: لکھتے رہو قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! اِس (زبان) سے حق کے سوا کوئی بات نہیں نکلتی۔‘‘

اِسے امام ابو داود، احمد، دارمی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: امام مسلم نے اِس حدیث کو قابل حجت مانا ہے۔

٣/١٢١. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما **قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا لَنَسْمَعُ مِنْكَ أَشْيَاءَ نُحِبُّ أَنْ نَحْفَظَهَا أَوْ نَكْتُبَهَا قَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: مَا يَكُوْنُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَإِنِّي لَا أَقُوْلُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا إِلَّا حَقًّا.**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْخَطِيْبُ.

’’حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ اپنے والد، اپنے دادا حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بے شک ہم آپ سے بہت ساری باتیں سنتے ہیں اُن کو ہم یاد کرنا اور لکھنا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (ٹھیک ہے لکھ لیا کرو)۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) جو حالتِ غضب اور رضا میں ہوں وہ بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ کیوں کہ میں غضب اور رضا میں بھی سوائے حق کے کچھ نہیں کہتا۔‘‘ اِسے امام طبرانی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٥٣، الرقم: ١٥٥٣، والخطيب البغدادي في تقييد العلم، ١/٧٧-٧٨، وابن شاهين في ناسخ الحديث ومنسوخه، ١/٤٧٠، الرقم: ٦٢٧، والعسقلاني في فتح الباري، ٨/١٣٣، والعيني في عمدة القاري، ١٨/٦٢-

١٢٢/٤. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ شُعَيْبًا حَدَّثَهٗ وَمُجَاهِدًا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رضي الله عنهما حَدَّثَهُمْ أَنَّهٗ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَكْتُبُ مَا أَسْمَعُ مِنْكَ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: عِنْدَ الْغَضَبِ وَعِنْدَ الرِّضَا؟ قَالَ: نَعَمْ إِنَّهٗ لَا يَنْبَغِي لِي أَنْ أَقُوْلَ إِلَّا حَقًّا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْخَطِيْبُ وَابْنُ عَدِيٍّ.

''حضرت عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت شعیب نے اُنہیں اور حضرت مجاہد کو بتایا کہ اُنہیں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں جو کچھ آپ سے سنتا ہوں لکھ لیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) غضب اور رضا کے وقت بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں کیوں کہ میرے لیے (یہ کسی حال میں بھی) مناسب نہیں کہ میں حق بات کے سوا کوئی اور بات کہوں۔'' اِسے امام حاکم، خطیب بغدادی اور ابن عدی نے روایت کیا ہے۔

١٢٣/٥. عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُوْلُ

٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/١٨٧، الرقم: ٣٥٨، والخطيب البغدادي في تقييد العلم، ١/٧٩، وابن عدي في الكامل، ٤/٣١٨، الرقم: ١١٤٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣١/٢٥٨ ـ ٢٥٩ ـ

٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٣٩١، الرقم: ١٣٤٤٣، وأيضًا في المعجم الأوسط، ١/٢٩٨، الرقم: ٩٩٥، وأيضًا، ٧/٣٢، الرقم: ٦٧٦٤، ٧٣٢٢، وأيضًا في المعجم الصغير، ٢/٥٩، الرقم: ٧٧٩، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٥٦، الرقم: ١٥٥، والإسماعيلي في معجم شيوخ أبي بكر، ٢/٥١٩، الرقم: ١٥٨، والخطابي في غريب الحديث، ٢/١٦٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٨٩، وأيضا، ٩/١٧ ـ

لِابْنِ عُمَرَ: أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنِّي لَأَمْزَحُ وَلَا أَقُوْلُ إِلَّا حَقًّا؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ والدَّيْلَمِيُّ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہتے ہوئے سنا: کیا آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ میں مزاح ضرور کرتا ہوں لیکن میں (مزاح کے دوران بھی) سوائے حق بات کے کچھ نہیں کہتا۔ اُنہوں نے فرمایا: ہاں (ایسا ہی ہے)۔‘‘

اِسے امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِسے امام طبرانی نے سندِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٦/١٢٤. عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: تَحَدَّثُوْا وَلْيَتَبَوَّأْ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مَقْعَدَهُ مِنْ جَهَنَّمَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا نَسْمَعُ مِنْكَ أَشْيَاءَ فَنَكْتُبُهَا فَقَالَ: اكْتُبُوْا وَلَا حَرَجَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْخَطِيْبُ.

’’حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے ساتھ باہر تشریف لائے اور فرمایا: میری احادیث بیان کرو، اور جس نے مجھ پر جھوٹ و افتراء باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تیار رکھے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم آپ سے

٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤/٢٧٦، الرقم: ٤٤١٠، والخطيب البغدادي في تقييد العلم، ١/٧٢-٧٣، وابن شاهين في ناسخ الحديث ومنسوخه، ١/٤٧٠، الرقم: ٦٢٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٥١-

بہت ساری باتیں سنتے ہیں اور اُنہیں لکھ لیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لکھ لیا کرو اِس میں کوئی حرج نہیں۔'' اِسے امام طبرانی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

١٢٥/٧. عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ رضي الله عنه أَنَّ عَمَّهٗ حَدَّثَهٗ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ابْتَاعَ فَرَسًا مِنْ أَعْرَابِيٍّ فَاسْتَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ لِيَقْضِيَهٗ ثَمَنَ فَرَسِهٖ فَأَسْرَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْمَشْيَ وَأَبْطَأَ الْأَعْرَابِيُّ فَطَفِقَ رِجَالٌ يَعْتَرِضُوْنَ الْأَعْرَابِيَّ فَيُسَاوِمُوْنَهٗ بِالْفَرَسِ وَلَا يَشْعُرُوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ابْتَاعَهٗ فَنَادَى الْأَعْرَابِيُّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ مُبْتَاعًا هٰذَا الْفَرَسَ وَإِلَّا بِعْتُهٗ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ حِيْنَ سَمِعَ نِدَاءَ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ: أَوَ لَيْسَ قَدِ ابْتَعْتُهٗ مِنْكَ؟ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: لَا، وَاللهِ، مَا بِعْتُكَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بَلٰى قَدِ ابْتَعْتُهٗ مِنْكَ فَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُوْلُ: هَلُمَّ شَهِيْدًا فَقَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ: أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَايَعْتَهٗ فَأَقْبَلَ

٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأقضية، باب إذا علم الحاكم صدق الشاهد الواحد يجوز له أن يحكم به، ٣٠٨/٣، الرقم: ٣٦٠٧، والنسائي في السنن، كتاب البيوع، باب التسهيل في ترك الإشهاد على البيع، ٣٠١/٧، الرقم: ٤٦٤٧، وأيضًا في السنن الكبرى، ٤٨/٤، الرقم: ٦٢٤٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢١٥/٥، الرقم: ٢١٩٣٣، والحاكم في المستدرك، ٢١/٢، الرقم: ٢١٨٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٧٩/٢٢، الرقم: ٩٤٦، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١٤٦/٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦٦/٧، الرقم: ١٣١٨٢۔

النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى خُزَيْمَةَ فَقَالَ: بِمَ تَشْهَدُ؟ فَقَالَ: بِتَصْدِيْقِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ بِاتِّفَاقِ الشَّيْخَيْنِ ثِقَاتٌ.

''حضرت عمارہ بن خزیمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُن کے چچا نے، جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے، اُنہیں بتایا کہ آپ ﷺ نے کسی اعرابی سے گھوڑا خریدا پھر آپ ﷺ اُسے اپنے ساتھ لے کے چلے تاکہ گھوڑے کی قیمت اُسے ادا کردی جائے۔ حضور نبی اکرم ﷺ جلدی جلدی آگے چل رہے تھے اور اعرابی آہستہ آہستہ (پیچھے چل رہا تھا)۔ پس اعرابی کو چند لوگ ملے جو اُس سے گھوڑے کا سودا کرنے لگے اور اُنہیں معلوم نہیں تھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اس کا سودا کر چکے ہیں۔ چنانچہ اعرابی نے حضور نبی اکرم ﷺ کو آواز دیتے ہوئے عرض کیا کہ آپ اس گھوڑے کو خریدنا چاہتے ہیں تو خرید لیں ورنہ میں اسے فروخت کرتا ہوں۔ پس اعرابی کی یہ آواز سن کر حضور نبی اکرم ﷺ قیام فرما ہو گئے اور فرمایا: کیا میں نے اسے تم سے خرید نہیں لیا ہے؟ اعرابی نے کہا: خدا کی قسم! میں نے تو آپ کے ہاتھوں فروخت نہیں کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں میں نے تو تم سے خرید لیا ہے۔ اعرابی نے کہنا شروع کر دیا: اچھا تو گواہ لے آیئے۔ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ نے یہ گھوڑا خرید لیا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کس بنیاد پر گواہی دیتے ہو؟ اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو سچا جانتے ہوئے (کہ آپ ﷺ حق اور سچ کے سوا کچھ نہیں فرماتے)۔ تو آپ ﷺ نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دے دیا۔''

اِسے امام ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ

حدیث صحیح ہے اور اس کے رجال شیخین (یعنی بخاری و مسلم) کے متفقہ ثقہ راوی ہیں۔

٨/١٢٦. عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَاعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَرَسًا أُنْثٰى ثُمَّ ذَهَبَ فَزَادَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ جَاحَدَ أَنْ يَكُوْنَ بَاعَهَا فَمَرَّ بِهِمَا خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: قَدِ ابْتَعْتُهَا مِنْكَ فَشَهِدَ عَلٰى ذَالِكَ فَلَمَّا ذَهَبَ الْا َعْرَابِيُّ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَحَضَرْتَنَا قَالَ: لَا وَلٰكِنْ لَمَّا سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ: قَدْ بَاعَكَ عَلِمْتُ أَنَّهٗ حَقٌّ لَا تَقُوْلُ إِلَّا حَقًّا. قَالَ: فَشَهَادَتُكَ شَهَادَةُ رَجُلَيْنِ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے حضور نبی اکرم ﷺ کو گھوڑی فروخت کی پھر وہ چلا گیا اور (واپس آیا تو) حضور نبی اکرم ﷺ سے زیادہ قیمت کا مطالبہ کرنے لگا۔ پھر وہ اِس بات سے صاف منکر ہو گیا کہ اُس نے وہ گھوڑی آپ ﷺ کو بیچی ہے۔ پس حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کا اُدھر سے گزر ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے یہ گھوڑی تم سے خریدی تو اُنہوں نے اِس بات پر گواہی دی کہ واقعی آپ ﷺ نے یہ گھوڑی خریدی ہے۔ جب وہ اعرابی چلا گیا تو آپ ﷺ نے اُن سے دریافت فرمایا: کیا تم اُس وقت موجود تھے (جب ہم نے یہ سودا

٨: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، باب شهادة خزيمة بن ثابت، ٣٦٦/٨، الرقم: ١٥٥٦٦، ١٥٥٦٥، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣٨٠/٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٦٨/١٦، والعسقلاني في الإصابة، ٢١٥/٣، والحسيني في البيان والتعريف، ٧٦/٢، الرقم، ١١٠٠۔

کیا تھا) اُنہوں نے عرض کیا: نہیں، لیکن جب میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا کہ اس نے آپ کو یہ گھوڑی بیچی تھی تو میں جان گیا کہ یہ سچ ہے کیوں کہ آپ حق کے سوا اور کچھ نہیں فرماتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آج سے تمہاری گواہی دو بندوں کی گواہی کے برابر ہے۔''

اِسے امام عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

٩/١٢٧. عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ابْتَاعَ مِنْ سَوَاءِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيِّ فَرَسًا فَجَحَدَهُ فَشَهِدَ لَهُ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ رضي الله عنه فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا حَمَلَكَ عَلَى الشَّهَادَةِ وَلَمْ تَكُنْ مَعَهُ قَالَ: صَدَقْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَلٰكِنْ صَدَّقْتُكَ بِمَا قُلْتَ وَعَرَفْتُ أَنَّكَ لَا تَقُوْلُ إِلَّا حَقًّا، فَقَالَ: مَنْ شَهِدَ لَهُ خُزَيْمَةُ أَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ فَحَسْبُهُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

''حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سواء بن حارث محاربی سے ایک گھوڑا خریدا، اور پھر اُس نے آپ ﷺ کو گھوڑا دینے سے انکار کر دیا، تو حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ واقعۃً اُس نے آپ ﷺ کو گھوڑا

٩: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب البيوع، ٢/٢٢، الرقم: ٢١٨٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/٨٧، الرقم: ٣٧٣٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/١٤٦، الرقم: ٢٠٣٠٣، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٤/١١٥، الرقم: ٢٠٨٤، والعسقلاني في الإصابة، ٣/٢١٥، الرقم: ٣٥٧٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٣٢٠۔

بیچا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے خزیمہ! تجھے کس چیز نے گواہی پر اُبھارا حالانکہ تو اس شخص کے ساتھ نہیں تھا؟ اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے سچ فرمایا لیکن جو کچھ آپ نے فرمایا میں نے اُس کی تصدیق کی اور میں جانتا ہوں کہ آپ سوائے حق کے کچھ نہیں فرماتے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے حق میں یا جس کے خلاف خزیمہ گواہی دے تو اُسے تنہا اُس کی گواہی ہی کافی ہے (یعنی حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی دو افراد کے برابر قرار دے دی)۔‘‘

اِسے امام حاکم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اِس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

بَابٌ فِي كَوْنِ النَّبِيِّ ﷺ مُخْتَارًا فِي التَّشْرِيْعِ نِيَابَةً عَنْ خَالِقِهٖ تَعَالٰى

﴿نیابتِ الٰہی میں حضور ﷺ کے تشریعی اِختیارات کا بیان﴾

١٢٨/١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ طَلَعَ لَهٗ أُحُدٌ فَقَالَ: هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ. اَللّٰهُمَّ، إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٢٩/٢. وفي رواية لهما: قَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهٖ إِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ.

١-٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب أحاديث الأنبياء، باب قول الله تعالى: واتخذ الله إبراهيم خليلا، ٣/١٢٣٢، الرقم: ٣١٨٧، وأيضًا في كتاب الأطعمة، باب الحيس، ٥/٢٠٦٩، الرقم: ٥١٠٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل المدينة ودعا النبي ﷺ فيها بالبركة، ٢/٩٩١، الرقم:١٣٦١،١٣٦٣،١٣٦٥، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء في فضل المدينة، ٥/٧٢١، الرقم: ٣٩٢٢، وابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب فضل المدينة، ٢/١٠٣٩، الرقم: ٣١١٣، ومالك في الموطأ، كتاب الجامع، باب ما جاء في تحريم المدينة، ٢/٨٨٩،١٥٧٦، الرقم: ١٦٤٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٤٩، الرقم: ١٢٥٣٢، ١٢٦٣٧، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/١٩٣۔

.٣/١٣٠

وفي رواية لابن ماجه: قَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّكَ حَرَّمْتَ مَكَّةَ عَلٰى لِسَانِ إِبْرَاهِيْمَ، اَللّٰهُمَّ، وَأَنَا عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا.

''حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو اُحد پہاڑ نظر آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! بیشک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں ان دونوں پہاڑیوں کی درمیانی جگہ (یعنی وادیِ مدینہ) کو حرم قرار دیتا ہوں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

''اور بخاری و مسلم کی ہی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں ان دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ (یعنی وادیِ مدینہ) کو حرم قرار دیتا ہوں، جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔''

''اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے خلیل اور نبی ہیں، اور بے شک تو نے مکہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبانِ اقدس سے حرم قرار دیا، اور میں تیرا بندہ اور نبی ہوں اور بے شک میں ان دو پہاڑوں کی درمیانی جگہ (یعنی مدینہ منورہ) کو حرم قرار دیتا ہوں۔''

١٣١/٤. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلَّا كِتَابُ اللهِ وَهٰذِهِ

٤-٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب حرم المدينة، ٢/٦٦١، الرقم: ١٧٧١، وأيضًا في كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ذمة المسلمين وجوارهم واحدة يسعى بها أدناهم،—

الصَّحِيْفَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلٰى كَذَا مَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا أَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٣٢/٥. وفي رواية للبخاري: عَنْ عَاصِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ رضي الله عنه: أَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَا بَيْنَ كَذَا إِلٰى كَذَا لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا مَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ.

١٣٣/٦. وفي رواية لأحمدَ: قَالَ: لَا يُحْمَلُ فِيْهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس صحیفہ (حدیث) کے سوا کوئی اور چیز نہیں کہ (جس میں) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مدینہ

١١٥٧/٣، الرقم: ٣٠٠١، وأيضًا في باب إثم من آوى محدثا، ٢٦٦٥/٦، الرقم: ٦٨٧٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل المدينة ودعا النبي ﷺ فيها بالبركة، ٩٩٤/٢، الرقم: ١٣٦٦، ١٣٧٠، ١٣٧١، وأيضًا في كتاب العتق، باب تحريم تولى العتيق غير مواليه، ١١٤٧/٢، الرقم: ١٣٧٠، والترمذي في السنن، كتاب الولاء والهبة، باب ما جاء فيمن تولى غير مواليه أو ادعى إلى غير أبيه، ٤٣٨/٤، الرقم: ٢١٢٧، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٨١، ١٢٦، الرقم: ٦١٥، ١٠٣٧، وأيضًا، ٢٤٢/٣، الرقم: ١٣٥٦٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٤٨٦/٢، الرقم: ٤٢٧٧-٤٢٧٨، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١٩٣/٤-

منورہ حرم ہے،
عائر سے فلاں جگہ تک۔ جو اس میں کوئی فتنہ بپا کرے گا یا کسی فسادی کو پناہ دے تو اُس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔ اُس کی فرض اور نفلی کوئی عبادت بھی قبول نہیں کی جائے گی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

''اور امام بخاری کی ایک روایت میں حضرت عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا حضور نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ کو حرم قرار دیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، یہاں سے لے کر وہاں تک (یعنی دونوں پہاڑوں کے درمیانی وادی میں سے) کوئی درخت نہیں کاٹا جائے گا، جو اس میں کوئی فتنہ بپا کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔''

''اور امام اَحمد کی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس میں لڑائی کے لیے اسلحہ اُٹھانے کی اجازت بھی نہیں ہوگی۔''

١٣٤/٧. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا لَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا وَلَا يُصَادُ

٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل المدينة ودعا النبي ﷺ فيها بالبركة، ٢/٩٩٢، الرقم: ١٣٦٢-١٣٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨١، ١٨٤، الرقم: ١٥٧٣، ١٦٠٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٤٨٦، الرقم: ٤٢٧٩، وأبو يعلى في المسند، ٢/٥٨، الرقم: ٦٩٩، وأيضًا، ٤/١١٣، الرقم: ٢١٥١، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/١٩١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/١٩٧، الرقم:٩٧٤١، ٩٧٤٥، والدورقي في مسند سعد/٨٢، الرقم: ٣٨۔

صَيْدُهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ منورہ کو حرم قرار دیتا ہوں، مدینہ کی دونوں پتھریلی اطراف کے درمیان کسی درخت کو کاٹا جائے گا نہ ہی کسی جانور کا شکار کیا جائے گا۔'' اس حدیث کو امام مسلم، اَحمد، نسائی اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔

٨/١٣٥. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مِنْ كَذَا إِلٰى كَذَا، لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا، وَلَا يُحْدَثُ فِيْهَا حَدَثٌ، مَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٩/١٣٦. وزاد مسلم: لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مدینہ منورہ فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک حرم ہے۔ نہ اس کے درخت کاٹے جائیں اور نہ اس میں کوئی فتنہ بپا کیا جائے۔ جو اس میں فتنہ کا کوئی کام ایجاد کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ،

٨-٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل المدينة، باب حرم المدينة، ٢/٦٦١، الرقم: ١٧٦٨، وأيضًا في كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب إثم من آوى محدثا، ٦/٢٦٦٥، الرقم: ٦٨٧٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل المدينة ودعاء النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فيها بالبركة وبيان تحريمها وتحريم صيدها وشجرها وبيان حدود حرمها، ٢/٩٩٤، الرقم: ١٣٦٦، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/١٩٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/١٩٧، الرقم: ٩٧٣٩.

تعالٰی فرشتوں اور تمام

انسانوں کی لعنت ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اور امام مسلم نے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس (فتنہ گر) کا فرض ونفل کچھ بھی قبول نہیں فرمائے گا۔''

١٠/١٣٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ.

١٠-١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب السواك يوم الجمعة، ١/٣٠٣، الرقم: ٨٤٧، وأيضًا في كتاب الصوم، باب سواك الرطب واليابس للصائم، ٢/٦٨٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب السواك، ١/٢٢٠، الرقم: ٢٥٢، والترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في السواك، ١/٣٤-٣٥، الرقم: ٢٢-٢٣، وأيضًافي كتاب الصلاة، باب ما جاء في تأخير صلاة العشاء الآخرة، ١/٣٠١، الرقم: ١٦٧، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب السوك، ١/١٢، الرقم: ٤٧، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب الرخصة في السواك بالعشي للصائم، ١/١٢، الرقم: ٧، وأيضًا في كتاب المواقيت، باب ما يستحب من تأخير العشاء، ١/٢٦٦، الرقم: ٥٣٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب السواك، ١/١٠٥، الرقم: ٢٨٧، وأيضًا في كتاب الصلاة، باب وقت صلاة العشاء، ١/٢٢٦، الرقم: ٦٩٠-٦٩١، ومالك في الموطأ، كتاب الطهارة، باب ما جاء في السواك، ١/٦٦، الرقم: ١٤٥-١٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٨٠، ١٢٠، الرقم: ٦٠٧، ٩٦٧-

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١١/١٣٨. وفي رواية: لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوْءٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ.

١٢/١٣٩. وفي رواية: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَ لَأَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ. وفي رواية: أَوْ نِصْفِ اللَّيْلِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اپنی اُمت کے لیے مشقت نہ سمجھتا یا فرمایا: اگر میں لوگوں کے لیے مشقت شمار نہ کرتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

''اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔'' اس حدیث کو امام بخاری اور مالک نے روایت کیا ہے۔

''اور ایک روایت میں حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اپنی اُمت کے لیے مشقت شمار نہ کرتا تو ضرور بالضرور انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا اور

١٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢١٤، الرقم: ١٨٣٥، وأيضًا، ٣/٤٤٢، الرقم: ١٥٦٩٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة ـــ

نماز عشاء کو رات کے تیسرے پہر اور ایک روایت میں فرمایا: رات کے دوسرے پہر تک مؤخر کر دیتا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

١٣/١٤٠. عَنْ جَعْفَرِ بْنِ تَمَّامِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: أَتَوِ النَّبِيَّ ﷺ أَوْ أُتِيَ فَقَالَ: مَالِي أَرَاكُمْ تَاْتُوْنِي قُلْحًا اسْتَاكُوْا لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السِّوَاكَ كَمَا فَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الْوُضُوْءَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى. وَقَالَ الْحَاكِمُ: وَهُوَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا جَمِيْعًا وَلَيْسَ لَهٗ عِلَّةٌ.

''حضرت جعفر بن تمام بن عباس رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: کچھ لوگ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے یا آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے، میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم میرے

..... وسننها، باب السواك، ١/١٠٦، الرقم: ٢٨٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/١٩٦، الرقم: ٣٠٣٢، ٣٠٣٨، وأبو يعلى في المسند، ١٢/٧١، الرقم: ٦٧١٠، والحاكم في المستدرك، ١/٢٤٥، الرقم: ٥١٦ـ٥١٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٦٤، الرقم: ١٣٠١، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٣٦، الرقم: ١٤٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/٣٩٤، الرقم: ٤٨٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٦٢، الرقم: ٢٣٤٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٠٠، الرقم: ٣٢١، وابن جعفر الكتاني في نظم المتناثر/٥٤ـ

١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب الحرير في الحرب، ٣/١٠٦٩، الرقم: ٢٧٦٢، ومسلم في الصحيح، كتاب ـــ

پاس اس حال میں آئے ہو کہ تمہارے دانت (میل کچیل کے سبب) پیلے پڑے ہوئے ہیں، مسواک کیا کرو، اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں پڑنے کا خدشہ نہ ہوتا تو میں ان پر مسواک فرض کر دیتا جیسا کہ میں نے ان پر وضو فرض کیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام اَحمد، ابن ماجہ، نسائی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ تمام اِسناد بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ اور اس میں کوئی علّت نہیں ہے۔

١٤/١٤١. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ رضي الله عنهما فِي قَمِيْصٍ مِنْ حَرِيْرٍ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا.

..... اللباس والزينة، باب إباحة لبس الحرير للرجل إذا كان به حكة أو نحوها، ٣/١٦٤٦، الرقم: ٢٠٧٦، والنسائي في السنن، كتاب الزينة، باب الرخصة في لبس الحرير، ٨/٢٠٢، الرقم: ٥٣١٠-٥٣١١، وأيضًا في السنن الكبرى، ٥/٤٧٦، الرقم: ٩٦٣٥-٩٦٣٦، وأبو يعلى في المسند، ٦/٢٠، الرقم: ٣٢٤٩-٣٢٥٠، والطيالسي في المسند، ١/٢٦٥، الرقم:١٩٧٢، وأبو عوانة في المسند، ٥/٢٣٤، الرقم: ٨٥٢٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٢٦٨، الرقم: ٥٨٦٩-٥٨٧٣، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١٤/١٩٥-

١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب الحرير في الحرب، ٣/١٠٦٩، الرقم: ٢٧٦٣، ومسلم في الصحيح، كتاب اللباس والزينة، باب إباحة لبس الحرير للرجل إذا كان به حكة أو نحوها، ٣/١٦٤٧، الرقم: ٢٠٧٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٤٧٦، الرقم: ٩٦٣٧، وأبو يعلى في المسند، ٦/٢٠، الرقم: ٣٢٥١، والطيالسي في المسند، ١/٢٦٥، الرقم: ١٩٧٣، وأبو عوانة في المسند، ٥/٢٣٥، الرقم: ٨٥٢٩-

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت مرحمت فرما دی تھی (حالانکہ عام مسلمان مردوں کے لیے ریشم پہننا حرام ہے) کیوں کہ ان دونوں حضرات کے جسم پر خارش (الرجی) تھی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤٢/١٥. **عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ رضي الله عنهما شَكَوَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَعْنِي الْقَمْلَ فَأَرْخَصَ لَهُمَا فِي الْحَرِيْرِ فَرَأَيْتُهُ عَلَيْهِمَا فِي غَزَاةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ان دونوں حضرات نے بارگاہِ نبوت میں جوؤں کی شکایت کی، تو آپ ﷺ نے دونوں کو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت عطا فرما دی۔ ایک غزوہ میں، میں نے ان دونوں حضرات کو ریشمی کپڑے پہنے ہوئے دیکھا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤٣/١٦. **عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ شَكَى**

١٦: أخرجه البزار في المسند، ٣/٢٥٨، الرقم: ١٠٤٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/١٤٤۔

١٧-١٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب إذا جامع في رمضان ولم يكن له شيء فتصدق عليه فليكفر، ٢/٦٨٤، الرقم: ١٨٣٤، وأيضًا في كتاب كفارات الأيمان، باب متى تجب الكفارة على الغني والفقير، ٦/٢٤٦٧، الرقم: ٦٣٣١، وأيضًا في باب يعطي ــ

إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الدَّوَّابَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَلْبَسَ الْحَرِيْرَ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

''حضرت ابو سلمہ نے حضرت عبد الرحمٰن سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے جووں کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے انہیں (علاج اور حفاظتی تدبیر کے طور پر) ریشم پہننے کا حکم (اور اجازت عطا) فرما دی۔''

اِس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔

١٧/١٤٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكْتُ قَالَ: مَا لَكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ:

..... في الكفارة عشرة مساكين قريبًا كان أو بعيدًا، ٦/٢٤٦٨، الرقم: ٦٣٣٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب تغليظ تحريم الجماع في نهار رمضان على الصائم ووجوب الكفارة الكبرى فيه، ٢/٧٨١، الرقم: ١١١، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في كفارة الفطر في رمضان، ٣/١٠٢، الرقم: ٧٢٤، وقال: حديث أبي هريرة رضي الله عنه حديث حسن صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب كفارة من أتى أهله في رمضان، ٢/٣١٣، الرقم: ٢٣٩٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في كفارة من أفطر يوما من رمضان، ١/٥٣٤، الرقم: ١٦٧١، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٢١٢، الرقم: ٣١١٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٤١، الرقم: ٧٢٨٨، وأيضًا، ٦/٢٧٦، الرقم: ٢٦٤٠٢۔

لَا، فَقَالَ:

فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذَالِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيْهَا تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ؟ فَقَالَ: أَنَا، قَالَ: خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ: أَعَلٰى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَوَاللهِ، مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا، يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ، أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهٗ ثُمَّ قَالَ: أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٨/١٤٥. وَقَالَ أَبُوْ دَاوُدَ: زَادَ الزُّهْرِيُّ: وَإِنَّمَا كَانَ هٰذَا رُخْصَةً لَهٗ خَاصَّةً فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذَالِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ بُدٌّ مِنَ التَّكْفِيْرِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ اس نے عرض کیا: میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس (بطور کفارہ) آزاد کرنے کے لیے ایک گردن (یعنی غلام) ہے۔ اس نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم دو مہینوں کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ وہ عرض گزار ہوا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ کچھ دیر خاموش ہو رہے (راوی بیان کرتے ہیں کہ) اور ہم بھی وہیں موجود تھے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک عرق پیش کیا گیا جس میں

کھجوریں تھیں (عرق ایک پیمانہ ہے)۔ فرمایا: سائل کہاں ہے؟ وہ عرض گزار ہوا کہ میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں لے جا کر خیرات کر دو۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اپنے سے (بھی) زیادہ غریب پر؟ خدا کی قسم! ان دونوں سنگلاخ میدانوں کے درمیان (یعنی مدینہ منورہ میں) کوئی گھر ایسا نہیں جو میرے گھر سے زیادہ غریب ہو۔ تو آپ ﷺ مسکرا دیئے یہاں تک کہ پچھلے دانت مبارک نظر آنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: جاؤ اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو (تمہارا کفارہ ادا ہو جائے گا)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

''اور امام ابو داود نے فرمایا: امام زہری نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ یہ رخصت (حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف سے) اس آدمی کے لیے خاص تھی، پس آج اگر کوئی آدمی اس طرح روزہ توڑ لے تو اس کے لیے (شرعی) کفارہ ادا کرنا واجب ہے۔''

١٩/١٤٦. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ فَارِعِ أُجُمٍ حَسَّانَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: احْتَرَقْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ، قَالَتْ: وَذَاكَ فِي رَمَضَانَ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِجْلِسْ فَجَلَسَ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ فَأُتِيَ رَجُلٌ بِحِمَارٍ عَلَيْهِ غِرَارَةٌ فِيْهَا تَمْرٌ قَالَ: هٰذِهِ صَدَقَتِي يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ آنِفًا فَقَالَ: هَا هُوَ ذَا أَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ، قَالَ: وَأَيْنَ الصَّدَقَةُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِلَّا عَلَيَّ وَلِي فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا أَجِدُ أَنَا وَعِيَالِي شَيْئًا قَالَ: فَخُذْهَا

١٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٧٦، الرقم: ٢٦٤٠٢۔

تَعَالٰى فَأَخَذَهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے مکان کی بلند دیوار کے سائے تلے تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں جل گیا (یعنی تباہ ہو گیا)، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں نے روزے کی حالت میں اپنی اہلیہ سے ہم بستری کر لی ہے، حضرت عائشہ فرماتی ہیں: یہ رمضان کی بات ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ پس وہ لوگوں کی ایک طرف بیٹھ گیا، پھر ایک آدمی گدھا لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس گدھے پر ایک تھیلہ تھا جس میں کھجوریں تھیں، اس آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میری طرف سے صدقہ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی تھوڑی دیر پہلے آنے والا جلا ہوا

٢٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأضاحي، باب قول النبي ﷺ لأبي بردة بالجذع من المعز: ولن تجزي عن أحد بعدك، ٥/٢١١٢، الرقم: ٥٢٣٧، وأيضًا في باب الذبح بعد الصلاة، ٥/٢١١٣، الرقم: ٥٢٤٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الأضاحي، باب وقتها، ٣/١٥٥٣-١٥٥٤، الرقم: ١٩٦١، والنسائي في السنن، كتاب صلاة العيدين، باب الخطبة يوم العيد، ٣/١٨٢، الرقم: ١٥٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٨١، ٣٠٣، الرقم: ١٨٥٠٤، ١٨٧١٥، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٢٢٧، الرقم: ٥٩٠٦، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/١٧٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٣٦، الرقم: ١١٥٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣١١، الرقم: ٦٠٥٧-

آدمی کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں یہیں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تھیلہ لے لو اور اسے صدقہ کر دو، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کہاں صدقہ کروں درآنحالیکہ میں ہی اس صدقہ کا حق دار ہوں اور یہ میرے لیے ہی ہے۔ پس اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا! میں اور میرے گھر والے (کھانے پینے کے لیے) کوئی چیز نہیں پاتے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے تم ہی لے لو (تمہارا کفارہ ادا ہو جائے گا) سو اس نے وہ تھیلہ لے لیا۔'' اس حدیث کو امام اَحمد نے روایت کیا ہے۔

٢٠/١٤٧. عَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه قَالَ: ذَبَحَ أَبُوْ بُرْدَةَ رضي الله عنه قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَبْدِلْهَا قَالَ: لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ: اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت براء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عید کی نماز سے پہلے قربانی کر لی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اس کے بدلے دوسری قربانی دو۔ وہ عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) میرے پاس تو ایک چھ مہینے کا (بکری کا) بچہ ہے۔ شعبہ کا قول ہے کہ میرے خیال میں انہوں نے یہ بھی عرض کیا کہ وہ ایک سال کی بکری

٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب الأكل يوم النحر، ١/٣٢٥، الرقم:٩١١، وأيضًا في باب كلام الإمام والناس في خطبة العيد، ١/٣٣٤، الرقم: ٩٤١، وأيضًا في كتاب الأضاحي، باب ما يشتهي من اللحم يوم النحر، ٥/٢١١٠، الرقم: ٥٢٢٩، والنسائي في السنن، كتاب الضحايا، باب ذبح الضحية قبل الإمام، ٧/٢٢٣، الرقم: ٤٣٩٦، وأيضًا في السنن الكبرى، ٣/٦٠، الرقم: ٤٤٨٨، وأبو عوانة في المسند، ٥/٧٣، الرقم: ٧٨٣٦۔

سے بہتر ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی جگہ اسی کی قربانی دے دو لیکن تمہارے سوا کسی اور کے لیے ایسا کرنا جائز نہ ہوگا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۱/۱۴۸. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيْهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ مِنْ جِيْرَانِهٖ فَكَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَدَّقَهُ قَالَ: وَعِنْدِي جَذَعَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَا أَدْرِي أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی وہ دوبارہ قربانی کرے۔ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: (یا رسول اللہ!) اس روز گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے ہمسایوں کا ذکر کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کی تصدیق فرمائی۔ وہ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس بھیڑ کا ایک سالہ بچہ ہے جو مجھے گوشت والی دو بکریوں سے پیارا ہے۔ تو آپ ﷺ نے اسے (اس کی قربانی کی) اجازت مرحمت فرما دی۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ اجازت دوسروں کے

۲۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب الأكل يوم النحر، ۱/۳۲۵، الرقم: ۹۱۲، ۹٤۰، وأيضًا في كتاب الأضاحي، باب سنة الأضحية، ۵/۲۱۰۹، الرقم: ۵۲۲۵، والنسائي في السنن، كتاب الضحايا، باب ذبح الضحية قبل الإمام، ۷/۲۲۳، الرقم: ٤۳۹۵، وأيضًا في السنن الكبرى، ۳/٦۰، الرقم: ٤٤۸۷، وأبو يعلى في المسند، ۳/۲۲۵، الرقم: ۱٦٦۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/۲۸۳، الرقم: ۵۹۵۹۔

لیے بھی ہے یا نہیں۔'' اس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٤٩/٢٢. **عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ** رضي الله عنهما **قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ** ﷺ **يَوْمَ الْأَضْحٰى بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَالَ: مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَا نُسُكَ لَهُ. فَقَالَ أَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ خَالُ الْبَرَاءِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَإِنِّي نَسَكْتُ شَاتِي قَبْلَ الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَأَحْبَبْتُ أَنْ تَكُوْنَ شَاتِي أَوَّلَ مَا يُذْبَحُ فِي بَيْتِي فَذَبَحْتُ شَاتِي وَتَغَدَّيْتُ قَبْلَ أَنْ آتِيَ الصَّلَاةَ قَالَ: شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَإِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا لَنَا جَذَعَةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْنِ أَفَتَجْزِي عَنِّي قَالَ: نَعَمْ، وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى.**

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے عید الاضحیٰ کے روز نماز کے بعد خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور

٢٣-٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل القرآن، باب خيركم من تعلم القرآن وعلّمه، ٤/١٩١٩، الرقم:٤٧٤١، وأيضًا في باب القراءة عن ظهر القلب، ٤/١٩٢٠، الرقم: ٤٧٤٢، ومسلم في الصحيح، كتاب النكاح، باب الصداق وجواز كونه تعليم قرآن، ٢/١٠٤، الرقم: ١٤٢٥، والترمذي في السنن، كتاب النكاح، باب: (٢٣) منه، ٣/٤٢١، الرقم: ١١١٤، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب النكاح، باب في التزويج على العمل يعمل، ٢/٢٣٦، الرقم:٢١١١، والنسائي في السنن، كتاب ـــ

ہماری طرح

قربانی کی، اس کی قربانی درست ہوگئی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ نماز سے پہلے ہے۔ لہٰذا اس کی قربانی نہیں ہوئی۔ حضرت براء کے ماموں جان حضرت ابو بُردہ بن نیار عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میں نے اپنی بکری نماز سے پہلے ذبح کر لی، یہ جانتے ہوئے کہ یہ کھانے پینے کا دن ہے اور میں نے چاہا کہ سب سے پہلے ذبح ہونے والی بکری میرے گھر کی ہو۔ لہٰذا میں نے اپنی بکری ذبح کی اور نماز کے لیے حاضر ہونے سے پہلے اسے کھا بھی لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری بکری گوشت کھانے کے لیے ہوئی (قربانی کی نہیں)۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس ایک سالہ بھیڑ کا بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں سے بھی پیارا ہے کیا وہ مجھے کفایت کرے گا (یعنی اس بکری کے بدلہ میں دوبارہ قربانی کے لیے کافی ہوگا)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اور (یاد رکھو) تمہارے بعد کسی کو کفایت نہیں کرے گا (یعنی تمہارے علاوہ کسی اور کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا)۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور ابو یعلی نے روایت کی ہے۔

٢٣/١٥٠. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ﷺ فَقَالَ: مَا لِي فِي النِّسَاءِ

..... النكاح، باب ذكر أمر رسول الله ﷺ في النكاح وأزواجه وما أباح الله عزوجل لنبيه ﷺ وحظره على خلقه زيادة في كرامته وتنبيها الفضيلته، ٦/٥٤، الرقم: ٣٢٠٠، وأيضًا في باب الكلام الذي ينعقد به النكاح، ٦/٩١، الرقم: ٣٢٨٠، ٣٣٣٩، ٣٣٥٩، وابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب صداق النساء، ١/٦٠٨، الرقم: ١٨٨٩، ومالك في الموطأ، كتاب النكاح، باب ما جاء في صداق والحباء، ٢/٥٢٦، الرقم: ١٠٩٦، والشافعي في المسند/٢٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٣٠، ٣٣٦، الرقم: ٢٢٨٥٠، ٢٢٩٠١۔

مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ: زَوِّجْنِيهَا قَالَ: أَعْطِهَا ثَوْبًا قَالَ: لَا أَجِدُ قَالَ: أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ فَاعْتَلَّ لَهُ فَقَالَ: مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: كَذَا وَكَذَا قَالَ: فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٥١/٢٤. وفي رواية لأبي داود: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَقُمْ، فَعَلِّمْهَا عِشْرِيْنَ آيَةً وَهِيَ امْرَأَتُكَ.

''حضرت سہل بن سعد ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں ایک عورت حاضر ہو کر کہنے لگی کہ (یارسول اللہ!) بے شک میں خود کو اللہ تعالیٰ

٢٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب دخول الحرم ومكة بغير إحرام، ٢/٦٥٥، الرقم:١٧٤٩، وأيضًا في كتاب الجهاد والسير، ٣/١١٠٧، الرقم: ٢٨٧٩، وأيضًا في كتاب المغازي، باب أين ركز النبي ﷺ الرأية يوم الفتح، ٤/١٥٦١، الرقم: ٤٠٣٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب جواز دخول مكة بغير إحرام، ٢/٩٨٩، الرقم: ١٣٥٧، والترمذي في السنن، كتاب الجهاد، باب ما جاء في المغفر، ٤/٢٠٢، الرقم: ١٦٩٣، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب قتل الأسير ولا يعرض عليه الإسلام، ٣/٦٠، الرقم: ٢٦٨٥، والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب دخول مكة بغير إحرام، ٥/٢٠٠، الرقم: ٢٨٦٧، وأيضًا في السنن الكبرى، ٢/٣٨٢، الرقم: ٣٨٥٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٨٥، ٢٣١-٢٣٢، الرقم:١٢٩٥٥، ١٣٤٣٧، ١٣٤٦١، ١٣٥٤٢، وابن حبان في الصحيح، ٩/٣٧، الرقم: ٣٧٢١، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٢/٢٥٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٢٩، الرقم: ٩٠٣٤-

اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہبہ کرتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے تو عورتوں کی حاجت نہیں۔ تو ایک شخص نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تمہارے پاس اسے دینے کے لیے کپڑے ہیں؟ اس نے عرض کیا: میرے پاس تو کچھ نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کچھ نہ کچھ دو خواہ وہ لوہے کا چھلا (ring) ہی کیوں نہ ہو۔ اس نے (مفلسی کے باعث) اس سے بھی اپنی معذوری ظاہر کی۔ تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تمہیں قرآن کتنا یاد ہے؟ وہ عرض گزار ہوا: (یا رسول اللہ!) مجھے فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا میں نے تمہارے قرآن مجید (اسے سکھانے) کے عوض اس کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا ہے۔ (یعنی تم بطورِ حق مہر اسے قرآن پڑھنا سکھا دینا)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

''اور امام ابو داود کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو، اسے بیس آیات ہی (بطورِ حق مہر) سکھا دینا تو یہ آج سے تمہاری بیوی ہے۔''

۲۰/۱۵۲. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ

۲۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب لا يعذب بعذاب الله، ۳/۱۰۹۸، الرقم: ۲۸۵٤، والترمذي في السنن، كتاب الحدود، باب ما جاء في المرتد، ٤/٥٩، الرقم: ١٤٥٨، وأبو داود في السنن، كتاب الحدود، باب الحكم فيمن ارتد، ٤/١٢٦، الرقم: ٤٣٥١، والنسائي في السنن، كتاب تحريم الدم، باب الحكم في المرتد، ۷/۱۰۳، الرقم: ٤٠٥٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الحدود، باب المرتد عن دينه، ۲/۸٤۸، الرقم: ۲٥۳٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۳۲۲، الرقم: ۲۹٦۸، وابن حبان في الصحيح، ۱۰/۳۲۷، الرقم: ٤٤٧٥۔

الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ: اقْتُلُوْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح (مکہ) کے سال رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر لوہے کا خود تھا۔ جب آپ ﷺ نے اسے اتارا تو ایک شخص نے آ کر عرض کیا: (یارسول اللہ! آپ کا گستاخ) ابنِ خطل (جان بچانے کے لیے) کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے۔ (ہمارے لیے کیا حکم ہے کیونکہ حرم کعبہ میں کسی کو قتل کرنے کی اجازت نہیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے (وہیں) قتل کر دو۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٥٣/٢٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما **قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ: **مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ.**

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُمَا.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو (مسلمان) اپنا دین بدل لے (یعنی اس سے پھر جائے) اسے قتل کر دو۔''

٢٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فرض الحج مرة في العمر، ٢/٩٧٥، الرقم: ١٣٣٧، والترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء كم فرض الحج، ٣/١٧٨، الرقم: ٨١٤، والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب وجوب الحج، ٥/١١٠، الرقم: ٢٦١٩، وابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب فرض الحج، ٢/٩٦٣، الرقم: ٢٨٨٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٢٩، الرقم: ٢٥٠٨.

اس

حدیث کو امام بخاری، ترمذی، ابو داود، نسائی اور ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٥٤/٢٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، قَدْ فَرَضَ اللهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا. فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ، لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ. ثُمَّ قَالَ: ذَرُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے پس حج کیا کرو۔ ایک شخص نے

٢٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب التشديد في النياحة، ٢/٦٤٦، الرقم: ٩٣٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٨٨، الرقم: ١١٥٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٨٥، الرقم: ٢٠٨١٥، وأيضًا، ٦/٤٠٧، الرقم: ٢٧٣٣٩، وابن حبان في الصحيح، ٧/٤١٤، الرقم: ٣١٤٥، والحاكم في المستدرك، ١/٥٤٠، الرقم: ١٤١٤، وقال: هذا حديث صحيح، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٦/١١٤، الرقم: ٣٣٣٣، وابن راهويه في المسند، ٥/٢١٥، الرقم: ١٧، وقال: رجاله ثقات، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٦٢، الرقم: ٦٨٩٨۔

عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ تین مرتبہ اس نے یہی سوال کیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو (تم پر ہر سال حج) فرض ہو جاتا اور پھر تم اس کی طاقت نہ رکھتے۔ پھر فرمایا: میری اتنی ہی بات پر اکتفا کیا کرو جس پر میں تمہیں چھوڑ دوں، اس لیے کہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی بناء پر ہی ہلاک ہوئے تھے، لہٰذا جب میں تمہیں کسی شے کا حکم دوں تو بقدر استطاعت اسے بجا لایا کرو اور جب کسی شے سے منع کروں تو اسے چھوڑ دیا کرو۔‘‘

اسے امام مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٥٥/٢٨. عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رضي الله عنها **قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ: ﴿يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللهِ شَيْئًا﴾، ﴿وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ﴾** [الممتحنة، ٦٠: ١٢]، **قَالَتْ: كَانَ مِنْهُ النِّيَاحَةُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِلَّا آلَ فُلَانٍ فَإِنَّهُمْ كَانُوْا أَسْعَدُوْنِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا بُدَّ لِي مِنْ أَنْ أُسْعِدَهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ: **إِلَّا آلَ فُلَانٍ.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ’’مومن عورتیں اس بات پر آپ کی بیعت کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں

٢٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ٥/٦٣٩، الرقم: ٣٧٢٧، والبزار في المسند، ٤/٣٦، الرقم: ١١٩٧، وأبو يعلى في المسند، ٢/٣١١، الرقم: ١٠٤٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٦٥، الرقم: ١٣١٨١۔

ٹھہرائیں گی اور
(کسی بھی) امر شریعت میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی۔'' (اور جن کاموں سے منع کیا گیا) ان میں سے ایک کسی پر نوحہ اور بین کرنا بھی تھا تو حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں سوائے فلاں خاندان (کی اموات) کے کسی پر نوحہ نہیں کروں گی (اس کی مجھے رخصت عطا کردی جائے) کیونکہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں میرے ساتھ نوحہ کرنے میں تعاون کیا تھا، پس میرے لیے ضروری ہے کہ میں بھی ان کے ساتھ تعاون کروں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (انہیں خصوصی اجازت عطا کرتے ہوئے) فرمایا: (ٹھیک ہے) سوائے اس خاندان (پر نوحہ کرنے) کے (باقی کسی کے لیے اجازت نہیں)۔'' اسے امام مسلم، نسائی، اَحمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢٩/١٥٦. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ رضی الله عنه: يَا عَلِيُّ، لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنِبُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرُكَ. قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ: مَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُبًا غَيْرِي وَغَيْرِكَ.

٣٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما نهي عنه أن يقال عند حديث النبي ﷺ، ٣٨/٥، الرقم: ٢٦٦٤، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب تعظيم حديث رسول الله ﷺ والتغليظ على من عارضه، ٦/١، الرقم: ١٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٣٢/٤، الرقم: ١٧٢٣٣، والدارمي في السنن، ١٥٣/١، الرقم: ٥٨٦، والدار قطني في السنن، ٢٨٦/٤ـ ٢٨٧، الرقم: ٦٣،٥٨، والحاكم في المستدرك، ١٩١/١، الرقم:٣١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧٦/٧، الرقم: ١٣٢٢٠ـ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْ يَعْلٰى. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ حالتِ جنابت میں اس مسجد میں رہے۔ امام علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن صرد سے اس کا معنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ حالتِ جنابت میں کوئی اس مسجد کو بطور راستہ استعمال نہیں کرسکتا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، بزار اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

١٥٧/٣٠. عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا، هَلْ عَسٰى رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيْثُ عَنِّي وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى أَرِيْكَتِهِ فَيَقُوْلُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَلَالًا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَمَا حَرَّمَ اللهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا

٣١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما نهي عنه أن يقال عند حديث النبي ﷺ، ٥/٣٧، الرقم: ٢٦٦٣، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في لزوم السنة، ٤/٢٠٠، الرقم: ٤٦٠٥، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب تعظيم حديث رسول الله ﷺ والتغليظ على من عارضه، ١/٦، الرقم: ١٣، والشافعي في المسند /١٥١، ٢٣٣، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٢٠٩، والطبراني في المعجم الكبير،١/٣١٦، الرقم: ٩٣٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٧٦، الرقم: ١٣٢١٩۔

حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سن لو! عنقریب ایک آدمی کے پاس میری حدیث پہنچے گی اور وہ اپنی مسہری پر ٹیک لگائے بیٹھا ہوا کہے گا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب (ہی کافی ہے۔) ہم جو چیز اس میں حلال پائیں گے اسے حلال سمجھیں گے اور جو اس میں حرام پائیں گے اسے حرام سمجھیں گے جبکہ (جان لو!) رسول اللہ ﷺ کا کسی شے کو حرام قرار دینا بھی اللہ تعالیٰ کے حرام قرار دینے کی طرح ہی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، اَحمد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۱/۱۵۸. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ رضی اللہ عنہ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى أَرِيْكَتِهٖ يَأْتِيْهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهٖ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ: لَا نَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللهِ اتَّبَعْنَاهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۲: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في لزوم السنة، ٤/٢٠٠، الرقم: ٤٦٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٣٠، الرقم: ١٧٢١٣، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/١٣٧، الرقم: ١٠٦١، والمروزي في السنة،١/٧٠،١١١، الرقم: ٢٤٤، ٤٠٣، والخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/٨۔

''حضرت عبید اللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ بذریعہ اپنے والد، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تم میں سے کسی کو اس کی مسند پر ٹیک لگائے ہوئے نہ پاؤں کہ اس کے پاس ان امور میں سے، جن کا میں نے حکم دیا ہے یا جن سے میں نے منع کیا ہے، کوئی آمر آئے اور وہ کہے: ہم نہیں جانتے، ہم نے تو جو قرآن میں پایا اسی کی اتباع کی۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ ابو داود کے ہیں۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٥٩/٣٢. عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنَّهُ قَالَ: أَلَا إِنِّي أُوْتِيْتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ، أَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰى أَرِيْكَتِهِ يَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوْهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ أَلَا، لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوْهُ فَإِنْ لَمْ يَقْرُوْهُ فَلَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے

٣٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الخراج والإمارة والفيء، باب في تعشير أهل الذمة إذا اختلفوا بالتجارات، ٣/١٧٠، الرقم: ٣٠٥٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/١٨٤، الرقم: ٧٢٢٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢٠٤، الرقم: ١٨٥٠٥، والمروزي في السنة، ١/١١١، الرقم: ٤٠٥۔

ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آگاہ رہو کہ مجھے کتاب دی گئی ہے اور اس کے ساتھ اور بھی اسی جیسی چیز (یعنی حدیث پاک) اور خبردار ہو جاؤ، عنقریب ایک پیٹ بھرا شخص اپنی مسند سے ٹیک لگائے ہوئے کہے گا کہ تمہارے لیے صرف قرآن مجید ہے، لہٰذا جو اس میں حلال پاؤ اسے حلال سمجھو اور جو اس میں حرام پاؤ اسے حرام سمجھو۔ آگاہ رہو کہ میں تمہارے لیے گھریلو گدھے کو حلال قرار نہیں دیتا اور نہ درندوں میں سے کسی کو، اور نہ ذمی کے گرے پڑے ہوئے مال کو مگر جبکہ مالک اس کی ضرورت نہ سمجھے اور جب کوئی کسی قوم کے پاس مہمان بن کر جائے تو اس قوم پر اس کی مہمان نوازی لازم ہے۔ اگر وہ اس کی مہمان نوازی نہ کریں تو اپنی مہمان نوازی کے برابر ان سے (مال) لینے کا اسے حق ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، اَحمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٣/١٦٠. عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيَحْسَبُ أَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى أَرِيْكَتِهٖ قَدْ يَظُنُّ أَنَّ اللهَ لَمْ يُحَرِّمْ

٣٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأقضية، باب إذا علم الحاكم صدق الشاهد الواحد يجوز أن يحكم به، ٣/٣٠٨، الرقم: ٣٦٠٧، والنسائي في السنن، كتاب البيوع، باب التسهيل في ترك الإشهاد على البيع، ٧/٣٠١، الرقم: ٤٦٤٧، وأيضًا في السنن الكبرى، ٤/٤٨، الرقم: ٦٢٤٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢١٥، الرقم: ٢١٩٣٣، وعبد الرزاق في المصنف، ٨/٣٦٦، الرقم: ١٥٥٦٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤/٥٣٨، الرقم: ٢٢٩٣٣، والحاكم في المستدرك، ٢/٢١، الرقم: ٢١٨٧، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/١٤٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٣٧٩، الرقم: ٩٤٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٦٦، الرقم: ١٣١٨٢۔

شَيْئًا إِلَّا مَا فِي هٰذَا الْقُرْآنِ أَلَا، وَإِنِّي وَاللهِ، قَدْ وَعَظْتُ وَأَمَرْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرُ .....الحديث.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اپنی مسند پر ٹیک لگا کر یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز حرام قرار نہیں دی مگر وہی جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ خبردار ہو جاؤ، خدا کی قسم! میں نے نصیحت، امر یا نہی بیان کرتے ہوئے جو بھی کہا ان (سب کی شرعی حیثیت) بھی قرآن کریم کی طرح یا اس سے بھی زیادہ ہے .....الحدیث۔''

اس حدیث کو امام ابو داود، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣٤/١٦١. عَنْ عَمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ أَنَّ عَمَّهُ حَدَّثَهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابْتَاعَ فَرَسًا مِنْ أَعْرَابِيٍّ فَاسْتَتْبَعَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِيَقْضِيَهُ ثَمَنَ فَرَسِهِ فَأَسْرَعَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الْمَشْيَ وَأَبْطَأَ الْأَعْرَابِيُّ فَطَفِقَ رِجَالٌ يَعْتَرِضُوْنَ الْأَعْرَابِيَّ فَيُسَاوِمُوْنَهُ بِالْفَرَسِ وَلَا يَشْعُرُوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابْتَاعَهُ فَنَادَى الْأَعْرَابِيُّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِنْ كُنْتَ مُبْتَاعًا هٰذَا الْفَرَسَ وَإِلَّا بِعْتُهُ فَقَامَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حِيْنَ سَمِعَ نِدَاءَ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ: أَوْ لَيْسَ قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ؟ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: لَا، وَاللهِ، مَا بِعْتُكَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: بَلٰى، قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُوْلُ: هَلُمَّ شَهِيْدًا فَقَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ: أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَايَعْتَهُ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلٰى خُزَيْمَةَ فَقَالَ: بِمَ تَشْهَدُ؟ فَقَالَ: بِتَصْدِيْقِكَ يَا رَسُوْلَ

تَعَالٰی اللّٰهِ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهٗ بِاتِّفَاقِ الشَّيْخَيْنِ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عمارہ بن خزیمہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے چچا نے انہیں بتایا جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی اعرابی سے گھوڑا خریدا اور آپ ﷺ اسے ساتھ لے کے چلے تاکہ گھوڑے کی قیمت اسے ادا کردی جائے، آپ ﷺ نسبتاً تیزی سے چل رہے تھے اور اعرابی آہستہ آہستہ (چلتا ہوا تھوڑا پیچھے رہ گیا) تو اعرابی کو چند لوگ ملے جو اس سے گھوڑے کا سودا کرنے لگے اور انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ آپ ﷺ اس کا سودا کر چکے ہیں۔ چنانچہ اعرابی نے (زیادہ دام لینے کی لالچ میں) حضور ﷺ کو آواز دیتے ہوئے کہا: آپ اس گھوڑے کو خریدنا چاہتے ہیں تو خرید لیں ورنہ میں اسے فروخت کرتا ہوں تو اعرابی کی یہ آواز سن کر حضور ﷺ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: کیا میں نے اسے تم سے خرید نہیں لیا ہے؟ اعرابی نے کہا: خدا کی قسم! میں نے تو اسے آپ کے ہاتھوں فروخت نہیں کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں، میں نے تو اسے تم سے خرید لیا ہے۔ اعرابی نے کہنا شروع کر دیا: اچھا تو گواہ لے آیئے۔ (اتنی دیر میں وہاں لوگ بھی جمع ہو گئے جن میں حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے) تو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ

٣٥-٣٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأطعمة، باب في المضطر إلى الميتة، ٣/٣٥٨، الرقم: ٣٨١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٠٤، الرقم: ٢١٠٣١، والطيالسي في المسند، ١/١٠٥، الرقم: ٧٧٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٣٥٦، الرقم: ١٩٤١٩، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/١٦۔

نے کہا: (یا رسول اللہ!) میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے یہ گھوڑا خرید لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کس بنیاد پر گواہی دیتے ہو، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو سچا جانتے ہوئے (کہ آپ ﷺ ہی نے تو ہمیں راہِ خدا بھی دکھائی۔) تو حضور ﷺ نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دے دیا۔''

اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، اَحمد، عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے اور اس کے رجال بخاری و مسلم کے متفقہ ثقہ راوی ہیں۔

١٦٢/٣٥. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا نَزَلَ الْحَرَّةَ وَمَعَهُ أَهْلُهُ وَوَلَدُهُ فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ نَاقَةً لِي ضَلَّتْ فَإِنْ وَجَدْتَهَا فَأَمْسِكْهَا فَوَجَدَهَا فَلَمْ يَجِدْ صَاحِبَهَا فَمَرِضَتْ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ: انْحَرْهَا فَأَبٰى فَنَفَقَتْ فَقَالَتْ: اسْلُخْهَا حَتّٰى نُقَدِّدَ شَحْمَهَا وَلَحْمَهَا وَنَأْكُلَهُ فَقَالَ: حَتّٰى أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكَ غِنًى يُغْنِيكَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَكُلُوْهَا قَالَ: فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ: هَلَّا كُنْتَ نَحَرْتَهَا قَالَ: اسْتَحْيَيْتُ مِنْكَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالطَّيَالِسِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

١٦٣/٣٦. وفي رواية عنه: وَأَتٰى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَذَكَرَ لَهُ فَقَالَ: أَعِنْدَكُمْ مَا يُغْنِيكُمْ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَكُلُوْهَا وَكَانَتْ قَدْ مَاتَتْ قَالَ: فَأَكَلْنَا مِنْ وَدَكِهَا وَلَحْمِهَا وَشَحْمِهَا نَحْوًا مِنْ عِشْرِيْنَ يَوْمًا.

رَوَاهُ الطَّيَالِسِيُّ.

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے اہل وعیال کے ساتھ حرہ کے مقام پر ٹھہرا۔ (وہاں) اسے ایک شخص (ملا) اور کہا کہ میری اونٹنی گم ہو گئی ہے، اگر تمہیں ملے تو اسے پکڑ لینا۔ پھر (ایک دن) اسے اونٹنی مل گئی لیکن اس کا مالک نہ ملا، وہ اونٹنی بیمار پڑ گئی۔ اس کی بیوی نے اسے کہا کہ اسے ذبح کر لو۔ اس نے انکار کر دیا اور اسی طرح وہ اونٹنی مر گئی۔ عورت نے کہا کہ اس کی کھال اتار دو تاکہ ہم اس کی چربی اور گوشت کو پکا کر کھا لیں۔ اس نے کہا کہ جب تک میں حضور نبی اکرم ﷺ سے اجازت نہ لے لوں (یہ کام نہیں کروں گا کیونکہ مردار حرام ہے) پھر وہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس بارے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اس کے علاوہ گزارے کے لیے کوئی چیز ہے؟ اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) (کچھ) نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو (تمہیں خصوصی اجازت ہے) تم اسے کھا لو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد اس کا مالک آ گیا تو اس شخص نے اسے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ مالک نے کہا: تم نے اسے ذبح کیوں نہ کر لیا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے تم سے حیا آتی تھی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، اَحمد، طیالسی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

’’اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ وہ شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ ﷺ کے سامنے اپنا مسئلہ بیان کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو تمہیں اس (مردار گوشت) سے بے نیاز کر

٣٧-٣٨: أخرجه أبو يعلى في المسند، ١٣/٤٤٦، الرقم: ٧٤٤٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٢٢٨، الرقم: ١٩٤٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٣٥٦، الرقم: ١٩٤١٨، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ٢/١١٢، الرقم: ١٣٣٦۔

دے؟ اس نے عرض کیا: نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اسے کھا لو حالانکہ وہ مر چکی تھی؟ وہ شخص بیان کرتا ہے کہ پھر ہم نے تقریباً بیس دن اس کے گوشت اور چربی میں سے کھایا۔'' اس حدیث کو امام طیالسی نے روایت کیا ہے۔

١٦٤/٣٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: مَاتَتْ نَاقَةٌ لِأُنَاسٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ أَوْ غَيْرِهِمْ مِنَ الْحَيِّ وَكَانُوْا أَهْلَ بَيْتٍ مُحْتَاجِيْنَ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أَكْلِهَا فَرَخَّصَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَكْلِهَا فَكَفَتْهُمْ شَتْوَتَهُمْ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَيْهَقِيُّ.

١٦٥/٣٨. وفي رواية: عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: مَاتَتْ نَاقَةٌ بِالْحَرَّةِ إِلٰى جَنْبِهَا أَهْلُ بَيْتٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ مُحْتَاجُوْنَ فَرَخَّصَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَكْلِهَا فَكَانُوْا يَأْكُلُوْنَ مِنْهَا شِتَاهُمْ فَأَذَابُوْهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو سلیم یا اس کے علاوہ کسی اور قبیلہ کی اونٹنی مر گئی اور وہ لوگ (جن کی اونٹنی مر گئی تھی) بہت زیادہ محتاج لوگ تھے، تو

٣٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأطعمة، باب في أكل الطافي من السمك، ٣/٣٥٨، الرقم: ٣٨١٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيد، باب الطافي من صيد البحر، ٢/١٠٨١، الرقم: ٣٢٤٧، والدار قطني في السنن، ٤/٢٦٨-٢٦٩، الرقم: ٨-١٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢٥٥، الرقم: ١٨٧٦٧-١٨٧٦٩، وابن عبد البر في الاستذكار، ٥/٢٨٥-

٤٠: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الأطعمة، باب الكبد والطحال، ٢/١١٠٢، الرقم: ٣٣١٤، والشافعي في المسند /٣٤٠، وأحمد بن ـــ

انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اس (مردار اونٹنی) کا گوشت کھانے کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے انہیں اس کا گوشت کھانے کی خصوصی اجازت عنایت فرما دی۔ وہ لوگ سردی کے اس سارے موسم میں اس (مردہ اونٹنی کا) گوشت کھاتے رہے (یہاں تک کہ) اسے ختم کر دیا۔'' اس حدیث کو امام ابو یعلی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

''اور ایک روایت میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حرہ کے مقام پر ایک اونٹنی مر گئی، اس کے قریب ہی بنو سلیم قبیلہ کے ایک گھر والے تھے وہ لوگ بہت زیادہ محتاج تھے، تو حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس (مردار اونٹنی) کا گوشت کھانے کی خصوصی اجازت عطا فرما دی، پس وہ سردیوں کا تمام موسم اسے کھاتے رہے یہاں تک کہ انہوں

..... حنبل في المسند، ٢/٩٧، الرقم: ٥٧٢٣، والربيع في المسند، ١/٢٤٣، الرقم: ٦١٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٢٥٤، الرقم: ١١٢٨، ٩/٢٥٧، الرقم: ١٨٧٧٦، وأيضًا، ١٠/٧، الرقم: ١٩٤٨١، وأيضًا في شعب الإيمان، ٥/٢١، الرقم: ٥٦٢٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٨۔

٤١: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة و سننها، باب ما جاء في التوقيت في المسح للمقيم والمسافر، ١/١٨٤، الرقم: ٥٥٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢١٤ ـ ٢١٥، الرقم: ٢١٩٢٠، ٢١٩٣١، وابن حبان في الصحيح، ٤/١٥٨، الرقم: ١٣٢٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/١٦٢، الرقم: ١٨٦٤، وعبد الرزاق في المصنف، ١/٢٠٣، الرقم: ٧٩٠، وأيضًا في الأمالي في آثار الصحابة، ١/٧١، الرقم: ٩٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/٩٢، الرقم: ٣٧٥٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٢٧٧، الرقم: ١٢٣٤، والنيسابوري في الأوسط، ١/٤٣٨، الرقم: ٤٦٣، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ١/١٦١، الرقم: ٢١٩۔

نے اسے ختم کر دیا۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٦٦/٣٩. **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا أَلْقَى الْبَحْرُ أَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوْهُ وَمَا مَاتَ فِيْهِ وَطَفَا فَلَا تَأْكُلُوْهُ.** رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالدَّارَ قُطْنِيُّ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس (سمندری جانور) کو سمندر (باہر) پھینک دے یا جو کنارے پر پڑا ہو تو اسے کھا لیا کرو اور جو اس کے اندر ہی مر جائے اور خراب ہو جائے تو اسے مت کھایا کرو۔'' اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ اور دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

١٦٧/٤٠. **عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أُحِلَّتْ لَكُمْ مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ فَأَمَّا الْمَيْتَتَانِ فَالْحُوْتُ وَالْجَرَادُ. وَأَمَّا الدَّمَانِ فَالْكَبِدُ وَالطِّحَالُ.**

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالشَّافِعِيُّ. وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ: هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے دو مردار اور دو خون حلال کر دیے گئے ہیں۔ وہ دو مردار تو مچھلی اور ٹڈی ہیں، اور رہے دو خون تو وہ کلیجی اور تلی ہیں۔''

٤٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٩٤، الرقم: ١٨٦٢٥، وابن أبي شيبة في المصنف مختصرًا، ٥/١٩٥، الرقم: ٢٥١٥١، وأبو يعلى في المسند، ٣/٢٥٩، الرقم: ١٧٠٨، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٢٥٩، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٩/٣٧٥، الرقم: ٦٩٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/١٥١، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣/١٩٦، والعيني في عمدة القاري، ٨/١١۔

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، اَحمد اور شافعی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: یہ اسناد صحیح ہے۔

١٦٨/٤١. عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رضی الله عنه قَالَ: جَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثًا وَلَوْ مَضَى السَّائِلُ عَلٰى مَسْأَلَتِهٖ لَجَعَلَهَا خَمْسًا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

''حضرت خزیمہ بن ثابت رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مسافر کے لیے (موزوں پر مسح کی مدت کے لیے) تین روز مقرر فرمائے ہیں، اور اگر سائل درخواست کرتا رہتا تو شاید آپ ﷺ پانچ روز مقرر فرما دیتے۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، اَحمد، ابن ابی شیبہ اور عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

١٦٩/٤٢. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْلُوْنَ لَهٗ: لِمَ تَخَتَّمُ بِالذَّهَبِ وَقَدْ نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ؟ فَقَالَ الْبَرَاءُ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ يَدَيْهِ غَنِيْمَةٌ يَقْسِمُهَا سَبْيٌ وَخُرْثِيٌّ قَالَ: فَقَسَمَهَا حَتّٰى بَقِيَ هٰذَا الْخَاتَمُ فَرَفَعَ طَرْفَهٗ فَنَظَرَ إِلٰى أَصْحَابِهٖ ثُمَّ خَفَّضَ ثُمَّ رَفَعَ طَرْفَهٗ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ: أَيْ بَرَاءُ، فَجِئْتُهٗ حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَخَذَ الْخَاتَمَ فَقَبَضَ عَلٰى كُرْسُوْعِي ثُمَّ قَالَ: خُذِ الْبَسْ مَا كَسَاكَ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ، قَالَ: وَكَانَ الْبَرَاءُ يَقُوْلُ: كَيْفَ تَأْمُرُوْنِي أَنْ أَضَعَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْبَسْ مَا كَسَاكَ

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّحَاوِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ.

''حضرت محمد بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء ﷺ کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی اور لوگ آپ کو کہتے تھے کہ آپ سونے کی انگوٹھی کیوں پہنتے ہیں حالانکہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے؟ تو حضرت براء نے فرمایا: ایک مرتبہ جب ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے اور آپ ﷺ کے سامنے مال غنیمت، قیدی عورتیں اور بچے اور گھر کا ساز و سامان پڑا ہوا تھا، تو آپ ﷺ نے اس مال غنیمت کو تقسیم فرما دیا یہاں تک یہ انگوٹھی بچ گئی، تو آپ ﷺ نے اپنی نگاہ مبارک بلند فرمائی اور اپنے صحابہ کو دیکھا اور پھر نگاہ نیچے کر لی، پھر نگاہ مبارک اٹھائی، اپنے صحابہ کو دیکھا اور پھر نیچے کر لی، پھر تیسری بار نگاہ بلند فرمائی اور ان کی طرف دیکھا اور پھر فرمایا: اے براء! تو میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی لی اور میری انگلی پکڑی اور فرمایا: یہ لو، اسے پہن لو جو تجھے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے پہنائی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت براء ﷺ فرمایا کرتے تھے: تم مجھے کیسے اس انگوٹھی کے اتارنے کا حکم دیتے ہو جس کے بارے میں حضور ﷺ نے یہ فرمایا ہو کہ

٤٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٤، ٣٦٣، الرقم: ٢٠٣٠٢، ٢٣١٢٩، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٢/١٩٥، الرقم: ٩٤١، والعسقلاني في المطالب العالية، ٩/٥٣٧، الرقم: ٢٠٧٤، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٨٤، والشوكاني في نيل الأوطار، ٨/١٢۔

بَابٌ فِي أَنَّهُ ﷺ رَأَى رَبَّهُ تَعَالٰى بِعَيْنَيْهِ وَبِفُؤَادِهِ وَجَمَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ بَيْنَ الْكَلَامِ وَالرُّؤْيَةِ

﴿حضور ﷺ کا ظاہری چشمانِ مبارک اور قلبِ انور سے دیدارِ الٰہی کرنے اور اللہ تعالیٰ کا آپ کے لیے دیدار اور کلام کو ایک جگہ جمع فرما دینے کا بیان﴾

١/١٧١. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ؟ قَالَ: نُوْرٌ أَنّٰى أَرَاهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبَزَّارُ.

''حضرت ابو ذر رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نور ہے اور میں نے اُس کو جہاں سے بھی دیکھا وہ نور ہی نور ہے۔''

اِسے امام مسلم اور بزار نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب في قوله: نور أنى أراه وفي قوله: رأيت نورًا، ١/١٦١، الرقم: ١٧٨، والبزار في المسند، ٩/٣٦٢، الرقم: ٣٩٣١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/١٠، والعسقلاني في فتح الباري، ٨/٦٠٨۔

٢/١٧٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه: لَوْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: عَنْ أَيِّ شَيْءٍ كُنْتَ تَسْأَلُهُ؟ قَالَ: كُنْتُ أَسْأَلُهُ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ؟ قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ: قَدْ سَأَلْتُ، فَقَالَ: رَأَيْتُ نُوْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَنْدَه وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت عبد اللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اگر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا موقع ملا ہوتا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک چیز ضرور پوچھتا، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا پوچھتے؟ عرض کیا: میں پوچھتا: (یا رسول اللہ!) کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تھا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے نور کو دیکھا ہے۔''

اِسے امام مسلم، ابن مندہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣/١٧٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِرَسُوْلِ

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب في قوله: نور أنى أراه وفي قوله: رأيت نورا، ١/١٦١، الرقم: ١٧٨، وابن حبان في الصحيح، ١/٢٥٤، الرقم: ٥٨، وابن منده في الإيمان، ٢/٧٦٨، الرقم: ٧٧٢، وابن أبي عاصم في السنة، ١/١٩٢، الرقم: ٤٤١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/١٠-١١.

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قوله: وكلّم الله موسى تكليما، ٦/٣٧٣٠، ٢٧٣١، الرقم: ٧٠٧٩، وأبو عوانة في المسند، ١/١٣٦، ١٣٧، وابن منده في الإيمان، ٢/٧١٥، ٧١٦، الرقم: ٧١٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٣٦٠، الرقم: ١٥٧١، والطبري في جامع البيان، ١٥/٤-٥، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٤-٥.

اللهِ ﷺ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ وقال في رواية طويلة: حَتّٰى جَاءَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى وَدَنَا لِلْجَبَّارِ رَبِّ الْعِزَّةِ فَتَدَلّٰى حَتّٰى كَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى فَأَوْحَى اللهُ فِيْمَا أَوْحٰى إِلَيْهِ خَمْسِيْنَ صَلَاةً عَلٰى أُمَّتِكَ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثُمَّ هَبَطَ حَتّٰى بَلَغَ مُوْسٰى فَاحْتَبَسَهُ مُوْسٰى فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَاذَا عَهِدَ إِلَيْكَ رَبُّكَ؟ قَالَ: عَهِدَ إِلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذَالِكَ فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ وَعَنْهُمْ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ ﷺ إِلٰى جِبْرِيْلَ كَأَنَّهُ يَسْتَشِيْرُهُ فِي ذَالِكَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ جِبْرِيْلُ أَنْ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَعَلَا بِهِ إِلَى الْجَبَّارِ فَقَالَ: وَهُوَ مَكَانَهُ يَا رَبِّ، خَفِّفْ عَنَّا فَإِنَّ أُمَّتِي لَا تَسْتَطِيْعُ هٰذَا فَوَضَعَ عَنْهُ عَشْرَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى مُوْسٰى فَاحْتَبَسَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُرَدِّدُهُ مُوْسٰى إِلٰى رَبِّهِ حَتّٰى صَارَتْ إِلٰى خَمْسِ صَلَوَاتٍ ثُمَّ احْتَبَسَهُ مُوْسٰى عِنْدَ الْخَمْسِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، وَاللهِ، لَقَدْ رَاوَدْتُ بَنِي إِسْرَائِيْلَ قَوْمِي عَلٰى أَدْنٰى مِنْ هٰذَا فَضَعُفُوْا فَتَرَكُوْهُ فَأُمَّتُكَ أَضْعَفُ أَجْسَادًا وَقُلُوْبًا وَأَبْدَانًا وَأَبْصَارًا وَأَسْمَاعًا فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ كُلَّ ذَالِكَ يَلْتَفِتُ النَّبِيُّ ﷺ إِلٰى جِبْرِيْلَ لِيُشِيْرَ عَلَيْهِ وَلَا يَكْرَهُ ذَالِكَ جِبْرِيْلُ فَرَفَعَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ فَقَالَ: يَا رَبِّ، إِنَّ أُمَّتِي ضُعَفَاءُ أَجْسَادُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ وَأَسْمَاعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَأَبْدَانُهُمْ فَخَفِّفْ عَنَّا فَقَالَ الْجَبَّارُ: يَا مُحَمَّدُ، قَالَ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: إِنَّهُ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ كَمَا فَرَضْتُهُ عَلَيْكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ قَالَ:

فَكُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا فَهِيَ خَمْسُوْنَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ وَهِيَ خَمْسٌ عَلَيْكَ فَرَجَعَ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ: كَيْفَ فَعَلْتَ؟ فَقَالَ: خَفَّفَ عَنَّا أَعْطَانَا بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا قَالَ مُوْسٰى: قَدْ وَاللهِ، رَاوَدْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلٰى أَدْنٰى مِنْ ذَالِكَ فَتَرَكُوْهُ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ أَيْضًا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا مُوْسٰى، قَدْ وَاللهِ، اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي مِمَّا اخْتَلَفْتُ إِلَيْهِ قَالَ: فَاهْبِطْ بِاسْمِ اللهِ قَالَ: وَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ..... الحديث. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَنْدَه وَأَبُوْ عَوَانَةَ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس رات حضور نبی اکرم ﷺ کو خانہ کعبہ سے معراج کروائی گئی –اِس کے بعد وہ طویل روایت میں بیان کرتے ہیں– یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ کا مقام آ گیا۔ پھر آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے نزدیک ہوئے، پھر اور قریب ہوئے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے دو کمان کا فاصلہ رہ گیا یا اِس سے بھی کم۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر جو چاہی وحی فرمائی اور آپ ﷺ کی اُمت پر رات دن میں روزانہ پچاس نمازوں کی وحی فرمائی گئی۔ پھر آپ ﷺ نیچے اُترے یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کو روک کر کہا، اے محمد! آپ کے رب نے آپ سے کیا عہد لیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے روزانہ پچاس نمازوں کا عہد لیا گیا ہے۔ اُنہوں نے کہا: آپ کی اُمت سے یہ نہیں ہو سکے گا، لہٰذا واپس جائیے اور اس میں اپنے رب سے کمی کروائیے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی طرف دیکھا گویا آپ ﷺ اُن سے مشورہ فرما رہے تھے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اشارہ کیا کہ اگر آپ چاہیں تو ضرور ایسا کریں۔ پھر آپ ﷺ کو اُوپر لے گئے یعنی پہلی جگہ پر اور عرض گزار ہوئے: اے رب! ہم سے کمی فرما کیونکہ میری اُمت اتنی طاقت نہیں

رکھتی۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے دس نمازوں کی کمی فرما دی۔ پھر آپ ﷺ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس لوٹے تو اُنہوں نے آپ کو روک لیا۔ پس برابر حضرت موسیٰ علیہ السلام آپ کو بارگاہ الٰہیہ کی طرف لوٹاتے رہے یہاں تک کہ تعداد پانچ نمازوں تک آ پہنچی۔ پانچ نمازوں پر بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کو روکا اور کہا کہ اے محمد! میں اپنی قوم بنی اسرائیل کو اس سے کم نمازوں پر آزما چکا ہوں تو وہ کمزور پڑ گئے اور چھوڑ بیٹھے تھے، جبکہ آپ کی اُمت تو جسمانی، قلبی، بدنی، نظری اور سمعی لحاظ سے بہت کمزور ہے۔ لہٰذا واپس جا کر اپنے رب سے اور کمی کروائیے۔ حضور نبی اکرم ﷺ ہر دفعہ حضرت جبرائیل کی طرف مشورے کی غرض سے دیکھتے تھے اور حضرت جبرائیل اس کو ناپسند نہیں فرماتے تھے۔ پس پانچویں دفعہ بھی آپ ﷺ کو اُوپر لے گئے۔ عرض گزار ہوئے: اے رب! میری اُمت جسمانی، قلبی، سمعی اور بدنی لحاظ سے کمزور ہے، لہٰذا ہمارے لیے اور کمی فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! آپ ﷺ عرض گزار ہوئے کہ میں حاضر و مستعد ہوں۔ فرمایا: میرے نزدیک یہ بات بدلا نہیں کرتی جیسا کہ میں نے آپ پر اُم الکتاب میں فرض کیا ہے۔ پس یہ ثواب کے لحاظ سے لوح محفوظ میں پچاس ہیں اور پڑھنے کے لیے تم پر پانچ فرض ہیں۔ پس آپ ﷺ حضرت موسیٰ کی طرف لوٹے۔ اُنہوں نے پوچھا: آپ نے کیا کیا؟ کہا کہ ہمارے لیے یہ کمی فرمائی گئی کہ ہمیں ہر نیکی کا ثواب دس گنا عطا فرمایا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: خدا کی قسم! میں اس سے کم نمازوں پر بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں، پھر بھی وہ چھوڑ بیٹھے تھے لہٰذا اپنے رب کی طرف جائیے اور مزید کمی کروائیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے موسیٰ! خدا کی قسم مجھے اپنے رب کے حضور بار بار جانے کے باعث اب شرم آتی ہے۔ تو انہوں نے کہا: تب اللہ کا نام لے کر اُتر جائیے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو مسجد حرام میں تھے۔‘‘

اِسے امام بخاری، ابن مندہ اور ابوعوانہ نے روایت کیا ہے۔

١٧٤/٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه: لَوْ أَدْرَكْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم لَسَأَلْتُهُ. فَقَالَ: عَمَّا كُنْتَ تَسْأَلُهُ؟ قُلْتُ: أَسْأَلُهُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله وسلم رَبَّهُ؟ فَقَالَ: قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ: نُوْرٌ أَنّٰى أَرَاهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اگر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک بات پوچھتا۔ اُنہوں نے فرمایا: کیا بات پوچھتے؟ میں نے کہا میں پوچھتا: (یا رسول اللہ!) کیا آپ نے اپنے رب کا دیدار کیا ہے؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے پوچھا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نور ہے اور میں نے اُسے جہاں سے بھی دیکھا وہ نور ہی نور ہے۔''

اِسے امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

١٧٥/٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه: لَوْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لَسَأَلْتُهُ قَالَ: وَمَا كُنْتَ تَسْأَلُهُ؟ قَالَ: كُنْتُ أَسْأَلُهُ هَلْ رَأَى رَبَّهُ عزوجل قَالَ: فَإِنِّي قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ: قَدْ رَأَيْتُهُ، نُوْرًا أَنّٰى أَرَاهُ.

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة النجم، ٣٩٦/٥، الرقم: ٣٢٨٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٧٠/٥، الرقم: ٢١٥٣٧.

٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٤٧/٥، الرقم: ٢١٣٥١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢٥٣/٤.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن شقیق سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اگر میں حضور نبی اکرم ﷺ کو پاتا تو آپ ﷺ سے ایک بات ضرور پوچھتا۔ اُنہوں نے فرمایا: کیا بات پوچھتے؟ میں نے عرض کیا: میں پوچھتا: (یا رسول اللہ!) کیا آپ نے اپنے رب کا دیدار کیا ہے؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے پوچھا تھا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے اور بے شک میں نے جہاں سے بھی دیکھا وہ نور ہی نور ہے۔‘‘

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٦/١٧٦. عَنْ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ اللهَ قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسٰى عليهما السلام. فَكَلَّمَ مُوْسٰى عليه السلام مَرَّتَيْنِ وَرَآهُ مُحَمَّدٌ ﷺ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی رؤیت (دیدار) اور اپنے کلام کو حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان تقسیم فرمایا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ دو مرتبہ کلام فرمایا اور محمد مصطفیٰ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دو مرتبہ دیکھا۔‘‘ اِسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة والنجم، ٥/٣٦٨، الرقم: ٣٢٧٨، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٢٩، الرقم: ٤٠٩٩، وعبد الله بن أحمد في السنة، ١/٢٨٦، الرقم: ٥٤٨، ورجاله ثقات، وابن راهويه في المسند، ٣/٧٩٠، الرقم: ١٤٢١، وابن النجاد في الرد على من يقول القرآن مخلوق، ١/٣٧، الرقم: ١٧۔

١٧٧/٧. **عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: رَأَى مُحَمَّدٌ ﷺ رَبَّهُ. قُلْتُ: أَلَيْسَ اللهُ يَقُوْلُ: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ، وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ﴾؟ [الأنعام، ٦: ١٠٣]، قَالَ: وَيْحَكَ ذَاكَ إِذَا تَجَلّٰى بِنُوْرِهِ الَّذِي هُوَ نُوْرُهُ، وَقَالَ: أُرِيَهُ مَرَّتَيْنِ.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا۔ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: ''نگاہیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں اور وہ سب نگاہوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے''؟ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم پر افسوس ہے یہ تو اُس وقت ہے جب وہ اپنے ذاتی نور سے جلوہ گر ہو۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو جلوۂ خدا دو مرتبہ دکھایا گیا ہے۔'' اِسے ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

١٧٨/٨. **عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّهُ سُئِلَ: هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ ﷺ رَبَّهُ؟ قَالَ: نَعَمْ رَأَى كَانَ قَدَمَيْهِ عَلٰى خُضْرَةٍ دُوْنَهُ سِتْرٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ. فَقُلْتُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، أَلَيْسَ يَقُوْلُ اللهُ: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ**

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة النجم، ٥/٣٩٥، الرقم: ٣٢٧٩، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٣/٥٢١، الرقم: ٩٢٠، والعسقلاني في فتح الباري، ٨/٦٠٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٢٥١.

٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٣٤٦، الرقم: ٣٢٣٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٧/٥٧٠.

وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ﴾ [الأنعام، ٦: ١٠٣]؟ قَالَ: يَا لَا أُمَّ لَكَ ذَاكَ نُوْرُهُ وَهُوَ نُوْرُهُ إِذَا تَجَلَّى بِنُوْرِهِ لَا يُدْرِكُهُ شَيْءٌ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت عکرمہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اُن سے پوچھا گیا: کیا حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، اور اُس کے قدم (اُس کی شان کے لائق) سرسبز و شاداب جگہ پر تھے۔ جس کے سامنے موتیوں کا ایک پردہ تھا تو میں نے عرض کیا: اے ابن عباس! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: ''نگاہیں اُس کا احاطہ نہیں کر سکتیں اور وہ سب نگاہوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے''؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے، تیری ماں نہ رہے! یہ اُس کے نور کے بارے میں ہے کیونکہ اُس کا نور جب اپنی روشنی کے ساتھ جلوہ افروز ہوتا ہے تو اُسے کوئی چیز نہیں پا سکتی۔'' اِسے امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٩/١٧٩. عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ نَهَرًا وَرَأَيْتُ وَرَاءَ النَّهَرِ حِجَابًا وَرَأَيْتُ وَرَاءَ الْحِجَابِ نُوْرًا، لَمْ أَرَ غَيْرَ ذَالِكَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

''حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: (یا رسول اللہ!) کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک نہر دیکھی، نہر کے پیچھے ایک پردہ دیکھا اور اُس پردے کے پیچھے میں نے ایک نور

٩: أخرجه ابن أبي حاتم في تفسير القرآن العظيم، ١٠/٣٣١٩، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٢٥١، والسيوطي في الدر المنثور، ٧/٦٤٨.

دیکھا۔ اِس کے علاوہ اور کچھ نہیں دیکھا۔‘‘

اسے امام ابن ابی حاتم اور حافظ ابن کثیر نے روایت کیا ہے۔

١٠/١٨٠. عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ عِكْرِمَةَ ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىo﴾ [النجم، ٥٣: ١١]، فَقَالَ عِكْرِمَةُ: تُرِيْدُ أَنْ أُخْبِرَكَ أَنَّهُ قَدْ رَأَهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: قَدْ رَأَهُ، ثُمَّ قَدْ رَأَهُ. قَالَ: فَسَأَلْتُ عَنْهُ الْحَسَنَ فَقَالَ: رَأَى جَلَالَهُ وَعَظَمَتَهُ وَرِدَاءَهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

’’حضرت عباد بن منصور رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىo﴾ ’’(اُن کے) دل نے اُس کے خلاف نہیں جانا جو (اُن کی) آنکھوں نے دیکھاo‘‘ کی تفسیر کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہیں اس بات کے بارے میں بتاؤں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا تھا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ اُنہوں نے فرمایا: ہاں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا تھا، ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا تھا۔ حضرت عباد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو اُنہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے جلال، عظمت اور اللہ تعالیٰ کی چادرِ رحمت کو دیکھا۔‘‘ اِسے امام ابن ابی حاتم اور حافظ ابن کثیر نے روایت کیا ہے۔

١١/١٨١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي قَوْلِ اللهِ: ﴿وَلَقَدْ رَآهُ

١٠: أخرجه ابن أبي حاتم في تفسير القرآن العظيم، ١٠/٣٣١٨، ٣٣١٩، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٢٥١۔

١١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة النجم، ٥/٣٩٥، الرقم: ٣٢٨٠، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٣/٥١٥، ٥١٦، الرقم: ٩٠٦، والطبري في جامع البيان، ٢٧/٥٢، والسيوطي في الدر المنثور، ٧/٥٦٩۔

نَزْلَةً أُخْرَى ○ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى○﴾ [النجم، ٥٣: ١٣، ١٤]، ﴿فَأَوْحٰى إِلٰى عَبْدِهٖ مَا أَوْحٰى○﴾ [النجم، ٥٣: ١٠]، ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى○﴾ [النجم، ٥٣: ٩]، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: قَدْ رَآهُ النَّبِيُّ ﷺ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے ان فرامین ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً أُخْرَى○ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى○﴾ ''اور بے شک انہوں نے تو اُس (جلوۂ حق) کو دوسری مرتبہ (پھر) دیکھا (اور تم ایک بار دیکھنے پر ہی جھگڑ رہے ہو)○ سِدرۃ المنتھیٰ کے قریب○''، ﴿فَأَوْحٰى إِلٰى عَبْدِهٖ مَا أَوْحٰى○﴾ ''پس (اُس خاص مقامِ قُرب و وصال پر) اُس (اللہ) نے اپنے عبد (محبوب) کی طرف وحی فرمائی جو (بھی) وحی فرمائی○''، ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى○﴾ ''پھر (جلوۂ حق اور حبیبِ مکرّم ﷺ میں صرف) دو کمانوں کی مقدار فاصلہ رہ گیا یا (اِنتہائے قرب میں) اس سے بھی کم (ہوگیا)○'' کے بارے میں روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا ہے۔'' اِسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

١٢/١٨٢. عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما كَعْبًا بِعَرَفَةَ، فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتّٰى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: إِنَّا بَنُوْ هَاشِمٍ. فَقَالَ كَعْبٌ: إِنَّ اللهَ قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ

١٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة النجم، ٥/٣٩٤، الرقم: ٣٢٧٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٣٣، الرقم: ٣١٨٣٨، والطبري في جامع البيان، ٢٧/٥١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٢٥١ ـ

مُحَمَّدٍ وَمُوْسٰى، فَكَلَّمَ مُوْسٰى مَرَّتَيْنِ وَرَآهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت شعبی رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی الله عنهما نے عرفات میں حضرت کعب سے ملاقات کی اور اُن سے کوئی بات دریافت کی، اِس پر حضرت کعب رضی الله عنه نے اتنے زور سے نعرہ تکبیر بلند کیا کہ پہاڑ گونج اُٹھے۔ حضرت ابن عباس رضی الله عنهما نے فرمایا: ہم بنو ہاشم ہیں۔ حضرت کعب رضی الله عنه نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنا دیدار و کلام حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان تقسیم فرمایا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے شرفِ ہم کلامی حاصل کیا اور دو ہی مرتبہ حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوئے۔''

اِسے امام ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٣/١٨٣. وفي رواية عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما كَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيءٍ فَكَبَّرَ حَتّٰى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّا بَنُوْ هَاشِمٍ نَزْعَمُ أَنْ نَقُوْلَ: إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ رَأَى رَبَّهُ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ كَعْبٌ: إِنَّ اللهَ قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسٰى فَرَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ مَرَّتَيْنِ وَكَلَّمَ مُوْسٰى مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ السُّيُوْطِيُّ.

''حضرت شعبی رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی الله عنهما نے عرفات میں حضرت کعب رضی الله عنه سے ملاقات کی اور اُن سے کوئی بات دریافت کی، اِس پر حضرت کعب رضی الله عنه نے اتنے زور سے نعرہ تکبیر بلند کیا کہ پہاڑ گونج اُٹھے۔ حضرت عبد اللہ

١٣: أخرجه السيوطي في الدر المنثور، ٧/٥٦٩۔

بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم بنوہاشم ہیں۔ ہمارا خیال یہ ہے کہ ہمیں یہ کہنا چاہئے: بے شک حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب کو دو مرتبہ دیکھا ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنا دیدار و کلام حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان تقسیم فرمایا ہے۔ سو حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب کو دو مرتبہ دیکھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے شرفِ ہم کلامی حاصل کیا۔'' اِسے امام سیوطی نے روایت کیا ہے۔

١٤/١٨٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَتَعْجَبُوْنَ أَنْ تَكُوْنَ الْخِلَّةُ لِإِبْرَاهِيْمَ وَالْكَلَامُ لِمُوْسٰى وَالرُّؤْيَةُ لِمُحَمَّدٍ؟

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ مَنْدَه وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الرُّؤْيَةِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کیا تم یہ بات پسند کرتے ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ کی دوستی ہو، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے اللہ

١٤: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، باب قوله تعالٰى: ما كذب الفؤاد وما رأى، ٦/٤٧٢، الرقم: ١١٥٣٩، وأيضًا، ٢/٣٠٩، ٥٠٩، الرقم: ٣١١٤، ٣٧٤٧، وابن منده في الإيمان، ٢/٧٦١، الرقم: ٧٦٢، وابن أبي عاصم في السنة، ١/١٩٢، الرقم: ٤٤٢، والحاكم في المستدرك، ١/١٣٣، الرقم: ٢١٦، والدار قطني في رؤية الله، ١/١٨٤، ١٨٩، الرقم: ٢٩٣، ٣١٢، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٣/٥١٥، الرقم: ٩٠٥، والزركشي في الإجابة، ١/٩٥، الرقم: ٩٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦/٢١٥، وأيضًا، ٦١/١٠٤، والعسقلاني في فتح الباري، ٨/٦٠٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٢٥١، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/٣۔

تعالیٰ کے ساتھ کلام فرمانا اور حضرت محمد ﷺ کے لیے اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو؟‘‘

اِسے امام نسائی، حاکم، ابن مندہ اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

١٥/١٨٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: رَأَى مُحَمَّدٌ ﷺ رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ مَرَّتَيْنِ: مَرَّةً بِبَصَرِهِ وَمَرَّةً بِفُؤَادِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے رب کو دو بار دیکھا: ایک بار جسمانی آنکھ سے اور ایک بار دل سے۔‘‘

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٦/١٨٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَأَيْتُ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔‘‘

اِسے امام احمد اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

١٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٩٠، الرقم: ١٢٥٦٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٧٩، والسيوطي في الدر المنثور، ٧/٥٦٩۔

١٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٨٥، الرقم: ٢٥٨٠، وأيضًا، ١/٢٩٠، الرقم: ٢٦٣٤، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٣/٥١٣، الرقم: ٨٩٦، وابن أبي عاصم في السنة، ١/١٨٨، الرقم: ٤٣٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/ ٧٨،والعيني في عمدة القاري، ١٥/١٤٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٢٥١۔

١٧/١٨٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَبَّهُ بِعَيْنِهِ.

رَوَاهُ السُّيُوْطِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے رب کو اپنی آنکھوں سے دیکھا'' اِسے امام سیوطی نے روایت کیا ہے۔

١٨/١٨٨. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: رَأَى مُحَمَّدٌ ﷺ رَبَّهُ.

رَوَاهُ السُّيُوْطِيُّ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا'' اِسے امام سیوطی نے روایت کیا ہے۔

١٩/١٨٩. قَالَ الْبَغَوِيُّ: ذَهَبَ جَمَاعَةٌ إِلٰى أَنَّهُ رَآهُ بِعَيْنِهِ. وَهُوَ قَوْلُ أَنَسٍ وَالْحَسَنِ وَعِكْرِمَةَ. رَوَاهُ الْبَغَوِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

''امام بغویؒ فرماتے ہیں: ایک جماعت نے اس قول کو اختیار کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ رب العزت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور یہ قول حضرت انس، حضرت حسن بصری اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہم کا ہے۔''

اِسے امام بغوی اور حافظ ابن کثیر نے روایت کیا ہے۔

١٧: أخرجه السيوطي في الدر المنثور، ٧/٥٦٩۔

١٨: أخرجه السيوطي في الدر المنثور، ٧/٥٦٩۔

١٩: أخرجه البغوي في معالم التنزيل، ٤/٢٤٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٢٥٠۔

١٩٠/٢٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ: أَحْسِبُهُ قَالَ فِي الْمَنَامِ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هَلْ تَدْرِي فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ أَوْ قَالَ: فِي نَحْرِي. فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ. قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هَلْ تَدْرِي فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فِي الْكَفَّارَاتِ. وَالْكَفَّارَاتُ: اَلْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَإِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ. وَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ. قَالَ: وَالدَّرَجَاتُ إِفْشَاءُ السَّلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ

٢٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة صٓ، ٥/٣٦٦، الرقم: ٣٢٣٣، ومالك في الموطأ، كتاب القرآن، باب العمل في الدعاء، ١/٢١٨، الرقم: ٥٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٦٨، الرقم: ٣٤٨٤، ٥/٢٤٣، الرقم: ٢٢١٦٢، والحاكم في المستدرك، ١/٧٠٨، الرقم: ١٩٣٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٠٩، الرقم: ٢١٦، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢٢٨، الرقم: ٦٨٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٥٩، الرقم: ٥٩١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٧٧۔

وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَمَالِكٌ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آج رات میرا رب میرے پاس (اپنی شان کے لائق) نہایت حسین صورت میں آیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ فرمایا: خواب میں آیا اور فرمایا: یا محمد! کیا آپ جانتے ہیں کہ عالمِ بالا کے فرشتے کس بات میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں نہیں جانتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا اور میں نے اپنے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس کی۔ (راوی کو شک ہے کہ حضور ﷺ نے بين ثدي فرمایا یا في نحري فرمایا) اور میں وہ سب کچھ جان گیا جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پھر پوچھا: اے محمد! کیا آپ جانتے ہیں کہ عالمِ بالا کے فرشتے کس بات میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ہاں رب جانتا ہوں کفارات کے بارے میں بحث کر رہے ہیں اور کفارات یہ ہیں: نماز کے بعد مسجد میں ٹھہرنا، باجماعت نماز کے لیے (مساجد کی طرف) پیدل چل کر جانا اور مشقت کے وقت کامل وضو کرنا۔ جس نے ایسا کیا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہا اور اسے بھلائی پر ہی موت آئی، وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو گا جیسے پیدائش کے وقت تھا۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! جب آپ نماز ادا کر چکیں تو یہ دعا مانگیں: اے اللہ! میں تجھ سے اچھے اعمال کے اپنانے، برے اعمال کو چھوڑنے اور مساکین کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو آزمانے کا ارادہ کرے تو مجھے اس سے پہلے ہی بغیر آزمائے اپنے پاس بلا لے۔ درجات یہ ہیں سلام کا پھیلانا، کھانا کھلانا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔''

اِسے امام ترمذی، مالک اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے، جب کہ امام حاکم نے بھی اِسے صحیح قرار دیا ہے۔

١٩١/٢١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَتَانِي رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّ وَسَعْدَيْكَ قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قُلْتُ: رَبِّ لَا أَدْرِي. فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّ وَسَعْدَيْكَ قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قُلْتُ: فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ وَفِي نَقْلِ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَإِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكْرُوْهَاتِ وَانْتِظَارِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَمَنْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (معراج کی رات) میرا رب میرے پاس (اپنی شان کے لائق) نہایت حسین صورت میں آیا اور فرمایا: یا محمد! میں نے عرض کیا: میرے پروردگار! میں حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں۔ فرمایا: عالمِ بالا کے فرشتے کس بات میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں نہیں جانتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا اور میں نے اپنے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس کی اور میں وہ

٢١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة صٓ، ٥/٣٦٧، الرقم: ٣٢٣٤۔

سب کچھ جان گیا جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کیا: اے رب! میں حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں۔ عالمِ بالا کے فرشتے کس بات میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کفارات، درجات، مساجد کی طرف چل کر جانے، تکلیف و مشقت کے وقت کامل وضو کرنے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں (بچے کرتے ہیں)۔ جس نے اِن اعمال کی حفاظت کی اُس نے زندگی بھی اچھی گزاری اور اُس کی موت بھی بہتر ہو گی اور وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوگا جیسے پیدائش کے دن تھا۔'' اِسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٢٢/١٩٢. **عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی الله عنه قَالَ: احْتُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاءَى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيْعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَتَجَوَّزَ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهِ فَقَالَ لَنَا: عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا أَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ إِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنِّي سَأُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِي عَنْكُمُ الْغَدَاةَ أَنِّي قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِي فَنَعَسْتُ فِي صَلَاتِي فَاسْتَثْقَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي رَبِّ. قَالَهَا ثَلَاثًا. قَالَ: فَرَأَيْتُهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ أَنَامِلِهِ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ:**

٢٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة صٓ، ٥/٣٦٨، الرقم: ٣٢٣٥۔

فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قُلْتُ: فِي الْكَفَّارَاتِ. قَالَ: مَا هُنَّ؟ قُلْتُ مَشْيُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَإِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكْرُوْهَاتِ. قَالَ: ثُمَّ فِيْمَ؟ قُلْتُ: إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِيْنُ الْكَلَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. قَالَ: سَلْ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي، وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُوْنٍ أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ إِلٰى حُبِّكَ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ (أَي البخاري) عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نمازِ فجر کے وقت حضور نبی اکرم ﷺ کو ہمارے پاس تشریف لانے میں تاخیر ہوگئی یہاں تک کہ قریب تھا ہم سورج کی ٹکیہ دیکھ لیتے۔ اتنے میں آپ ﷺ جلدی جلدی تشریف لائے، نماز کے لیے تکبیر کہی گئی اور آپ ﷺ نے اختصار کے ساتھ نماز پڑھائی، سلام پھیرنے کے بعد ہمیں بآواز بلند فرمایا: اپنی صفوں میں ٹھہرے رہو، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں کہ آج صبح کس چیز نے مجھے تمہارے پاس آنے سے روکا، (فرمایا) میں رات کو اُٹھا، وضو کیا اور جس قدر نماز (تہجد) میرے لیے مقدر تھی پڑھی، نماز میں مجھے اونگھ آنے لگی حتی کہ مجھ پر نیند غالب آ گئی، اچانک میں نے اپنے رب کو نہایت اچھی صورت میں دیکھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کیا: اے میرے رب! میں حاضر ہوں، فرمایا: عالمِ بالا کے فرشتے کس بات میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: میں

نہیں جانتا۔ تین مرتبہ یہی کہا، پھر فرمایا: میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت (اپنی شان کے مطابق) میرے شانوں کے درمیان رکھا تو میں نے اُس کے پوروں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان محسوس کی۔ پھر میرے لیے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے ہر چیز کو پہچان لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کیا: حاضر ہوں، اے رب! فرمایا: مقرب فرشتے کس بات میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کفارات میں۔ فرمایا: وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: باجماعت نماز کے لیے (مساجد کی طرف) چل کر جانا، نماز کے بعد مسجد میں بیٹھنا اور تکلیف کی حالت میں کامل وضو کرنا، فرمایا: مزید کس چیز میں؟ میں نے عرض کیا: کھانا کھلانا، نرم گفتگو کرنا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یوں دعا مانگو: اے اللہ! میں تجھ سے نیک کام کرنے، برائیوں کے چھوڑنے اور مساکین سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں، اور یہ کہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، اور جب کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرے تو مجھے فتنہ سے محفوظ، موت دے۔ (اے اللہ!) میں تجھ سے تیری محبت، اور تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور ایسے عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ حق ہے اسے پڑھو اور سیکھو۔‘‘

اِسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (نیز فرمایا:) میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری (صاحب الصحیح) سے اِس حدیث کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٣/١٩٣. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:**

٢٣: أخرجه الطبري في جامع البيان، ٢٧/٤٨، وابن أبي حاتم في تفسير القرآن العظيم، ١٠/٣٤٤٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٢٥٢، والسيوطي في الدر المنثور، ٧/٦٤٧، ٦٤٨۔

رَأَيْتُ رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ لِي: يَا مُحَمَّدُ، هَلْ تَدْرِي فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى فَقُلْتُ: لَا يَا رَبِّ، فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ: يَا رَبِّ، فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ وَنَقْلِ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجُمُعَاتِ وَانْتِظَارِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقُلْتُ: يَا رَبِّ، إِنَّكَ اتَّخَذْتَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا، وَكَلَّمْتَ مُوْسَى تَكْلِيْمًا، وَفَعَلْتَ وَفَعَلْتَ، فَقَالَ: أَلَمْ أَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ أَلَمْ أَضَعْ عَنْكَ وِزْرَكَ؟ أَلَمْ أَفْعَلْ بِكَ، أَلَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: فَأَفْضٰى إِلَيَّ بِأَشْيَاءَ لَمْ يُؤْذَنْ لِي أَنْ أُحَدِّثَكُمُوْهَا، قَالَ: فَذَالِكَ قَوْلُهُ فِي كِتَابِهِ يُحَدِّثُكُمُوْهُ ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰیo فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰیo فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰیo مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰیo﴾ [النجم، ٥٣: ٨-١١]، فَجَعَلَ نُوْرَ بَصَرِي فِي فُؤَادِي فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ بِفُؤَادِي. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب کو نہایت حسین صورت میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! کیا آپ جانتے ہیں کہ عالمِ بالا کے فرشتے کس بات میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں نہیں جانتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا اور میں نے اپنے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس کی لہٰذا میں نے زمین و آسمان میں جو کچھ تھا وہ سب جان لیا۔ پھر میں نے عرض کیا: اے رب! کفارات، درجات، نمازِ جمعہ کے لئے مساجد کی طرف چل کر جانے، اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں (بحث کرتے ہیں)۔ پھر میں نے عرض کیا:

اے میرے رب! تُو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے ساتھ کلام سے سرفراز فرمایا اور تُو نے فلاں فلاں کام کیا۔ اللہ رب العزت نے فرمایا: (اے محبوب!) کیا میں نے آپ کے لئے آپ کا سینہ کھول نہیں دیا، کیا میں نے غمِ اُمت کا بوجھ آپ سے اُتار نہیں دیا؟ کیا میں نے آپ کے لئے یہ نہیں کیا، وہ نہیں کیا؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ چیزیں عطا فرمائیں جن کے بارے میں تمہیں بتانے کی مجھے اجازت نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہی قرآن میں وہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے جو وہ تمہیں بیان کرتا ہے: ''پھر وہ (ربّ العزّت اپنے حبیب محمد ﷺ سے) قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہو گیاo پھر (جلوۂ حق اور حبیبِ مکرّم ﷺ میں صرف) دو کمانوں کی مقدار فاصلہ رہ گیا یا (اِنتہائے قرب میں) اس سے بھی کم (ہوگیا)o پس (اُس خاص مقامِ قُرب و وصال پر) اُس (اللہ) نے اپنے عبدِ (محبوب) کی طرف وحی فرمائی جو (بھی) وحی فرمائیo (اُن کے) دل نے اُس کے خلاف نہیں جانا جو (اُن کی) آنکھوں نے دیکھاo''۔ پھر اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں کا نور میرے دل میں منتقل فرما دیا، پس میں نے اپنے رب کو اپنے دل سے دیکھا۔''

اِسے امام طبری اور امام ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

١٩٤/٢٤. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: رَآهُ بِقَلْبِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو اپنے قلب اطہر سے دیکھا۔'' اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٢٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب معنى قول الله عزوجل: ﴿ولقد رآه نزلة أخرى﴾ وهل رأى النبي ﷺ ربه ليلة الإسراء، ١/١٥٨، الرقم: ١٧٦، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٣/٥١٨، الرقم: ٩١٣، وابن منده في الإيمان، ٢/٧٥٩، الرقم: ٧٥٥۔

١٩٥/٢٥. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** رضي الله عنهما **قَالَ: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىO﴾** [النجم، ٥٣: ١١]، **﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىO﴾** [النجم، ٥٣: ١٣]، **قَالَ: رَآهُ بِفُؤَادِهِ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ''(اُن کے) دل نے اُس کے خلاف نہیں جانا جو (اُن کی) آنکھوں نے دیکھاO'' اور ''اور بے شک انہوں نے تو اُس (جلوۂ حق) کو دوسری مرتبہ (پھر) دیکھا (اور تم ایک بار دیکھنے پر ہی جھگڑ رہے ہو)O'' کی تفسیر میں فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل سے دو بار دیکھا۔''

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

١٩٦/٢٦. **عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** رضي الله عنهما **قَالَ: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىO﴾** [النجم، ٥٣: ١١]، **قَالَ: رَآهُ بِقَلْبِهِ.**

٢٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الايمان، باب معنى قول اللّٰه ﷻ: ﴿ولقد رآه نزلة آخرى﴾ وهل رأى النبي ﷺ ربه ليلة الإسراء، ١/١٥٨، الرقم: ١٧٦، وأبو عوانة في المسند، ١/١٣٣، الرقم: ٣٩٨، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٣/ ٥١٩، الرقم: ٩١٧، وابن منده في الإيمان، ٢/٧٥٩، الرقم: ٧٥٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٢٥٠۔

٢٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة النجم، ٥/٣٩٦، الرقم: ٣٢٨١، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٧٢، الرقم: ١١٥٣٥، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٣/٥١٨، الرقم: ٩١٠، وابن منده في الإيمان، ٢/٧٥٩، الرقم: ٧٥٥، والسيوطي في الدر المنثور، ٧/٦٤٦۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے (سورۃ النجم کی) اِس آیت: ''(اُن کے) دل نے اُس کے خلاف نہیں جانا جو (اُن کی) آنکھوں نے دیکھاo'' کے بارے میں فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دل (کی آنکھوں) سے دیکھا۔'' اِسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

١٩٧/٢٧. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلَاءِ: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىo﴾ [النجم، ٥٣: ١١]، قَالَ: رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ ﷻ بِقَلْبِهِ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

''حضرت محمد بن العلاء رضی اللہ عنہ ارشادِ باری تعالیٰ ''(اُن کے) دل نے اُس کے خلاف نہیں جانا جو (اُن کی) آنکھوں نے دیکھاo'' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے رب کو دو مرتبہ اپنے دل سے دیکھا۔''

اِسے امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٩٨/٢٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي قَوْلِهِ ﷻ: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىo﴾ [النجم، ٥٣: ١١]، قَالَ: رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ ﷻ بِقَلْبِهِ

٢٧: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب التفسير، من سورة النجم، ٦/٤٧٢، الرقم: ١١٥٣٥۔

٢٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٢٣، الرقم: ١٩٥٦، وابن منده في الإيمان، ٢/٧٦٠، الرقم: ٧٥٧، والدار قطني في رؤية الله/٢٣، الرقم: ٣، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ١/٢٤١، الرقم: ٤٤٠، والمزي في تهذيب الكمال، ٩/٤٥٦، والسيوطي في الدر المنثور، ٧/٥٦٨۔

مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَنْدَه وَالدَّارَ قُطْنِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشادِ باری تعالیٰ ''(اُن کے) دل نے اُس کے خلاف نہیں جانا جو (اُن کی) آنکھوں نے دیکھاo'' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے رب کو دو مرتبہ اپنے دل سے دیکھا۔''

اِسے امام احمد، ابن مندہ اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

٢٩/١٩٩. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، رَأَيْتَ رَبَّكَ؟ قَالَ: رَأَيْتُهُ بِفُؤَادِي مَرَّتَيْنِ. ثُمَّ قَرَأَ: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىo﴾ [النجم، ٥٣: ١١]. رَوَاهُ ابْنُ كَثِيْرٍ.

''حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل سے دو مرتبہ دیکھا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''(اُن کے) دل نے اُس کے خلاف نہیں جانا جو (اُن کی) آنکھوں نے دیکھاo''۔'' اِسے امام ابن کثیر نے روایت کیا ہے۔

٣٠/٢٠٠. عَنْ أَبِي صَالِحٍ فِي قَوْلِهٖ: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىo﴾ [النجم، ٥٣: ١١]، قَالَ: رَآهُ مَرَّتَيْنِ بِفُؤَادِهٖ. رَوَاهُ السُّيُوْطِيُّ.

''حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان ''(اُن کے) دل نے اُس کے خلاف نہیں جانا جو (اُن کی) آنکھوں نے دیکھاo'' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے

٢٩: أخرجه ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/ ٢٥١

٣٠: أخرجه السيوطي في الدر المنثور، ٧/ ٥٧٠۔

ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دو مرتبہ اپنے دل سے دیکھا۔‘‘

اِسے امام سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٢٠١/٣١. عَنْ هَبَّارِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: كَانَ أَبُوْ لَهَبٍ وَابْنُهُ عُتَيْبَةُ تَجَهَّزَا إِلَى الشَّامِ وَتَجَهَّزْتُ مَعَهُمَا فَقَالَ ابْنُهُ عُتَيْبَةُ: وَاللهِ، لَأَنْطَلِقَنَّ إِلٰى مُحَمَّدٍ فَلَأُوْذِيَنَّهُ فِي رَبِّهِ سُبْحَانَهُ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هُوَ يَكْفُرُ بِالَّذِي ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى○ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى○﴾ [النجم، ٥٣: ٨، ٩]، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبًا مِنْ كِلَابِكَ. ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَرَجَعَ إِلٰى أَبِيْهِ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ، مَا قُلْتَ لَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: كَفَرْتُ بِالَّذِي ﴿دَنَا فَتَدَلّٰى﴾ [النجم، ٥٣: ٨]، قَالَ: فَمَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ: قَالَ: اَللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبًا مِنْ كِلَابِكَ. قَالَ: يَا بُنَيَّ، وَاللهِ، مَا آمَنُ عَلَيْكَ دُعَاءَهُ فَسِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا الشِّرَاةَ وَهِيَ مَأْسَدَةٌ فَنَزَلْنَا إِلٰى صَوْمَعَةِ رَاهِبٍ فَقَالَ الرَّاهِبُ: يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ، مَا أَنْزَلَكُمْ هٰذِهِ الْبِلَادَ فَإِنَّمَا يَسْرَحُ الْأَسَدُ فِيْهَا كَمَا يَسْرَحُ الْغَنَمُ فَقَالَ لَنَا أَبُوْ لَهَبٍ: إِنَّكُمْ قَدْ عَرَفْتُمْ كِبْرَ سِنِّي وَحَقِّي فَقُلْنَا: أَجَلْ يَا أَبَا لَهَبٍ. فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ دَعَا عَلَى ابْنِي دَعْوَةً وَاللهِ، مَا آمَنُهَا عَلَيْهِ فَاجْمَعُوْا مَتَاعَكُمْ إِلٰى هٰذِهِ الصَّوْمَعَةِ وَافْرُشُوْا

٣١: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٧/١٦١، ١٦٢، وأبو نعيم في دلائل النبوة/٢٢٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم مختصرًا، ٤/٢٤٩، والبيهقي في السنن الكبرى مختصرًا، ٥/٢١١، الرقم: ٩٨٣٢۔

لِابْنِي عَلَيْهَا ثُمَّ افْرُشُوْا حَوْلَهَا فَفَعَلْنَا فَجَمَعْنَا الْمَتَاعَ ثُمَّ فَرَشْنَا لَهٗ عَلَيْهِ وَفَرَشْنَا حَوْلَهٗ فَبِتْنَا نَحْنُ حَوْلَهٗ وَأَبُوْ لَهَبٍ مَعَنَا أَسْفَلُ وَبَاتَ هُوَ فَوْقَ الْمَتَاعِ فَجَاءَ الْأَسَدُ فَشَمَّ وُجُوْهَنَا فَلَمَّا لَمْ يَجِدْ مَا يُرِيْدُ تَقَبَّضَ فَوَثَبَ وَثْبَةً فَإِذَا هُوَ فَوْقَ الْمَتَاعِ ثُمَّ هَزَمَهٗ هَزْمَةً فَفَسَخَ رَأْسَهٗ فَقَالَ أَبُوْ لَهَبٍ: قَدْ عَرَفْتُ أَنَّهٗ لَا يَنْفَلِتُ مِنْ دَعْوَةِ مُحَمَّدٍ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت ہبار بن اسود بیان کرتے ہیں کہ ابولہب اور اس کے بیٹے عتیبہ نے سفرِ شام کی تیاری کی اور میں بھی اُن کے ساتھ تھا۔ ابولہب کے بیٹے عتیبہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں محمد (ﷺ) کی طرف ضرور بالضرور جاؤں گا اور اُنہیں اُن کے رب کے متعلق اذیت دوں گا۔ پس اُسے حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا اور اُس نے کہا: اے محمد! وہ (عتیبہ) اِس آیت کا انکار کرتا ہے: ’’پھر وہ (ربّ العزّت اپنے حبیب محمد ﷺ سے) قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہو گیاo پھر (جلوۂ حق اور حبیبِ مکرّم ﷺ میں صِرف) دو کمانوں کی مقدار فاصلہ رہ گیا یا (اِنتہائے قرب میں) اس سے بھی کم (ہو گیا)o‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اُس پر اپنے کتوں میں سے کوئی کتا مسلط فرما۔ پھر وہ وہاں سے لوٹ آیا اور اپنے والد کے پاس گیا تو اُس نے پوچھا: اے میرے بیٹے! تُو نے اُنہیں کیا کہا؟ اُس نے کہا: میں نے اُنہیں کہا: میں اِس آیت کا انکار کرتا ہوں: ’’وہ (ربّ العزّت اپنے حبیب محمد ﷺ سے) قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہو گیاo‘‘۔ ابولہب نے کہا: پھر اُنہوں نے کیا کہا؟ اُس نے کہا: اُنہوں نے کہا: اے اللہ! اِس پر اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط فرما۔ اُس نے کہا: اے میرے بیٹے! بخدا! میں تجھے اُن کی تمہارے خلاف دعا (کے پورا ہونے) سے محفوظ نہیں سمجھتا۔ پس ہم چلے یہاں تک کہ ہم شراۃ پہنچ گئے اور یہ جگہ شیر کی کچھار تھی۔ پس ہم نے وہاں راہب کی عبادت گاہ میں پڑاؤ ڈالا۔

راہب نے کہا: اے گروہِ عرب! تمہیں کس چیز نے یہاں پڑاو ڈالنے پر مجبور کیا ہے؟ اس جگہ تو شیر یوں گھومتے پھرتے ہیں جس طرح بکریاں۔ ابولہب نے ہمیں کہا: تم میرے بڑھاپے میرے حقِ سرداری کو جانتے ہو۔ ہم نے کہا: ہاں، اے ابولہب۔ اُس نے کہا: بے شک اس شخص (حضور نبی اکرم ﷺ) نے میرے بیٹے کے خلاف دعا کی ہے اور بخدا میں اپنے بیٹے کو اس (دعا کے پورا ہونے) سے محفوظ نہیں سمجھتا۔ لہٰذا تم اپنا سارا مال و متاع اس عبادت گاہ میں جمع کر لو اور اس پر میرے بیٹے کا بستر لگا دو اور اس کے اردگرد تم اپنے بستر لگا لو۔ پس ہم نے ایسا ہی کیا، اپنا مال و متاع جمع کر لیا اور اس پر عتیبہ کا بستر لگا دیا اور اُس کے اردگرد اپنے بستر لگا لیے۔ ہم نے اِسی حال میں رات بسر کی اور ابولہب بھی ہمارے ساتھ نیچے ہی سویا ہوا تھا۔ اچانک شیر آ گیا اور اُس نے ہمارے چہرے سونگھنے شروع کر دیئے جب اُس نے اپنے مطلوبہ شخص کو نہ پایا تو وہ تھوڑا سا پیچھے ہٹا اور چھلانگ لگا کر مال و اسباب پر چڑھ گیا۔ اُس نے عتیبہ کو خوب روندھا اور اُس کا سر اُتار دیا۔ اِس پر ابولہب نے کہا: میں جان گیا تھا کہ یہ محمد (مصطفیٰ ﷺ) کی دعا سے نہیں بچ سکتا۔‘‘

اِسے امام ابن عساکر اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٢٠٢/٣٢. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** رضي الله عنهما **﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝﴾** [النجم، ٥٣: ٨]، **قَالَ: هُوَ مُحَمَّدٌ ﷺ دَنٰى فَتَدَلّٰى إِلٰى رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ.**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝﴾

٣٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/١٥٠، الرقم: ١١٣٢٨، وابن أبي عاصم في السنة، ١/١٩٠، ١٩١، الرقم: ٤٣٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١١٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٧/٥٦٧۔

''پھر وہ (ربّ العزّت اپنے حبیب محمد ﷺ سے) قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہو گیاo'' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: وہ حضرت محمد ﷺ ہیں جو اپنے رب کے قریب ہوئے اور پھر مزید قریب ہوئے۔''

اِسے امام طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

٢٠٣/٣٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى o﴾ [النجم، ٥٣: ٩]، قَالَ: اَلْقَابُ اَلْقَيْدُ، وَالْقَوْسَيْنِ اَلذِّرَاعَيْنِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمَقْدِسِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى o﴾ ''پھر (جلوۂ حق اور حبیبِ مکرّم ﷺ میں صِرف) دو کمانوں کی مقدار فاصلہ رہ گیا یا (اِنتہائے قرب میں) اس سے بھی کم (ہوگیا)o'' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''قاب'' سے مراد فاصلہ ہے اور ''قوسین'' سے مراد دو ہاتھ ہیں۔''

اِسے امام طبرانی اور مقدسی نے روایت کیا ہے۔

٢٠٤/٣٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى o﴾ [النجم، ٥٣: ٨]، قَالَ: دَنَا رَبَّهٗ فَتَدَلّٰى. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ.

٣٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٠٣/١٢، الرقم: ١٢٦٠٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤٤/١٠، الرقم: ٣٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١١٤/٧، والعيني في عمدة القاري، ١٩٦/١٩، والسيوطي في الدر المنثور، ٥٦٧/٧۔

٣٤: أخرجه الطبري في جامع البيان، ٤٥/٢٧، والسيوطي في الدر المنثور، ٥٦٧/٧۔

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰیo﴾ ’’پھر وہ (ربّ العزّت اپنے حبیب محمد ﷺ سے) قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہو گیاo‘‘ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ اپنے رب کے قریب ہوئے اور پھر مزید قریب ہوئے۔‘‘

اِسے امام طبری اور امام سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٣٥/٢٠٥. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰی: ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ﴾ [النجم، ٥٣: ٩]، قَالَ: كَانَ دُنُوُّهُ قَدْرَ قَوْسَيْنِ.**

ولفظ عبد بن حميد قال: كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ مِقْدَارُ قَوْسَيْنِ.

رَوَاهُ السُّيُوْطِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ﴾ ’’پھر (جلوۂ حق اور حبیبِ مکرّم ﷺ میں صِرف) دو کمانوں کی مقدار فاصلہ رہ گیا یا (اِنتہائے قرب میں) اس سے بھی کم (ہوگیا)o‘‘ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ کا اللہ تعالیٰ سے قرب دو کمانوں کے فاصلے کے برابر تھا۔‘‘

’’حضرت عبد بن حمید کے الفاظ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ اور حضور نبی اکرم ﷺ کے درمیان دو کمانوں کا فاصلہ تھا۔‘‘ اسے امام سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٣٦/٢٠٦. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي قَوْلِهٖ: ﴿قَابَ قَوْسَيْنِ﴾**

٣٥: أخرجه السيوطي في الدر المنثور، ٧/٥٦٧

٣٦: أخرجه السيوطي في الدر المنثور، ٧/٥٦٧۔

[النجم، ٥٣: ٩]، قَالَ: ذِرَاعَيْنِ، اَلْقَابُ، اَلْمِقْدَارُ، اَلْقَوْسُ اَلذِّرَاعُ.

رَوَاهُ السُّيُوْطِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿قَابَ قَوْسَيْنِ﴾ ''(جلوۂ حق اور حبیبِ مکرّم ﷺ میں صِرف) دو کمانوں کی مقدار فاصلہ'' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: قوسین سے مراد دو ہاتھ ہیں۔ ''القاب'' سے مراد مقدار اور ''قوس'' سے مراد ہاتھ ہے۔'' اِسے امام سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٢٠٧/٣٧. عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ فِي قَوْلِهٖ: ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ﴾ [النجم، ٥٣: ٩]، قَالَ: ذِرَاعَيْنِ وَالْقَوْسُ اَلذِّرَاعُ يُقَاسُ بِهٖ كُلَّ شَيْءٍ.

رَوَاهُ السُّيُوْطِيُّ.

''حضرت شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ ارشادِ باری تعالیٰ: ''پھر (جلوۂ حق اور حبیبِ مکرّم ﷺ میں صِرف) دو کمانوں کی مقدار فاصلہ رہ گیا'' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''قوسین'' سے مراد دو ہاتھ ہیں۔ ''قوس'' سے مراد ہاتھ ہے جس سے ہر چیز ماپی جاتی ہے۔'' اِسے امام سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٢٠٨/٣٨. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ ﷺ اقْتَرَبَ مِنْ رَبِّهٖ ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰىo﴾ [النجم، ٥٣: ٩]، قَالَ: أَلَمْ تَرَ إِلَى الْقَوْسِ مَا أَقْرَبَهَا مِنَ الْوَتَرِ. رَوَاهُ السُّيُوْطِيُّ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کو

٣٧: أخرجه السيوطي في الدر المنثور، ٧/٥٦٧۔

٣٨: أخرجه السيوطي في الدر المنثور، ٧/٥٦٧۔

معراج کروائی گئی تو آپ ﷺ اپنے رب سے قریب ہوئے۔ آپ نے ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى○﴾ ''پھر (جلوۂ حق اور حبیبِ مکرّم ﷺ میں صِرف) دو کمانوں کی مقدار فاصلہ رہ گیا یا (اِنتہائے قرب میں) اس سے بھی کم (ہوگیا)○'' کی تفسیر میں فرمایا: کیا تم نے کمان کو نہیں دیکھا کہ وہ اپنی تانت سے کتنی قریب ہوتی ہے۔''

اِسے امام سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٣٩/٢٠٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا عُرِجَ بِي مَضَى جِبْرِيْلُ حَتّٰى جَاءَ الْجَنَّةَ قَالَ: فَدَخَلْتُ فَأُعْطِيْتُ الْكَوْثَرَ ثُمَّ مَضَى حَتّٰى جَاءَ السِّدْرَةَ الْمُنْتَهٰى فَدَنَا رَبُّكَ فَتَدَلّٰى ﴿ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى○ فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى○﴾ [النجم، ٥٣: ٩، ١٠].

رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ السُّيُوْطِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب مجھے معراج کروائی گئی تو حضرت جبریل علیہ السلام میرے آگے چلے حتی کہ جنت آ گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سو میں جنت میں داخل ہوا اور مجھے حوضِ کوثر پر لایا گیا پھر ہم چلے حتی کہ سدرۃ المنتہیٰ آ گیا پس وہاں تیرا رب قریب ہوا اور پھر مزید قریب ہوا۔ ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى○ فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى○﴾ ''پھر (جلوۂ حق اور حبیبِ مکرّم ﷺ میں صِرف) دو کمانوں کی مقدار فاصلہ رہ گیا یا (اِنتہائے قرب میں) اس سے بھی کم (ہوگیا)○ پس (اُس خاص مقامِ قُرب و وصال پر) اُس (اللہ) نے اپنے عبدِ (محبوب) کی طرف وحی فرمائی جو (بھی) وحی فرمائی○''۔''

اِسے امام طبری اور امام سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٣٩: أخرجه الطبري في جامع البيان، ٤٧/٢٧، والسيوطي في الدر المنثور، ٥٧٤/٧۔

بَابٌ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَبِآثَارِهِ

﴿حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس اور آپ کے آثارِ مبارکہ سے توسّل کا بیان﴾

١/٢١٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ أَبِي طَالِبٍ:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ، عَنْ أَبِيْهِ: رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلٰى وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَسْقِي، فَمَا يَنْزِلُ حَتّٰى

١: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب الاستسقاء، باب سؤال الناس الإمام الإستسقاء إذا قحطوا، ١/٣٤٢، الرقم: ٩٦٣، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الدعاء في الاستسقاء، ١/٤٠٥، الرقم: ١٢٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٩٣، الرقم: ٢٦،٥٦٧٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٥٢، الرقم: ٦٢١٨-٦٢١٩، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٤/٣٨٦، الرقم: ٧٧٠٠، والعسقلاني في تغليق التعليق، ٢/٣٨٩، الرقم: ١٠٠٩، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٤، ٤٧١، والمزي في تحفة الأشراف، ٥/٣٥٩، الرقم: ٦٧٧٥-

يَجِيْشَ كُلُّ مِيْزَابٍ.

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت ابو طالب کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا:

''وہ سفید مکھڑے والے (محمد مصطفیٰ ﷺ) کہ جن کے چہرہ انور کے توسّل سے بارش مانگی جاتی ہے، یتیموں کے والی، بیواؤں کے سہارا ہیں۔''

حضرت عمر بن حمزہ کہتے ہیں کہ حضرت سالم (بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا کہ کبھی میں شاعر کی اس بات کو یاد کرتا اور کبھی حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ اقدس کو تکتا کہ اس (رُخِ زیبا) کے توسل سے بارش مانگی جاتی تو آپ ﷺ (ابھی منبر سے) نیچے بھی تشریف نہ لاتے کہ سارے پرنالے بہنے لگتے۔ مذکورہ بالا شعر حضرت ابو طالب کا ہے۔'' اِسے امام بخاری، ابن ماجہ اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

٢/٢١١. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا تَمَثَّلَتْ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَأَبُوْ

٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٧، الرقم: ٢٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٩، الرقم: ٢٦٠٦٧، وأيضًا، ٦/٥٣٥، الرقم: ٣١٩٦٧، وأيضًا في كتاب الأدب/٣٨١، الرقم: ٤١٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/١٩٨، والمروزي في مسند أبي بكر رضي الله عنه، ١/٩١، الرقم: ٣٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٧٢، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٥/١٥٨۔

بَكْرٍ رضی الله عنه يَقُضِي:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
رَبِيْعُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی الله عنه: ذَاكَ وَاللهِ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَعْدٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی الله عنها سے مروی ہے کہ وہ یہ اَشعار پڑھا کرتی تھیں اور حضرت ابو بکر رضی الله عنه (ان اَشعار کے بارے میں) فیصلہ فرماتے تھے:

''وہ سفید (مکھڑے والے صلی الله عليه وآله وسلم) جن کے چہرہ اَنور کے توسّل سے بارش مانگی جاتی ہے۔ جو یتیموں کے والی اور بیواؤں کے سہارا ہیں۔''

''تو حضرت ابو بکر رضی الله عنه نے یہ شعر سن کر فرمایا: اللہ کی قسم! اس سے مراد حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم کی ذات والا صفات ہی ہے۔''

اِسے امام اَحمد، ابن ابی شیبہ اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٣/٢١٢. وفي رواية: عَنْ جُلْهَمَةَ بْنِ عُرْفَطَةَ قَالَ: قَدِمْتُ مَكَّةَ وَهُمْ فِي قَحْطٍ فَقَالَتْ قُرَيْشٌ: يَا أَبَا طَالِبٍ، أَقْحِطَ الْوَادِي وَأَجْدَبَ الْعِيَالُ، فَهَلُمَّ وَاسْتَسْقِ، فَخَرَجَ أَبُوْ طَالِبٍ، وَمَعَهٗ غُلَامٌ، كَأَنَّهٗ شَمْسُ دَجْنٍ تَجَلَّتْ عَنْهُ سَحَابَةٌ قَتْمَاءُ وَحَوْلَهٗ أُغَيْلِمَةٌ، فَأَخَذَهٗ أَبُوْ طَالِبٍ،

٣: أخرجه السيوطي في الخصائص الكبرى، ١/١٤٦، والحلبي في السيرة، ١/١٩٠.

فَأَلْصَقَ ظَهْرَهُ بِالْكَعْبَةِ، وَلَاذَ بِإِصْبَعِهِ الْغُلَامَ، وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزْعَةٌ، فَأَقْبَلَ السَّحَابُ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا، وَاغْدَقَ وَاغْدَوْدَقَ وَانْفَجَرَ لَهُ الْوَادِي، وَأَخْصَبَ الْبَدِيُّ وَالنَّادِي، فَفِي ذَالِكَ يَقُوْلُ أَبُوْ طَالِبٍ:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ
يَلُوْذُ بِهِ الْهُلَّاكُ مِنْ آلِ هَاشِمٍ
فَهُمْ عِنْدَه فِي نِعْمَةٍ وَفَوَاضِلِ

رَوَاهُ السُّيُوْطِيُّ وَقَالَ: رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت جلہمہ بن عرفطہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ آیا، اس زمانے میں اہلِ مکہ قحط میں مبتلا تھے، پس قریش نے حضرت ابو طالب سے کہا کہ پورا علاقہ قحط زدہ ہو گیا ہے، اور لوگ قحط میں مبتلا ہیں، پس آپ جلدی تشریف لائیں اور بارش کے لیے دعا کریں۔ تب حضرت ابو طالب دعا کے لیے نکلے، اور ان کے ساتھ ایک اتنا خوبصورت (اور روشن چہرے والا) لڑکا تھا کہ گویا کالی گھٹا سے سورج نکلا ہو اور اس کے اردگرد دیگر بچے تھے۔ پس حضرت ابو طالب نے اس لڑکے (محمد مصطفیٰ ﷺ) کو تھاما، اس کی پشت کو کعبہ سے لگا دیا، اور اپنی انگلیوں سے اس لڑکے کی طرف اشارہ کیا۔ اُس وقت آسمان میں بادلوں کا نام ونشان نہ تھا، پس بادل ادھر ادھر سے اکٹھے ہونا شروع ہو گئے، اور پھر موسلا دھار بارش ہوئی، جس کی وجہ سے وادی پانی سے بھر گئی اور ہر طرف خوب خوشحالی وفراخی ہو گئی، اس بارے میں حضرت ابو طالب نے یہ اشعار کہے تھے:

’’وہ گورے مکھڑے والے (محمد مصطفیٰ ﷺ) کہ جن کے چہرۂ انور
کے وسیلہ سے بارش طلب کی جاتی ہے، جو یتیموں کے ملجا اور بیواؤں کے فریاد

رس ہیں۔ بنو ہاشم کے ہلاکت زدہ لوگ جن کی پناہ مانگتے ہیں۔ پس وہ (بنو ہاشم) ان کے ہوتے ہوئے خوب نعمتوں اور فراخی میں ہیں۔‘‘

اِسے امام سیوطی نے روایت کیا اور فرمایا: اسے امام ابن عساکر نے بھی روایت کیا ہے۔

٢١٣/٤. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: لَمَّا اقْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِيْئَةَ قَالَ : يَا رَبِّ، أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لِمَا غَفَرْتَ لِي فَقَالَ اللهُ: يَا آدَمُ، وَكَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَلَمْ أَخْلُقْهُ؟ قَالَ: يَا رَبِّ، لِأَنَّكَ لَمَّا خَلَقْتَنِي بِيَدِكَ، وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوْحِكَ، رَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَلَى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوْبًا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ فَعَلِمْتُ أَنَّكَ لَمْ تُضِفْ إِلَى اسْمِكَ إِلَّا أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيْكَ، فَقَالَ اللهُ: صَدَقْتَ يَا آدَمُ، إِنَّهُ لَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ، اُدْعُنِي بِحَقِّهِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ، وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

٤-٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٧٢، الرقم: ٤٢٢٨، والبيهقي في دلائل النبوة، ٥/٤٨٩، والقاضي عياض في الشفا/٢٢٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٧/٤٣٧، وابن تيمية في مجموع الفتاوى، ٢/١٥٠، وأيضًا في قاعدة جليلة في التوسل والوسيلة/٨٤، وابن كثير في البداية والنهاية، ١/١٣١، ٢/٢٩١، ١/٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٦، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء/١٣٠، الرقم: ٢٠٦۔

٢١٤/٥. وذكر العلامة ابن تيمية: عَنْ مَيْسَرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتٰى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْأَرْضَ، وَاسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ، وَخَلَقَ الْعَرْشَ، كَتَبَ عَلٰى سَاقِ الْعَرْشِ: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ. وَخَلَقَ اللهُ الْجَنَّةَ الَّتِي أَسْكَنَهَا آدَمَ وَحَوَّاءَ، فَكَتَبَ اسْمِي عَلَى الْأَبْوَابِ وَالْأَوْرَاقِ وَالْقِبَابِ وَالْخِيَامِ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ، فَلَمَّا أَحْيَاهُ اللهُ تَعَالٰى، نَظَرَ إِلَى الْعَرْشِ، فَرَأَى اسْمِي، فَأَخْبَرَهُ اللهُ أَنَّهُ سَيِّدُ وَلَدِكَ، فَلَمَّا غَرَّهُمَا الشَّيْطَانُ تَابَا وَاسْتَشْفَعَا بِاسْمِي إِلَيْهِ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوئی، تو انہوں نے (بارگاہ الٰہی میں) عرض کیا: اے پروردگار! میں تجھ سے محمد (ﷺ) کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے محمد (ﷺ) کو کس طرح پہچان لیا حالانکہ ابھی تک تو میں نے انہیں (ظاہراً) پیدا بھی نہیں کیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! جب تو نے اپنے دستِ قدرت سے مجھے تخلیق کیا اور اپنی روح میرے اندر پھونکی، میں نے اپنا سر اٹھایا تو عرش کے ہر ستون پر لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ لکھا ہوا دیکھا۔ تو میں نے جان لیا کہ تیرے نام کے ساتھ اسی کا نام ہوسکتا ہے جو تمام مخلوق میں تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے سچ کہا ہے مجھے ساری مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب وہی ہیں، اُن کے وسیلہ سے مجھ سے دعا مانگو، آگاہ ہو جاؤ میں نے تمہیں معاف فرما دیا اور اگر محمد (ﷺ) نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔‘‘

اسے امام حاکم، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

''علامہ ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کو نبوت کب ملی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا اور پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے اسے سات آسمانوں میں تقسیم کر دیا، پھر اللہ تعالیٰ نے عرش کو تخلیق کیا اور اس کی پیشانی پر لکھا: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ ''محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔'' اور اللہ تعالیٰ نے جنت کو تخلیق کیا کہ جہاں اس نے حضرت آدم و حوا علیہما السلام کو بسایا تھا، تو جنت کے دروازوں، درختوں کے پتوں، خیموں اور محلات پر میرا نام لکھا۔ اس وقت حضرت آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھے، پھر جب اللہ تعالیٰ نے اُنہیں حیات بخشی تو اُنہوں نے عرش کی طرف دیکھا اور اُس پر میرا نام لکھا دیکھا، تب اللہ تعالیٰ نے انہیں خبر دی کہ (اے آدم!) وہ تیری اولاد کے سردار ہیں۔ اس لیے جب شیطان نے اُنہیں دھوکا دیا تو انہوں نے توبہ کی اور میرے نام کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بطور وسیلہ اختیار کیا (تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی)۔''

٦/٢١٥. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

٦-٧: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٢/١٨٢، الرقم: ٩٩٢، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٦/٣١٣، الرقم: ٦٥٠٢، وابن تيمية في مجموع الفتاوى، ٢/١٥١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٣، والسيوطي في جامع الأحاديث، ١١/٩٤۔

لَمَّا أَذْنَبَ آدَمُ عليه السلام الذَّنْبَ الَّذِي أَذْنَبَهُ، رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى الْعَرْشِ فَقَالَ: أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ ﷺ إِلَّا غَفَرْتَ لِي، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: تَبَارَكَ اسْمُكَ، لَمَّا خَلَقْتَنِي، رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى عَرْشِكَ، فَرَأَيْتُ فِيهِ مَكْتُوبًا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَعْظَمَ عِنْدَكَ قَدْرًا مِمَّنْ جَعَلْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِكَ، فَأَوْحَى اللهُ عزوجل إِلَيْهِ: يَا آدَمُ، إِنَّهُ آخِرُ النَّبِيِّيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، وَإِنَّ أُمَّتَهُ آخِرُ الْأُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، وَلَوْلَاهُ، يَا آدَمُ، مَا خَلَقْتُكَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٧/٢١٦. وذكر العلامة ابن تيمية: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَلَمَّا أَصَابَ آدَمَ الْخَطِيْئَةُ، رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: يَا رَبِّ، بِحَقِّ مُحَمَّدٍ إِلاَّ غَفَرْتَ لِي، فَأُوْحِيَ إِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: يَا رَبِّ، إِنَّكَ لَمَّا أَتْمَمْتَ خَلْقِي، رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى عَرْشِكَ، فَإِذَا عَلَيْهِ مَكْتُوْبٌ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ أَكْرَمُ خَلْقِكَ عَلَيْكَ، إِذْ قَرَنْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِكَ، فَقَالَ: نَعَمْ، قَدْ غَفَرْتُ لَكَ، وَهُوَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، وَلَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُكَ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے روایت بیان فرمائی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے (بغیر کسی اِرادہ کے) لغزش سرزد ہوئی تو اُنہوں نے اپنا

سر آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض گزار ہوئے: (یا اللہ!) میں (تجھ سے، تیرے محبوب) محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے معاف فرما دے تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: (اے آدم!) محمد مصطفیٰ کون ہیں؟ حضرت آدم نے عرض کیا: (اے مولا!) تیرا نام پاک ہے، جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا وہاں میں نے ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' لکھا ہوا دیکھا، تو میں جان گیا کہ جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ جوڑا ہے تیرے نزدیک اس ہستی سے بڑھ کر قدر ومنزلت والی ذات کوئی نہیں ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: اے آدم! وہ (محمد ﷺ) تمہاری نسل میں سب سے آخری نبی ہیں، اور ان کی اُمت بھی تمہاری نسل کی آخری اُمت ہوگی۔ اور اے آدم! اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔''

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

''علامہ ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوگئی، تو انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور عرض کیا: اے میرے ربّ! میں تجھ سے محمد (ﷺ) کے توسل سے دعا کرتا ہوں کہ تو میری خطاء معاف فرما۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف وحی کی: یہ محمد (ﷺ) کیا ہیں؟ اور محمد (ﷺ) کون ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: مولا! جب تو نے میری تخلیق کی مکمل کی تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا تو اس پر لکھا ہوا دیکھا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' تو میں جان گیا بے شک وہ تیرے نزدیک تیری مخلوق میں سب سے بڑھ کر مقام ومرتبہ والے ہیں۔ تبھی تو، تو نے ان کا نام اپنے نام کے ساتھ جوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں (ایسا ہی ہے) اور (ان کے توسل سے) میں نے تیری مغفرت فرما دی اور وہ تیری نسل سے

آخری نبی ہوں گے، اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔‘‘

٨/٢١٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَتْ يَهُوْدُ خَيْبَرَ تُقَاتِلُ غَطْفَانَ، فَكُلَّمَا الْتَقَوْا هُزِمَتْ يَهُوْدُ خَيْبَرَ، فَعَاذَتِ الْيَهُوْدُ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ، إِنَّا نَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي وَعَدْتَنَا أَنْ تُخْرِجَهُ لَنَا فِي آخِرِ الزَّمَانِ، إِلَّا نَصَرْتَنَا عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَكَانُوْا إِذَا الْتَقَوْا دَعَوْا بِهٰذَا الدُّعَاءِ فَهَزَمُوْا غَطْفَانَ، فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ كَفَرُوْا بِهٖ، فَأَنْزَلَ اللهُ وَقَدْ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ بِكَ يَا مُحَمَّدُ عَلَى الْكَافِرِيْنَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالآجُرِّيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: خیبر کے یہودی غطفان قبیلے سے برسرِ پیکار رہا کرتے تھے، پس جب بھی دونوں کا سامنا ہوا یہودی شکست کھا گئے۔ پھر یہودیوں نے اس دعا کے ذریعے پناہ مانگی: ’’اے اللہ! ہم تجھ سے اُمی نبی محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے سوال کرتے ہیں جنہیں تو نے آخری زمانہ میں ہمارے لیے بھیجنے کا ہم سے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔‘‘ راوی کہتے ہیں: پس جب بھی وہ دشمن کے سامنے آتے تو انہوں نے یہی دعا مانگی اور بنو غطفان (قبیلہ) کو شکست دی۔ لیکن جب حضور نبی اکرم ﷺ معبوث ہو گئے تو انہوں نے (تعصب کے باعث آپ ﷺ) کا انکار کر دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی حالانکہ اس سے پہلے اے محمد! وہ خود آپ کے وسیلے سے کافروں پر فتح یابی کی دعا مانگتے تھے۔‘‘

اسے امام حاکم، آجری اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٢٨٩، الرقم: ٣٠٤٢، والآجري في الشريعة/٤٤٨، والبيهقي في دلائل النبوة، ٢/٧٦۔

٢١٨/٩. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: أَنَّ يَهُوْدَ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَبْلَ مَبْعَثِهِ، فَلَمَّا بَعَثَهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ مِنَ الْعَرَبِ كَفَرُوْا بِهِ، وَجَحَدُوْا مَا كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ فِيْهِ، فَقَالَ لَهُمْ مُعَاذُ بْنُ

٩: أخرجه أبو نعيم في دلائل النبوة، ٥٢/١، الرقم: ٤٤، والعسقلاني في الإصابة، ٣٨٣/٢، الرقم: ٢٣٩٠، والطبري في جامع البيان، ٤١١/١، وابن أبي حاتم في تفسيره، ١٧٢/١، الرقم: ٩٠٥، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١٢٥/١، والسيوطي في الدر المنثور، ٢١٧/١-

وذكر المفسرون في تفاسيرهم هذا الحديث بألفاظ مختلفة وبروايات مختلفة ومن تلك التفاسير: الطبري في جامع البيان، ٣٢٥،٢٣/١، والبغوي في معالم التنزيل،٩٣/١، والزمخشري في الكشاف، ١٦٤/١، وابن الجوزي في زاد المسير، ١١٤/١، والرازي في التفسير الكبير، ١٨٠/٣، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٢٧/٢، والبيضاوي في أنوار التنزيل، ٢٢٨/١، والنسفي في مدارك التنزيل، ٦١/١، والخازن في لباب التأويل في معاني التنزيل، ٦٥/١، وأبو حيان الأندلسي في البحر المحيط، ٣٠٣/١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١٢٤،١١٦/١، ونظم الدرر في تناسب الآيات والسور،٣٦/٢، والسيوطي في الجلالين/١٤، وأبو السعود في إرشاد العقل السليم، ١٢٨/١، وإسماعيل حقي في روح البيان، ١٧٩/١،والقاضي ثناء الله في تفسير المظهري، ٩٤/١، والشوكاني في فتح القدير، ١١٢/١، والآلوسي في تفسير روح المعاني ، ٣٢٠/١، ورشيد الرضا في تفسير المنار، ٣٨١/١،ومجاهد بن جبير المخزومي في التفسير، ٨٣/١-

جَبَلٍ، وَبِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ رضي الله عنهما أَخُوْ بَنِي سَلَمَةَ: يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ، اتَّقُوا اللهَ وَأَسْلِمُوْا، وَقَدْ كُنْتُمْ تَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَيْنَا بِمُحَمَّدٍ، وَإِنَّا أَهْلُ الشِّرْكِ، وَتُخْبِرُوْنَا بِأَنَّهُ مَبْعُوْثٌ، وَتَصِفُوْنَهُ لَنَا بِصِفَتِهِ، فَقَالَ سَلَّامُ بْنُ مِشْكَمٍ: مَا هُوَ بِالَّذِي كُنَّا نَذْكُرُ لَكُمْ، مَا جَاءَ نَا بِشَيءٍ نَعْرِفُهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِي ذَالِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ: ﴿وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ﴾ [البقرة، ٢: ٨٩].

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالطَّبَرِيُّ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے قبل یہود آپ ﷺ کے وسیلہ سے قبیلہ اَوس وخزرج پر فتح کی دعا مانگا کرتے تھے، مگر جب اللہ نے آپ ﷺ کو عرب سے ظاہر کیا تو وہ آپ ﷺ کے منکر ہوگئے۔ ایک مرتبہ بنو سلمہ کے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور بشر بن براء بن معرور رضی اللہ عنہما نے انہیں کہا: اے یہود! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اسلام لے آؤ، جب ہم اہل شرک تھے تو تم نامِ محمد ﷺ کے ساتھ ہم پر فتح مانگا کرتے تھے، آپ ﷺ کی بعثت اور سیرت کو ہم پر پیش کیا کرتے تھے۔ یہ سن کر سلام بن مشکم نے کہا: یہ وہ نبی نہیں جن کا ذکر ہم کرتے تھے اور جو صفات ہم بیان کیا کرتے تھے، وہ ان میں نہیں ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ’’اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے وہ کتاب (القرآن) آئی جو اس کتاب (تورات) کی اصلاً تصدیق کرنے والی ہے جو ان کے پاس موجود تھی، حالانکہ اس سے پہلے وہ خود (نبی آخرالزمان حضرت محمد ﷺ اور ان پر اترنے والی کتاب قرآن کے وسیلے سے) کافروں پر فتح یابی کی دعا مانگتے تھے۔ سو جب ان کے پاس وہی نبی (حضرت

محمد ﷺ اپنے اوپر نازل ہونے والی کتاب قرآن کے ساتھ) تشریف لے آیا جسے وہ (پہلے ہی سے) پہچانتے تھے تو اسی کے منکر ہوگئے، پس ایسے دانستہ انکار کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے۔'' اسے امام ابونعیم، طبری اور ابو حاتم نے روایت کیا ہے۔

١٠/٢١٩. قَالَ عَلِيٌّ الْأَزْدِيُّ رضي الله عنه: كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ ابْعَثْ لَنَا هٰذَا النَّبِيَّ ﷺ يَحْكُمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ النَّاسِ يَسْتَفْتِحُوْنَ بِهٖ أَي يَسْتَنْصِرُوْنَ بِهٖ عَلَى النَّاسِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرِيُّ.

''حضرت علی ازدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (حضور ﷺ کی بعثت مبارکہ سے قبل) یہود کہا کرتے تھے: اے اللہ! ہمارے لیے اس نبی (امّی) کو بھیج جو ہمارے اور لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے، ان کے وسیلہ سے فتح طلب کرتے تھے یعنی ان کے وسیلہ سے دشمنوں پر غلبہ مانگا کرتے تھے۔'' اسے امام بیہقی اور طبری نے روایت کیا ہے۔

١١/٢٢٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا أَنْسَاهُ؟ قَالَ: ابْسُطْ رِدَائَكَ. فَبَسَطْتُهُ، قَالَ: فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ضُمَّهُ. فَضَمَمْتُهُ، فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا بَعْدَهُ.

١٠: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٢/٧٦، والطبري في جامع البيان، ١/٤١١، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٧٤۔

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب حفظ العلم، ١/٥٦، الرقم: ١١٩، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي هريرة الدوسي رضي الله عنه، ٤/١٩٣٩، الرقم: ٢٤٩١، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب لأبي هريرة رضي الله عنه، ٥/٦٨٤، الرقم: ٣٨٣٤۔٣٨٣٥، وأبو يعلى في المسند، ١١/١٢١، الرقم: ٦٢٤٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٤٧، الرقم: ٨٨١۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت بیان فرمائی کہ میں نے (حضور ﷺ کی بارگاہ میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ سے بہت سی احادیث سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی چادر پھیلاؤ؟ میں نے اپنی چادر پھیلا دی۔ آپ ﷺ نے (فضا میں سے کچھ) چُلّو بھر بھر کر اس میں ڈال دیئے اور فرمایا: اسے سینے سے لگا لو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ پس اس کے بعد میں کبھی کچھ نہیں بھولا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٢/٢٢١. وفي رواية: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: شَكَوْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ نِسْيَانَ الْقُرْآنِ فَضَرَبَ صَدْرِي بِيَدِهٖ فَقَالَ: يَا شَيْطَانُ، اُخْرُجْ مِنْ صَدْرِ عُثْمَانَ، قَالَ عُثْمَانُ: فَمَا نَسِيْتُ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدُ أَحْبَبْتُ أَنْ أَذْكُرَهٗ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں قرآن یاد کرتا ہوں اور بھول جاتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے میری چھاتی پر اپنا دست اقدس مارا اور فرمایا: اے شیطان! عثمان کے سینے سے نکل جا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے جو چیز بھی یاد کرنا چاہی وہ کبھی نہ بھولی۔'' اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٣/٢٢٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّكُمْ تَزْعُمُوْنَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

١٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٩/٤٧، الرقم: ٨٣٤٧، والحارث في المسند، ٢/٩٣٢، الرقم: ١٠٢٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٣۔

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الحجة من قال: إن أحكام النبي ﷺ كانت ظاهر وما كان—

يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَاللهُ الْمَوْعِدُ، إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِسْكِيْنًا أَلْزَمُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِي، وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلٰى أَمْوَالِهِمْ، فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَالَ: مَنْ يَبْسُطْ رِدَاءَهُ حَتّٰى أَقْضِيَ مَقَالَتِي ثُمَّ يَقْبِضْهُ فَلَنْ يَنْسٰى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي؟ فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيَّ، فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ، مَا نَسِيْتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اُنہوں نے (لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے) فرمایا: تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ ابو ہریرہ تو اتنی کثرت سے اَحادیث رسول ﷺ بیان کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اِس پر گواہ ہے کہ میں ایک غریب آدمی تھا، پیٹ بھرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وابستہ رہتا تھا جبکہ مہاجرین تو بازاروں میں خرید و فروخت میں مشغول ہوتے اور انصار اپنی کھیتی باڑی میں مصروف ہوتے۔ چنانچہ ایک روز میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو میری گفتگو ختم ہونے تک اپنی

..... يغيب بعضهم من مشاهد النبي ﷺ وأمور الإسلام، ٦/٢٦٧٧، الرقم: ٦٩٢١، وأيضًا في كتاب البيوع، باب ما جاء في قول الله تعالى: فإذا قضيت الصلاة، ٢/٧٢١، الرقم: ١٩٤٢، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي هريرة الدوسي رضي الله عنه، ٤/١٩٣٩ـ١٩٤٠، الرقم: ٢٤٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٤٠، الرقم: ٧٢٧٣، وابن حبان في الصحيح، ١٦/١٠٤، الرقم: ٧١٥٣، وأبو يعلى في المسند، ١١/١٢١، الرقم: ٦٢٤٨، والطبراني في مسند الشاميين، ٤/١٧٠، الرقم: ٣٠٢٦ـ

چادر پھیلائے رکھے گا اور پھر سمیٹ لے گا تو وہ کبھی کوئی چیز نہیں بھولے گا۔ یہ سنتے ہی میں نے اپنے اُوپر اُوڑھی ہوئی چادر پھیلا دی۔ پس قسم ہے اُس ذات کی جس نے اُنہیں حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں نے (آپ ﷺ کی اس عطا کے بعد) جو بھی آپ ﷺ سے سنا اس میں سے کبھی کچھ نہیں بھولا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٢٣/١٤. **عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ قَحْطٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَتِ الْكُرَاعُ هَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللهَ يَسْقِيْنَا، فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا. قَالَ أَنَسٌ: وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيْحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا، ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوْضُ الْمَاءَ حَتّٰى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا، فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى. فَقَامَ إِلَيْهِ ذَالِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ فَادْعُ اللهَ يَحْبِسْهُ، فَتَبَسَّمَ، ثُمَّ قَالَ: حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا. فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ،**

١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٣، الرقم: ٣٣٨٩، وأيضًا في الأدب المفرد/ ٢١٤، الرقم: ٦١٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الاستسقاء، باب الدعاء في الاستسقاء، ٢/٦١٤، الرقم: ٨٩٧، وأبو داود في السنن،كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين في الاستسقاء، ١/٣٠٤، الرقم: ١١٧٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٩٥، الرقم: ٢٦٠١، وأيضًا في الدعاء/٥٩٦-٥٩٧، الرقم: ٢١٧٩، وابن عبد البر في الاستذكار، ٢/٤٣٤، والحسيني في البيان والتعريف، ٢/٢٦، الرقم: ٩٥٧-

تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيْلٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ایک دفعہ اہل مدینہ (شدید) قحط سے دوچار ہوگئے۔ (اُس دوران) ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! گھوڑے ہلاک ہوگئے، بکریاں مرگئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ہمیں پانی عطا فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا پھر فوراً ہوا چلی، بادل گھر کر آئے اور آسمان نے ایسے اپنا منہ کھولا کہ ہم برستی ہوئی بارش میں اپنے گھروں کو گئے۔ اور اگلے جمعہ تک متواتر بارش ہوتی رہی۔ پھر (آئندہ جمعہ) وہی شخص یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہوکر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! گھر تباہ ہو رہے ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اب اس (بارش) کو روک لے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اس شخص کی بات سن کر) مسکرا پڑے اور (اپنے سرِ اقدس کے اوپر بارش کی طرف انگلی مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے اسے حکم) فرمایا: ’’ہمیں چھوڑ کر، ہمارے ارد گرد برسو۔‘‘ تو ہم نے دیکھا کہ اسی وقت بادل مدینہ منورہ کے اوپر سے ہٹ کر یوں چاروں طرف چھٹ گئے گویا وہ تاج ہیں (یعنی تاج کی طرح دائرہ کی شکل میں پھیل گئے)۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٥/٢٢٤. **عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِدْبَارًا، قَالَ: اَللّٰهُمَّ، سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوْسُفَ**

١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاستسقاء، باب دعاء النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجعلها عليهم سنين كسني يوسف، ١/٣٤١، الرقم: ٩٦٢، وأيضًا في كتاب تفسير القرآن، باب وراودته التي هو في بيتها عن نفسه وغلقت الأبواب وقالت هيت لك، ٤/١٧٣٠، الرقم: ٤٤١٦، وأيضًا في باب تفسير سورة آلم غلبت الروم، ٤/١٧٩١، —

فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيءٍ حَتّٰى أَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجِيَفَ وَيَنْظُرَ أَحَدُهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوْعِ فَأَتَاهُ أَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللهَ لَهُمْ. قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ○﴾ [الدخان، ٤٤: ١٠]، إِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿إِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ﴾ [الدخان، ٤٤: ١٦]، فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت مسروق ﷺ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ کے پاس گئے۔ انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے جب لوگوں کی سرکشی دیکھی تو کہا: اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما۔ پس قحط پڑ گیا اور سب چیزیں برباد ہوگئیں یہاں تک کہ لوگوں نے کھالیں اور مردار تک کھائے اور جب ان

..... الرقم: ٤٤٩٦، ومسلم في الصحيح، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب الدخان، ٤/٢١٥٥، الرقم: ٢٧٩٨، والترمذي في السنن،كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة الدخان، ٥/٢٩٧، الرقم: ٣٢٥٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٥٦، الرقم: ١١٤٨٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٣١،٤٤١، الرقم: ٤١٤٠، ٤٢٠٦، والحميدى في المسند، ١/٦٣، الرقم: ١١٦، وابن حبان في الصحيح، ١١/٨٠، الرقم:٤٧٦٤، وأبو يعلى في المسند، ٩/٧٨، الرقم: ٥١٤٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/٢١٤، الرقم: ٩٠٤٦ـ ٩٠٤٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٥٢، الرقم: ٦٢٢١ـ

میں سے کوئی آسمان کی طرف دیکھتا تو بھوک کے باعث دھواں سا نظر آتا۔ پس ابو سفیان نے آ کر کہا: یا محمد! آپ اللہ کا حکم ماننے اور صلہ رحمی کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ جبکہ آپ کی قوم ہلاک ہوگئی۔ ان کے لیے اللہ سے دعا فرمائیں تو اللہ تعالیٰ نے (قرآنِ پاک میں) فرمایا: ''اس روز کا انتظار کرو جب آسمان واضح طور پر دھواں لائے گا۔'' اور پھر فرمایا: ''جس روز ہم بڑی پکڑ پکڑیں گے۔'' بطشة سے مراد یوم بدر ہے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٦/٢٢٥. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ رضي الله عنه وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَاسْتَعَنْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم عَلٰى غُرَمَائِهِ أَنْ يَضَعُوْا مِنْ دَيْنِهِ،

١٦-١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب البيوع، باب الكيل على البائع والمعطي، ٢/٧٤٨، الرقم: ٢٠٢٠، وأيضًا في كتاب الاستقراض وأداء الديون والحجر والتفليس، باب الشفاعة في وضع الدين، ٢/٨٤٧، الرقم: ٢٢٧٥، وأبو داود في السنن، كتاب الوصايا، باب ما جاء في الرجل يموت وعليه دين وله وفاء، ٣/١١٨، الرقم: ٢٨٨٤، والنسائي في السنن، كتاب الوصايا، باب قضاء الدين قبل الميراث، ٦/٢٤٥، الرقم: ٣٦٣٧-٣٦٣٨، وأيضًا في السنن الكبرى، ٤/١٠٥، الرقم: ٦٤٦٤- ٦٤٦٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الأحكام، باب أداء الدين عن الميت، ٢/٨١٣، الرقم: ٢٤٣٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣١٣، الرقم: ١٤٣٩٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٤، الرقم: ٣١٧١٠، وأبو يعلى في المسند، ٣/٤٣١، الرقم: ١٩٢١، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٥٩٣، والعيني في عمدة القاري، ١١/٢٤٦، الرقم: ٧٢١٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٣/٢١٨-

فَطَلَبَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَفْعَلُوْا، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ أَصْنَافًا الْعَجْوَةَ عَلٰى حِدَةٍ وَعَذْقَ زَيْدٍ عَلٰى حِدَةٍ، ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَيَّ، فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَجَاءَ فَجَلَسَ عَلٰى أَعْلَاهُ أَوْ فِي وَسَطِهِ، ثُمَّ قَالَ: كِلْ لِلْقَوْمِ، فَكِلْتُهُمْ حَتّٰى أَوْفَيْتُهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ تَمْرِي كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ.

١٧/٢٢٦. وفي رواية عنه: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى أَدَّاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ان کے والد) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ وفات پا گئے اور ان کے اوپر قرض تھا۔ (وہ بیان کرتے ہیں کہ) میں نے قرض خواہوں کے (بے پناہ) اصرار پر حضور نبی اکرم ﷺ سے مدد چاہی تاکہ لوگ اپنے قرض سے کچھ کم کر دیں۔ آپ ﷺ نے انہیں بلایا لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جاؤ اور تمام اقسام کی کھجوریں الگ الگ رکھنا یعنی عجوہ ایک طرف اور غدق ایک طرف۔ پھر میرے لیے پیغام بھیج دینا۔ میں نے ایسا ہی کر کے حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے پیغام بھیج دیا۔ آپ ﷺ ان کے اوپر یا درمیان میں بیٹھ گئے، پھر مجھے فرمایا: لوگوں کو تول کر دیتے جاؤ۔ میں اُنہیں تول کر دیتا گیا یہاں تک کہ سب کا قرض ادا کر دیا اور میری تمام کھجوریں بچ رہیں گویا ایک بھی کم نہ ہوئی۔ ایک روایت میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کی کہ وہ ناپتے رہے (اور لوگوں کو دیتے رہے) یہاں تک کہ سب کے قرض کی ادائیگی کر دی (اور تمام کھجوریں ویسی کی ویسی رہیں)۔''

اِسے امام بخاری، ابو داود، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٨/٢٢٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: كُنْتُ أَدْعُوْ أُمِّي إِلَى الإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ، فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَأَسْمَعَتْنِي فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا أَكْرَهُ، فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي كُنْتُ أَدْعُوْ أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ فَتَأْبٰى عَلَيَّ فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ، فَأَسْمَعَتْنِي فِيْكَ مَا أَكْرَهُ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ. فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ إِلَى الْبَابِ فَإِذَا هُوَ مُجَافٌ، فَسَمِعَتْ أُمِّي خَشْفَ قَدَمَيَّ، فَقَالَتْ: مَكَانَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ، قَالَ: فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا، فَفَتَحَتِ الْبَابَ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ،

١٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي هريرة الدوسي ﷺ، ١٩٣٨/٤، الرقم: ٢٤٩١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣١٩/٢، الرقم: ٨٢٤٢، وابن حبان في الصحيح، ١٠٧/١٦، الرقم: ٧١٥٤، والحاكم في المستدرك، ٦٧٧/٢، الرقم: ٤٢٤٠، وقال: هذا حديث صحيح الإسناد، والبغوى في شرح السنة، ٣٠٦/١٣، الرقم: ٣٧٢٦، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، كتاب الفضائل، ٢٩٧/٣، الرقم: ٥٧٩٥، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣٢٨/٤، والأصبهاني في دلائل النبوة، ٨٥/١، الرقم: ٧٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٢٥/٦٧۔

قَالَ: قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَبْشِرْ قَدِ اسْتَجَابَ اللهُ دَعْوَتَكَ وَهَدَى أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ. فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْرًا. قَالَ: قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللهِ، اُدْعُ اللهَ أَنْ يُحَبِّبَنِي أَنَا وَأُمِّي إِلٰى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيُحَبِّبَهُمْ إِلَيْنَا. قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ وَأُمَّهُ إِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ بِي وَلَا يَرَانِي إِلَّا أَحَبَّنِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ مشرکہ تھیں، میں ان کو اسلام کی دعوت دیتا تھا، ایک دن میں نے انہیں دعوت دی تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق ایسی بات کہی جو مجھے ناگوار گزری، میں روتا ہوا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیتا تھا لیکن وہ انکار کرتی تھی، آج میں نے اسے دعوتِ اسلام دی تو اس نے آپ کے متعلق ایسا کلمہ کہا جو مجھے ناگوار گزرا، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت عطا فرمائے، رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا فرما'' میں رسول اللہ ﷺ کی دعا لے کر خوشی سے (گھر کی طرف) روانہ ہوا، جب میں گھر کے دروازہ پر پہنچا تو دروازہ بند تھا، ماں نے میرے قدموں کی آہٹ سن لی، اس نے کہا: اے ابوہریرہ! اپنی جگہ ٹھہرو، پھر میں نے پانی گرنے کی آواز سنی، میری ماں نے غسل کیا اور قمیص پہنی اور جلدی میں بغیر دوپٹہ کے باہر آئیں، پھر دروازہ کھولا اور کہا: اے ابو ہریرہ میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ، اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے (سچے) رسول ہیں۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ) پھر میں خوشی کے آنسو لے کر آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مبارک ہو، اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمالی اور ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا فرما دی، آپ ﷺ نے اللہ

تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور کلمہ خیر ارشاد فرمایا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری اور میری ماں کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں ڈال دے، اور ہمارے دلوں میں مومنوں کی محبت ڈال دے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اپنے اس بندے (ابوہریرہ) اور اس کی ماں کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں پیدا کردے، اور مومنوں کی محبت ان کے دل میں ڈال دے، پھر ایسا کوئی مسلمان پیدا نہیں ہوا جو میرا ذکر سن کر یا مجھے دیکھ کر مجھ سے محبت نہ کرے۔''

اسے امام مسلم، اَحمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٩/٢٢٨. عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي: سَلْ، فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ: أَوْ غَيْرَ ذَالِكَ؟ قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ، قَالَ: فَأَعِنِّي عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رات کو حضور نبی

١٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث عليه، ١/٣٥٣، الرقم: ٤٨٩، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب وقت قيام النبي ﷺ من الليل، ٢/٣٥، الرقم: ١٣٢٠، والنسائي في السنن، كتاب التطبيق، باب فضل السجود، ٢/٢٢٧، الرقم: ١١٣٨، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٢٤٢، الرقم: ٧٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٥٩، الرقم: ١٦٦٢٨، والبغوي في شرح السنة، ٣/١٤٩، الرقم: ٦٥٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/٥٦، الرقم: ٤٥٧٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٨٦، الرقم: ٤٣٤٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٥٢، الرقم: ٥٦٤۔

اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں رہا کرتا تھا اور آپ ﷺ کے استنجاء اور وضو کے لیے پانی لاتا۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''(اے ربیعہ!) مانگو کیا مانگتے ہو'' میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں آپ سے جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے علاوہ ''اور کچھ''؟ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے یہی کافی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (جنت تو عطا کر دی) اب تم کثرتِ سجود سے اپنے معاملے میں میری مدد کرو'' اِسے امام مسلم، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲۰/۲۲۹. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ شَابٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ وَيُخِفُّ فِي حَوَائِجِهِ، فَقَالَ: سَلْنِي حَاجَةً فَقَالَ: اُدْعُ اللهَ تَعَالٰى لِي بِالْجَنَّةِ؟ قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَتَنَفَّسَ وَقَالَ: نَعَمْ، وَلٰكِنْ أَعِنِّي بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

۲۱/۲۳۰. وفي رواية لابن المبارك: عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أُدْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ، قَالَ: أَعِنِّي بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ.

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نوجوان حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رہا کرتا تھا لیکن اپنی ذاتی ضروریات بیان نہ کرتا۔ پس

۲۰-۲۱: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲/۲٤٥، الرقم: ۲۰۲۹، وأيضًا في المعجم الأوسط، ۳/٦۳، الرقم: ۲٤۸۸، وابن المبارك في الزهد/٤٥٥، الرقم: ۱۲۸۷، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ۱/۳۲۹، الرقم: ۳۱۹، والعسقلاني في الإصابة، ٦/۱۲٥، وقال: رواه البزار۔

آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے (جو چاہو) مانگو۔ تو اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میرے لیے جنت کی دعا فرما دیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے سر انور اوپر اٹھایا، سانس لیا اور فرمایا: ٹھیک ہے لیکن کثرت سجود کے ساتھ میری مدد کرو۔'' اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

''اور ابن مبارک کی ایک روایت میں حضرت فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے (بھی) آپ کی شفاعت کے مستحقین میں سے بنا دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (تم بھی میری شفاعت کے اہل لوگوں میں سے ہو جاؤ گے) مگر تم کثرت سجود کے ساتھ میری مدد کرو۔''

٢٢/٢٣١. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ أَتَى

٢٢-٢٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في دعاء الضعيف، ٥/٥٦٩، الرقم: ٣٥٧٨، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في صلاة الحاجة، ١/٤٤١، الرقم: ١٣٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٣٨، الرقم: ١٧٢٧٩-١٧٢٨٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٦٨، الرقم: ١٠٤٩٤، ١٠٤٩٥، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٢٥، الرقم: ١٢١٩، والحاكم في المستدرك، ١/٤٥٨، ٧٠٠، ٧٠٧، الرقم: ١١٨٠، ١٩٠٩، ١٩٢٩، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٠٦، الرقم: ٥٠٨، وأيضًا في المعجم الكبير، ٩/٣٠، الرقم: ٨٣١١، والبخاري في التاريخ الكبير، ٦/٢٠٩، الرقم: ٢١٩٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٤٧، الرقم: ٣٧٩، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/١٦٦، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ٣/٢٩٤،—

النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اُدْعُ اللهَ لِي أَنْ يُعَافِيَنِي. فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ. وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ. فَقَالَ: اُدْعُهُ. فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ. وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلٰى رَبِّي فِي حَاجَتِي هٰذِهِ لِتُقْضٰى، اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيْحٌ.

٢٣/٢٣٢. وفي رواية لأحمد: قَالَ: فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَبَرَأَ.

٢٤/٢٣٣. وفي رواية: قَالَ عُثْمَانُ: فَوَاللهِ مَا تَفَرَّقْنَا وَلَا طَالَ بِنَا الْحَدِيْثُ حَتّٰى دَخَلَ الرَّجُلُ وَكَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ ضَرٌّ قَطُّ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

٢٥/٢٣٤. وذكر العلامة ابن تيمية: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا أَعْمٰى أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أُصِبْتُ فِي بَصَرِي

..... والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٧٢، الرقم: ١٠١٨، وابن تيمية في مجموع الفتاوى، ١/٧٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٧٩.

فَادْعُ اللهَ لِي قَالَ: اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ وَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي سَائِلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، أَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلٰى رَبِّي فِي رَدِّ بَصَرِي، اَللّٰهُمَّ، فَشَفِّعْنِي فِي نَفْسِي وَشَفِّعْ نَبِيِّ فِي رَدِّ بَصَرِي، وَإِنْ كَانَتْ حَاجَةٌ فَافْعَلْ مِثْلَ ذَالِكَ، فَرَدَّ اللهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ.

''حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے صحیح کر دے (یعنی میری بینائی لوٹ آئے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو تیرے لیے دعا کو مؤخر کر دوں جو تیرے لیے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو تیرے لیے (ابھی) دعا کر دوں۔ اس نے عرض کیا: (آقا) دعا فرما دیں۔ آپ ﷺ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا: پھر یہ دعا کرو: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلٰى رَبِّي فِي حَاجَتِي هٰذِهِ لِتُقْضٰى. اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾ 'اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی رحمت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے، یا محمد! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے ربّ کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرتا ہوں تاکہ پوری ہو۔ اے اللہ! میرے حق میں سرکار دوعالم ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔''

اسے امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔ البانی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔

''اور امام اَحمد کی ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ تب اس شخص نے فوراً ہی وہ عمل کیا اور اسی وقت صحت یاب ہوگیا۔''

''اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس خدا کی قسم! ابھی ہم وہاں سے اٹھے بھی نہ تھے اور نہ ہی اس بات کو کچھ دیر گزری تھی کہ وہ آدمی اِس حال میں آیا کہ جیسے اُسے کبھی کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔''

اسے امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔

''علامہ ابن تیمیہ نے بیان کیا کہ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا صحابی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بصارت جواب دے گئی ہے۔ آپ میرے حق میں دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ وضو کرو، پھر دو رکعت نماز پڑھو اور پھر یوں کہو: ﴿ اَللّٰهُمَّ، إِنِّي سَائِلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، أَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلٰى رَبِّي فِي رَدِّ بَصَرِي، اَللّٰهُمَّ، فَشَفِّعْنِي فِي نَفْسِي وَشَفِّعْ نَبِيِّ فِي رَدِّ بَصَرِي ﴾ ''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور محمد مصطفیٰ ﷺ جو کہ تیرے رحیم نبی ہیں ان کے توسّل سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ یا محمد! میں آپ کے توسّل سے اپنے ربّ کی بارگاہ میں اپنی بینائی کی شفایابی کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! مجھے شفاء عطا فرما اور اپنے نبی ﷺ کی شفاعت میرے بینائی کے لوٹانے میں قبول فرما۔'' حضور ﷺ نے فرمایا: اگر تجھے پھر بھی آرام نہ آئے تو دوبارہ ایسا کرنا، تو اللہ نے اسے بینائی عطا فرما دی۔''

٢٦/٢٣٥. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عَمِّهِ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَخْتَلِفُ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه فِي حَاجَةٍ، فَكَانَ عُثْمَانُ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ، وَلَا يَنْظُرُ فِي حَاجَتِهِ، فَلَقِيَ بْنَ حُنَيْفٍ، فَشَكَى ذَالِكَ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: ائْتِ الْمِيْضَأَةَ فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ ائْتِ الْمَسْجِدَ، فَصَلِّ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم نَبِيِّ الرَّحْمَةِ صلى الله عليه وآله وسلم، يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّي، فَتَقْضِي لِي حَاجَتِي، وَتَذَكَّرْ حَاجَتَكَ، وَرُحْ حَتّٰى أَرُوْحَ مَعَكَ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَصَنَعَ مَا قَالَ لَهُ، ثُمَّ أَتٰى بَابَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضي الله عنه، فَجَاءَ الْبَوَّابُ حَتّٰى أَخَذَ بِيَدِهِ، فَأَدْخَلَهُ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه، فَأَجْلَسَهُ مَعَهُ عَلَى الطُّنْفُسَةِ، فَقَالَ: حَاجَتُكَ، فَذَكَرَ حَاجَتَهُ وَقَضَاهَا لَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: مَا ذَكَرْتَ حَاجَتَكَ، حَتّٰى كَانَ السَّاعَةَ وَقَالَ: مَا كَانَتْ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ فَاذْكُرْهَا، ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ، فَلَقِيَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ، فَقَالَ لَهُ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا، مَا كَانَ يَنْظُرُ فِي حَاجَتِي، وَلَا يَلْتَفِتُ إِلَيَّ حَتّٰى كَلَّمْتَهُ فِيَّ، فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: وَاللّٰهِ مَا كَلَّمْتُهُ،

٢٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٩/٣٠، الرقم: ٨٣١١، وأيضًا في المعجم الصغير، ١/١٨٣، الرقم:٥٠٨، وأيضًا في الدعاء/٣٢٠، الرقم: ١٠٥٠، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/١٦٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٣، ٢٧٤، الرقم: ١٠١٨، وقال: والحديث صحيح، والسبكي في شفاء السقام/١٢٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٧٩، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٢٠١۔

وَلٰكِنِّي شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، وَأَتَاهُ ضَرِيْرٌ، فَشَكَى إِلَيْهِ ذِهَابَ بَصَرِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: فَتَصْبِرُ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَيْسَ لِي قَائِدٌ وَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ائْتِ الْمِيْضَأَةَ، فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ ادْعُ بِهٰذِهِ الدَّعَوَاتِ. قَالَ ابْنُ حُنَيْفٍ: فَوَ اللهِ، مَا تَفَرَّقْنَا، وَطَالَ بِنَا الْحَدِيْثُ، حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْنَا الرَّجُلُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهٖ ضَرٌّ قَطُّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: وَالْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابواُمامہ بن سہل بن حنیف ﷺ اپنے چچا حضرت عثمان بن حنیف ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عثمان بن عفان ﷺ کے پاس کسی ضرورت سے آتا جاتا تھا۔ حضرت عثمان ﷺ اس کی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے اور اس کی ضرورت پر غور نہ فرماتے تھے۔ وہ شخص حضرت عثمان بن حنیف ﷺ سے ملا اور ان سے اس بات کا گلہ کیا۔ حضرت عثمان بن حنیف ﷺ نے اس سے کہا: لوٹا لاؤ اور وضو کرو، اس کے بعد مسجد میں آ کر دو رکعت نماز پڑھو، پھر (یہ دعا) پڑھو: ﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ ﷺ، يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلٰى رَبِّي، فَتَقْضِي لِي حَاجَتِي ﴾ ''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ نبی رحمت کے وسیلے سے متوجہ ہوتا ہوں، یا محمد! میں آپ کے وسیلے سے اپنے ربّ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ وہ میری یہ حاجت پوری فرما دے۔'' اور پھر اپنی حاجت کا تذکرہ کرو۔ اور (پھر حضرت عثمان بن عفان ﷺ کے پاس جاؤ) یہاں تک کہ میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں۔ پس وہ آدمی گیا اور اس نے وہی کیا جو اسے کہا گیا تھا۔ پھر وہ حضرت عثمان بن عفان ﷺ کے دروازے پر آیا تو دربان نے اس کا ہاتھ تھاما اور حضرت عثمان بن عفان ﷺ کے پاس لے گیا۔ حضرت عثمان ﷺ نے اسے اپنے پاس چٹائی پر بٹھایا اور پوچھا: تیری کیا

حاجت ہے؟ اُس نے اپنی حاجت بیان کی تو اُنہوں نے اسے فوراً پورا کر دیا۔ پھر انہوں نے اس سے کہا: تو نے اپنی اس حاجت کا آج تک ذکر کیوں نہ کیا؟ آئندہ تمہاری جو بھی ضرورت ہو فوراً مجھ سے بیان کیا کرو۔ پھر وہ آدمی آپ ﷺ کے پاس سے چلا گیا اور حضرت عثمان بن حنیف سے ملا اور ان سے کہا: اللہ آپ کو بہتر جزا دے، جب تک آپ نے اُن سے میرے متعلق بات نہیں کی اُنہوں نے میرے کام پر غور نہیں فرمایا اور نہ ہی میری طرف متوجہ ہوئے۔ حضرت عثمان بن حنیف ﷺ نے کہا: بخدا! یہ میں نے اُنہیں نہیں کہا بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ایک نابینا آدمی آپ ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور اپنی بینائی چلے جانے کا شکوہ کیا، تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: تو صبر کر۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا کوئی خادم نہیں اور مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لوٹا لیکر آ وَ اور وضو کرو (اور پھر یہی دعا اسے سکھائی)، ابن حنیف ﷺ نے کہا: خدا کی قسم! ہم لوگ نہ تو ابھی وہاں سے اُٹھے تھے اور نہ ہی اس بات کو زیادہ دیر گذری تھی کہ وہ آدمی ہمارے پاس (اس حالت میں) آیا کہ گویا اسے کبھی کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔‘‘

اِسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٧/٢٣٦. **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ﷺ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَبِكَفِّي سَلْعَةٌ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، هٰذِهِ السَّلْعَةُ قَدْ أَذَتْنِي تَحُوْلُ بَيْنِي وَبَيْنَ قَائِمَةِ السَّيْفِ أَنْ أَقْبِضَ عَلَيْهِ وَعَنْ عِنَانِ الدَّآبَّةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ**

٢٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٧/٣٠٦، الرقم: ٧٢١٥، والبخاري في التاريخ الكبير، ٤/٢٥٠، الرقم: ٢٦٩٤، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٢/٦٩٧، الرقم: ١١٦٣، والعسقلاني في الإصابة، ٣/٣٣١، الرقم: ٣٨٧٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩٨۔

اللهِ ﷺ: اُدْنُ مِنِّي. فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ: افْتَحْ يَدَكَ. فَفَتَحْتُهَا، ثُمَّ قَالَ: اِقْبِضْهَا فَقَبَضْتُهَا قَالَ: اُدْنُ مِنِّي. فَدَنَوْتُ مِنْهُ قَالَ: افْتَحْهَا فَفَتَحْتُهَا فَنَفَثَ فِي كَفِّي. ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى السَّلْعَةِ. فَمَا زَالَ يَطْحَنُهَا بِكَفِّهِ حَتّٰى رَفَعَ عَنْهَا وَمَا أَرَى أَثَرَهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت عبد الرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس حال میں حاضر ہوا کہ میرے ہاتھ پر ایک پھوڑا تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس پھوڑے نے مجھے بہت تکلیف دی ہے اور اس کی وجہ سے میں تلوار کا دستہ بھی مضبوطی سے پکڑنے اور سواری کے جانور کو قابو کرنے سے معذور ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے قریب آؤ۔ پس میں آپ ﷺ کے قریب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا ہاتھ کھولو میں نے اپنا ہاتھ کھولا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مٹھی بند کرو۔ پھر میں نے اسے بند کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے قریب آؤ، پس میں آپ ﷺ کے اور قریب ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کھولو، میں نے کھولا تو آپ ﷺ نے میرے ہاتھ پر پھونک ماری پھر آپ ﷺ نے اس پھوڑے پر اپنا دستِ اقدس رکھا اور اسے مسلسل دباتے رہے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس ہٹایا تو اس پھوڑے کا نام ونشان تک باقی نہ تھا۔''

اسے امام طبرانی اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٢٨/٢٣٧. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ شُجَّ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم فِي جَبْهَتِهِ فَأَتَاهُ مَالِكُ بْنُ سِنَانٍ رضي الله عنه (وَهُوَ وَالِدُ أَبِي سَعِيْدٍ) فَمَسَحَ الدَّمَ عَنْ وَجْهِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، ثُمَّ أَزْدَرَدَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى مَنْ خَالَطَ دَمِي دَمَهُ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ اُحد کے دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر زخم آ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ مبارک سے خون صاف کرنے لگے اور پھر اس خون مبارک کو (اپنے ہونٹوں سے چوس کر حلق کے اندر) نگل لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پسند کرتا ہے کہ وہ اس شخص کو دیکھے جس کے خون کے ساتھ میرا خون مل چکا ہے تو وہ مالک بن سنان کو دیکھ لے۔''

اِسے امام حاکم، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

٢٩/٢٣٨. وفي رواية: عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّ أَبَاهُ مَالِكَ بْنَ سَنَانٍ رضي الله عنه لَمَّا أُصِيْبَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي وَجْهِهِ يَوْمَ أُحُدٍ، مَصَّ دَمَ

٢٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٦٥١، الرقم: ٦٣٩٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/٣٤، الرقم: ٥٤٣٠، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٤/١٢٤، الرقم: ٢٠٩٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/١١٤۔

٢٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٤٧، الرقم: ٩٠٩٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٧٠۔

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَازْدَرَدَهُ، فَقِيْلَ لَهُ: أَتَشْرَبُ الدَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَشْرَبُ دَمَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَالَطَ دَمِي بِدَمِهِ لَا تَمَسُّهُ النَّارُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’ایک روایت میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ غزوہ اُحد میں حضور نبی اکرم ﷺ کے (چہرۂ اقدس پر آنے والے) زخم مبارک کو (اپنی زبان سے) چاٹنے اور (اس میں سے بہنے والا خون) چوسنے لگے۔ جس سے زخم کی جگہ چمکنے لگی۔ اُن سے کہا گیا کہ کیا تم خون پی رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں میں حضور نبی اکرم ﷺ کا (پاک) خون پی رہا ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کے خون سے میرا خون مل گیا اسے دوزخ کی آگ کبھی نہیں چھوئے گی۔‘‘ اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٣٩/٣٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ رضي الله عنها أُمُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه، دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَوَقَفَ عِنْدَ رَأْسِهَا، فَقَالَ: رَحِمَكِ اللهُ، يَا أُمِّي، كُنْتِ أُمِّي بَعْدَ أُمِّي وَتُشْبِعِيْنِي، وَتَعْرِيْنَ وَتَكْسِيْنِي، وَتَمْنَعِيْنَ نَفْسَكِ طَيِّبًا وَتُطْعِمِيْنِي تُرِيْدِيْنَ بِذَالِكَ وَجْهَ اللهِ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ، ثُمَّ أَمَرَ أَنْ تُغْسَلَ ثَلَاثًا، فَلَمَّا بَلَغَ الْمَاءُ الَّذِي فِيْهِ الْكَافُوْرُ، سَكَبَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ، ثُمَّ خَلَعَ رَسُوْلُ

٣٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/٣٥١، الرقم: ٨٧١، وأيضًا في المعجم الأوسط، ١/٦٧، الرقم: ١٨٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/١٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٥٧۔

اللهِ ﷺ قَمِيْصَهُ، فَأَلْبَسَهَا إِيَّاهُ، وَكَفَّنَهَا بِبُرْدٍ فَوْقَهُ، ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَأَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّ وَعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَغُلَامًا أَسْوَدَ يَحْفِرُوْنَ، فَحَفَرُوْا قَبْرَهَا، فَلَمَّا بَلَغُوا اللَّحْدَ، حَفَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ، وَأَخْرَجَ تُرَابَهُ بِيَدِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاضْطَجَعَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ:اللهُ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيْتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ، اغْفِرْ لِأُمِّي فَاطِمَةَ بِنْتِ أَسَدٍ، وَلَقِّنْهَا حُجَّتَهَا، وَوَسِّعْ عَلَيْهَا مَدْخَلَهَا بِحَقِّ نَبِيِّكَ وَالْأَنْبِيَاءِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِي، فَإِنَّكَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ، وَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَأَدْخَلُوْهَا اللَّحْدَ هُوَ وَالْعَبَّاسُ وَأَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رضی الله عنه.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ رَوْحُ بْنُ صَلَاحٍ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ وہاں (قبرستان) تشریف لے گئے اور اُن کے سرہانے کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔ اے میری ماں! تو میری ماں کے بعد میری ماں (کی طرح ہی) تھی اور تو مجھے شکم سیر کرتی تھی اور مجھے کپڑے پہناتی تھی اور میری خاطر خود پھٹے پرانے کپڑے پہن لیتی تھی اور اپنے آپ کو اعلیٰ چیزوں سے محروم رکھتی تھی اور مجھے کھلاتی تھی اور اس سارے عمل سے تو اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کی طلب رکھتی تھی۔ پھر آپ ﷺ نے تین دفعہ انہیں غسل دینے کا حکم فرمایا۔ پس جب کافور ملا پانی پہنچا تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اسے انڈیلا پھر اپنا کرتہ مبارک اُتارا اور انہیں پہنا دیا اور اس چادر کے ذریعے جو آپ ﷺ پر تھی انہیں کفن پہنایا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے

حضرت اُسامہ بن زید، ابو ایوب انصاری، عمر بن خطاب ﷺ اور ایک حبشی غلام کو قبر کھودنے کے لیے فرمایا۔ انہوں نے قبر کھودی اور جب لحد تک پہنچے تو آپ ﷺ نے اسے خود اپنے دستِ اقدس سے کھودا۔ اور اس کی مٹی اپنے ہاتھوں سے نکالی اور جب لحد کھود کر فارغ ہوئے تو آپ ﷺ اس کے اندر لیٹ گئے پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آنی۔ اے اللہ! میری والدہ فاطمہ بنت اسد کو بخش دے اور اسے اس کی حجت کی تلقین فرما اور اپنے نبی اور مجھ سے قبل انبیاء کے توسّل سے اس پر قبر کشادہ فرما۔ بے شک تو سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔ پھر ان پر چار تکبیریں پڑھیں اور خود آپ ﷺ نے اور حضرت عباس اور حضرت ابو بکر ﷺ نے انہیں لحد میں اتارا۔‘‘

اسے امام طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند میں روح بن صلاح راوی ہے اسے امام ابن حبان اور حاکم نے ثقہ قرار دیا ہے۔ اِس کے علاوہ اِس حدیث کے تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٣١/٢٤٠. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى

٣١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أصحاب النبي ﷺ، ٣/١٣٣٥، الرقم: ٣٤٤٩، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ٤/١٩٦٢، الرقم: ٢٥٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٧، الرقم: ١٠٥٦، وابن حبان في الصحيح، ١١/٨٦، الرقم: ٤٧٦٨۔

النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ؟ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جو حضور نبی اکرم ﷺ کی صحبت میں رہا ہو؟ پس وہ لوگ کہیں گے: ہاں، تو انہیں (ان صحابہ کرام کے توسل سے) فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت پائی ہو؟ وہ کہیں گے: ہاں، پھر اُنہیں (ان تابعین کے توسل سے) فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک کثیر جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت پانے والوں کی صحبت پائی ہو؟ تو وہ کہیں گے کہ ہاں! تو انہیں (تبع تابعین کے توسل سے) فتح دے دی جائے گی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٢/٢٤١. عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَهْلَ الْكُوْفَةِ وَفَدُوْا إِلَى عُمَرَ

٣٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أويس القرني، ١٩٦٨/٤، الرقم: ٢٥٤٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٧٩/٢، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١٦٢/٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٢٣/٣، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٤٤٧/١۔

رضي الله عنه، فِيهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِأُوَيْسٍ، فَقَالَ عُمَرُ: هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِيِّيْنَ؟ فَجَاءَ ذَالِكَ الرَّجُلُ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَدْ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَنِ، يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ، لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمٍّ لَهُ، قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ، فَدَعَا اللهَ، فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ إِلَّا مَوضِعَ الدِّيْنَارِ أَوِ الدِّرْهَمِ، فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ اہلِ کوفہ ایک وفد لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ وفد میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو حضرت اویس رضی اللہ عنہ سے مذاق کیا کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہاں کوئی قرن کا رہنے والا ہے؟ یہ سن کر وہ شخص حاضر ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ تمہارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا اس کا نام اویس ہوگا۔ یمن میں اس کی والدہ کے سوا کوئی نہیں ہوگا۔ اسے برص کی بیماری تھی، اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ایک دینار یا درہم کے برابر سفید داغ کے سوا باقی (برص کے) داغ اس سے دور کر دیے، تم میں سے جس شخص کی اس سے ملاقات ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے تمہاری مغفرت کی دعا کرائے۔'' اسے امام مسلم اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

٢٤٢/٣٣. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

٣٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب المساجد والجماعات، باب المشى إلى الصلاة، ١/٢٥٦، الرقم: ٧٧٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢١، الرقم: ١١١٧٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٥، الرقم: ٢٩٢٠٢، وابن الجعد في المسند، ١/٢٩٩، الرقم: ٢٠٣١، وابن السني في عمل اليوم والليلة/٣٠، الرقم: ٨٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٣٥، الرقم: ٤٨٨۔

اللهِ ﷺ: مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ، وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هٰذَا، فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً، وَخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سُخْطِكَ، وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، فَأَسْأَلُكَ أَنْ تُعِيْذَنِي مِنَ النَّارِ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوْبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، أَقْبَلَ اللهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلے اور یہ دعا مانگے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هٰذَا، فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً وَخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سُخْطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، فَأَسْأَلُكَ أَنْ تُعِيْذَنِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوْبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ﴾ ''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے سائلین کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے (نماز کی طرف اٹھنے والے) اپنے قدموں کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں۔ بے شک میں نہ کسی برائی کی طرف چلا ہوں نہ تکبر اور غرور سے، نہ دکھاوے اور نہ کسی دنیاوی شہرت کی خاطر نکلا ہوں۔ میں تو صرف تیری ناراضگی سے بچنے کے لیے اور تیری رضا کے حصول کے لیے نکلا ہوں۔ سو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ کی آگ سے نجات دے، میرے گناہوں کو بخش دے۔ بے شک تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے''۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔''

اسے امام ابن ماجہ، اَحمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٣٤/٢٤٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ سِوَى الْحَفَظَةِ يَكْتُبُوْنَ مَا يَسْقُطُ مِنْ وَرَقِ الشَّجَرِ، فَإِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ عُرْجَةٌ فِي الْأَرْضِ، لَا يَقْدِرُ فِيْهَا عَلَى الْأَعْوَانِ فَلْيَصِحْ فَلْيَقُلْ: عِبَادَ اللهِ، أَغِيْثُوْنَا أَوْ أَعِيْنُوْنَا رَحِمَكُمُ اللهُ فَإِنَّهُ سَيُعَانُ. وَفِي رِوَايَةِ رَوْحٍ: إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يُسَمَّوْنَ الْحَفَظَةَ يَكْتُبُوْنَ مَا يَقَعُ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَرَقِ الشَّجَرِ، فَمَا أَصَابَ أَحَدًا مِنْكُمْ عُرْجَةٌ أَوِ احْتَاجَ إِلٰى عَوْنٍ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَلْيَقُلْ: أَعِيْنُوْنَا، عِبَادَ اللهِ، رَحِمَكُمُ اللهُ فَإِنَّهُ يُعَانُ إِنْ شَاءَ اللهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے، انسان کے اعمال لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ ایسے بھی ہیں جو درختوں کے پتوں کے گرنے تک کو لکھتے ہیں، پس تم میں سے جب کوئی کسی جگہ (کسی بھی مشکل میں پڑ) جائے، جہاں بظاہر اس کا کوئی مددگار بھی نہ ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ پکار کر کہے: اے اللہ کے بندو، اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، ہماری مدد کرو، تو پس اس کی مدد کی جائے گی۔ اور حضرت روح کی روایت میں ہے کہ بے شک زمین پر اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے ایسے ہیں جنہیں حَفَظَة (حفاظت کرنے والے) کا نام دیا جاتا ہے، اور جو زمین پر گرنے والے درختوں کے پتوں تک کو لکھتے ہیں، پس جب تم میں سے کوئی کسی جگہ محبوس ہوجائے یا کسی

٣٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٩١، الرقم: ٢٩٧٢١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/١٢٨، الرقم: ٧٦٩٧، ١/١٨٣، الرقم: ١٦٧، والمناوي في فيض القدير، ١/٣٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٣٢۔

ویران جگہ پر اسے کسی مدد کی ضرورت ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ یوں کہے: اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، ہماری مدد کرو، پس اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس شخص کی (فوراً) مدد کی جائے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔

٣٥/٢٤٤. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ رضي الله عنه أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَصَلّٰى قَرِيْبًا مِنْهُ، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، فَسَمِعَهُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ وَمُحَمَّدٍ (ﷺ)، أَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ثَـلَاثَ مَرَّاتٍ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ عِبَادُ بْنُ سَعِيْدٍ قَدْ ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.

’’حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ فجر کی دو رکعت نماز ادا کی اور وہ آپ ﷺ کے قریب ہی کھڑے تھے۔ آپ ﷺ نے دو رکعتوں میں آہستہ آواز میں قراءت فرمائی، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ (نماز سے فارغ ہو کر) یہ دعا مانگ رہے ہیں: ’’اے جبرائیل،

٣٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٧٢١، الرقم: ٦٦١٠، وأبو يعلى في المسند، ٨/٢١٣، الرقم: ٤٧٧٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١/١٩٥، الرقم: ٥٢٠، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤/٢٠٥ـ ٢٠٦، الرقم: ١٤٢٢ـ١٤٢٣، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء/٣٤٩، الرقم: ٦٤٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢١٩، والحسيني في البيان والتعريف، ١/١٥٠، الرقم: ٣٩٨ـ

میکائیل، اسرافیل اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے ربّ! میں دوزخ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔'' آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔''

اس حدیث کو امام حاکم، ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند میں عباد بن سعید نامی راوی ہے اسے امام ابن حبان نے الثقات میں ذکر کیا ہے۔

٣٦/٢٤٥. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه كَانَ إِذَا قُحِطُوْا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا، قَالَ: فَيُسْقَوْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب قحط پڑ جاتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش کی دعا کیا کرتے تھے اور

٣٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاستسقاء، باب سؤال الناس الإمام الاستسقاء إذا قحطوا، ١/٣٤٢، الرقم: ٩٦٤، وأيضًا في كتاب فضائل الصحابة، باب ذكر العباس بن عبد المطلب رضي الله عنهما، ٣/١٣٦٠، الرقم: ٣٥٠٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٣٣٧، الرقم: ١٤٢١، وابن حبان في الصحيح، ٧/١١٠، الرقم: ٢٨٦١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٤٩، الرقم: ٢٤٣٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٥٢، الرقم: ٦٢٢٠، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ١/٢٧٠، الرقم: ٣٥١، واللالكائي في كرامات الأولياء /١٣٥، الرقم: ٨٧، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٢/٨١٤، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٤/٤٣٣۔

(بارگاہِ الٰہی میں) یوں عرض کرتے: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی مکرّم ﷺ کو اپنا وسیلہ بنایا کرتے تھے اور تُو ہم پر بارش برسا دیتا تھا۔ اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی مکرم ﷺ کے چچا جان کو وسیلہ بناتے ہیں۔ پس ہم پر بارش برسا۔ راوی نے بیان کیا: پس ان پر بارش برسا دی جاتی۔''

اسے امام بخاری، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢٤٦/٣٧. **عَنِ ابْنِ عُمَرَ** رضي الله عنهما **أَنَّهُ قَالَ: اسْتَسْقٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ** رضي الله عنه **عَامَ الرَّمَادَةِ بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ** رضي الله عنهما **فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، هٰذَا عَمُّ نَبِيِّكَ الْعَبَّاسُ، نَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِهٖ، فَاسْقِنَا، فَمَا بَرِحُوْا حَتّٰى سَقَاهُمُ اللّٰهُ قَالَ: فَخَطَبَ عُمَرُ** رضي الله عنه **النَّاسَ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ** ﷺ **كَانَ يَرَى لِلْعَبَّاسِ مَا يَرَى الْوَلَدُ لِوَالِدِهٖ، يُعَظِّمُهٗ، وَيُفَخِّمُهٗ، وَيَبَرُّ قَسَمَهٗ، فَاقْتَدُوْا، أَيُّهَا النَّاسُ، بِرَسُوْلِ اللهِ** ﷺ **فِي عَمِّهِ الْعَبَّاسِ،**

٣٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، باب ذكر إسلام العباس رضي الله عنه، ٣/٣٧٧، الرقم: ٥٤٣٨، وأبو بكر بن الخلال في السنة /٩١، الرقم: ٢٧، واللالكائي في كرامات الأولياء /١٣٥، الرقم: ٨٧-٨٩، والطبراني في الدعاء /٣٠٠، ٦٠٧، الرقم: ٩٦٥، ٢٢١١، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/٩٨، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٩٢، والعسقلاني في فتح الباري، ٢/٤٩٧، والسيوطي في الجامع الصغير، ١/٣٠٥، الرقم: ٥٥٩، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ٤/٢٧٧، والسبكي في شفاء السقام /١٢٨، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٩/٣٤٨، والمناوي في فيض القدير، ٥/٢١٥-

وَاتَّخِذُوْهُ وَسِيْلَةً إِلَى اللهِ ﷻ فِيْمَا نَزَلَ بِكُمْ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْخَلَّالُ وَاللَّالْكَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عام الرمادہ (یعنی قحط و ہلاکت کے سال) حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ بنا کر بارش کے لیے یوں دعا مانگی: اے اللہ! یہ تیرے نبی کے چچا حضرت عباس ہیں، ہم اِن کے وسیلہ سے آپ کی بارگاہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں ہم پر بارش برسا، وہ یونہی دعا کرتے رہے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر بارش برسا دی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب فرمایا: اے لوگو! حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ویسے ہی سمجھتے تھے جیسے بیٹا باپ کو سمجھتا ہے۔ آپ ﷺ ان کی تعظیم و توقیر کرتے اور ان کے وعدوں کو پورا کرتے تھے۔ اے لوگو! تم بھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی اقتداء کیا کرو اور انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ بناؤ تا کہ وہ تم پر (بارش) برسائے۔‘‘ اسے امام حاکم، خلال، لالکائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٤٧/٣٨. وقال العسقلاني في "الفتح"[٣٨]: أَنَّ الْعَبَّاسَ رضی اللہ عنہ لَمَّا اسْتَسْقٰى بِهٖ عُمَرُ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنَّهٗ لَمْ يَنْزِلْ بَلَاءٌ إِلَّا بِذَنْبٍ وَلَمْ يُكْشَفْ إِلَّا بِتَوْبَةٍ، وَقَدْ تَوَجَّهَ الْقَوْمُ بِي إِلَيْكَ لِمَكَانِي مِنْ نَبِيِّكَ، وَهٰذِهٖ أَيْدِيْنَا إِلَيْكَ بِالذُّنُوْبِ، وَنَوَاصِيْنَا إِلَيْكَ بِالتَّوْبَةِ، فَاسْقِنَا الْغَيْثَ، فَأَرْخَتِ السَّمَاءُ مِثْلَ الْجِبَالِ حَتّٰى أَخْصَبَتِ الْأَرْضُ وَعَاشَ النَّاسُ.

٣٨: ذكره العسقلاني في فتح الباري، ٢/٤٩٧۔

وَأَخْرَجَ أَيْضًا مِنْ طَرِيْقِ دَاوُدَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: اسْتَسْقٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَامَ الرَّمَادَةِ بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فذکر الحدیث وفیه فَخَطَبَ النَّاسَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَرَى لِلْعَبَّاسِ مَا يَرَى الْوَلَدُ لِلْوَالِدِ فَاقْتَدُوْا، أَيُّهَا النَّاسُ، بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي عَمِّهِ الْعَبَّاسِ، وَاتَّخِذُوْهُ وَسِيْلَةً إِلَى اللهِ ..... وَفِيْهِ، فَمَا بَرِحُوْا حَتّٰى سَقَاهُمُ اللهُ.

''امام عسقلانی نے فتح الباری میں بیان کیا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارش کے لیے بارگاہ الٰہی میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بطور وسیلہ پیش کیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ دعا کی: ''اے اللہ! ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہی بلائیں نازل ہوتی ہیں اور (تیری بارگاہ میں خلوصِ قلب سے) توبہ کرنے سے ہی ٹلتی ہیں۔ اس قوم نے تیرے نبی ﷺ کے ساتھ میرے تعلق کا وسیلہ اختیار کیا ہے اور ہمارے یہ گناہ گار ہاتھ تیری بارگاہ میں اُٹھے ہوئے ہیں اور ہماری پیشانیاں توبہ کے لیے (تیری بارگاہ میں) جھکی ہوئی ہیں۔ پس تو ہمیں بارش عطا فرما۔'' (ان کی یہ دعا ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ اُسی وقت) پہاڑوں کی طرح بادل اُمڈ آئے اور زمین خوب سرسبز و شاداب ہوگئی اور لوگوں کو ایک نئی زندگی مل گئی۔

''اور امام عسقلانی نے ہی امام داود کے طریق سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے عطاء سے، انہوں نے حضرت زید بن اسلم سے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے طریق سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبد

اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عام الرّمادہ (قحط والے سال) حضور نبی اکرم ﷺ کے چچا محترم حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے توسل سے بارش طلب کی، پھر آگے پوری حدیث ذکر کی جس میں ہے کہ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ایسے ہی سمجھتے تھے، جیسے ایک بیٹا اپنے والد کو، پس اے لوگو! آپ ﷺ کے چچا کے حق میں، حضور نبی اکرم ﷺ کی اقتدا کرو اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کا وسیلہ پیش کرو۔ اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ لوگ اسی حالت میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بارش سے سیراب فرما دیا۔''

٢٤٨/٣٩. وقال الشيخ تقي الدين السّبكي (٧٥٦هـ): وكذالك يجوز مثل هٰذا التوسّل بسائر الصّالحين، وهذا شيء لا يُنْكِرُهُ مسلم، بل مَنْ يَدِيْنُ بملة من الملل.

''اور امام تقی الدین سبکی نے اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا: ''اس طرح اس واقعہ سے تمام صالحین کرام سے توسل کا جواز ثابت ہوتا ہے اور یہ ایسی چیز ہے جس کا مسلمانوں نے انکار نہیں کیا بلکہ تمام مذاہب میں سے کسی بھی مذہب کے پیروکاروں نے توسل کا انکار نہیں کیا۔''

٢٤٩/٤٠. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ

٣٩: ذكره تقي الدين السبكي في شفاء السقام في زيارة خير الأنام/١٢٨۔

٤٠-٤٣: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، باب ما يقول الرجل إذا خدرت رجله /٣٣٥، الرقم: ٩٦٤، وابن الجعد في المسند، ١/٣٦٩، الرقم: ٢٥٣٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٤/١٥٤، وابن السني في عمل اليوم والليلة /١٤١۔١٤٢، الرقم: ١٦٨۔١٧٠، —

عُمَرَ رضي الله عنهما فَخَدِرَتْ رِجْلُهُ فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَا لِرِجْلِكَ؟ قَالَ: اجْتَمَعَ عَصَبُهَا مِنْ هَاهُنَا. فَقُلْتُ: اُدْعُ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، فَانْبَسَطَتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَابْنُ السُّنِّيِّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

٢٥٠/٤١. وفي رواية: عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما فَخَدِرَتْ رِجْلُهُ، فَجَلَسَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اُذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدَاه، فَقَامَ فَمَشٰى. رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ.

٢٥١/٤٢. وفي رواية: خَدِرَتْ رِجْلُ رَجُلٍ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: اُذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ. فَقَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ، فَذَهَبَ خَدِرَهُ. رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ.

٢٥٢/٤٣. وفي رواية: عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حَنَشٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما فَخَدِرَتْ رِجْلُهُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اُذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ (صلى الله عليك وسلم)، فَقَالَ: فَقَامَ فَكَأَنَّمَا نُشِّطَ مِنْ عِقَالٍ. رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ.

''حضرت عبد الرحمٰن بن سعد ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے کہ ان کا پاؤں سن ہوگیا تو میں نے اُن سے عرض کیا: اے ابوعبد الرحمٰن! آپ کے پاؤں کو کیا ہوا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: یہاں سے میرے پٹھے کھینچ گئے

١٧٢، والقاضي عياض في الشفا /٤٩٨، الرقم: ١٢١٨، ويحيى بن معين في التاريخ، ٢٤/٤، الرقم: ٢٩٥٣، والمناوي في فيض القدير، ٣٩٩/١، والمزي في تهذيب الكمال، ١٤٢/١٧۔

ہیں۔ میں نے عرض کیا: تمام لوگوں میں سے جو ہستی آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے اسے یاد کریں، اُنہوں نے یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) کا نعرہ بلند کیا۔ (راوی بیان کرتے ہیں کہ) اسی وقت ان کے اعصاب کھل گئے۔''

اسے امام بخاری نے **الأدب المفرد** میں اور ابن السنی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

''ایک روایت میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ چل رہا تھا کہ ان کی ٹانگ سن ہوگئی، تو وہ بیٹھ گئے، پھر انہیں کسی نے کہا کہ لوگوں میں سے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے، اسے یاد کریں۔ تو انہوں نے یا محمداہ! (اے محمد صلی اللہ علیک وسلم!) کا نعرہ لگایا۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ وہ اُٹھ کر چلنے لگ گئے۔'' اسے امام ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

''ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے کسی شخص کی ٹانگ سن ہوگئی تو انہوں نے اس شخص سے فرمایا: لوگوں میں سے جو تمہیں سب سے زیادہ محبوب ہے، اسے یاد کرو۔ اُس شخص نے یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) کا نعرہ لگایا تو اسی وقت اس کا پاؤں ٹھیک ہوگیا۔'' اِسے امام ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

''اور ایک روایت میں حضرت ہیثم بن حنش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھے کہ ایک آدمی کی ٹانگ سن ہوگئی، تو اس سے کسی شخص نے کہا: لوگوں میں سے جو شخص تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے، اسے یاد کرو، تو اس نے کہا: یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم)! راوی بیان کرتے ہیں: پس وہ یوں اٹھ کھڑا ہوا گویا باندھی ہوئی رسی سے آزاد ہوکر دوڑنے لگ گیا ہو۔''

اِسے امام ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

٢٥٣/٤٤. ذَكَرَ ابْنُ جَرِيْرٍ الطَّبَرِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ..... وَحَمَلَ خَالِدُ بْنُ وَلِيْدٍ رضي الله عنه حَتّٰى جَاوَزَهُمْ وَسَارَ لِجِبَالِ مُسَيْلَمَةَ وَجَعَلَ يَتَرَقَّبُ أَنْ يَصِلَ إِلَيْهِ فَيَقْتُلَهٗ ثُمَّ رَجَعَ ثُمَّ وَقَفَ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ وَدَعَا الْبِرَازَ وَقَالَ: أَنَا ابْنُ الْوَلِيْدِ الْعُوْدِ أَنَا ابْنُ عَامِرٍ وَزَيْدٍ ثُمَّ نَادٰى بِشِعَارِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَكَانَ شِعَارُهُم يُوْمَئِذٍ "يَا مُحَمَّدَاه".

''امام ابن جریر طبری اور ابن کثیر نے بیان کیا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے (طویل روایت میں) مروی ہے: ''(جنگ یمامہ کے موقع پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھایا اور لشکر سے گزر کر مسیلمہ کذاب کے مستقر پہاڑ کی طرف چل دیئے اور وہ اِس انتظار میں تھے کہ مسیلمہ تک پہنچ کر اُسے قتل کر دیں۔ پھر وہ لوٹ آئے اور دونوں لشکروں کے درمیان کھڑے ہو کر مقابلہ کی دعوت دی اور بلند آواز سے فرمایا: میں ولید کا بیٹا ہوں، میں عامر و زید کا بیٹا ہوں۔ پھر اُنہوں نے مسلمانوں کا مروجہ نعرہ بلند کیا اور اُن دنوں اُن کا جنگی نعرہ ''یا محمداہ صلی اللہ علیک وسلم'' (یا محمد! مدد فرمایئے) تھا۔''

٢٥٤/٤٥. عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ أَوْسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: قُحِطَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا، فَشَكَوْا إِلٰى عَائِشَةَ رضي الله عنها فَقَالَتْ: اُنْظُرُوْا

٤٤: أخرجه الطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٢ /٢٨١، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/٣٢٤۔

٤٥: أخرجه الدارمي في السنن، باب ما أكرم الله تعالى نبيّه صلى الله عليه وآله وسلم بعد موته، ١/٥٦، الرقم: ٩٢، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٤/٤٠٠، لرقم: ٥٩٥٠، وابن الجوزي في الوفاء بأحوال المصطفى صلى الله عليه وآله وسلم، ٢/٨٠١، وتقي الدين السبكي في شفاء السقام/١٢٨، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ٤/٢٧٦، والزرقاني في شرحه، ١١/١٥٠۔

قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كِوًى إِلَى السَّمَاءِ، حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ، قَالَ: فَفَعَلُوْا، فَمُطِرْنَا مَطَرًا، حَتّٰى نَبَتَ الْعُشْبُ، وَسَمِنَتِ الْإِبِلُ، حَتّٰى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ، فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْخَطِيْبُ التَّبْرِيْزِيُّ.

''حضرت ابو جوزاء اَوس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ کے لوگ سخت قحط میں مبتلا ہو گئے، تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (اپنی ناگفتہ بہ حالت کی) شکایت کی۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور (یعنی روضہ اقدس) کے پاس جاؤ اور وہاں سے ایک کھڑکی آسمان کی طرف اس طرح کھولو کہ قبرِ انور اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ رہے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے ایسا ہی کیا تو (اسی وقت) بہت زیادہ بارش ہوئی، یہاں تک کہ خوب سبزہ اُگ آیا اور اونٹ (سبزہ کھا کھا کر) اس قدر موٹے ہو گئے کہ (محسوس ہوتا تھا) جیسے وہ چربی سے پھٹ پڑیں گے۔ لہٰذا اس سال کا نام ہی عَامُ الْفَتْق (پیٹ) پھٹنے کا سال رکھ دیا گیا۔'' اسے امام دارمی اور خطیب تبریزی نے روایت کیا ہے۔

٤٦/٢٥٥. عَنْ مَالِكٍ الدَّارِ رضی اللہ عنہ وَكَانَ خَازِنَ عُمَرَ عَلَى الطَّعَامِ قَالَ: أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلٰى قَبْرِ

٤٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الفضائل، باب ما ذكر في فضل عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ٦/٣٥٦، الرقم: ٣٢٠٠٢، والبيهقي في دلائل النبوة، ٧/٤٧، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/١١٤٩، والسبكي في شفاء السقام/١٣٠، والهندي في كنز العمال، ٨/٤٣١، الرقم: ٢٣٥٣٥، وابن تيمية في اقتضاء الصراط المستقيم/٣٧٣، وابن كثير في البداية والنهاية، ٥/١٦٧، وقال: إسناده صحيح، والعسقلاني في الإصابة، ٣/٤٨٤۔

النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اسْتَسْقِ لِأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوْا، فَأَتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ فَقِيْلَ لَهُ: اِئْتِ عُمَرَ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مَسْقِيُّوْنَ وَقُلْ لَهُ: عَلَيْكَ الْكَيْسُ، عَلَيْكَ الْكَيْسُ، فَأَتَى عُمَرَ، فَأَخْبَرَهُ، فَبَكَى عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ، لَا آلُوْ إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّلَائِلِ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

’’حضرت مالک دار رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وزیر خوراک تھے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے تو ایک صحابی، حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر اطہر پر حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ (اللہ تعالیٰ سے) اپنی اُمت کے لیے سیرابی مانگیں کیونکہ وہ (قحط سالی کے باعث) ہلاک ہوگئی ہے۔ تو خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ اس صحابی کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: عمر کے پاس جاؤ اسے میرا سلام کہو اور اسے بتاؤ کہ تم سیراب کیے جاؤ گے اور عمر سے (یہ بھی) کہہ دو (دین کے دشمن تمہاری جان لینے کے درپے ہیں ان سے) ہوشیار رہو، ہوشیار رہو۔ پھر وہ صحابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں خبر دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: اے اللہ! میں کوتاہی نہیں کرتا مگر یہ کہ کسی کام میں عاجز ہو جاؤں۔‘‘

اسے امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے۔ حافظ ابن کثیر نے فرمایا: اس کی اسناد صحیح ہے۔ امام عسقلانی نے بھی فرمایا: امام ابن ابی شیبہ نے اسے اسنادِ صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٢٥٦/٤٧. **عَنْ أَبِي حَرْبٍ الْهَلَالِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَجَّ أَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا**

٤٧: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، فضل الحج والعمرة، ٣/٤٩٥، الرقم: ٤١٧٨، وابن قدامة في المغني، ٣/٢٩٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٥٢١، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٥٧٠۔

جَاءَ إِلٰى بَابِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَعَقَلَهَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ حَتّٰى أَتَى الْقَبْرَ وَوَقَفَ بِحِذَاءِ وَجْهِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ'' ثُمَّ سَلَّمَ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رضي الله عنهما ثُمَّ أَقْبَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ، جِئْتُكَ مُثْقَلًا بِالذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا مُسْتَشْفِعًا بِكَ عَلٰى رَبِّكَ لِأَنَّهُ قَالَ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَحِيْمًا﴾ [النساء، ٤: ٦٤]، وَقَدْ جِئْتُكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مُثْقَلًا بِالذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا أَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلٰى رَبِّكَ أَنْ يَغْفِرَ لِي ذُنُوْبِي وَأَنْ تَشْفَعَ فِيَّ ثُمَّ أَقْبَلَ فِي عَرْضِ النَّاسِ، وَهُوَ يَقُوْلُ:

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِي الْأَرْضِ أَعْظُمُهٗ
فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِ الْأَبْقَاعُ، وَالْأَكَمُ
نَفْسِ الْفِدَاءُ بِقَبْرٍ أَنْتَ سَاكِنُهٗ
فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابو حرب ہلالی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے فریضہ حج ادا کیا، پھر وہ مسجد نبوی ﷺ کے دروازے پر آیا، وہاں اپنی اونٹنی بٹھا کر اسے باندھنے کے بعد وہ مسجد میں داخل ہو گیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی قبر انور کے پاس آیا اور حضور نبی

اکرم ﷺ کے چہرۂ انور کے سامنے کھڑے ہو کر اُس نے عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، پھر حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں سلام عرض کیا، پھر حضور نبی اکرم ﷺ (کے روضۂ اقدس) کی جانب (دوبارہ) بڑھا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں گناہوں اور خطاؤں سے لدا ہوا آپ کے دربار میں حاضر ہوا ہوں تا کہ آپ کے ربّ کی بارگاہ میں آپ کو اپنی بخشش کے لیے وسیلہ بنا سکوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآنِ پاک میں فرمایا ہے: ''اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے۔'' اور (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں آپ کے پاس گناہوں اور خطاؤں سے لدا ہوا آیا ہوں، اور میں آپ کے ربّ کی بارگاہ میں آپ کو اپنا وسیلہ بناتا ہوں اور یہ (عرض ہے) کہ آپ (اپنے ربّ کی بارگاہ میں) میرے حق میں سفارش فرمائیں، پھر وہ صحابہ کے ایک بڑے گروہ کی طرف بڑھا (جو کہ اسے دیکھ رہے تھے) اور (ان اشعار میں اپنے دل کی کیفیت) بیان کرنے لگا:

''اے سب سے افضل ذات! آپ کی مبارک استخوان اس (با برکت) زمین میں مدفون ہیں، پس ان (کے جسدِ اقدس) کی پاکیزہ خوشبو سے اس زمین کے ٹکڑے اور ٹیلے بھی معطر و پاکیزہ ہیں، (یا رسول اللہ!) میری جان اس روضہ اقدس پر فدا ہو جس میں آپ آرام فرما ہیں اور (اپنی) اس قبر انور میں (بھی اسی طرح) پارسائی اور جود و کرم کا سرچشمہ اور منبع ہیں (جیسے اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ میں تھے)۔'' اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٥٧/٤٨. عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْقُرَشِيِّ رضي الله عنه يَقُوْلُ: كَانَ عِنْدَنَا رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ إِذْ رَأَى مُنْكَرًا لَا يُمْكِنُهُ أَنْ يُغَيِّرَهُ أَتَى الْقَبْرَ فَقَالَ:

أَيَا قَبْرَ النَّبِيِّ وَصَاحِبَيْهِ أَلَا يَا غَوْثَنَا لَوْ تَعْلَمُوْنَا

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابو اسحاق قرشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہاں مدینہ منورہ میں ہمارے پاس ایک آدمی تھا جب وہ کوئی ایسی برائی دیکھتا جسے وہ اپنے ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا تو وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کے پاس آتا اور (آپ ﷺ کی بارگاہ میں یوں) عرض کرتا:

''اے (سرورِ دوعالم) صاحب قبر! (اور اپنی قبور میں آرام فرما) آپ کے دونوں رفقاء! اور اے ہمارے مددگار (اور ہمارے آقا ومولا) کاش آپ ہماری (اس ناگفتہ بہ حالتِ زار پر) نظر کرم فرمائیں۔''

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٥٨/٤٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُوْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتّٰى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ، فَبَيْنَاهُمْ

٤٨: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، فضل الحج والعمرة، ٣/٤٩٥، الرقم: ٤١٧٧۔

٤٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب من سأل الناس تكثرا، ٢/٥٣٦، الرقم: ١٤٠٥، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٥٤، الرقم: ٨٨٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٠، الرقم: ٨٧٢٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٢٦٩، الرقم: ٣٥٠٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٣٧٧، الرقم: ٣٦٧٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٧١، ووثّقه۔

كَذَالِكَ اسْتَغَاثُوْا بِآدَمَ، ثُمَّ بِمُوْسٰى، ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَنْدَه وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز سورج لوگوں کے بہت قریب آ جائے گا، یہاں تک کہ پسینہ نصف کانوں تک پہنچ جائے گا، لوگ اس حالت میں (پہلے) حضرت آدم علیہ السلام سے مدد مانگنے جائیں گے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے، پھر بالآخر (ہر ایک کے انکار پر) حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے مدد مانگیں گے۔'' اِسے امام بخاری، ابن مندہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٥٩/٥٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضي الله عنه قَالَ: أَرْدَفَنِي رَسُوْلُ اللهِ

٥٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب ما يؤمر به من القيام على الدواب والبهائم، ٣/٢٣، الرقم: ٢٥٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٠٥، الرقم: ١٧٥٤، وأبو يعلى في المسند، ١٢/١٥٧، الرقم: ٦٧٨٧، والحاكم في المستدرك، ٢/١٠٩، الرقم: ٢٤٨٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٣، الرقم: ١٥٥٩٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٥٤، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ١/٣١٤، الرقم: ٤٣٧، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/١٥٩، الرقم: ١٨٦، وأبو عوانة في المسند، ١/١٩٧، ١٦٨، الرقم: ٤٩٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/١٥٨-١٦٠، الرقم: ١٣٣٠-١٣٣٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٣٧٤، ٢٧/٣٧٤، والأندلسي في تحفة المحتاج، ٢/٢٣٨، الرقم: ١٥٣٦، والنووي في رياض الصالحين/٢٤٣، الرقم: ٢٤٣، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/١٦٥، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ٢/١٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٨-

خَلْفَهُ ذَاتَ يَوْمٍ وقال في رواية طويلة: فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ. فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ. فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ، فَسَكَتَ فَقَالَ: مَنْ رَبُّ هٰذَا الْجَمَلِ؟ لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ؟ فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: لِي، يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ: أَفَلَا تَتَّقِي اللهَ فِي هٰذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللهُ إِيَّاهَا، فَإِنَّهُ شَكَا إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيْعُهُ وَتُدْئِبُهُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: فِيْهِ عَبْدُ الْحَكِيْمِ ابْنِ سُفْيَانَ ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَلَمْ يَجْرِحْهُ أَحَدٌ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

''حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک انصاری شخص کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اُونٹ تھا۔ جب اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو وہ رو پڑا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔ حضور نبی اکرم ﷺ اُس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے سر پر دست شفقت پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِس اُونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ کس کا اونٹ ہے؟ انصار کا ایک نوجوان حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میرا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اِس بے زبان جانور کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالک بنایا ہے۔ اِس نے مجھے شکایت کی ہے کہ تم اِسے بھوکا رکھتے ہو اور اِس سے بہت زیادہ کام لیتے ہو۔''

اِس حدیث کو امام ابو داود، احمد، ابو یعلی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کی سند میں عبد الحکیم بن سفیان نامی راوی ہیں امام ابن ابی حاتم نے ان کا بغیر کسی جرح کے ذکر کیا ہے اور ان کے علاوہ بھی تمام رجال ثقہ ہیں۔

بَابٌ فِي التَّبَرُّكِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَبِآثَارِهِ

﴿حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس اور آپ کے آثارِ مبارکہ سے حصولِ برکت کا بیان﴾

١/٢٦٠. عَنْ أَبِي مُوْسٰى رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: أَلَا تُنْجِزُ لِي مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ: أَبْشِرْ، فَقَالَ: قَدْ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ أَبْشِرْ فَأَقْبَلَ عَلٰى أَبِي مُوْسٰى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ: رَدَّ الْبُشْرٰى فَاقْبَلَا أَنْتُمَا قَالَا: قَبِلْنَا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ: اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلٰى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا وَأَبْشِرَا فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا، فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رضي الله عنها مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ أَنْ أَفْضِلَا لِأُمِّكُمَا فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة الطائف في شوال سنة ثمان، ٤/١٥٧٣، الرقم: ٤٠٧٣، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي موسى وأبي عامر الأشعريين رضي الله عنهما، ٤/١٩٤٣، الرقم: ٢٤٩٧، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٣٠١، الرقم: ٧٣١٤، والفاكهي في أخبار مكة، ٥/٦٣، الرقم: ٢٨٤٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٢/٣٩ـ٤١، والعيني في عمدة القاري، ١٧/٣٠٦، الرقم: ٤٣٢٨ ـ

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا جبکہ آپ ﷺ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان جعرانہ کے مقام پر قیام پذیر تھے اور اس وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کی بارگاہ میں موجود تھے تو بارگاہِ نبوت میں ایک اعرابی آ کر کہنے لگا: (یارسول اللہ!) کیا آپ اپنا وہ وعدہ پورا نہیں فرمائیں گے جو آپ نے مجھ سے کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (جنت کی) بشارت قبول کرو۔ وہ کہنے لگا کہ آپ اکثر مجھے صرف یہی فرما دیتے ہیں۔ پس آپ ﷺ غصے کی حالت میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس نے تو بشارت قبول نہیں کی، کیا تم دونوں اسے قبول کرتے ہو؟ دونوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ہم اسے قبول کرتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگایا اس میں اپنے دستِ اقدس اور چہرہ مبارک دھویا اور پھر اس میں کلی فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا: تم دونوں اسے پی لو۔ باقی اپنے چہروں اور سینوں پر چھڑک لو اور دونوں (جنت کی) بشارت حاصل کرو۔ پس دونوں حضرات نے برتن لے کر حکم کی تعمیل کی۔ تو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے (جو کہ پردے کے اندر سے یہ ساری صورتحال دیکھ رہیں تھیں) انہیں آواز دی کہ اس (بابرکت) پانی میں سے (کچھ حصہ) اپنی ماں کے لیے بھی ضرور چھوڑنا۔ تو ان دونوں صحابہ نے (وہ پانی بچا کر) ان کی خدمت میں بھی بطورِ تبرک پیش کر دیا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٢٦١. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ أَتَى رَسُوْلُ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب هل يخرج الميت من القبر واللحد لعلة، ١/٤٥٣، الرقم: ١٢٨٥، وأيضًا في كتاب اللباس، باب لبس القميص، ٥/٢١٨٤، الرقم: ٥٤٥٩، ومسلم في الصحيح، كتاب صفات المنافقين وأحكامهم، ٤/٢١٤٠، الرقم:—

اللهِ ﷺ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ، فَأَمَرَ بِهِ، فَأُخْرِجَ، فَوَضَعَهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ، فَاللهُ أَعْلَمُ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا رضي الله عنه قَمِيْصًا. قَالَ سُفْيَانُ: وَقَالَ أَبُوْ هَارُوْنَ: وَكَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَمِيْصَانِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلْبِسْ أَبِي قَمِيْصَكَ الَّذِي يَلِي جِلْدَكَ، قَالَ سُفْيَانُ: فَيُرَوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَلْبَسَ عَبْدَ اللهِ قَمِيْصَهُ مُكَافَأَةً لِمَا صَنَعَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ عبد اللہ بن اُبی کی قبر پر تشریف لے گئے جبکہ اسے گڑھے میں داخل کر دیا گیا تھا۔ آپ ﷺ کے حکم پر اسے باہر نکالا گیا تو آپ ﷺ نے اسے اپنے گھٹنوں پر رکھا۔ اس پر اپنا لعاب دہن ڈالا اور اپنی قمیص اسے پہنائی۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ اس (عبد اللہ بن اُبی) نے (حضور ﷺ کے چچا) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو (غزہ بدر کے موقع پر جب وہ قیدی بن کر آئے تھے) اپنی قمیص پہنائی تھی۔ حضرت سفیان سے روایت ہے کہ حضرت ہارون نے فرمایا: اس وقت رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک پر دو قمیصیں تھیں۔ عبد اللہ بن ابی کے بیٹے (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ جو کہ صحابی تھے) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے باپ کو وہ قمیص پہنائیں جو جسم اطہر سے لگی ہوئی ہے۔ حضرت سفیان نے بیان کیا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس لیے عبد اللہ بن اُبی کو اپنی قمیص پہنائی کہ اس کے اس

..... ٢٧٧٣، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب أخراج الميت من اللحد بعد أن يوضع فيه، ٤/٨٤، الرقم: ٢٠١٩، وأبو يعلى في المسند، ٣/٤٥٨، الرقم: ١٩٥٨، وابن كثير في تفيسر القرآن العظيم، ٢/٣٨٠، والعيني في عمدة القاري، ٨/١٦٤، وأيضًا، ٢١/٣١٠۔

احسان کا بدلہ ہو جائے (جو اس نے آپ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اپنی قمیص دے کر کیا تھا)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/٢٦٢. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: مَرِضْتُ مَرَضًا، فَأَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُنِي وَأَبُوْ بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ، فَوَجَدَانِي أُغْمِيَ عَلَيَّ، فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ صَبَّ وَضُوْئَهُ عَلَيَّ، فَأَفَقْتُ، فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي، فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتّٰى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيْرَاثِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المرضى، باب عيادة المغمى عليه، ٥/٢١٣٩، الرقم: ٥٣٢٧، وأيضًا في كتاب الفرائض، باب قول اللّٰه تعالى: يوصيكم اللّٰه في أولادكم للذكر مثل حظ الأنثيين، ٦/٢٤٧٣، الرقم: ٦٣٤٤، وأيضًا في كتاب تفسير القرآن، باب قوله: يوصيكم اللّٰه في أولادكم، ٤/١٦٦٩، الرقم:٤٣٠١، وأيضًا في كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ما كان النبي ﷺ يسأل مما لم ينزل عليه الوحي، ٦/٢٦٦٦، الرقم: ٦٨٧٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الفرائض، باب ميراث الكلالة، ٣/١٢٣٤-١٢٣٥، الرقم: ١٦١٦، والترمذي في السنن، كتاب الفرائض، باب ميراث الأخوات، ٤/٤١٧، الرقم: ٢٠٩٧، وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب الفرائض، باب في الكلالة، ٣/١١٩، الرقم: ٢٨٨٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٦٩، الرقم: ٦٣٢٢- ٦٣٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٠٧، الرقم: ١٤٣٣٧، وأبو يعلى في المسند، ٤/١٥، الرقم: ٢٠١٨-

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بہت زیادہ بیمار پڑ گیا، تو حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کے لیے پیدل تشریف لائے۔ انہوں نے مجھے بے ہوشی کی حالت میں پایا تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنے وضو سے بچا ہوا (متبرک) پانی میرے اوپر چھڑکا جس سے مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ تشریف فرما ہیں تو میں عرض گزار ہوا: یارسول اللہ! (مرنے سے قبل) میں اپنے مال کی تقسیم کس طرح کروں؟ یا میں اپنے مال کا فیصلہ کیسے کروں؟ آپ ﷺ نے مجھے کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا یہاں تک کہ آیتِ میراث نازل ہوگئی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤/٢٦٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًّا، فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا:

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب كنس المسجد، ١/١٧٥ـ ١٧٦، الرقم: ٤٤٦، ٤٤٨، وأيضًا في كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر بعد ما يدفن، ١/٤٤٨، الرقم: ٢١٧٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر، ٢/٦٥٩، الرقم: ٩٥٦، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر، ٣/٢١١، الرقم: ٣٢٠٣، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على القبر، ١/٤٨٩، الرقم: ١٥٢٧ـ ١٥٢٩، والنسائي في السنن الكبرى، ١/٦٥١، الرقم: ٢١٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٨٨، الرقم: ٩٠٢٥، وأبو يعلى في المسند، ١١/٣١٤، الرقم: ٦٤٢٩، وابن حبان في الصحيح، ٧/٣٥٥، الرقم: ٣٠٨٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٤٦ـ٤٧، الرقم: ٦٨٠٢ـ٦٨٠٦ـ

مَاتَ. قَالَ: أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِي؟ قَالَ: فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوْا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ. فَقَالَ: دُلُّوْنِي عَلٰى قَبْرِهٖ فَدَلُّوْهُ، فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

وفي رواية لابن ماجه: قَالَ: فَإِنَّ صَلَاتِي عَلَيْهِ لَهُ رَحْمَةٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک حبشی عورت یا ایک نوجوان مسجد کی صفائی کیا کرتا تھا، پس حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے (عورت یا جوان کو کچھ عرصہ) مفقود پایا، تو آپ ﷺ نے اس عورت یا نوجوان کے بارے میں دریافت فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ فوت ہوگیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو آپ لوگوں نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: گویا صحابہ کرام نے اس کی موت کو اتنی اہمیت نہ دی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کی قبر کے بارے میں بتاؤ۔ صحابہ کرام نے آپ ﷺ کو اس کا مقام تدفین بتایا، پھر آپ ﷺ نے (خود وہاں تشریف لے جا کر) اس کی نماز جنازہ ادا کی اور فرمایا: یہ قبریں ان قبروں والوں کے لیے ظلمت اور تاریکی سے بھری ہوئی ہیں، اور بے شک اللہ تعالیٰ میری ان پر پڑھی گئی نماز جنازہ کی بدولت (ان کی قبور میں) روشنی فرما دے گا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

''اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میرا اس نوجوان کا جنازہ پڑھنا اس کے لیے باعث رحمت (و برکت) ہے۔''

٢٦٤/٥. عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب ما يستحب أن يغسل وترًا، ١/٤٢٣، الرقم: ١١٩٦، وأيضًا في باب يجعل الكافور—

اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُوْرًا، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ، فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا، آذَنَّاهُ فَأَلْقٰى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ ﷺ کی صاحبزادی (حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا) کو (ان کے وصال کے بعد) غسل دے رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں پانی اور بیری کے پتوں سے تین یا پانچ مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ بار غسل دینا، اور کافور کو آخر میں رکھنا۔ اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ ﷺ کو اطلاع کر دی گئی۔ آپ ﷺ نے (بطور تبرک) اپنی چادر مبارک عطا فرمائی اور فرمایا: انہیں اس میں لپیٹ دو۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦/٢٦٥. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحٍ،

..... في آخره، ١/٤٢٤، الرقم: ١٢٠٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب في غسل الميت، ٢/٦٤٦، الرقم: ٩٣٩، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في غسل الميت، ٣/٣١٥، الرقم: ٩٩٠، وقال أبو عيسى: حديث أم عطية حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب غسل الميت وترًا، ٤/٣٠-٣٣، الرقم: ١٨٨٥ - ١٨٩٤، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في غسل الميت، ١/٤٦٨، الرقم: ١٤٥٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٨٤، الرقم: ٢٠٨٠٩-

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المساقاة الشرب، باب في الشرب، ٢/٨٢٩، الرقم: ٢٢٢٤، وأيضًا في كتاب المظالم والغصب، باب إذا أذن له أو أحله ولم يبين كم هو، ٢/٨٦٥، الرقم:—

فَشَرِبَ مِنْهُ، وَعَنْ يَمِيْنِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ، وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ، أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ؟ قَالَ: مَا كُنْتُ لِأُوْثِرَ بِفَضْلِي مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَالَ النَّوَوِيُّ: وَهٰذَا الْغُلَامُ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما.

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اُس میں سے کچھ نوش فرمایا اور آپ ﷺ کے دائیں جانب ایک نو عمر لڑکا تھا اور بزرگ صحابہ بائیں طرف تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں یہ (تبرک) بزرگوں کو پہلے عطا کروں؟ اس لڑکے نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ سے بچی ہوئی (متبرک) چیز میں کسی دوسرے کو اپنے اوپر ترجیح نہیں دے سکتا۔سو آپ ﷺ نے پہلے اُس لڑکے کو وہ تبرک عنایت فرمایا۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

..... ٢٣١٩، وأيضًا في كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها، باب الهبة المقبوضة وغير المقبوضة والمقسومة وغير المقسومة، ٢/٩٢٠، الرقم: ٢٤٦٤، وأيضًا في كتاب الأشربة، باب هل يستأذن الرجل من عن يمينه في الشرب ليعطي الأكبر، ٥/٢١٣٠، الرقم: ٥٢٩٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب استحباب إدارة الماء واللبن ونحوهما عن يمين المبتدئ، ٣/١٦٠٤، الرقم: ٢٠٣٠، ومالك في الموطأ، ٢/٩٢٦، الرقم: ١٦٥٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٣٣، ٣٣٨، الرقم: ٢٢٨٧٥، ٢٢٩١٨، وابن حبان في الصحيح، ١٢/١٥١، الرقم: ٥٣٣٥، والربيع في المسند،١/١٤٩، الرقم: ٣٧٥، والنووي في رياض الصالحين، ١/١٦٢۔

''امام نووی نے فرمایا: وہ نوجوان حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔''

٧/٢٦٦. عَنِ السَّائِبِ ابْنِ يَزِيْدَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهِ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری خالہ جان مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں لے جا کر عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ ﷺ نے میرے سر پر اپنا دستِ اقدس پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر وضو فرمایا تو میں نے آپ ﷺ کے وضو کا پانی پیا۔ پھر آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان مہرِ نبوت کی زیارت کی جو

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب استعمال فضل وضوء الناس، ١/٨١، الرقم: ١٨٧، وأيضًا في كتاب المناقب، باب كنية النبي ﷺ، ٣/١٣٠١، الرقم: ٣٣٤٧، وأيضًا في باب خاتم النبوة، ٣/١٣٠١، الرقم: ٣٣٤٨، وأيضًا في كتاب المرضى، باب من ذهب بالصبي المريض ليدعى له، ٥/٢١٤٦، الرقم: ٥٣٤٦، وأيضًا في كتاب الدعوات، باب الدعاء للصبيانِ بالبركة ومسحِ رؤوسهم، ٥/٢٣٣٧، الرقم: ٥٩٩١، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب إثبات خاتم النبوة وصفته ومحله من جسده ﷺ، ٤/١٨٢٣، الرقم: ٢٣٤٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٦١، الرقم: ٧٥١٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٧/١٥٧، الرقم: ٦٦٨٢، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٤/٣٧٩، الرقم: ٢٤٢٠، ٣٤٣٠۔

کبوتر (یا اس کی مثل کسی پرندے) کے انڈے جیسی تھی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٨/٢٦٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ، فَلَمْ يَجِدُوْهُ، فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِوَضُوْءٍ، فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي ذَالِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوْا مِنْهُ. قَالَ: فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ حَتّٰى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ لوگوں نے پانی تلاش کیا تو نہ ملا۔ پس رسول

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب التماس الوضوء إذا حانت الصلاة، ١/٧٤، الرقم: ١٦٧، وأيضًا في كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٠، الرقم: ٣٣٨٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في معجزات النبي ﷺ، ٤/١٧٨٣، الرقم: ٢٢٧٩، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في آيات إثبات نبوة النبي ﷺ وما قد خصه الله عزوجل، ٥/٥٩٦، الرقم: ٣٦٣١، وقال: وحديث أنس حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب الوضوء من الإناء، ١/٦٠، الرقم: ٧٦، ومالك في الموطأ، ١/٣٢، الرقم: ٦٢، والشافعي في المسند، ١/١٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٧٧، الرقم: ٦٥٣٩، والربيع في المسند، ١/٦٣، الرقم: ١٣١، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/١٩٣، الرقم: ٨٧٨، والفريابي في دلائل النبوة/٥٥، الرقم: ١٩، والعيني في عمدة القاري، ٣/٣٣، وأيضًا، ١٦/١١٨، الرقم: ٣٧٥٣۔

اللہ ﷺ کی خدمت میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس برتن میں اپنا دستِ مبارک ڈالا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس سے وضو کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے آپ ﷺ کی انگلیوں کے نیچے سے پانی کو (چشمے کی طرح) پھوٹتے ہوئے دیکھا، یہاں تک کہ آخری آدمی نے بھی وضو کرلیا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٩/٢٦٨. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ، فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ، فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيهِ. قَالَ أَنَسٌ رضي الله عنه: فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ. قَالَ أَنَسٌ رضي الله عنه: فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مَا بَيْنَ السَّبْعِيْنَ إِلَى الثَّمَانِيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پانی کا برتن منگوایا تو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں کھلے منہ کا پیالہ پیش کیا گیا جس میں ذرا سا پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اس میں اپنی انگلیاں مبارک ڈالیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں پانی کو دیکھ رہا تھا جو آپ ﷺ کی انگلیوں سے پھوٹ کر بہہ رہا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے وضو کرنے والوں کا اندازہ کیا تو وہ ستّر سے اَسّی افراد تھے۔''

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب الوضوء من التور، ١/٨٤، الرقم: ١٩٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في معجزات النبي ﷺ، ٤/١٧٨٣، الرقم: ٢٢٧٩، وأبو يعلى في المسند، ٦/٧٤، الرقم: ٣٣٢٩، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٨٣، الرقم: ٦٥٤٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٣٠، الرقم: ١١٧، وأيضًا في الاعتقاد/٢٧٤، والفريابي في دلائل النبوة/٥٧، الرقم: ٢٢، والنووي في رياض الصالحين/٢٠٦، الرقم: ٢٠٦، والعيني في عمدة القاري، ٣/٩٣، الرقم: ٢٠٠۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٠/٢٦٩. عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ، فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ، قَالَ شُعْبَةُ: وَزَادَ فِيْهِ عَوْنٌ عَنْ أَبِيْهِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: كَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ وَقَامَ النَّاسُ، فَجَعَلُوْا يَأْخُذُوْنَ يَدَيْهِ، فَيَمْسَحُوْنَ بِهَا وُجُوْهَهُمْ. قَالَ: فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ، فَوَضَعْتُهَا عَلٰى وَجْهِي، فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ، وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک روز وادی بطحاء کی جانب تشریف لے گئے۔ پس آپ ﷺ نے وضو فرمایا، پھر ظہر کی دو رکعتیں ادا کیں اور عصر کی بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ ﷺ کے سامنے (بطور سترہ) ایک نیزہ گاڑ دیا گیا تھا۔ حضرت عون نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت جحیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت کیا کہ اس نیزے کے پیچھے سے عورتیں گزر گئیں اور مرد کھڑے رہے پھر صحابہ کرام اپنے ہاتھوں کو آپ ﷺ کے مبارک ہاتھوں سے مس کر کے اپنے چہروں پر مل لیتے، میں نے بھی آپ ﷺ کا دستِ مبارک تھاما اور اپنے چہرے سے مس کیا تو دیکھا کہ وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور اس کی خوشبو کستوری کی خوشبو سے زیادہ عمدہ تھی۔''

١٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ٣/١٣٠٤، الرقم: ٣٣٦٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب سترة المصلي، ١/٣٦٠، الرقم: ٥٠٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٠٩، الرقم: ١٨٧٨٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/١١٥، الرقم: ٢٩٤۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١١/٢٧٠. عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ، فَأُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ، فَجَعَل النَّاسُ يَأْخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهِ فَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهِ، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُمَا: اشْرَبَا

١١-١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب استعمال فضل وضوء الناس، ١/٨٠، الرقم: ١٨٥، وأيضًا في كتاب الصلاة في الثياب، باب الصلاة في الثوب الأحمر، ١/١٤٧، الرقم: ٣٦٩، وأيضًا في كتاب الصلاة، باب سترة الإمام سترة من خلفه، ١/١٨٧، الرقم: ٤٧٣، وأيضًا في باب الصلاة إلى العنزة، ١/١٨٨، الرقم: ٤٧٧، وأيضًا في باب السترة بمكة وغيرها، ١/١٨٨، الرقم: ٤٧٩، وأيضًا في كتاب الأذان، باب الأذان للمسافر إذا كانوا جماعة والإقامة وكذالك بعرفة وجمع، ١/٢٢٧، الرقم: ٦٠٧، وأيضًا في كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ٣/١٣٠٤، الرقم: ٣٣٧٣، وأيضًا في كتاب اللباس، باب التشمير في الثياب، ٥/٢١٨٢، الرقم: ٥٤٤٩، وأيضًا في كتاب الوضوء، باب الغسل والوضوء في المخضب والقدح والخشب والحجارة، ١/٨٣، الرقم: ١٩٣، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي موسى وأبي عامر الأشعريين رضي الله عنهما، ٤/١٩٤٣، الرقم: ٢٤٩٧، والعيني في عمدة القاري، ٣/٧٥، الرقم: ١٨٧، والشوكاني في نيل الأوطار، ١/٢٤، والعسقلاني في تغليق التعليق، ٢/١٢٨۔

مِنْهُ، وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو جُحَیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے۔ پانی لایا گیا تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔ پھر لوگ آپ ﷺ کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو لینے لگے اور اُسے اپنے اوپر ملنے لگے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں ادا فرمائیں اور آپ ﷺ کے سامنے نیزہ گاڑ دیا گیا تھا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا۔ پھر اپنے ہاتھوں اور چہرہ اقدس کو اُسی میں دھویا اور اُسی میں کلی کی۔ پھر اُن دونوں حضرات (یعنی حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت ابو عامر اشعری) سے فرمایا: اس میں سے پی لو اور اسے اپنے چہروں اور سینوں پر بھی ڈال لو۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٢/٢٧١. وفي رواية عنه: قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ، وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذَاكَ الْوَضُوْءَ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ، ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا، وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا، صَلّٰى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ، يَمُرُّوْنَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْعَنَزَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''اور حضرت ابو جُحَیفہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ایک روایت میں آپ نے بیان فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو چمڑے کے ایک سرخ خیمے میں دیکھا اور حضرت

بلال رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کا استعمال شدہ پانی لیتے دیکھا اور پھر میں نے دیکھا کہ لوگ آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کی طرف لپک رہے ہیں۔ جسے اس پانی میں سے کچھ مل گیا اُس نے اسے اپنے اُوپر مل لیا اور جسے اس میں سے کچھ نہ مل سکا اُس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ (پر ہاتھ مل کر اس) سے تری حاصل کی (اور اسے اپنے جسم پر مل لیا)۔ پھر میں نے دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نیزہ لے کر (بطور سترہ) گاڑ دیا تو حضور ﷺ سُرخ لباس میں جوڑے کو سمیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے اور نیزے کی طرف منہ کر کے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور میں نے دیکھا کہ نیزے سے پرے آدمی اور جانور گزر رہے ہیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٣/٢٧٢. **عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.**

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب الدعاء للصبيان بالبركة ومسح رؤسهم، ٥/٢٣٣٨، الرقم: ٥٩٩٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الآداب، باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته وحمله إلى صالح يحنكه، ٣/١٦٩١، الرقم: ٢١٤٧، وأيضًا في كتاب الطهارة، باب حكم بول الطفل الرضيع وكيفية غسله، ١/٢٣٧، الرقم: ٢٨٦، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في الصبي يولد فيؤذن في أذنه، ٤/٣٢٨، الرقم: ٥١٠٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢١٢، الرقم: ٢٥٨١٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٣٧، الرقم: ٢٣٤٨٤، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١/٩٣، وابن حبان في الصحيح، ٤/٢٠٨، الرقم: ١٣٧٢، وأبو يعلى في المسند، ٨/٨٨، الرقم: ٤٦٢٣، وابن أبي الدنيا في العيال/٣٤٥، الرقم: ١٨٣، وقال: حديث صحيح۔

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس (نو مولود) بچے لائے جاتے تو آپ ﷺ انہیں برکت کی دعا دیتے اور (اپنے مبارک لعابِ دہن سے انہیں) گھٹی دیتے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

١٤/٢٧٣. **عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما بِمَكَّةَ قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ، فَأَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَنَزَلْتُ قُبَاءً، فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ، فَمَضَغَهَا، ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيْهِ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيْقُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ، ثُمَّ دَعَا لَهُ، فَبَرَّكَ عَلَيْهِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ، فَفَرِحُوْا بِهِ فَرَحًا شَدِيْدًا، لِأَنَّهُمْ قِيْلَ لَهُمْ: إِنَّ الْيَهُوْدَ قَدْ سَحَرَتْكُمْ، فَلَا يُوْلَدُ لَكُمْ.**

١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العقيقة، باب تسمية المولود غداة يولد عنه وتحنيكه، ٥/٢٠٨١، الرقم: ٥١٥٢، وأيضًا في كتاب المناقب، باب هجرة النبي ﷺ، ٣/١٤٢٢، الرقم: ٣٦٩٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الآداب، باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته وحمله إلى صالح يحنكه، ٣/١٦٩١، الرقم: ٢١٤٦، والبخاري في التاريخ الكبير، ٥/٦، الرقم: ٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٢٠٤، الرقم: ١١٩٢٧، وأيضًا في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/١٥٥، الرقم: ١٣٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٨/١٥٢، والعسقلاني في الإصابة، ٤/٩١۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت اَسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہما بیان فرماتی ہیں کہ مکّہ مکرّمہ میں قیام کے دوران حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ان کے شکم مبارک میں تھے۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے ہجرت کی تو پورے دنوں سے تھی۔ پس میں مدینہ منورہ پہنچ گئی اور قبا میں ٹھہری تو وہیں ان کی ولادت ہوگئی۔ پس میں انہیں لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور انہیں آپ ﷺ کی گود میں ڈال دیا۔ پھر آپ ﷺ نے کھجور منگوائی اور اسے چبا کر حضرت عبد اللہ کے منہ میں رکھ دیا۔ پس سب سے پہلی چیز جو ان کے پیٹ میں گئی وہ رسول اللہ ﷺ کا مبارک لعابِ دہن تھا۔ آپ ﷺ نے کھجور کے ساتھ انہیں گھٹی دی اور ان کے لیے دعا کر کے مبارک باد دی۔ اسلام میں (ہجرت کے بعد) پیدا ہونے والا یہ سب سے پہلا بچہ تھا۔ پس اس کی پیدائش پر مسلمانوں نے بڑی مسرت کا اظہار کیا کیوں کہ یہ افواہ پھیلی ہوئی تھی کہ یہودیوں نے (مسلمانوں پر) جادو کر رکھا ہے جس کے باعث مسلمانوں کے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوگا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٥/٢٧٤. عَنْ أَبِي مُوْسٰى رضی الله عنه قَالَ وُلِدَ لِي غُلَامٌ، فَأَتَيْتُ بِهِ

١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العقيقة، باب تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه وتحنيكه، ٥/٢٠٨١، الرقم: ٥١٥٠، وأيضًا في كتاب الأدب، باب من تسمى بأسماء الأنبياء، ٥/٢٢٩٠، الرقم: ٥٨٤٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الآداب، باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته وحمله إلى صالح يحنكه، ٣/١٦٩٠، الرقم: ٢١٤٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٩٩، الرقم: ١٩٥٨٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٣٧، الرقم: ٢٣٤٨٢، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٣٠٢، الرقم: ٧٣١٥، والبخاري في الأدب المفرد/٢٩٢، الرقم: ٨٤٠۔

النَّبِيَّ ﷺ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ، فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ، وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسٰى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔ آپ ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اسے کھجور کی گھٹی دی اور اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی اور مجھے واپس دے دیا۔ یہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا سب سے بڑا لڑکا تھا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٧٥/١٦. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ رضي الله عنهما قَالَا: إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنَيْهِ. قَالَ: فَوَاللهِ، مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ. فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ، وَاللهِ، لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوْكِ، وَفَدْتُ عَلٰى قَيْصَرَ وَكِسْرٰى وَالنَّجَاشِيِّ، وَاللهِ، إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا، وَاللهِ، إِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الشروط، باب الشروط في الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب وكتابة، ٢/٩٧٤، الرقم: ٢٥٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٢٩، وابن حبان في الصحيح، ١١/٢١٦، الرقم: ٤٨٧٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٩، الرقم: ١٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢٢٠۔

وَجِلْدَهٗ، وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوْا أَمْرَهٗ، وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهٖ، وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهٗ وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهٗ.....الحديث. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ (قبولِ اسلام سے قبل صلح حدیبیہ کے موقع پر جب) عروہ بن مسعود (بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کفار کا وکیل بن کر آیا تو) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (کے معمولاتِ محبت و تعظیم مصطفیٰ ﷺ) کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا رہا۔ بیان کیا کہ جب بھی آپ ﷺ اپنا مبارک لعابِ دہن پھینکتے تو کوئی نہ کوئی صحابی اسے اپنے ہاتھ پر لے لیتا جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا۔ جب آپ ﷺ اُنہیں کسی بات کا حکم دیتے تو وہ اُس حکم کی فوراً تعمیل کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ وضو فرماتے تو لوگ آپ ﷺ کے استعمال شدہ (متبرک) پانی کو حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑتے تھے (اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہوئے ہر ایک کی یہ خواہش ہوتی تھی کہ وہ پانی اسے مل جائے)۔ جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی آوازوں کو آپ ﷺ کے سامنے انتہائی پست رکھتے تھے اور انتہائی تعظیم کے باعث آپ ﷺ کی طرف نظر جما کر بھی نہیں دیکھتے تھے۔ اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے قوم! اللہ ربّ العزت کی قسم! میں (بڑے بڑے شان و شوکت والے) بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں، میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں۔ لیکن، خدا کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اس درجہ تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحابہ کرام ان کی تعظیم کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! جب وہ تھوکتے ہیں تو ان کا لعاب دہن کسی نہ کسی صحابی کی ہتھیلی پر ہی گرتا ہے، جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے۔ جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو فوراً ان کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے، جب وہ وضو

فرماتے ہیں تو یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ لوگ ان کے وضو کا استعمال شدہ پانی حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جائیں گے۔ وہ ان کی بارگاہ میں اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں اور غایت درجہ تعظیم کے باعث ان کی طرف آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکتے۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری، اَحمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢٧٦/١٧. عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ رضي الله عنه قَالَ: وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي وَجْهِهٖ – وَهُوَ غُلَامٌ – مِنْ بِئْرِهِمْ. وَقَالَ عُرْوَةُ، عَنِ الْمِسْوَرِ وَغَيْرِهٖ، يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهٗ وَإِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے یہ وہی بزرگ ہیں کہ جب یہ بچے تھے تو آپ ﷺ نے ان کے کنویں کے پانی سے ان کے چہرے پر کلی فرمائی تھی۔ اور عروہ

١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب استعمال فضل وضوء الناس، ١/٨١، الرقم: ١٨٦، وأيضًا في كتاب العلم، باب متى يصح سماع الصغير، ١/٤١، الرقم: ٧٧، وأيضًا في كتاب الدعوات، باب الدعاء للصبيانِ بالبركة ومسح رؤوسهم، ٥٣/٢٣٣٨، الرقم: ٥٩٩٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٢٩، وابن حبان في الصحيح، ١١/٢٢١، الرقم: ٤٨٧٢، وعبد الرزاق في المصنف، ٥/٣٣٦، الرقم: ٩٧٢٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٢، الرقم: ١٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢٢٠، وأيضًا في شعب الإيمان، ٥/٣٣٣، الرقم: ٦٨٢٩، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/١٥١، الرقم: ٥٩٩٣۔

نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی جن میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی تصدیق کرتا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وضو فرماتے تو قریب تھا کہ لوگ اس (متبرک) پانی کے حصول کے لیے آپس میں لڑ مرتے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، اَحمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٨/٢٧٨. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِلٰى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُوْدِيِّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَتِيْكٍ رضی اللہ عنہ، وَكَانَ أَبُوْ رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَيُعِيْنُ عَلَيْهِ، وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ ..... (قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَتِيْكٍ رضی اللہ عنہ فِي قِصَّةِ قَتْلِ أَبِي رَافِعٍ:) وَضَعْتُ ظِبَةَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ حَتّٰى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا بَابًا، حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلٰى دَرَجَةٍ لَهُ فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أُرَى أَنِّي قَدِ انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ، فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ ..... فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ: ابْسُطْ رِجْلَكَ. فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا، فَكَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

١٨: أخرجه البخاری في الصحيح، كتاب المغازي، باب قتل أبي رافع عبد الله بن أبي الحُقَيْقِ، ٤/١٤٨٢، الرقم: ٣٨١٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٨٠، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/١٢٥، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/٩٤٦، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٢/٥٦، وابن كثير في البداية والنهاية، ٤/١٣٩، وابن تيمية في الصارم المسلول/٢٩٤۔

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ابو رافع یہودی کی (سرکوبی کے لیے اس کی) طرف چند انصاری مردوں کو بھیجا اور حضرت عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کو ان پر امیر مقرر کیا۔ ابو رافع یہودی، آپ ﷺ (کی شان مبارک میں گستاخی کر کے آپ ﷺ) کو تکلیف پہنچاتا تھا اور آپ ﷺ کے (دین کے) خلاف (کفار کی) مدد کرتا تھا اور سر زمین حجاز میں اپنے قلعہ میں رہتا تھا ..... (حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے ابو رافع یہودی کے قتل کی کارروائی بیان کرتے ہوئے فرمایا:) پس میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھ کر زور دیا تو اس کی کمر سے پار نکل گئی اور مجھے یقین ہو گیا کہ وہ ملک عدم میں پہنچ گیا ہے۔ تو میں ایک، ایک دروازے کو کھول کر باہر نکلتا رہا۔ یہاں تک کہ ایک منزل سے اترتے ہوئے جب میں نے اپنا پیر آگے رکھا اور میں چاندنی رات میں یہی محسوس کر رہا تھا کہ زمین پر آ پہنچا ہوں، پس میں اوپر سے زمین پر گرا اور میری پنڈلی (کی ہڈی) ٹوٹ گئی میں نے اسے عمامہ سے باندھ لیا۔ ..... پھر میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پاؤں آگے کرو۔ میں نے پاؤں پھیلا دیا۔ آپ ﷺ نے اس پر اپنا دستِ کرم پھیرا تو (وہ ٹوٹی ہوئی پنڈلی یوں جڑ گئی) جیسے اس میں کبھی کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔‘‘

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱۹/۲۷۹. عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أُصِيبَتْ عَيْنُهُ يَوْمَ بَدْرٍ، فَسَالَتْ حَدَقَتُهُ عَلٰى وَجْنَتِهِ، فَأَرَادُوْا أَنْ يَقْطَعُوْهَا، فَسَأَلُوْا رَسُوْلَ

۱۹-۲۱: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۳/۱۲۰، الرقم: ۱۵٤۹، وأيضًا في المفاريد/٦۳، الرقم: ٦۱، والحاكم في المستدرك، ۳/۳۳٤، الرقم: ٥۲۸۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤۰۰، الرقم: ۳۲۳٦٤، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۹/۸، الرقم: ۱۲، وأبو عوانة في المسند، ٤/۳٤۸، الرقم: ٦۹۲۹، وابن سعد في الطبقات—

اللهِ ﷺ فَقَالَ: لَا، فَدَعَا بِهٖ، فَغَمَزَ حَدَقَتَهٗ بِرَاحَتِهٖ، فَكَانَ لَا يُدْرٰى أَيُّ عَيْنَيْهِ أُصِيْبَتْ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ.

٢٠/٢٨٠. وفي رواية: فَرَدَّهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهٖ فَاسْتَوَتْ وَرَجَعَتْ وَكَانَتْ أَقْوٰى عَيْنَيْهِ وَأَصَحَّهُمَا بَعْدَ أَنْ كَبُرَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

٢١/٢٨١. وفي رواية: عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رضي الله عنه أَنَّهٗ أُصِيْبَتْ عَيْنُهٗ يَوْمَ أُحُدٍ فَوَقَعَتْ عَلٰى وَجْنَتِهٖ، فَرَدَّهَا النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهٖ فَكَانَتْ أَصَحَّ عَيْنَيْهِ وَأَحَدَّهُمَا. وفي رواية: فَكَانَتْ أَحْسَنَ عَيْنَيْهِ وَأَحَدَّهُمَا.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ بدر کے دن (تیر لگنے سے) اُن کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی اور آنکھ کی سیاہی چہرے پر بہہ گئی۔ دیگر صحابہ نے اسے کاٹ دینا چاہا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے منع فرما دیا۔ پھر آپ ﷺ نے دعا فرما کر آنکھ کو دوبارہ اس کے مقام پر رکھ دیا۔ سو حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ اس طرح ٹھیک ہو گئی کہ معلوم بھی نہ ہوتا تھا کہ کون سی آنکھ خراب ہے۔'' اِسے امام ابویعلی اور ابوعوانہ نے روایت کیا ہے۔

..... الكبرى، ١/١٨٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٩/٢٧٩-٢٨٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٣٣٣، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٧/٤٣٠، الرقم: ٨١٤، وأيضًا في الإصابة، ٤/٢٠٨، الرقم: ٤٨٨٨، وابن قانع في معجم الصحابة، ٢/٣٦١، وابن كثير في البداية والنهاية، ٣/٢٩١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩٧، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/٤٦٤-

''اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنے ہاتھ سے واپس (اپنی جگہ پر) لوٹا دیا اور اسے اس کی (اصل) جگہ برابر کر دیا اور ان کی یہ آنکھ بڑھاپے میں بھی دوسری آنکھ سے (بینائی اور خوب صورتی میں) قوی تر اور صحیح تر تھی۔''

اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

''اور ایک روایت میں حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ اُحد کے روز اُن کی ایک آنکھ میں کوئی چیز لگی اور ان کی آنکھ (کا ڈھیلا نکل کر) ان کے رخسار پر گر پڑا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے اسے لوٹا دیا تو یہ آنکھ ان کی دوسری آنکھ سے زیادہ بہتر اور تیز تھی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ یہ آنکھ ان کی دوسری آنکھ سے بھی حسین تر اور زیادہ بصارت رکھنے والی تھی۔''

اِسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٢٢/٢٨٢. عن يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ رضي الله عنه فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ، مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ؟ فَقَالَ: هٰذِهِ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ، فَقَالَ النَّاسُ: أُصِيْبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ.

٢٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة خيبر، ٤/١٥٤١، الرقم: ٣٩٦٩، وأبو داود في السنن، كتاب الطب، باب كيف الرقي، ٤/١٢، الرقم: ٣٨٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤٨، الرقم: ١٦٥٦٢، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٣٩، الرقم: ٦٥١٠، والروياني في المسند، ٢/٢٤٨، الرقم: ١١٣٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٢/٩٤-٩٥-

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت یزید بن ابو عبید بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر زخم کا ایک نشان دیکھا تو اُن سے دریافت کیا: اے ابومسلم! یہ نشان کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ زخم مجھے غزوۂ خیبر میں آیا تھا۔ لوگ تو یہی کہنے لگے تھے کہ سلمہ کا آخری وقت آن پہنچا ہے لیکن میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر تین مرتبہ دم فرمایا تو مجھے اب تک کبھی کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔‘‘

اسے امام بخاری، ابو داود اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

٢٣/٢٨٣. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ رضي الله عنه قَالَ: أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَقَبَضَ إِسْرَائِيْلُ ثَلَاثَ أَصَابِعَ مِنْ قُصَّةٍ فِيْهِ شَعَرٌ مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب اللباس، باب ما يذكر في الشيب، ٥/٢٢١٠، الرقم: ٥٥٥٧، وابن ماجه في السنن، كتاب اللباس، باب الخضاب بالحناء، ٢/١١٩٦، الرقم: ٣٦٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٩٦، الرقم: ٢٦٥٨١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/١٨٢، الرقم: ٢٥٠٠٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٢١٣، الرقم: ٦٤٠٠، والعسقلاني في فتح الباري، ١٠/٣٥٣، الرقم: ٥٥٥٧، والعيني في عمدة القاري، ٢٢/٤٨، الرقم: ٥٨٩٦، والشوكاني في نيل الأوطار، ١/٦٩، ٨٢، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٥/٥١٠۔

’’حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میرے گھر والوں نے مجھے ایک پیالے میں پانی دے کر اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ (راوی) حضرت اسرائیل نے اپنی تین انگلیاں بند کر کے اس پیالی کی طرح بنائیں جس کے اندر حضور نبی اکرم ﷺ کا موئے مبارک ڈالا گیا تھا (اور بیان کیا کہ) جب کسی آدمی کو نظر لگ جاتی یا کوئی اور تکلیف ہوتی تو اُمّ المؤمنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک برتن میں پانی بھیج دیا جاتا (تو وہ اس میں آپ ﷺ کا وہ موئے مبارک ڈال دیتیں اور بیمار شخص کو وہ پانی پینے سے فوراً شفاء ہو جاتی)۔ پس میں نے اس بوتل میں جھانک کر دیکھا تو میں نے (آپ ﷺ کے) چند سرخ موئے مبارک کی زیارت کی سعادت حاصل کی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

٢٤/٢٨٤. عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: قُلْتُ لِعُبَيْدَةَ: عِنْدَنَا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ، أَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، أَوْ مِنْ قِبَلِ أَهْلِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ: لَأَنْ تَكُوْنَ عِنْدِي شَعَرَةٌ مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’امام ابن سیرین رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حصرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ ہمارے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کے کچھ موئے مبارک ہیں جنہیں ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یا حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر والوں سے حاصل کیا ہے۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ان میں سے ایک موئے مبارک بھی میرے پاس ہوتا تو وہ مجھے دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں ہے اس سب سے کہیں زیادہ محبوب ہوتا۔‘‘

٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب الماء الذي يغسل به شعر الإنسان وكان عطاء لا يرى، ١/٧٥، الرقم: ١٦٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٦٧، الرقم: ١٣١٨٨۔

اِس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٢٥/٢٨٥. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِبُرْدَةٍ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ: أَتَدْرُوْنَ مَا الْبُرْدَةُ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: هِيَ الشَّمْلَةُ. فَقَالَ سَهْلٌ: هِيَ شَمْلَةٌ مَنْسُوْجَةٌ فِيْهَا حَاشِيَتُهَا فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَكْسُوْكَ هٰذِهِ، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، فَلَبِسَهَا، فَرَآهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا أَحْسَنَ هٰذِهِ فَاكْسُنِيْهَا. فَقَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ لَامَهُ أَصْحَابُهُ. قَالُوْا: مَا

٢٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الآداب، باب حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل، ٥/٢٢٤٥، الرقم: ٥٦٨٩، وأيضًا في كتاب الجنائز، باب من استعد الكفن في زمن النبي ﷺ فلم ينكر عليه، ١/٤٢٩، الرقم: ١٢١٨، وأيضًا في كتاب البيوع، باب ذكر النساج، ٢/٧٣٧، الرقم: ١٩٨٧، وأيضًا في كتاب اللباس، باب البرود والحبرة والشملة، ٥/٢١٨٩، الرقم: ٥٤٧٣، والنسائي في السنن،كتاب الزينة، باب لبس البرود، ٨/٢٠٤، الرقم: ٥٣٢١، وأيضًا في السنن الكبرى، ٥/٤٨٠، الرقم: ٩٦٥٩، وابن ماجه في السنن، كتاب اللباس، باب لباس رسول الله ﷺ، ٢/١١٧٧، الرقم: ٣٥٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٣٣، الرقم: ٢٢٨٧٦، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٧٠، الرقم: ٤٦٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/١٤٣، ١٦٩، ٢٠٠، الرقم: ٥٧٨٥، ٥٨٨٧، ٥٩٩٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٤٠٤، الرقم: ٦٤٨٩، وأيضًا في شعب الإيمان، ٥/١٧٠، الرقم: ٦٢٣٤۔

أَحْسَنْتَ حِيْنَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَهَا مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، ثُمَّ سَأَلْتَهُ إِيَّاهَا وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يُسْأَلُ شَيْئًا فَيَمْنَعُهُ. فَقَالَ: رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا حِيْنَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ ﷺ لَعَلِّي أُكَفَّنُ فِيْهَا. وفي رواية: قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ. وَقَالَ الطَّبَرَانِيُّ: قَالَ قُتَيْبَةُ: كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه.

’’حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک عورت چادر لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئی۔ حضرت سہل نے دوسرے حضرات سے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ چادر کیسی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ شملہ ہے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایسی شملہ ہے جس پر حاشیے بنے ہوئے ہیں۔ اس عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں یہ چادر آپ کے اوڑھنے کی خاطر لائی ہوں۔ تو آپ ﷺ نے وہ چادر قبول فرما لی اور آپ ﷺ کو اس وقت چادر کی ضرورت بھی تھی اور اسے پہننے کا شرف بخشا، جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے اسے آپ ﷺ کے جسم اَطہر پر دیکھا تو اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو بہت اچھی ہے، لہٰذا یہ مجھے اوڑھا دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لے لو (اور اسے چادر عطا فرما دی)۔ جب حضور ﷺ اٹھ کر تشریف لے گئے تو دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انہیں ملامت کی اور کہا کہ تم نے اچھا نہیں کیا۔ کیوں کہ جب تم نے یہ دیکھ لیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے قبول فرما لیا اور آپ ﷺ کو اس چادر کی ضرورت بھی ہے اس کے باوجود تم نے وہی مانگ لی جبکہ تم یہ جانتے بھی تھے کہ جب آپ ﷺ سے سوال کیا جائے تو آپ ﷺ انکار نہیں فرماتے۔ اس صحابی نے کہا کہ میں اس چادر سے حصولِ برکت کا امیدوار ہوں کیوں کہ اسے حضور ﷺ کے جسم اطہر سے لگنے کا شرف حاصل ہو گیا ہے۔ لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ اسی میں کفنایا جاؤں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر وہی چادر اس صحابی کا کفن بنی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی، ابن ماجہ اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

''اور امام طبرانی نے بیان فرمایا: امام قتیبہ نے فرمایا: وہ (بطور تبرک چادر مانگنے والے شخص) جلیل القدر صحابی حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ تھے۔''

٢٦/٢٨٦. عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ﷺ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ ﷺ فَقَالَ لِي: انْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَسْقِيَكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَتُصَلِّي فِي مَسْجِدٍ صَلّٰى فِيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَسَقَانِي سَوِيْقًا وَأَطْعَمَنِي تَمْرًا وَصَلَّيْتُ فِي مَسْجِدِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابو بردہ ﷺ کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو مجھے حضرت عبد اللہ بن سلام ﷺ ملے۔ انہوں نے مجھے فرمایا: آؤ میرے ساتھ میرے گھر چلو تا کہ میں (بطورِ تبرک) تمہیں اس پیالے میں پلاؤں جس میں حضور نبی اکرم ﷺ نوش فرمایا کرتے تھے اور اس مسجد میں نماز پڑھاؤں جس میں حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھی ہے۔ پس میں ان کے ساتھ چلا گیا تو اُنہوں نے مجھے (اس متبرک پیالے میں) ستُّو پلائے اور کھجوریں کھلائیں اور میں نے اُن کی مسجد میں نماز بھی پڑھی۔''

اِس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ما ذكر النبي ﷺ وحض على اتفاق أهل العلم وما اجتمع عليه الحرمان مكة والمدينة، ٦/٢٦٧٣، الرقم: ٦٩١٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٣٤٩، الرقم: ١٠٧٠٨، والعسقلاني في فتح الباري، ٧/١٣١، الرقم: ٣٦٠٣، وأيضًا في تغليق التعليق، ٥/٣٢، والعيني في عمدة القاري، ٢٥/٦١، الرقم: ٧٣٤٢۔

٢٧/٢٨٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا رَمٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْجَمْرَةَ وَنَحَرَ نُسُكَهٗ وَحَلَقَ، نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهٗ، ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ، فَقَالَ: احْلِقْ فَحَلَقَهٗ، فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ: اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے مقام جمرہ پر کنکریاں ماریں اور اپنی قربانی کا فریضہ ادا فرما لیا تو (سر مبارک منڈوانے کے لیے) آپ ﷺ نے سر انور کا دایاں حصہ حجام کے سامنے کر دیا، اس نے (دائیں طرف کے) بال مبارک مونڈے پھر آپ ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں وہ بال مبارک عطا فرمائے، اِس کے بعد حجام کے سامنے (سر انور کی) بائیں جانب کی اور فرمایا: یہ بھی مونڈو، تو اس نے ادھر کے بال مبارک بھی مونڈ دیئے۔ پھر آپ ﷺ نے وہ

٢٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب بيان أن السنة يوم النحر أن يرمى ثم ينحر ثم يحلق، ٢/٩٤٨، الرقم: ١٣٠٥، والترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء بأي جانب الرأس يبدأ في الحلق، ٣/٢٥٥، الرقم: ٩١٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٤٤٩، الرقم: ٤١١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١١١، الرقم: ١٢١١٣، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/٢٩٩، الرقم: ٢٩٢٨، وابن حبان في الصحيح، ٩/١٩١، الرقم: ١٧٤٣، والحاكم في المستدرك، ١/٦٤٧، الرقم: ١٧٤٣، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/١٣٤، الرقم: ٩٣٦٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٩/٤١٣، والعسقلاني في فتح الباري، ١/٢٧٤، الرقم: ١٦٩۔

بال بھی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائے اور فرمایا: یہ بال بھی لوگوں میں تقسیم کر دو۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی، اَحمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

٢٨/٢٨٨. **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَتٰى مِنًى فَأَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا، ثُمَّ أَتٰى مَنْزِلَهُ بِمِنًى وَنَحَرَ، ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ: خُذْ وَأَشَارَ إِلٰى جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيْهِ النَّاسَ وَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب منٰی کے مقام پر تشریف لائے تو پہلے جمرہ عقبہ پر گئے اور وہاں کنکریاں ماریں، پھر منٰی میں اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔ وہاں قربانی ادا کی اور حجام سے سر مونڈنے کے لیے فرمایا اور اسے دائیں جانب کی طرف اشارہ فرمایا (کہ پہلے اس طرف سے مونڈو)، پھر بائیں جانب اشارہ فرمایا (اور اس طرف سے) مونڈنے کا حکم دیا، پھر اپنے موئے مبارک لوگوں کو (تبرکاً) عطا فرمائے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٢٩/٢٨٩. **وفي رواية: فَقَالَ لِلْحَلَّاقِ: هَا وَأَشَارَ بِيَدِهٖ إِلَى الْجَانِبِ**

٢٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب بيان أن السنة يوم النحر أن يرمي ثم ينحر ثم يحلق، ٢/٩٤٧، الرقم: ١٣٠٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/١٠٣، الرقم: ٩١٨٣، والنووي في رياض الصالحين/١٩٨، الرقم: ١٩٨، وأيضًا في شرحه علي صحيح مسلم، ٩/٥٢، والعيني في عمدة القاري، ١٠/٦٢، الرقم: ٦٢٧١، وأيضًا، ١٥/٣١، الرقم: ٥٠١٣، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ٢/٢٥٨، الرقم: ١٠٥٥، والوادياشي في تحفة المحتاج، ٢/١٨١، الرقم: ١١٢٩، والزيلعي في نصب الراية، ٣/٧٩۔

٢٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب بيان أن السنة يوم النحر أن يرمي ثم ينحر ثم يحلق، ٢/٩٤٧، الرقم: ١٣٠٥، وأبو داود —

الْأَيْمَنِ هٰكَذَا، فَقَسَمَ شَعَرَهُ بَيْنَ مَنْ يَلِيْهِ، قَالَ: ثُمَّ أَشَارَ إِلَى الْحَلَّاقِ وَإِلَى الْجَانِبِ الْأَيْسَرِ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أُمَّ سُلَيْمٍ. وَأَمَّا فِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ قَالَ: فَبَدَأَ بِالشِّقِّ الْأَيْمَنِ فَوَزَّعَهُ الشَّعَرَةَ وَالشَّعَرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ، ثُمَّ قَالَ: بِالْأَيْسَرِ فَصَنَعَ بِهِ مِثْلَ ذَالِكَ، ثُمَّ قَالَ: هَاهُنَا أَبُوْ طَلْحَةَ فَدَفَعَهُ إِلٰى أَبِي طَلْحَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ.

''اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے دائیں جانب اشارہ کر کے حجام سے فرمایا: یہاں سے (مونڈو)، پھر جو لوگ آپ ﷺ کے قریب تھے، آپ ﷺ نے ان میں وہ بال مبارک تقسیم فرما دیئے، پھر آپ ﷺ نے حجام کو بائیں جانب اشارہ کیا، اس نے اس طرف سے بال مبارک مونڈے تو آپ ﷺ نے وہ موئے مبارک حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کو عطا فرمائے۔ اور ابو کریب کی روایت میں یوں ہے کہ آپ ﷺ نے دائیں جانب سے شروع کیا اور لوگوں میں ایک ایک دو دو بال مبارک تقسیم فرمائے، پھر بائیں جانب اشارہ کیا اور اس طرف بھی ایسا کیا

------ في السنن، كتاب المناسك، باب الحلق والتقصير، ٢/٢٠٣، الرقم: ١٩٨١، وابن حبان في الصحيح، ٤/٢٠٦، الرقم: ١٣٧١، وأبو يعلى في المسند، ٥/٢١٠، ٢٢٧، الرقم: ٢٨٢٧، ٢٨٤٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٢٧، الرقم: ٤٠٣١، وابن عبد البر في التمهيد، ٧/٢٦٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٩/٤١٣، وابن حزم في حجة الوداع، ١/١٢٣، ١٩٤، ٢٠١، والعسقلاني في الإصابة، ٢/٦٠٨، وأيضًا في فتح الباري، ١/٢٧٤، الرقم: ١٦٩، وأيضًا، ٣/٥٦٦، الرقم: ١٦٤٣، والعيني في عمدة القاري، ٣/٣٨، ١٠/٦٢، ٦٧۔

(یعنی سر اقدس منڈوایا)۔ پھر دریافت فرمایا: یہاں ابوطلحہ ہیں؟ اور (ان کے حاضر ہونے پر) وہ بال مبارک حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣٠/٢٩٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْبُدْنِ، فَنَحَرَهَا وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ وَقَالَ بِيَدِهٖ عَنْ رَأْسِهٖ، فَحَلَقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَقَسَمَهٗ فِيْمَنْ يَلِيْهِ ثُمَّ قَالَ: احْلِقْ الشِّقَّ الْآخَرَ. فَقَالَ: أَيْنَ أَبُوْ طَلْحَةَ؟ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جمرہ عقبہ میں کنکریاں ماریں، پھر اونٹوں کی طرف گئے اور انہیں نحر (یعنی قربان) کیا، حجام بیٹھا ہوا تھا، آپ ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے اپنے سر مبارک کی طرف اشارہ فرمایا۔ اس نے دائیں جانب مونڈ دی۔ جو لوگ قریب بیٹھے تھے آپ ﷺ نے وہ بال مبارک ان میں تقسیم فرما دیئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: دوسری جانب مونڈو اور دریافت فرمایا: ابوطلحہ کہاں ہیں؟ (ان کی آمد پر) آپ ﷺ نے وہ موئے مبارک انہیں عطا فرمائے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٣٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب بيان أن السنة يوم النحر أن يرمي ثم ينحر ثم يحلق، ٢/٩٤٧، الرقم: ١٣٠٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٤٤٥، الرقم: ٤١٠٢، والعسقلاني في فتح الباري، ١/٢٧٤، الرقم: ١٦٩، والعيني في عمدة القاري، ٣/٣٨، ١٠/٦٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٣٢۔

٣١/٢٩١. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْأُوْلٰى، ثُمَّ خَرَجَ إِلٰى أَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ، فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ أَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا، قَالَ: وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدِّي. قَالَ: فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا أَوْ رِيْحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، پھر آپ ﷺ اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے تو میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑا، سامنے سے کچھ بچے آئے، آپ ﷺ نے ان میں سے ہر ایک کے رخسار پر ہاتھ مبارک پھیرا، اور میرے رخسار پر بھی ہاتھ مبارک پھیرا تو میں نے آپ ﷺ کے دست اقدس کی ٹھنڈک اور خوشبو یوں محسوس کی جیسے آپ ﷺ نے (ابھی ابھی) عطار کے ڈبہ سے ہاتھ باہر نکالا ہو۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٢/٢٩٢. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ

٣١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب طيب رائحة النبي ﷺ ولين مسه والتبرك بمسحه، ٤/١٨١٤، الرقم: ٢٣٢٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٣، الرقم: ٣١٧٦٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٢٢٨، الرقم: ١٩٤٤، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٥٧٣، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٩/٢٥٣، الرقم: ٤٨٢٩، والسيوطي في الديباج، ٥/٣٢٥۔

٣٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب طيب عرق النبي ﷺ والتبرك به، ٤/١٨١٦، الرقم: ٢٣٣٢، وأحمد بن حنبل—

يَأْتِيهَا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا، فَتَبْسُطُ لَهُ نِطْعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيْرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ، فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيْبِ وَالْقَوَارِيْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا هٰذَا؟ قَالَتْ: عَرَقُكَ أَدُوْفُ بِهِ طِيْبِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے گھر تشریف لاتے اور وہاں قیلولہ فرماتے تھے، وہ آپ ﷺ کے لیے چمڑے کا ایک گدا بچھا دیتی تھیں اور آپ ﷺ اُس پر قیلولہ فرماتے، آپ ﷺ کو پسینہ مبارک بہت آتا تھا، وہ آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کو جمع کر کے خوشبو اور بوتلوں میں ڈال دیتیں۔ (ایک مرتبہ) آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اے سلیم! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ آپ کا پسینہ مبارک ہے جسے میں اپنی خوشبو میں ملاتی ہوں۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

٣٣/٢٩٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ،

..... في المسند، ٢٨٧/٣، الرقم: ١٤٠٩١، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٤٢٩/٨، والنووي في شرحه على صحيح مسلم، ٨٧/١٥، والجزري في النهاية، ١٤٠/٢، وابن منظور في لسان العرب، ١٠٨/٩۔

٣٣-٣٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب طيب عرق النبي ﷺ والتبرك به، ١٨١٥/٤، الرقم: ٢٣٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٣٦/٣، الرقم: ١٢٤١٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦١/٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥، ١١٩، الرقم: ٢٨٩، ٢٩٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ١٥٤/٢، الرقم: ١٤٢٩، والفريابي في دلائل النبوة، ٥٩/١، الرقم: ٤٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٥٩/٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٤٢٨/٨۔

فَقَالَ عِنْدَنَا، فَعَرِقَ، وَجَاءَتْ أُمِّي بِقَارُوْرَةٍ، فَجَعَلَتْ تَسْلِتُ الْعَرَقَ فِيْهَا، فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا هٰذَا الَّذِي تَصْنَعِيْنَ؟ قَالَتْ: هٰذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيْبِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

٣٤/٢٩٤. وفي رواية: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ رضي الله عنها عَلٰى نِطْعٍ، فَعَرِقَ فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأُمُّ سُلَيْمٍ تَمْسَحُ الْعَرَقَ فَقَالَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا تَصْنَعِيْنَ؟ قَالَ: فَقَالَتْ: آخَذُ هٰذَا لِلْبَرَكَةِ الَّتِي تَخْرُجُ مِنْكَ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، اور قیلولہ کے لیے آرام فرما ہو گئے، آپ ﷺ کو پسینہ آیا، میری والدہ ایک شیشی لے کر آئیں اور آپ ﷺ کا پسینہ مبارک پونچھ پونچھ کر اس میں ڈالنے لگیں تو حضور ﷺ بیدار ہو گئے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اے امّ سلیم! یہ کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آپ کا پسینہ مبارک ہے، جسے ہم اپنی خوشبو میں ڈالیں گے اور یہ سب سے بہترین خوشبو ہے۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

''اور ایک روایت میں حضرت براء بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر میں چمڑے کے بستر پر قیلولہ فرمایا تو آپ ﷺ کو پسینہ مبارک آیا۔ جب رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا وہ پسینہ مبارک پونچھ کر (بوتل میں جمع) کرنے لگیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اُمّ سلیم! تم اسے کیا کرو گی؟ وہ عرض کرنے لگیں: (یا رسول اللہ!) جو پسینہ مبارک آپ کے

جسدِ اقدس سے نکلا ہے (اسے بطور خوشبو استعمال کروں گی)۔‘‘

اسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

٣٥/٢٩٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ بَيْتَ أُمِّ سُلَيْمٍ رضی الله عنها فَيَنَامُ عَلٰى فِرَاشِهَا، وَلَيْسَتْ فِيْهِ. قَالَ: فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلٰى فِرَاشِهَا. فَأُتِيَتْ، فَقِيْلَ لَهَا: هٰذَا النَّبِيُّ ﷺ نَامَ فِي بَيْتِكِ عَلٰى فِرَاشِكِ. قَالَ: فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرِقَ، وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهُ عَلٰى قِطْعَةِ أَدِيْمٍ، عَلَى الْفِرَاشِ. فَفَتَحَتْ عَتِيْدَتَهَا فَجَعَلَتْ تُنَشِّفُ ذَالِكَ الْعَرَقَ، فَتَعْصِرُهُ فِي قَوَارِيْرِهَا. فَفَزِعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَا تَصْنَعِيْنَ، يَا أُمَّ سُلَيْمٍ؟ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، نَرْجُوْ بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا. قَالَ: أَصَبْتِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت اُمّ سُلیم رضی الله عنها کے گھر تشریف لے جاتے اور ان کے بچھونے پر سو جاتے جبکہ وہ گھر میں نہیں ہوتی تھیں۔ ایک دن آپ ﷺ تشریف لائے اور اُن کے بچھونے پر اِستراحت فرما ہو گئے، حضرت اُمّ سُلیم آئیں تو انہیں بتایا گیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ تمہارے گھر میں بچھونے پر آرام فرما ہیں۔ یہ سن کر وہ (فوراً) گھر آئیں دیکھا تو آپ ﷺ (محو اِستراحت ہیں اور جسدِ اقدس) پسینے میں شرابور ہے اور وہ پسینہ مبارک چمڑے کے بستر پر جمع ہو گیا ہے۔ حضرت اُمّ سُلیم نے اپنی (خوشبو کی) بوتل کھولی اور پسینہ مبارک پونچھ پونچھ کر بوتل میں جمع کرنے لگیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ اچانک اٹھ بیٹھے اور فرمایا: اے اُمّ سُلیم! کیا کر

٣٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب طيب عرق النبي ﷺ والتبرك به، ٤/١٨١٥، الرقم: ٢٣٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٢١، الرقم: ١٣٣٤، ١٣٣٩۔

رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اس (پسینہ مبارک) سے اپنے بچوں کے لیے برکت حاصل کریں گے (اور اسے بطور خوشبو استعمال کریں گے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے ٹھیک کیا ہے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

٣٦/٢٩٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي زَوَّجْتُ ابْنَتِي وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ تُعِيْنَنِي بِشَيءٍ قَالَ: مَا عِنْدِي شَيءٌ وَلٰكِنْ إِذَا كَانَ غَدًا فَائْتِنِي بِقَارُوْرَةٍ وَاسِعَةِ الرَّأْسِ وَعُوْدِ شَجَرَةٍ، وَآيَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَنْ تَدُقَّ نَاحِيَةَ الْبَابِ. قَالَ: فَلَمَّا كَانَ فِي الْغَدِّ أَتَاهُ بِقَارُوْرَةٍ وَاسِعَةِ الرَّأْسِ، وَعُوْدِ شَجَرَةٍ، فَيَجْعَلُ النَّبِيُّ ﷺ يَسْلِتُ الْعَرَقَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ حَتّٰى امْتَلَأَتِ الْقَارُوْرَةَ. فَقَالَ: خُذْهَا وَأْمُرْ ابْنَتَكَ أَنْ تَغْمِسَ هٰذَا الْعُوْدَ فِي الْقَارُوْرَةِ وَتَطَيَّبُ بِهٖ. قَالَ: فَكَانَتْ إِذَا تَطَيَّبَتْ شَمَّ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ رَائِحَةَ ذَالِكَ الطِّيْبِ، فَسُمُّوْا بَيْتَ الْمُطَيِّبِيْنَ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْأَصْبَهَانِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ

٣٦: أخرجه أبو يعلى في المسند، ١/١١٧، الرقم: ١١٨، وأيضًا، ١١/ ١٨٦، الرقم: ٦٢٩٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/١٩٠، الرقم: ٢٨٩٥، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/٥٩، الرقم: ٤١، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٦/٢٣، الرقم: ٣٠٥٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٤٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٢٥٦، ٨/٢٨٣، والسيوطي في الجامع الصغير، ١/٤٤، والمناوي في فيض القدير، ٥/٨٠۔

کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بیٹی کی شادی ہے اور میری یہ خواہش ہے کہ آپ میری مدد فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تو میرے پاس کچھ نہیں لیکن تم کل ایک کھلے منہ والی شیشی اور ایک لکڑی لے کر آنا اور میرے لیے تمہاری پہچان یہ ہوگی کہ تم دروازے پر دستک دینا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگلے دن وہ کھلے منہ والی شیشی اور لکڑی لے کر آیا۔ آپ ﷺ نے لکڑی سے اپنے بازوؤں پر سے پسینہ اکٹھا کر کے اس شیشی میں ڈالنا شروع کر دیا یہاں تک کہ وہ شیشی بھر گئی۔ پھر آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: یہ لے جاؤ اور اپنی بیٹی سے جا کر کہو کہ اس لکڑی کو اس شیشی میں ڈبو کر نکالے اور پھر اپنے جسم پر اس لکڑی سے خوشبو لگا لے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اس لڑکی نے وہ خوشبو لگائی تو پورا شہر مدینہ اس خوشبو سے مہک اٹھا اور اسی بناء پر ان کے گھر کا نام ''خوشبو والوں کا گھر'' پڑ گیا۔''

اسے امام ابو یعلی، طبرانی اور اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

٣٧/٢٩٧. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ جَدَّةٍ لَهٗ، يُقَالُ لَهَا كَبْشَةُ الْأَنْصَارِيَّةُ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا، وَعِنْدَهَا قِرْبَةٌ

٣٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الأشربة، باب ما جاء في الرخصة في ذلك، ٣٠٦/٤، الرقم: ١٨٩٢، وأيضًا في الشمائل المحمدية /١٧٤، الرقم: ٢١٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الأشربة، باب الشرب قائمًا، ١١٣٢/٢، الرقم: ٣٤٢٣، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثاني، ١٣٨/٦، الرقم: ٣٣٦٥، والحميدي في المسند، ١٧٢/١، الرقم: ٣٥٤، والطبراني في العجم الكبير، ١٥/٢٥، الرقم: ٨، وأيضًا في مسند الشاميين، ٣٦٩/١، الرقم: ٦٣٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ١١٨/٥، الرقم: ٦٠٢٤-٦٠٢٥، والبغوي في شرح السنة، ٣٧٩/١١، وابن عبد البر في الاستيعاب، ١٩٠٧/٤، الرقم: ٤٠٧٧،

مُعَلَّقَةٌ، فَشَرِبَ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ، فَقَطَعَتْ فَمَ الْقِرْبَةِ تَبْتَغِي بَرَكَةَ مَوْضِعِ فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ رضی اللہ عنہ اپنی دادی حضرت کبشہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے گھر تشریف لے گئے، وہاں ان کے پاس ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے کھڑے کھڑے اس لٹکے ہوئے مشکیزہ کے منہ سے پانی نوش فرمایا تو انہوں نے اس مشکیزے کا دہانہ حضور نبی اکرم ﷺ کے منہ مبارک لگنے کی وجہ سے حصول برکت کے لیے کاٹ کر رکھ لیا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٢٩٨/٣٨. وقال النَّوَوِيُّ في شرحه على صحيح مسلم وأيضًا في الرِّياض: وَقَدْ رَوَى التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ ثَابِتٍ رضي الله عنها وَهِيَ أُخْتُ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ

..... والعسقلاني في فتح الباري، ١٠/٨٤، ٩٢، والنووي في شرحه على صحيح مسلم، ١٣/١٩٤، وأيضًا في رياض الصالحين/٢٠٤، الرقم: ٢٠٤، والعيني في عمدة القاري، ٢١/١٩٢، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ٣/٢٠٠، الرقم: ١٥٧٧، والصنعاني في سبل السلام، ٣/١٦١، والعظيم آبادي في عون المعبود، ١٠/١٣١۔

٣٨: ذكره النووي في شرحه على صحيح مسلم، ١٣/١٩٤، وأيضًا في رياض الصالحين/٢٠٤، الرقم: ٢٠٤۔

اللهِ ﷺ فَشَرِبَ مِنْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ لِوَجْهَيْنِ قَائِمًا، فَقُمْتُ إِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَطْعٌ لِفَمِ الْقِرْبَةِ فَعِلَّتُهُ لِوَجْهَيْنِ، أَحَدُهُمَا: أَنْ تَصُوْنَ مَوْضِعًا أَصَابَهُ فَمُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَنْ أَنْ يَبْتَذِلَ وَيَمَسَّهُ كُلُّ أَحَدٍ. وَالثَّانِيُّ: أَنْ تَحْفَظَهُ لِلتَّبَرُّكِ بِهِ وَا لِاسْتِشْفَاءِ. وَاللهُ أَعْلَمُ.

''امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں اور ریاض الصالحین میں بیان فرمایا: امام ترمذی اور دیگر ائمہ محدثین نے حضرت کبشہ بنت ثابت رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے جو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ایک مشکیزہ جس کے دو منہ تھے اس میں سے کھڑے ہوکر پانی نوش فرمایا۔ میں نے اس مشکیزہ کے منہ کو کاٹ کر رکھ لیا۔'' امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مشکیزے کے منہ کو کاٹ کر رکھنے کے دو سبب تھے۔ پہلا سبب تو یہ تھا کہ جس جگہ سرکار دو عالم ﷺ کا دہن مبارک لگا تھا اس جگہ کو بے ادبی سے محفوظ رکھنے کے لیے اس کی حفاظت کو یقینی بنایا جائے کہ ہر کوئی اسے نہ چھوئے اور دوسرا یہ کہ وہ اس کے ذریعے تبرک اور شفا حاصل کریں۔''

٣٩/٢٩٩. عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: بَعَثَنِي أَبُوْ طَلْحَةَ رضی الله عنه

٣٩-٤١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب جواز استتباعه غيره إلى دار من يثق برضاه بذلك وبتحققه تحققا تامًا، ٣/١٦١٢، الرقم: ٢٠٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢١٨، الرقم: ١٣٣٠٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٣، الرقم: ٣١٧٠٧، وأبو يعلى في المسند، ٧/١٧٠، الرقم: ٤١٤٥، ٤٣٣١، والفريابي في دلائل النبوة، ١/٤١، الرقم: ١٠، والنووي في رياض الصالحين/١٥١، الرقم: ١٥١۔

إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِأَدْعُوَهُ وَقَدْ جَعَلَ طَعَامًا قَالَ: فَأَقْبَلْتُ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَعَ النَّاسِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقُلْتُ: أَجِبْ أَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ لِلنَّاسِ: قُوْمُوْا: فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّمَا صَنَعْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ: فَمَسَّهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَدَعَا فِيْهَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ: أَدْخِلْ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِي عَشَرَةً. وَقَالَ: كُلُوْا وَأَخْرَجَ لَهُمْ شَيْئًا مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا، فَخَرَجُوْا فَقَالَ: أَدْخِلْ عَشَرَةً، فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا فَمَا زَالَ يُدْخِلُ عَشَرَةً وَيُخْرِجُ عَشَرَةً حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ فَأَكَلَ حَتّٰى شَبِعَ ثُمَّ هَيَّأَهَا فَإِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِيْنَ أَكَلُوْا مِنْهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

’’حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ ﷺ نے مجھے بھیجا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کو بلا لاؤں، درآں حالیکہ انہوں نے کھانا تیار کر رکھا تھا۔ حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں جب گیا تو اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام ﷺ کے ساتھ تشریف فرما تھے، آپ ﷺ جب میری جانب متوجہ ہوئے تو مجھے (کچھ عرض کرتے ہوئے) جھجک محسوس ہوئی۔ تاہم میں نے عرض کیا: حضرت ابوطلحہ کی دعوت قبول کیجیے۔ آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: اٹھو چلو۔ (آپ ﷺ جب ان کے گھر پہنچے تو) حضرت ابوطلحہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے تو آپ کے لیے تھوڑا سا کھانا تیار کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کھانے کو چھوا اور اس پر برکت کی دعا کی، پھر فرمایا: میرے صحابہ میں سے دس افراد کو بلاؤ، اور ان سے فرمایا: کھاؤ، اور اپنی انگلیوں کے درمیان سے کچھ نکالا، سو انہوں نے کھایا اور سیر ہوگئے، پھر وہ چلے گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: دس اور آدمیوں کو بلاؤ، پھر انہوں نے کھایا اور سیر ہوگئے اور چلے گئے۔ پھر اسی طرح دس، دس کر کے صحابہ

کرام آتے اور کھانا کھا کر جاتے رہے، یہاں تک کہ ان میں سے کوئی بھی باقی نہ بچا اور سب نے سیر شکم ہو کر کھا لیا، پھر آپ ﷺ نے کھانا منگوایا تو وہ اتنا ہی باقی تھا جتنا ان کے کھانے سے قبل تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، اَحمد، ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٣٠٠/٤٠. وفي رواية عنه: قَالَ: بَعَثَنِي أَبُوْ طَلْحَةَ ﷺ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهٖ: ثُمَّ أَخَذَ مَا بَقِيَ، فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا فِيْهِ بِالْبَرَكَةِ قَالَ: فَعَادَ كَمَا كَانَ. فَقَالَ: دُوْنَكُمْ هٰذَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’ایک اور روایت میں حضرت انس بن مالک ﷺ ہی مروی ہے کہ مجھے حضرت ابو طلحہ ﷺ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں (آپ ﷺ کو دعوت کے لیے بلانے) بھیجا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ اس کے بعد جو کھانا بچا آپ ﷺ نے اس کو جمع فرمایا اور اس میں برکت کی دعا فرمائی، وہ کھانا پھر پہلے جتنا ہو گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: لو یہ اپنا کھانا لے لو۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٣٠١/٤١. وفي رواية عنه: قَالَ: أَمَرَ أَبُوْ طَلْحَةَ ﷺ أُمَّ سُلَيْمٍ رضي الله عنها أَنْ تَصْنَعَ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لِنَفْسِهٖ خَاصَّةً، ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَيْهِ وساق الحديث وقال فيه: فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهٗ وَسَمّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اِئْذَنْ لِعَشَرَةٍ، فَأَذِنَ لَهُمْ، فَدَخَلُوْا، فَقَالَ: كُلُوْا وَسَمُّوا اللهَ، فَأَكَلُوْا حَتّٰى فَعَلَ ذَالِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا، ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذَالِكَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ

وَتَرَكُوْا سُؤْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’ایک اور روایت میں حضرت انس بن مالک ﷺ ہی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ ﷺ نے حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا سے یہ کہا کہ تم خود خصوصی طور پر حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے کھانا تیار کرو۔ پھر مجھے آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا، اس کے بعد وہی بیان ہے، اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (کھانے پر) اپنا دستِ اقدس رکھا اور بسم اللہ پڑھی، پھر فرمایا: دس آدمیوں کو بلاؤ، انہوں نے دس آدمیوں کو بلایا، وہ آ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: بسم اللہ پڑھو اور کھاؤ۔ سو انہوں نے کھایا یہاں تک کہ اسی (۸۰) آدمیوں نے وہ کھانا کھایا۔ اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ اور گھر والوں نے کھایا اور (پھر بھی) کھانا باقی بچ گیا۔‘‘ اِس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٤٢/٣٠٢. عَنْ أَبِي زَيْدٍ بْنِ أَخْطَبَ ﷺ قَالَ: مَسَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَهُ عَلٰى وَجْهِي وَدَعَا لِي، قَالَ عَزْرَةُ: إِنَّهُ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ إِلَّا شَعَرَاتٌ بِيْضٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو زید اَخطب ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست اقدس میرے چہرے پر پھیرا اور میرے لیے دعا فرمائی۔ عزرہ (راوی) کہتے ہیں کہ

٤٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب: (٦)، ٥/٥٩٤، الرقم: ٣٦٢٩، والطبراني المعجم الكبير، ١٧/٢٧، الرقم: ٤٥، ١٨/٢١، الرقم: ٣٥، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٤/١٩٩، الرقم: ٢١٨٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٤١٢۔

حضرت ابو زید ایک سو بیس سال کی عمر تک زندہ رہے۔ اور (آپ ﷺ کے دستِ مبارک کی برکت سے) ان کے سر میں صرف چند بال سفید تھے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٣٠٣/٤٣. وفي رواية: **عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اُدْنُ مِنِّي قَالَ: فَمَسَحَ بِيَدِهٖ عَلٰى رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، جَمِّلْهُ وَأَدِمْ جَمَالَهٗ. قَالَ: فَلَقَدْ بَلَغَ بِضْعًا وَمِئَةَ سَنَةٍ، وَمَا فِي رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ بَيَاضٌ إِلَّا نَبْذٌ يَسِيْرٌ، وَلَقَدْ كَانَ مُنْبَسِطَ الْوَجْهِ وَلَمْ يَنْقَبِضْ وَجْهُهٗ حَتّٰى مَاتَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.**

''ایک روایت میں حضرت ابو زید انصاری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ۔ پھر میرے سر اور داڑھی پر اپنا دست مبارک پھیرا اور دعا فرمائی: الٰہی! اسے زینت بخش اور اس کے حسن و جمال کو دوام عطا فرما۔ (راوی کہتے ہیں کہ) حضرت ابو زید انصاری ﷺ نے سو سال سے زیادہ عمر پائی لیکن ان کے سر اور داڑھی کے چند ہی بال سفید ہوئے تھے۔ ان کا چہرہ صاف اور روشن رہا اور تادمِ آخر ایک ذرہ بھر شکن بھی چہرہ پر نمودار نہ ہوئی۔'' اسے امام اَحمد نے روایت کیا ہے۔

٣٠٤/٤٤. **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ**

٤٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٧٧، الرقم: ٢١٠١٣، والعسقلاني في الإصابة، ٤/٥٩٩، الرقم: ٥٧٦٣، والمزي في تهذيب الكمال، ٢١/٥٤٢، الرقم: ٤٣٢٦.

٤٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في قبلة الجسد، ٤/٣٥٦، الرقم: ٥٢٢٤، والحاكم في المستدرك، ٣/٣٢٧، الرقم:—

رضي الله عنه، رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيهِ مِزَاحٌ، بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي خَاصِرَتِهِ بِعُوْدٍ، فَقَالَ: أَصْبِرْنِي. فَقَالَ: اصْطَبِرْ. قَالَ: إِنَّ عَلَيْكَ قَمِيْصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيْصٌ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَمِيْصِهِ فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ، قَالَ: إِنَّمَا أَرَدْتُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت اُسید بن حضیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ لوگوں سے ہنسی مزاح کی بات چیت کر کے انہیں ہنسا رہے تھے تو حضور ﷺ نے ان کی کمر میں لکڑی سے کچوکا لگایا تو انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے بدلہ دیجیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم بدلہ لے لو۔ اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کے بدن پر قمیض مبارک ہے جبکہ میرے بدن پر قمیض نہیں تھی۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی قمیض مبارک اوپر اٹھالی تو وہ شخص آپ ﷺ کے قریب ہوا اور آپ ﷺ کے پسلیوں (اور شکم) مبارک کو چومنے لگا۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا یہی (حصول برکت کا) ارادہ تھا (کہ میں آپ کے جسم اقدس سے مس ہونے کی سعادت حاصل کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دوزخ سے نجات پا جاؤں)۔''

٥٢٦٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١/٢٠٥-٢٠٦، الرقم: ٥٥٦-٥٥٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/١٠٢، الرقم: ١٣٣٦٤، وأيضًا، ٨/٤٩، الرقم: ١٥٨٠٠، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤/٢٧٦، الرقم: ١٤٧١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٩/٧٦، والزيلعي في نصب الراية، ٤/٢٥٩، وابن قيم في حاشية على سنن أبي داود، ١٢/١٧٥-

اس حدیث کو امام ابو داود، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٣٠٥/٤٥. وفي رواية: **عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ مَجْزَأَةَ** رضي الله عنها **أَنَّ أَبَا مَحْذُوْرَةَ** رضی اللہ عنہ **كَانَتْ لَهُ قُصَّةٌ فِي مُقَدَّمِ رَأْسِهِ، إِذَا قَعَدَ أَرْسَلَهَا، فَتَبْلُغُ الْأَرْضَ، فَقَالُوْا لَهُ: أَلَا تَحْلِقُهَا؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **مَسَحَ عَلَيْهَا بِيَدِهِ، فَلَمْ أَكُنْ لِأَحْلِقَهَا حَتّٰى أَمُوْتَ فَلَمْ يَحْلِقْهَا حَتّٰى مَاتَ.**

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت صفیہ بنت مجزاۃ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے سر کے اگلے حصے میں بالوں کی ایک طویل لٹ تھی۔ جب وہ بیٹھتے تھے تو اسے نیچے چھوڑ دیتے تھے اور بالوں کی وہ لٹ زمین تک پہنچ جاتی تھی۔ لوگ ان سے کہتے کہ آپ اسے منڈواتے کیوں نہیں؟ تو وہ بتاتے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان بالوں پر اپنا دست شفقت پھیرا تھا۔ پس میں ان بالوں کو اپنی موت تک نہیں کٹواؤں گا پس انہوں نے اپنی موت تک بالوں کی اس لٹ کو نہیں کٹوایا (جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَس فرمایا تھا)۔''

اس حدیث کو امام حاکم، بخاری نے التاریخ الکبیر میں اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٥٨٩، الرقم: ٦١٨١، والبخاري في التاريخ الكبير، ٤/١٧٧، الرقم: ٢٤٠٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٧/١٧٦، الرقم: ٦٧٤٦، وابن حبان في الثقات، ٤/٣٨٦، الرقم: ٣٤٨٩، والمزي في تهذيب الكمال، ٣٤/٢٥٨، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣/١١٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/١٦٥۔

٤٦/٣٠٦. عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجْنَا وَفْدًا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّ بِأَرْضِنَا بِيْعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهِ. فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهُ لَنَا فِي إِدَاوَةٍ وَأَمَرَنَا فَقَالَ لَنَا: اخْرُجُوْا فَإِذَا أَتَيْتُمْ أَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوْا بِيْعَتَكُمْ وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا، قُلْنَا: إِنَّ الْبَلَدَ بَعِيْدٌ وَالْحَرَّ شَدِيْدٌ وَالْمَاءَ يَنْشُفُ، فَقَالَ: مُدُّوْهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيْدُهُ إِلَّا طِيْبًا. فَخَرَجْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا بَلَدَنَا فَكَسَرْنَا بِيْعَتَنَا، ثُمَّ نَضَحْنَا مَكَانَهَا وَاتَّخَذْنَاهَا مَسْجِدًا فَنَادَيْنَا فِيْهِ بِالْأَذَانِ، قَالَ: وَالرَّاهِبُ رَجُلٌ مِنْ طَيِّيءٍ، فَلَمَّا سَمِعَ الْأَذَانَ قَالَ: دَعْوَةُ حَقٍّ. ثُمَّ اسْتَقْبَلَ تَلْعَةً مِنْ تَلَاعِنَا فَلَمْ نَرَهُ بَعْدُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

٤٦-٤٧: أخرجه النسائي في السنن، كتاب المساجد، باب اتخاذ البيع المسجد، ٢/٣٨، الرقم: ٧٠١، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٢٥٨، الرقم: ٧٨٠، وابن حبان في الصحيح، ٣/٤٠٥، الرقم: ١١٢٣، ٤/٤٧٩، الرقم: ١٦٠٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٤٢٣، الرقم: ٤٨٧٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٣٣٢، الرقم: ٨٢٤١، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٥/٥٥٢، والنميري في أخبار المدينة، ١/٣١٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/١٦٢-١٦٣، الرقم: ١٧٥-١٧٦، إسناده صحيح، وابن عبد البر في التمهيد، ٥/٢٢٩، وأيضًا في الاستيعاب، ٢/٧٧٦، الرقم: ١٣٠٠، والقزويني في التدوين، ٢/٢٨١-

٤٧/٣٠٧. وفي رواية: فَخَرَجْنَا فَتَشَاحَحْنَا عَلٰى حَمْلِ الْإِدَاوَةِ أَيُّنَا يَحْمِلُهَا فَجَعَلَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نَوْبًا لِكُلِّ رَجُلٍ مِنَّا يَوْمًا وَلَيْلَةً.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم وفد کی صورت میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے دستِ اقدس پر بیعت کی اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی۔ پھر ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: (یارسول اللہ!) ہماری بستی میں ایک گرجا ہے (اب ہم اجتماعی طور پر قبولِ اسلام کے بعد اسے گرا کر اس جگہ ایک مسجد بنانا چاہتے ہیں)۔ پھر ہم نے آپ ﷺ سے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی برکت کے لیے مانگا۔ آپ ﷺ نے پانی طلب کر کے ہاتھ دھوئے اور کلی فرمائی۔ پھر ایک ڈول میں پانی ڈال دیا اور حکم فرمایا: جاؤ، اور جب تم اپنی بستی میں پہنچو تو (اپنے) اس گرجے کو گرا کر اس جگہ یہ پانی چھڑک کر مسجد تعمیر کر لینا۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا شہر دور ہے اور راستے میں بھی سخت گرمی پڑتی ہے، پانی خشک ہوجاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں مزید پانی ملاتے رہنا یہ پانی اس (نئے پانی کی) پاکیزگی (اور برکت) میں بھی اضافہ ہی کرے گا۔ بہرحال ہم وہاں سے چل کر اپنے شہر پہنچے اس گرجے کو مسمار کیا اور اس جگہ وہ پانی چھڑکا اور مسجد تعمیر کی۔ پھر ہم نے وہاں اذان دی۔ قبیلہ بنی طی میں سے ایک پادری نے جب اذان سنی تو کہنے لگا: یہی حق کی صدا ہے۔ پھر وہ ایک جانب بلندی پر چلا گیا اور اس کے بعد ہم نے اسے کبھی (وہاں) نہیں دیکھا۔''

اس حدیث کو امام نسائی، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

''اور ایک روایت میں بیان کیا کہ پھر ہم وہاں سے روانہ ہونے لگے تو ہم میں

سے ہر ایک اس بات کی حرص و تمنا رکھتا تھا کہ اس مقدس پانی کو اُٹھا کر لے جانے کی سعادت اُسے مل جائے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ہم میں سے ہر ایک کی دن، رات میں اسے اٹھانے کے لیے باری مقرر فرما دی۔'' اسے امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣٠٨/٤٨. عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْأَسْوَدِ السُّوَائِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الصُّبْحَ، فذكر الحديث، قَالَ: ثُمَّ ثَارَ النَّاسُ يَأْخُذُوْنَ بِيَدِهٖ يَمْسَحُوْنَ بِهَا وُجُوْهَهُمْ. قَالَ: فَأَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَمَسَحْتُ بِهَا وَجْهِي فَوَجَدْتُهَا أَبْرَدَ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبَ رِيْحًا مِنَ الْمِسْكِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

٣٠٩/٤٩. وفي رواية: قَالَ: قَبَّلْتُ يَدَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رِيْحًا مِنَ الْمِسْكِ. رَوَاهُ ابْنُ قَانِعٍ.

٣١٠/٥٠. وفي رواية: قَالَ: أَخَذْتُ بِيَدِهٖ، فَوَضَعْتُهَا عَلٰى صَدْرِي، فَمَا وَجَدْتُ كَفًّا أَبْرَدَ وَلَا أَطْيَبَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَهِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ. رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

٤٨-٥٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٦١، الرقم: ١٧٥١٣، والدارمي في السنن، ١/٣٦٦، الرقم: ١٣٦٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٦٧، الرقم: ١٦٣٨، والبخاري في التاريخ الكبير، ٨/٣١٧، الرقم: ٣١٥٤، وابن قانع في معجم الصحابة، ٣/٢٢١، الرقم: ١٢٠١، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٤/١٥٧١، الرقم: ٢٧٥٥، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٥٧٣، والعيني في عمدة القاري، ٤/١٠٠، ١٦/١٠٨، والشوكاني في نيل الأوطار، ٢/٣٥٤-٣٥٥-

’’حضرت جابر بن یزید بن اسود سوائی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی معیت میں فجر کی نماز ادا کی۔ پھر آگے روایت بیان کرتے ہوئے فرمایا: پھر (نماز سے فراغت کے بعد) لوگ جوش و خروش سے آپ ﷺ کے دستِ مبارک کو تھامتے اور اسے اپنے چہروں پر پھیرتے جاتے۔ راوی نے بیان کیا کہ میں نے بھی آپ ﷺ کا دستِ اقدس تھاما اور (حصولِ برکت کے لیے) اسے اپنے چہرے پر پھیرا تو میں نے آپ ﷺ کے دستِ مبارک کو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبو دار پایا۔‘‘

اِس حدیث کو امام اَحمد، دارمی اور بخاری نے **التاریخ الکبیر** میں روایت کیا ہے۔

’’اور ایک روایت میں بیان کیا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے دستِ اقدس کو بوسہ دیا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔‘‘

اسے امام ابن قانع نے روایت کیا ہے۔

’’اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے آپ ﷺ کے دستِ مبارک کو پکڑا اور اسے اپنے سینے پر رکھا۔ میں نے آپ ﷺ کی ہتھیلی مبارک سے زیادہ ٹھنڈی اور خوشبو دار ہتھیلی کہیں نہیں پائی۔ یہ برف سے زیادہ ٹھنڈی اور کستوری سے زیادہ خوشبو دار تھی۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن عبدالبر نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خُصَّ مِنَ الْكَرَامَاتِ وَالآيَاتِ مَا لَمْ يُخَصَّ بِهِ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلَهُ

﴿حضور ﷺ کو عطا کیے جانے والے اُن خاص اعزازات کا بیان جو آپ سے قبل کسی نبی کو عطا نہیں کیے گئے﴾

۱/۳۱۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جامع کلمات کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب قول النبي ﷺ: بعثت بجوامع الكلم، ٦/٢٦٥٤، الرقم: ٦٨٤٥، وأيضًا في كتاب الجهاد، باب قول النبي ﷺ: نصرت بالرّعب مسيرة شهر، ٣/١٠٨٧، الرقم: ٢٨١٥، وأيضًا في كتاب التعبير، باب المفاتيح في اليد، ٦/٢٥٧٣، الرقم: ٦٦١١، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، ١/٣٧١، الرقم: ٥٢٣، والنسائي في السنن، كتاب الجهاد، باب وجوب الجهاد، ٦/٣ـ٤، الرقم: ٣٠٨٧ـ٣٠٨٩، وأيضًا في السنن الكبرى، ٣/٣، الرقم: ٤٢٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٦٤، ٤٥٥، الرقم: ٧٥٧٥، ٩٨٦٧، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٢٧٧، الرقم: ٦٣٦٣ـ

جب میں سویا ہوا تھا اُس وقت میں نے خود کو دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے لیے لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں تھما دی گئیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٣١٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بادِ صبا کے ساتھ میری مدد کی گئی اور قومِ عاد بادِ سموم سے ہلاک کی گئی۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/٣١٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ الْبَارِحَةَ إِذْ أُتِيْتُ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاستسقاء، باب قول النبي ﷺ: نصرت بالصبا، ١/٣٥٠، الرقم: ٩٨٨، وأيضًا في كتاب بدء الخلق، باب ما جاء في قوله: وهو الذي أرسل الرياح بشرا بين يدي رحمته، ٣/١١٧٢، الرقم: ٣٠٣٣، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة الاستسقاء، باب في ريح الصباء والدبور، ٢/٦١٧، الرقم: ٩٠٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٥١، الرقم: ١١٤٦٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٤، الرقم: ٣١٦٤٦، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٨٩، الرقم: ٢٠٠٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٢٣، الرقم: ١٥٥۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التعبير، باب رؤيا الليل، ٦/٢٥٦٨، الرقم: ٦٥٩٧، والعسقلاني في فتح الباري، ١٢/٣٩١، والعيني في عمدة القاري، ٢٤/١٤٢۔

بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ حَتّٰى وُضِعَتْ فِي يَدِي قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَنْتُمْ تَنْتَقِلُوْنَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے (مختصر اور جامع) کلام کی کنجیاں عطا کی گئیں اور رعب و دبدبہ کے ساتھ میری مدد کی گئی اور میں رات کے وقت سویا ہوا تھا جبکہ میرے پاس روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں لا کر میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ تو تشریف لے گئے اور آپ لوگ (ابھی تک اُن عطا کردہ) خزانوں کو منتقل کر رہے ہیں (یعنی اُن سے نفع اُٹھا رہے ہیں)۔‘‘ اِس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤/٣١٤. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التيمّم، باب وقول الله تعالى: فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدًا طيّبًا، ١/١٢٨، الرقم: ٣٢٨، والدارمي في السنن، ١/٣٧٤، الرقم: ١٣٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٠٤، الرقم: ١٤٣٠٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٤٩، الرقم: ١١٥٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٣، الرقم: ٣١٦٤٢۔

نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ ایک ماہ کی مسافت سے طاری ہو جانے والے رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی، میرے لیے تمام زمین کو سجدہ گاہ اور پاک بنا دیا گیا کہ میری اُمت کا کوئی شخص جہاں بھی نماز کا وقت پائے تو نماز پڑھ لے اور میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال کر دیا گیا جب کہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے بھی حلال نہیں کیا گیا تھا اور مجھے شفاعت عطا فرمائی گئی اور ہر نبی کو خاص اس کی قوم کے لیے مبعوث کیا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری، دارمی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣١٥/٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، ١/٣٧١، الرقم: (٥) ٥٢٣، والترمذي في السنن، كتاب السير، باب ما جاء في الغنيمة، ٤/١٢٣، الرقم: ١٥٥٣، وابن حبان في الصحيح، ٦/٨٧، الرقم: ٢٣١٣، ١٤/٣١١، الرقم: ٦٤٠١، ٦٤٠٣، وأبو يعلى في المسند، ١١/٣٧٧، الرقم: ٦٤٩١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٢، الرقم: ٥٠٦، وأبو عوانة في المسند، ١/٣٣٠، الرقم: ١١٦٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٣٣، الرقم: ٤٠٦٣۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے دیگر انبیاء پر چھ چیزوں کے باعث فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے جوامع الکلام سے نوازا گیا، رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی اور میرے لیے اموالِ غنیمت حلال کیے گئے ہیں۔ اور میرے لیے (ساری) زمین پاک قرار دی گئی اور سجدہ گاہ بنا دی گئی ہے اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میری آمد سے بعثتِ انبیاء کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔‘‘

اِسے امام مسلم، ترمذی اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦/٣١٦. **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي كَانَ كُلُّ نَبِيٍّ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلٰى كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تُحَلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَيِّبَةً طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ صَلّٰى حَيْثُ كَانَ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ بَيْنَ يَدَيْ مَسِيْرَةِ شَهْرٍ وَأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.**

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، ١/٣٧٠، الرقم: (٣) ٥٢١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٦١، الرقم: ٢١٤٧٢، والبزار في المسند، ٩/٤٦١، الرقم: ٤٠٧٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٢٩١، الرقم: ١٢٤٨٩، وأيضًا في شعب الإيمان، ٢/١٧٧، الرقم: ١٤٧٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٣٤، الرقم: ٥٥٠٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٩، وأيضًا، ١٠/٣٧١، والعسقلاني في فتح الباري، ١/٤٣٩۔

’’حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی (نبی) کو نہیں دی گئیں۔ پہلے ہر نبی صرف اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور میں ہر سرخ و سیاہ کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں، پہلے کسی نبی کے لیے مالِ غنیمت حلال نہیں ہوتا تھا وہ صرف میرے لیے حلال کر دیا گیا ہے اور صرف میرے لیے تمام روئے زمین پاک اور سجدہ گاہ بنا دی گئی ہے، لہٰذا جو شخص جس جگہ بھی نماز کا وقت پائے وہاں نماز پڑھ لے اور ایک ماہ کی مسافت سے طاری ہو جانے والے رعب سے میری مدد کی گئی اور مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے۔‘‘ اِس حدیث کو امام مسلم، اَحمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٣١٧/٧. عَنْ حُذَيْفَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلَائِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ وَذَكَرَ خَصْلَةً أُخْرَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٧-٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، ١/٣٧١، الرقم: (٥٢٢ ٤)، والنسائي في السنن الكبرى، ١/٥، الرقم: ٨٠٢٢، وابن حبان في الصحيح، ٤/٥٩٥، الرقم: ١٦٩٧، وأيضًا، ١٤/٣١٠، الرقم: ٦٤٠٠، وابن خزيمة في الصحيح، ١/١٣٢-١٣٣، الرقم: ٢٦٣-٢٦٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٤، الرقم: ٣١٦٤٩، وأبو عوانة في المسند، ١/٣٠٣، والبزار في المسند، ٧/٢٦٤، الرقم: ٢٨٤٥، والطيالسي في المسند، ١/٥٦، الرقم: ٤١٨، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/١٨٢، الرقم: ٢٤٦، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٢١٣، الرقم: ٩٦٣-٩٦٥-

٨/٣١٨. وزاد النّسائيّ وابن حبّان وابن خزيمة وابن أبي شيبة: **وَأُوْتِيْتُ هٰؤُلَاءِ الآيَاتُ آخِرُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنْهُ قَبْلِي وَلَا يُعْطَى مِنْهُ أَحَدٌ بَعْدِي.**

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہمیں دیگر لوگوں پر تین وجہ سے فضیلت دی گئی ہے۔ ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح بنا دی گئیں، ہمارے لیے تمام روئے زمین سجدہ گاہ بنا دی گئی اور اس کی مٹی پانی نہ ملنے کے وقت ہمارے لیے پاک کرنے والی بنا دی گئی (راوی نے) ایک اور خصوصیت کا ذکر بھی کیا (وہ خصوصیت سورہ بقرہ کی آخری آیات ہیں)۔‘‘ اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

امام نسائی، ابن حبان، ابن خزیمہ اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں اِن الفاظ کا اضافہ ہے: ’’آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے سورۂ بقرہ کی یہ آخری آیات عرش کے نیچے خزانے سے دی گئیں ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو دی گئیں نہ میرے بعد کسی کو دی جائیں گی۔‘‘

٩/٣١٩. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى.**

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرا

٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، ١/٣٧٢، الرقم: (٨) ٥٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣١٤، ٣٩٥، الرقم: ٨١٣٥، ٩١٣٠، وأبو يعلى في المسند، ١١/١٧٦، الرقم: ٦٢٨٧، والطبراني في مسند الشاميين، ٤/٢٨٣، الرقم: ٣٣٠٥، وابن همام في الصحيفة، ١/٣٧، الرقم: ٣٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٢٧٩، الرقم: ٦٨٢٦، والخطيب البغدادي في الكفاية، ١/١٧٨۔

رعب طاری کر کے میری مدد کی گئی اور مجھے جوامع کلم عطا کیے گئے۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

٣٢٠/ ١٠. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فُضِّلْتُ بِثَلَاثٍ: جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَإِنَّ لِأُمَّتِي مَا أَدْرَكَتْ صَلَاتُهُمْ فِي مَكَانِهِمْ وَإِنَّ لِأُمَّتِي مَا أَدْرَكَتْ صَلَاتُهُمْ فِي مَكَانِهِمْ وَإِنَّ لِأُمَّتِي مَا أَدْرَكَتْ صَلَاتُهُمْ فِي مَكَانِهِمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو امامہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء (و رسل) پر یا فرمایا: تمام اُمتوں پر چار چیزوں کے ساتھ فضیلت دی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا اور تمام زمین کو میرے لیے اور میری اُمت کے لیے سجدہ گاہ اور پاک بنا دیا گیا۔ پس میرے اُمتی کو

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب السير، باب ما جاء في الغنيمة، ٤/١٢٣، الرقم: ١٥٥٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٤٨، الرقم: ٢٢١٩٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٩٢، والمزي في تهذيب الكمال، ١٢/٣١٧، الرقم: ٢٦٧٢، وقال: حسن صحيح، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ١/١٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٤١٢، وقال: رواه الترمذي، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/٣٤٣، وقال: أخرجه أحمد و الترمذي و صححه۔

جہاں بھی نماز کا وقت آ لے تو اُس کے پاس اُس کی سجدہ گاہ بھی ہے اور طہارت کا ذریعہ بھی۔ اور ایک ماہ کی مسافت سے طاری ہونے والے رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی جو کہ اللہ تعالیٰ میرے دشمنوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے میرے لیے غنائم کو حلال قرار دیا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١١/٣٢١. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ فَضَّلَنِي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ أَوْ قَالَ: أُمَّتِي عَلَى الْأُمَمِ وَأَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثُ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء سے زیادہ فضیلت عطا فرمائی یا فرمایا: میری اُمت کو دیگر تمام اُمتوں پر فضیلت عطا کی اور میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال فرما دیا۔‘‘

اِسے امام ترمذی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: حدیثِ ابو امامہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

١١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب السير، باب ما جاء في الغنيمة، ١٢٣/٤، الرقم: ١٥٥٣، والطبراني نحوه في المعجم الكبير، ٢٥٧/٨، الرقم: ٨٠٠١، والروياني في المسند، ٣٠٨/٢، الرقم: ١٢٦٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٢٢/١، الرقم: ٩٩٩، وأيضًا في السنن الصغرى، ١٨٠/١، الرقم: ٢٤٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٦/١٠۔

١٢/٣٢٢. **عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُعْطِيْتُ مَا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ. فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا هُوَ؟ قَالَ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ وَسُمِّيْتُ أَحْمَدَ وَجُعِلَ التُّرَابُ لِي طَهُوْرًا وَجُعِلَتْ أُمَّتِي خَيْرَ الْأُمَمِ.**

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے وہ کچھ عطا کیا گیا جو انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی کو نہیں عطا کیا گیا۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری رعب و دبدبہ سے مدد کی گئی اور مجھے زمین (کے خزانوں) کی کنجیاں عطا کی گئیں اور میرا نام احمد رکھا گیا اور مٹی کو بھی میرے لیے پاکیزہ قرار دیا گیا اور میری اُمت کو بہترین اُمت بنایا گیا۔''

اِسے امام ابن ابی شیبہ اور احمد نے اسنادِ جید کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٣/٣٢٣. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي وَلَا أَقُوْلُهُنَّ فَخْرًا: بُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ**

١٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٤، الرقم: ٣١٦٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٩٨، الرقم: ٧٦٣، ١٣٦١، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٢١٣، الرقم: ٩٦٥، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٨٣، الرقم: ١٤٤٣، ١٤٤٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/٣٤٨، الرقم: ٧٢٨- ٧٢٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٢٦٠، ٨/٢٦٩-

١٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٥٠، ٣٠١، الرقم: ٢٢٥٦، ٢٧٤٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٣، الرقم: ٣١٦٤٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢١٥، الرقم: ٦٤٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٢٥٦-

كَافَّةً الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا وَأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ فَأَخَّرْتُهَا لِأُمَّتِي فَهِيَ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئیں اور ایسا میں بطور فخر نہیں کہہ رہا، مجھے تمام سرخ و سیاہ لوگوں کی طرف (نبی بنا کر) بھیجا گیا، ایک ماہ کی مسافت سے ہی طاری ہونے والے رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے، اور میرے لیے اموالِ غنیمت کو حلال کیا گیا جبکہ مجھ سے پہلے کسی نبی کے لیے یہ حلال نہیں تھے، اور تمام زمین میرے لے پاک اور سجدہ گاہ بنا دی گئی اور مجھے شفاعت عطا کی گئی جسے میں نے اپنی اُمت کے لیے موخر کر دیا اور یہ شفاعت اُس کے لیے ہو گی جو کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہرائے گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ علامہ ابن کثیر نے فرمایا: اِسے امام احمد نے روایت کیا اور اِس کی سند عمدہ ہے۔ اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا: امام احمد کی روایت کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١٤/٣٢٤. **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما يَقُوْلُ: خَرَجَ عَلَيْنَا**

١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٧٢، الرقم: ٦٦٠٦، وأيضًا، ٢/٢١٢، الرقم: ٦٩٨١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٦٩، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١/٢٦١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥١٢۔

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا كَالْمُوَدِّعِ فَقَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ أَنَا مُحَمَّدٌ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ ثَلَاثًا وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي أُوْتِيْتُ فَوَاتِحَ الْكَلِمِ وَخَوَاتِمَهُ وَجَوَامِعَهُ وَعَلِمْتُ كَمْ خَزَنَةُ النَّارِ وَحَمَلَةُ الْعَرْشِ.....الحديث. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس اس طرح تشریف لائے گویا کوئی الوداع کہنے والا ہو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد مصطفیٰ نبی اُمّی ہوں۔ میں محمد مصطفیٰ نبی اُمّی ہوں۔ (یہ تین مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا)۔ پھر فرمایا: میرے بعد کوئی نبی نہیں مجھے کلمات کو کھولنے والی ختم کرنے والی اور جامع بنانے والی (کتاب) عطا کی گئی۔ اور میں نے جان لیا دوزخ کے کتنے پہریدار ہیں اور (کتنے فرشتے) عرش کو اُٹھائے ہوئے ہیں۔''

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

١٥/٣٢٥. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجْتُ فِي طَلَبِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَانْتَظَرْتُهُ حَتّٰى صَلّٰى فَقَالَ: أُوْتِيْتُ اللَّيْلَةَ خَمْسًا لَمْ يُؤْتَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ الْعَدُوُّ مِنْ مَسِيْرَةِ شَهْرٍ وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي وَقِيْلَ: سَلْ تُعْطَهُ فَاخْتَبَأْتُهَا فَهِيَ نَائِلَةٌ مِنْكُمْ مَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللهِ.

١٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الفضائل، باب ما أعطى الله تعالى محمدا ﷺ، ٦/٣٠٤، الرقم: ٣١٦٥٠، والحاكم في المستدرك، ٢/٤٦٠، الرقم: ٣٥٨٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/٢٧٧۔

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں نکلا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے پایا، پس میں نے انتظار کیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا: مجھے آج رات پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئیں۔ میری رعب سے مدد کی گئی ہے۔ دشمن ایک ماہ کی مسافت سے مجھ سے مرعوب ہو جاتا ہے اور مجھے سرخ و سیاہ کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا اور تمام زمین میرے لیے پاک اور سجدہ گاہ بنا دی گئی، اور میرے لیے اَموالِ غنیمت کو حلال کیا گیا جبکہ مجھ سے پہلے کسی نبی کے لیے اُنہیں حلال نہیں کیا گیا اور مجھے کہا گیا: مانگیے آپ کو عطا کیا جائے گا تو میں نے اس سوال کو (شفاعت کے لیے) پوشیدہ رکھا۔ اور یہ شفاعت تم میں سے ہر ایک کو ملنے والی ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے والے کے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

بَابٌ فِي سَعَةِ عِلْمِهﷺ وَكَمَالِ مَعْرِفَتِهِ

﴿حضور ﷺ کی وسعتِ علم اور کمالِ معرفت کا بیان﴾

١/٣٢٦. **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّﷺ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَذَكَرَ السَّاعَةَ، وَذَكَرَ أَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا أُمُوْرًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيءٍ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ: فَوَاللهِ، لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا، قَالَ أَنَسٌ: فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ، وَأَكْثَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يَقُوْلَ: سَلُوْنِي. فَقَالَ أَنَسٌ: فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيْنَ**

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ما يكره من كثرة السؤال وتكلف ما لا يعنيه، ٦/٢٦٦٠، الرقم: ٦٨٦٤، وأيضًا في كتاب مواقيت الصلاة، باب وقت الظهر عند الزوال، ١/٢٠٠، الرقم: ٢٠٠١، ٢٢٧٨، وأيضًا في كتاب العلم، باب حسن برك على ركبتيه عند الإمام أو المحدث، ١/٤٧، الرقم: ٩٣، وأيضًا في الأدب المفرد/٤٠٤، الرقم: ١١٨٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب توقيره ﷺ وترك إكثار سؤال عما لا ضرورة إليه، ٤/١٨٣٢، الرقم: ٢٣٥٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٦٢، الرقم: ١٢٦٨١، وأبو يعلى في المسند، ٦/٢٨٦، الرقم: ٣٢٠١، وابن حبان في الصحيح، ١/٣٠٩، الرقم: ١٠٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٧٢، الرقم: ٩١٥٥۔

مَدْخَلِي يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: النَّارُ. فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ: مَنْ أَبِي يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَبُوْكَ حُذَافَةُ. قَالَ: ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُوْلَ: سَلُوْنِي، سَلُوْنِي. فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلًا. قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذَالِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ، وَأَنَا أُصَلِّي، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ جب آفتاب ڈھلا تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھائی پھر سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا اور پھر فرمایا: اس سے پہلے بڑے بڑے واقعات و حادثات ہیں، پھر فرمایا: جو شخص کسی بھی نوعیت کی کوئی بات پوچھنا چاہتا ہے تو وہ پوچھے، خدا کی قسم! میں جب تک یہاں کھڑا ہوں تم جو بھی پوچھو گے اس کا جواب دوں گا۔ حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ جلال کے سبب بار بار یہ اعلان فرما رہے تھے کہ کوئی سوال کرو، مجھ سے (جو چاہو) پوچھ لو۔ حضرت انس ﷺ کہتے ہیں کہ پھر ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! میرا ٹھکانہ کہاں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دوزخ میں (کیوں کہ وہ منافق تھا)۔ پھر حضرت عبد اللہ بن حذافہ ﷺ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ حذافہ ہے۔ حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ بار بار فرماتے رہے مجھ سے سوال کرو، مجھ سے سوال کرو۔ چنانچہ حضرت عمر ﷺ نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ہم اللہ تعالیٰ کے ربّ ہونے پر، اسلام کے دین ہونے

پر اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں (اور ہمیں کچھ نہیں پوچھنا)۔ راوی کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ گذارش کی تو حضور نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ابھی ابھی اس دیوار کے سامنے مجھ پر جنت اور دوزخ پیش کی گئیں جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو آج کی طرح میں نے خیر اور شر کو کبھی نہیں دیکھا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٣٢٧. وذكر ابن كثير في قوله تعالى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ [المائدة، ٥: ١٠١]، عَنِ السُّدِّيِّ أَنَّهُ قَالَ: غَضِبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا مِنَ الْأَيَّامِ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ: سَلُوْنِي فَإِنَّكُمْ لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُكُمْ بِهٖ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي سَهْمٍ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ وَكَانَ يُطْعَنُ فِيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ أَبِي؟ فَقَالَ: أَبُوْكَ فُلَانٌ فَدَعَاهُ لِأَبِيْهِ فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَبَّلَ رِجْلَهُ وَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا وَبِكَ نَبِيًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِالْقُرْآنِ إِمَامًا فَاعْفُ عَنَّا عَفَا اللهُ عَنْكَ فَلَمْ يَزَلْ بِهٖ حَتّٰى رَضِيَ.....الحديث.

''حافظ ابن کثیر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان مبارک: ''اے ایمان والو! تم ایسی چیزوں کی نسبت سوال مت کیا کرو (جن پر قرآن خاموش ہو) کہ اگر وہ تمہارے لئے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں مشقت میں ڈال دیں (اور تمہیں بری لگیں)۔'' کے

٢: ذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/١٠٦۔

بارے میں بیان کرتے ہیں کہ امام سدی سے مروی ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ (منافقین کی طعن زنی پر خفا ہو کر) جلال میں آ گئے اور آپ ﷺ خطاب کے لیے قیام فرما ہوئے اور فرمایا: مجھ سے پوچھو! پس تم مجھ سے کسی چیز کے بارے میں نہیں پوچھو گے مگر یہ کہ میں تمہیں (اسی جگہ) اس کے بارے میں بتاؤں گا۔ تو بنو سُہم میں سے قبیلہ قریش کے ایک شخص عبد اللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے جن کے نسب پر لوگ طعنہ زنی کرتے تھے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ فلاں شخص ہے۔ آپ ﷺ نے انہیں (ان کے اپنے) باپ کے نام سے پکارا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ کے قدم مبارک چوم کر عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اللہ تعالیٰ کے ربّ ہونے، آپ کے نبی ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور قرآن کے امام و راہنما ہونے پر راضی ہیں، ہمیں معاف فرما دیجیے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے مزید راضی ہو گا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلسل عرض کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی ناراضگی دور ہو گئی۔‘‘

۳/۳۲۸. عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَقَامًا مَا

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب القدر، باب وكان أمر الله قدرًا مقدورًا، ٦/٢٤٣٥، الرقم: ٦٢٣٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب إخبار النبي ﷺ فيما يكون إلى قيام الساعة، ٤/٢٢١٧، الرقم:٢٨٩١، والترمذي مثله عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء أخبر النبي ﷺ أصحابه بما هو كائن إلى يوم القيامة، ٤/٤٨٣، الرقم: ٢١٩١، وأبو داود في السنن، كتاب الفتن والملاحم، باب ذكر الفتن ودلائلها، ٤/٩٤، الرقم: ٤٢٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٨٥، الرقم: —

تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِي مَقَامِهِ ذَالِكَ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ، إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هٰؤُلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيءُ قَدْ نَسِيْتُهُ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت حذیفہ ﷺ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمارے درمیان ایک مقام پر کھڑے ہو کر خطاب فرمایا: آپ ﷺ نے اپنے اس دن کے قیام فرما ہونے سے لے کر قیامت تک کی کوئی ایسی چیز نہ چھوڑی، جس کو آپ ﷺ نے بیان نہ فرما دیا ہو۔ جس نے اسے یاد رکھا یاد رکھا اور جو اسے بھول گیا سو بھول گیا۔ اس واقعہ کو میرے دوست و احباب جانتے ہیں، بعض چیزوں کو میں بھول گیا تھا لیکن جب میں نے انہیں دیکھا تو وہ یاد آ گئیں۔ جس طرح کوئی شخص کسی شخص کا چہرہ بھول جاتا ہے اور جب وہ سامنے آتا ہے تو اسے پہچان لیتا ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٤/٣٢٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ

..... ٢٣٣٢٢، والبزار في المسند، ٢٣١/٧، الرقم: ٨٤٩٩، وقال: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، والطبراني مثله عن أبي سعيد الخدري ﷺ في مسند الشاميين، ٢٤٧/٢، الرقم: ١٢٧٨، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٢٧٨/٢، الرقم: ٥٣٧٩۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجزية، باب إذا غدر المشركون بالمسلمين هل يعفى عنهم، ١١٥٦/٣، الرقم: ٢٩٩٨، وأيضًا في كتاب الطب، باب ما يذكر في سم النبي ﷺ، ٢١٧٨/٥، وأبو داود في السنن، كتاب الديات، باب فيمن سقى رجلا سمًّا أو أطعمه فمات أيقاد منه، ١٧٤/٤، الرقم: ٤٥١٢،—

لِلنَّبِيِّ ﷺ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اجْمَعُوْا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ يَهُوْدَ فَجُمِعُوْا لَهُ فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ أَبُوْكُمْ؟ قَالُوْا: فُلَانٌ فَقَالَ: كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوْكُمْ فُلَانٌ، قَالُوْا: صَدَقْتَ، قَالَ: فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيءٍ إِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ، فَقَالُوْا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، وَإِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِيْنَا فَقَالَ لَهُمْ: مَنْ أَهْلُ النَّارِ؟ قَالُوْا: نَكُوْنُ فِيْهَا يَسِيْرًا ثُمَّ تَخْلُفُوْنَا فِيْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اخْسَئُوْا فِيْهَا وَاللهِ، لَا نَخْلُفُكُمْ فِيْهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ: هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوْا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، قَالَ: هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سُمًّا؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذَالِكَ قَالُوْا: أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَسْتَرِيْحُ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح ہوا تو (یہود کی جانب سے) حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں (بھنی ہوئی) بکری (کا گوشت) بطور ہدیہ پیش کیا گیا، جس میں زہر ملایا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنے یہودی یہاں موجود ہیں ان سب کو میرے پاس بلاؤ۔ انہیں بلا لیا گیا۔ تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: میں تم سے

..... والدارمي في السنن، ١/٤٧، الرقم: ٦٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٥١، الرقم: ٩٨٢٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٤١، الرقم: ٢٣٥٢٠، وعبد الرزاق في المصنف، ٦/٦٦، الرقم: ١٠٠١٩، وأيضًا، ١١/٢٨، الرقم: ١٩٨١٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٧٠، الرقم: ١٣٧، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٧٢۔

ایک بات دریافت کرنا چاہتا ہوں، کیا تم صحیح جواب دوگے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تمہارا والد کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ فلاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم جھوٹ بول رہے ہو، تمہارے والد کا نام تو فلاں ہے۔ وہ کہنے لگے، آپ ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو کیا تم صحیح جواب دو گے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں اے ابو القاسم! اگر ہم نے غلط بیانی سے بھی کام لیا تو آپ ہمارے جھوٹ سے اسی طرح آگاہ ہو جائیں گے جیسے ہمارے والد کے بارے میں آپ کو معلوم ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جہنمی کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: کچھ دن تو ہم دوزخ میں رہیں گے اور پھر ہمارے بعد آپ لوگ (یعنی مسلمان) اس میں رہیں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: (ہمیشہ) تم لوگ ہی اس میں ذلت اٹھاتے رہوگے۔ اور خدا کی قسم! ہم (اہل اسلام) تو کبھی بھی اس میں تمہارے جانشین نہیں بنیں گے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو سچ سچ بتاؤ گے؟ وہ کہنے لگے: جی ہاں اے ابو القاسم! تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم نے بکری کے اس گوشت میں زہر ملایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس بات پر کس چیز نے اُبھارا؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس سے ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو ہماری آپ سے گلو خلاصی ہو جائے گی اور اگر آپ سچے نبی ہیں تو زہر آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری، ابوداود، درامی اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

٣٣٠/٥. عَنْ عُمَرَ رضی الله عنه يَقُوْلُ: قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ ﷺ مَقَامًا، فَأَخْبَرَنَا

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب ما جاء في قول الله تعالى: وهو الذي يبدأ الخلق ثم يعيده وهو أهون عليه، ٣/١١٦٦، الرقم: ٣٠٢٠۔

عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ، حَفِظَ ذَالِكَ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان قیام فرما ہوئے اور آپ ﷺ نے مخلوقات کی ابتدا سے لے کر جنتیوں کے جنت میں داخل ہو جانے اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہو جانے تک ہمیں سب کچھ بتا دیا۔ جس نے اسے یاد رکھا، یاد رکھا اور جو اسے بھول گیا سو وہ بھول گیا۔''

اِس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٦/٣٣١. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ رضی اللہ عنہم لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ، فَقَالَ: أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة مؤته من أرض الشام، ٤/١٥٥٤، الرقم: ٤٠١٤، وأيضًا في كتاب الجنائز، باب الرجل ينعى إلى أهل الميت بنفسه، ١/٤٢٠، الرقم: ١١٨٩، وأيضًا في كتاب الجهاد، باب تمنى الشهادة، ٣/١٠٣٠، الرقم: ٢٦٤٥، وأيضًا في باب من تأمر في الحرب من غير إمرة إذا خاف العدو، ٣/١١١٥، الرقم: ٢٨٩٨، وأيضًا في كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٢٨، الرقم: ٣٤٣١، وأيضًا في كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب خالد بن الوليد رضی اللہ عنہ، ٣/١٣٧٢، الرقم: ٣٥٤٧، ونحوه النسائي في السنن الكبرى، ٥/١٨٠، الرقم: ٨٦٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٠٤، الرقم: ١٧٥٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٠٥، الرقم: ١٤٥٩-١٤٦١، والحاكم في المستدرك، ٣/٣٣٧، الرقم: ٥٢٩٥، وقال: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ۔

فَأُصِيْبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيْبَ، ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيْبَ. وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ، حَتّٰى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ (جنگِ موتہ کے موقع پر) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے متعلق خبر آنے سے پہلے ہی اُن کے شہید ہو جانے کے متعلق لوگوں کو بتا دیا تھا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اب جھنڈا زید نے سنبھالا ہوا ہے لیکن وہ شہید ہوگئے۔ اب جعفر نے جھنڈا سنبھال لیا ہے اور وہ بھی شہید ہوگئے۔ اب ابن رواحہ نے جھنڈا سنبھالا ہے اور وہ بھی جامِ شہادت نوش کر گئے۔ یہ فرماتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشمانِ مبارک اشک بار تھیں۔ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:) یہاں تک کہ اب اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار (یعنی خالد بن ولید) نے جھنڈا سنبھال لیا ہے اُس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے کافروں پر فتح عطا فرمائی ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

٣٣٢/٧. عَنْ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الْفَجْرَ. وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ، فَنَزَلَ

٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب إخبار النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فيما يكون إلى قيام الساعة، ٤/٢٢١٧، الرقم: ٢٨٩٢، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء ما أخبر النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أصحابه بما هو كائن إلى يوم القيامة، ٤/٤٨٣، الرقم: ٢١٩١، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٩، الرقم: ٦٦٣٨، والحاكم في المستدرك، ٤/٥٣٣، الرقم: ٨٤٩٨، وأبو يعلى في المسند، ١٢/٢٣٧، الرقم: ٢٨٤٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٢٨، الرقم: ٤٦، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثاني، ٤/١٩٩، الرقم: ٢١٨٣۔

فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ. فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ. فَخَطَبَنَا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ قَالَ: فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ وَأَبِي مَرْيَمَ وَأَبِي زَيْدِ بْنِ أَخْطَبَ وَالْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ ﷺ وَذَكَرُوْا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَدَّثَهُمْ بِمَا هُوَ إِلٰى أَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ. وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عمرو بن اَخطب انصاری ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نمازِ فجر میں ہماری امامت فرمائی اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ہم سے خطاب فرمایا یہاں تک کہ نمازِ ظہر کا وقت ہو گیا، پھر آپ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لے آئے نماز ظہر پڑھائی بعد ازاں پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہم سے خطاب فرمایا حتی کہ نمازِ عصر کا وقت ہو گیا پھر آپ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور نماز عصر پڑھائی اور منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے ہمیں ہر اس بات کی خبر دے دی جو آج تک وقوع پذیر ہو چکی تھی اور جو قیامت تک رونما ہونے والی تھی۔ حضرت عمرو بن اخطب ﷺ فرماتے ہیں ہم میں زیادہ جاننے والا وہی ہے جو ہم میں سب سے زیادہ حافظہ والا تھا۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی ابن حبان اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی نے فرمایا: مذکورہ حدیث کے باب میں حضرت حذیفہ، ابو مریم، ابو زید بن اخطب، اور مغیرہ بن شعبہ ﷺ سے بھی روایات موجود ہیں۔ ان تمام صحابہ ﷺ نے بیان کیا: حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں وہ سب کچھ بتا دیا تھا جو قیامت تک ہونے والا ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٨/٣٣٣. عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلٰى أَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ. فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَسْأَلْهُ مَايُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَنْدَه.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے قیامت تک رونما ہونے والی ہر ایک بات بتا دی تھی اور کوئی ایسی بات نہ رہی جسے میں نے آپ ﷺ سے پوچھا نہ ہو البتہ میں نے یہ نہ پوچھا کہ اہلِ مدینہ کو کون سی چیز مدینہ سے نکالے گی؟''

اِس حدیث کو امام مسلم، اَحمد اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٩/٣٣٤. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه في رواية طويلة أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ شَاوَرَ،

٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب إخبار النبي ﷺ فيما يكون إلى قيام الساعة، ٤/٢٢١٧، الرقم: ٢٨٩١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٨٦، الرقم: ٢٣٣٢٩، والطيالسي في المسند، ١/٥٨، الرقم: ٤٣٣، وابن منده في كتاب الإيمان، ٢/٩١٢، الرقم: ٩٩٦، وإسناده صحيح، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٧٢، الرقم: ٨٣١١، والبزار في المسند، ٧/٢٢٢، الرقم: ٢٧٩٥، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ٤/٨٨٩، الرقم: ٤٥٨۔

٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة بدر، ٣/١٤٠٣، الرقم: ١٧٧٩، ونحوه في كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب عرض مقعد الميت من الجنة أو النار عليه وإثبات —

حِيْنَ بَلَغَنَا إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ، وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رضي الله عنه فَقَالَ: إِيَّانَا تُرِيْدُ؟ يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا. وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا. قَالَ: فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ النَّاسَ، فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ قَالَ: وَيَضَعُ يَدَهٗ عَلَى الْأَرْضِ، هَاهُنَا وَهَاهُنَا. قَالَ: فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب ہمیں ابو سفیان کے (قافلہ کی شام سے واپس) آنے کی خبر پہنچی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے مشورہ فرمایا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ

..... عذاب القبر والتعوذ منه، ٤/٢٢٠٢، الرقم: ٢٨٧٣، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في الأسير ينال منه ويضرب ويقرن، ٣/٥٨، الرقم: ٢٠٧١، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب أرواح المؤمنين، ٤/١٠٨، الرقم: ٢٠٧٤، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٦٦٥، الرقم؛ ٢٢٠١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢١٩، الرقم: ١٣٣٢٠، وأبو يعلى في المسند، ١/١٣٠، الرقم: ١٤٠، ٦/٦٩، الرقم: ٣٣٢٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٦٢، الرقم: ٣٦٧٠٨، وابن حبان في الصحيح، ١١/٢٤، الرقم: ٤٧٢٢، والبزار في المسند، ١/٣٤٠، الرقم: ٢٢٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٢١٩، الرقم: ٨٤٥٣، وأيضًا في المعجم الصغير، ٢/٢٣٣، الرقم: ١٠٨٥، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/١٠٢۔

ہماری رائے جاننا چاہتے ہیں تو (عرض ہے کہ) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر آپ ہمیں سمندر میں گھوڑے ڈالنے کا حکم دیں تو ہم سمندر میں بھی گھوڑے ڈال دیں گے، اگر آپ ہمیں برک الغماد پہاڑ سے گھوڑوں کے سینے ٹکرانے کا حکم دیں تو ہم ایسا بھی کریں گے۔ تب آپ ﷺ نے لوگوں کو بلایا لوگ آئے اور وادی بدر میں اُترے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ فلاں کافر کے (قتل ہو کر) گرنے کی جگہ ہے، آپ ﷺ زمین پر اس جگہ اور کبھی اُس جگہ دستِ اقدس رکھتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر (دوسرے دن) کوئی کافر حضور نبی اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی جگہ سے ذرا برابر بھی ادھر ادھر نہیں مرا۔'' اِس حدیث کو امام مسلم، ابوداود، نسائی اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

٣٣٥/١٠. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ، وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ، فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا، فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ، قَالَ: فَرَفَعَهُ اللهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ. مَا يَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ. وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِذَا مُوْسٰى عليه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ. وَإِذَا عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عليه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ. وَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ عليه السلام قَائِمٌ**

١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب ذكر المسيح ابن مريم والمسيح الدجال، ١/١٥٦، الرقم: ١٧٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٥٥، الرقم: ١١٤٨٠، وأبو عوانة في المسند، ١/١١٦ الرقم: ٣٥٠، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ١/٢٣٩، الرقم: ٤٣٣، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٤٨٧۔

يُصَلِّي، أَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ صَاحِبُكُمْ (يَعْنِي نَفْسَهُ) فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ، قَالَ قَائِلٌ: يَا مُحَمَّدُ، هٰذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ. فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ عَوَانَةَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں حطیم کعبہ میں موجود تھا اور قریش مجھ سے سفرِ معراج کے بارے میں سوالات کر رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کچھ چیزیں پوچھیں جنہیں میں نے (یاد داشت میں) محفوظ نہیں رکھا تھا جس کی وجہ سے میں اتنا پریشان ہوا کہ اس سے پہلے کبھی اتنا پریشان نہیں ہوا تھا، تب اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اُٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا۔ وہ مجھ سے بیت المقدس کے متعلق جو بھی چیز پوچھتے میں (اسے دیکھ دیکھ کر) انہیں بتا دیتا اور (سفرِ معراج کے دوران) میں نے خود کو گروہِ انبیائے کرام علیہم السلام میں پایا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے، اور وہ قبیلہ شنوءہ کے لوگوں کی طرح گھنگریالے بالوں والے تھے اور پھر (دیکھا کہ) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے اور عروہ بن مسعود ثقفی ان سے بہت مشابہ ہیں، اور پھر دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے اور تمہارے آقا (یعنی خود حضور ﷺ) ان کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ہیں پھر نماز کا وقت آیا، اور میں نے ان سب انبیائے کرام علیہم السلام کی امامت کرائی۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے ایک کہنے والے نے کہا: یہ مالک ہیں جو جہنم کے داروغہ ہیں، انہیں سلام کیجیے۔ پس میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو انہوں نے پہلے بڑھ کر مجھے سلام کیا۔''

اِس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابوعوانہ نے روایت کیا ہے۔

٣٣٦/١١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ جَدَّ فِيْنَا يَعْنِي عَظُمَ.....فَارْتَدَّ ذَالِكَ الرَّجُلِ عَنِ الإِسْلَامِ، فَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِيْنَ، وَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ إِنْ كُنْتُ لَأَكْتُبُ مَا شِئْتُ فَمَاتَ ذَالِكَ الرَّجُلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الْأَرْضَ لَمْ تَقْبَلْهُ، وَقَالَ أَنَسٌ ﷺ: فَحَدَّثَنِي أَبُوْ طَلْحَةَ ﷺ أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيْهَا ذَالِكَ الرَّجُلُ فَوَجَدَهُ مَنْبُوْذًا، فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ: مَا شَأْنُ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَقَالُوْا: قَدْ دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی جو حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے کتابت کیا کرتا تھا اور اس آدمی نے سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھ رکھی

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٢٥، الرقم: ٣٤٢١، ومسلم في الصحيح، كتاب صفات المنافقين وأحكامهم، ٤/٢١٤٥، الرقم: ٢٧٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٢٠، ٢٤٥، الرقم: ١٢٢٣٦، ١٣٣٤٨، وأبو يعلى في المسند، ٧/٢٢، الرقم: ٣٩١٩، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٩، الرقم: ٧٤٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٨١، الرقم: ١٢٧٨، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/٥٦٨، الرقم: ١٠٥٤، وأيضًا في إثبات عذاب القبر، ١/٥٦، الرقم: ٥٤، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٢/٣٨٧، الرقم: ٥٧٩٨، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ٢/١٨٨، والعيني في عمدة القاري، ١٦/١٥٠، الرقم: ١٢١۔

تھی، اور جس کسی آدمی نے سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھ رکھی ہوتی تھی، تو وہ ہم میں نہایت معزز گردانا جاتا تھا..... وہ شخص اسلام سے مرتد ہو گیا اور مشرکوں سے جا ملا اور ان سے کہنے لگا کہ میں تم میں سب سے زیادہ جاننے والا ہوں میں محمد مصطفیٰ (ﷺ) کے لیے جو چاہتا لکھ دیتا تھا سو جب وہ شخص مر گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے زمین قبول نہیں کرے گی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ اس جگہ آئے جہاں وہ شخص مرا تھا تو دیکھا اس کی لاش زمین پر باہر پڑی تھی۔ انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ اس شخص کے ساتھ کیا معاملہ ہوا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ ہم نے اسے کئی بار دفن کیا ہے مگر زمین نے اسے قبول نہیں کیا (اور جب بھی اسے دفن کیا گیا تو زمین نے ہر بار اسے باہر نکال پھینکا)۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، مسلم اور اَحمد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٢/٣٣٧. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِيْنَةِ هَاجَتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ تَكَادُ أَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَزَعَمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَإِذَا مُنَافِقٌ عَظِيْمٌ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ قَدْ مَاتَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ حِبَّانَ.

١٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صفات المنافقين وأحكامهم، ٤/٢١٤٥، الرقم: ٢٧٨٢، وأحمد بن حنبل في المسند،٣/٣١٥، ٣٤٦، الرقم: ١٤٤١٨، ١٤٧٧٤، وأبو يعلى في المسند، ٤/٢٠١، الرقم: ٢٣٠٧، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٢٦، الرقم: ٦٥٠٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٧٩۔

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر سے واپس تشریف لائے، جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو اس قدر زور سے آندھی چلی (اور ریت اُڑی) کہ سوار زمین میں دھنسنے کے قریب ہوگیا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شاید حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ آندھی کسی منافق کی موت کے لیے بھیجی گئی ہے، جب آپ مدینہ منورہ پہنچے تو منافقوں میں سے ایک بہت بڑا منافق مر چکا تھا۔‘‘

اِسے امام مسلم، اَحمد، ابو یعلی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٣/٣٣٨. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: أَتَانِي**

١٣-١٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة صٓ، ٥/٣٦٦-٣٦٨، الرقم: ٣٢٣٣-٣٢٣٥، والدارمي في السنن، كتاب الرؤيا، باب في رؤية الربّ تعالى في النوم، ٢/١٧٠، الرقم: ٢١٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٦٨، الرقم: ٣٤٨٤، وأيضًا، ٤/٦٦، ٥/٢٤٣، الرقم: ٢٢١٦٢، ٢٣٢٥٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٩٠، الرقم: ٨١١٧، وأيضًا، ٢٠/١٠٩، ١٤١، الرقم: ٢١٦، ٦٩٠، والروياني في المسند، ١/٤٢٩، الرقم: ٦٥٦، وأيضًا، ٢/٢٩٩، الرقم: ١٢٤١، وأبو يعلى في المسند، ٤/٤٧٥، الرقم: ٢٦٠٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٣، الرقم: ٣١٧٠٦، وابن أبي عاصم في السنة، ١/٢٠٣، الرقم: ٤٦٥، وأيضًا في الآحاد والمثاني، ٥/٤٩، الرقم: ٢٥٨٥، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢٢٨، الرقم: ٦٨٢، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢/٤٨٩، الرقم: ١١٢١، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٣/١٢٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٥٩، الرقم: ٥٩١، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٤/٣٢٣، وابن النجاد في الرّد على من يقول القرآن مخلوق، ١/٥٨٥٦، الرقم: ٧٦-٧٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٧٦-١٧٨.

رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ. قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قُلْتُ: رَبِّي لَا أَدْرِي، فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ، حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

١٤/٣٣٩. وفي رواية عنه: قَالَ: فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَتَلَا: ﴿وَكَذَالِكَ نُرِي إِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْقِنِيْنَ﴾[الأنعام، ٦:٧٥].

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

١٥/٣٤٠. وفي رواية: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه قَالَ: فَتَجَلّٰى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٦/٣٤١. وفي رواية: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: فَعَلِمْتُ فِي مَقَامِي ذَالِكَ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالرَّوْيَانِيُّ.

١٧/٣٤٢. وفي رواية: فَعَلِمْتُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَبَصَرْتُهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

١٨/٣٤٣. وفي رواية: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: فَمَا سَأَلَنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا عَلِمْتُهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (معراج کی رات) میرا ربّ میرے پاس (اپنی شان کے لائق) نہایت حسین صورت میں آیا اور فرمایا: یا محمد! میں نے عرض کیا: میرے پروردگار! میں حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عالمِ بالا کے فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں نہیں جانتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا اور میں نے اپنے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس کی۔ اور میں وہ سب کچھ جان گیا جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔''

اِس حدیث کو امام ترمذی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی یہ الفاظ بھی مروی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اور میں جان گیا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اور اسی طرح ہم ابراہیم (علیہ السلام) کو آسمانوں اور زمین کی تمام بادشاہتیں (یعنی عجائباتِ خلق) دکھا رہے ہیں اور (یہ) اس لیے کہ وہ عین الیقین والوں میں سے ہو جائے۔''

اِس حدیث کو امام ترمذی، اَحمد اور دارمی نے مذکورہ الفاظ میں روایت کیا ہے۔

''اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اور مجھ پر ہر ایک شے کی حقیقت ظاہر کر دی گئی جس سے میں نے (کائنات کی ہر شے کی حقیقت کو) جان لیا۔''

اِس حدیث کو امام ترمذی، اَحمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے

فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

''حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پس دنیا و آخرت میں مجھ سے کیے جانے والے جملہ سوالات کے جوابات کو میں نے اسی مقام پر جان لیا۔''

اِس حدیث کو امام طبرانی اور رویانی نے روایت کیا ہے۔

''اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اور میں نے دنیا و آخرت کی ہر ایک شے کی حقیقت جان بھی لی اور دیکھ بھی لی۔''

اِس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

''اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پس (اس کے بعد) کبھی ایسا نہیں ہوا کہ مجھ سے کسی شے کے متعلق سوال کیا گیا ہو اور میں اسے جانتا نہ ہوں۔''

اِس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ اس کی سند حسن اور رجال ثقہ ہیں۔

بَابٌ فِي إِخْبَارِهٖ ﷺ عَنِ الْغُيُوْبِ الْمُسْتَقْبَلَةِ

﴿حضور ﷺ کا مستقبل سے متعلق غیب کی خبریں دینے کا بیان﴾

١/٣٤٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: هَلَكَ كِسْرَى ثُمَّ لَا يَكُوْنُ كِسْرَى بَعْدَهٗ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرٌ بَعْدَهٗ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب الحرب خدعة، ٣/١١٠٢، الرقم: ٢٨٦٤، وأيضًا في كتاب فرض الخمس، باب قول النبي ﷺ: أحلت لكم الغنائم، ٣/١١٣٥، الرقم: ٢٩٥٢-٢٩٥٣، وأيضًا في كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٢٥، الرقم: ٣٤٢٢-٣٤٢٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لاتقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء، ٤/٢٢٣٦-٢٢٣٧، الرقم: ٢٩١٨، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب: ما جاء إذا ذهب كسرى فلا كسرى بعده، ٤/٤٩٧، الرقم: ٢٢١٦، وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، والشافعي في المسند/٢٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٣٣، ٢٤٠، ٣١٣، الرقم: ٧١٨٤، ٢٢٦٦، ٧٦٦٤، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٨٣، الرقم: ٦٦٨٩-٦٦٩٠، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٣٨٨، الرقم: ٢٠٨١٤-٢٠٨١٥.

فرمایا: کسریٰ ہلاک ہو گیا اور اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہو گا اور عنقریب قیصر بھی ہلاک ہوجائے گا پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہو گا اور تم ضرور بالضرور اس کے خزانے راہِ خدا میں تقسیم کر دو گے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٣٤٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوْا: فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ: لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قریش کا یہ قبیلہ عام لوگوں کو ہلاک کر دے گا۔ لوگوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) پھر آپ ہمارے لیے کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کاش! لوگ ان سے کنارہ کش رہتے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/٣٤٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٩، الرقم: ٣٤٠٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمني أن يكون مكان الميت من البلاء، ٤/٢٢٣٦، الرقم: ٢٩١٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٠١، الرقم: ٧٩٩٢، وأبويعلى في المسند، ١٠/٤٨٠، الرقم: ٦٠٩٣۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب نسبة اليمن إلى إسماعيل، ٣/١٢٩٣، الرقم: ٣٣٢٠، وأيضًا في كتاب بدء الخلق، باب صفة إبليس وجنوده، ٣/١١٩٥، الرقم: ٣١٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب الفتنة من المشرق من ـــ

اللهِ ﷺ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا يُشِيْرُ إِلَى الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْه.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: خبر دار ہو جاؤ! فتنہ ادھر ہے آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہیں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٤٧/٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ سلام الله عليها ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيْهَا، فَسَارَّهَا بِشَيءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ

..... حيث يطلع قرنا الشيطان، ٤/٢٢٢٩، الرقم: ٢٩٠٥، ومالك في الموطأ، كتاب الاستئذان، باب ما جاء في المشرق، ٢/٩٧٥، الرقم: ١٧٥٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٧٣، الرقم: ٥٤٢٨، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٢٥، الرقم: ٦٦٤٩۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب قرابة رسول الله ﷺ، ٣/١٣٦١، الرقم:٣٥١١، وأيضًا في كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٢٧، الرقم: ٣٤٢٧، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل فاطمة رضي الله عنها بنت النبي ﷺ، ٤/١٩٠٤، الرقم: ٢٤٥٠، والنسائي في فضائل الصحابة، ١/٧٧، الرقم: ٢٩٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٧٧، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٢/٧٥٤، الرقم: ١٣٢٢۔

دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَالِكَ، فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ، فَضَحِكْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے مرضِ وصال میں اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو بلایا پھر ان سے کچھ سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس بارے میں سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا تو اُنہوں نے بتایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے کان میں فرمایا تھا کہ آپ ﷺ کا اسی مرض میں وصال ہو جائے گا۔ لہٰذا میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ آپ ﷺ کے اہلِ بیت میں سب سے پہلے میں آپ سے ملوں گی اس پر میں (خوشی سے) ہنس پڑی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٤٨/٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کا اس وقت (خوشی سے) کیا حال ہوگا۔ جب تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب نزول عيسى بن مريم عليهما السلام، ٣/١٢٧٢، الرقم: ٣٢٦٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب نزول عيسى بن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد ﷺ، ١/١٣٦، الرقم: ١٥٥، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٢١٣، الرقم: ٦٨٠٢۔

(آسمان سے) اُتریں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہی ہو گا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦/٣٤٩. عَنْ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ رضي الله عنها قَالَتْ: نَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا قَرِيْبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ: مَا أَضْحَكَكَ قَالَ: أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوْا عَلَيَّ يَرْكَبُوْنَ هٰذَا الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ قَالَتْ: فَادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا فَقَالَتْ: اُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه غَازِيًا أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُوْنَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه فَلَمَّا انْصَرَفُوْا مِنْ غَزْوِهِمْ قَافِلِيْنَ فَنَزَلُوْا الشَّامَ فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب فضل من يصرع في سبيل الله فمات فهو منهم، ٣/١٠٣٠، الرقم: ٢٦٤٦، وأيضًا في باب غزوة المرأة في البحر، ٣/١٠٥٥، الرقم: ٢٧٢٢، ٢٧٣٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب فضل الغزو في البحر، ٣/١٥١٨، الرقم: ١٩١٢، والترمذي في السنن، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء في غزو البحر،٤/١٧٨، الرقم: ١٦٤٥، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب فضل الغزو في البحر، ٣/٦، الرقم: ٢٤٩٠، والنسائي في السنن، كتاب الجهاد، باب فضل الجهاد في البحر، ٦/٤٠، الرقم: ٣١٧١-٣١٧٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب فضل غزوة البحر، ٢/٩٢٧، الرقم: ٢٧٧٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٦٤، الرقم: ١٣٨١٦، ٦/٣٦١، الرقم: ٢٠٧٧-

فَمَاتَتْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت اُمّ حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک روز میرے گھر میں استراحت فرما تھے، پھر آپ ﷺ تبسم فرماتے ہوئے بیدار ہوئے میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر میری اُمت کے کچھ لوگ پیش کیے گئے جو اس سبز سمندر پر اِس طرح سوار ہوں گے جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر سوار ہوتے ہیں۔ اُنہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کیجیے کہ مجھے بھی اُن لوگوں میں شامل کر لے۔ آپ ﷺ نے اُن کے لیے دعا فرمائی اور پھر دوبارہ اِستراحت فرما ہو گئے۔ اِس دفعہ بھی پچھلے واقعہ کی طرح ہوا (یعنی آپ ﷺ تبسم فرماتے ہوئے بیدار ہوئے اور اپنا خواب بیان کیا)۔اور حضرت اُم حرام نے پہلے کی طرح سوال کیا اور آپ ﷺ نے بھی پہلے کی طرح جواب ارشاد فرمایا۔ حضرت اُم حرام پھر عرض گزار ہوئیں: (یا رسول اللہ!) بارگاہِ الٰہی میں دعا کریں کہ مجھے بھی اس گروہ میں شامل فرما دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پہلے گروہ میں شامل ہو۔ پھر وہ اپنے خاوند حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاد کے لیے نکلیں جبکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسلمانوں نے پہلی دفعہ سمندری سفر کیا جب وہ اپنے جہاد سے فارغ ہوکر قافلوں کی صورت میں واپس لوٹے تو ملک شام میں اترے۔ حضرت اُمّ حرام کی سواری کے لیے ایک جانور لایا گیا اور ان کے سوار ہونے کے لیے قریب کیا گیا تو اس نے انہیں گرا دیا جس سے ان کی وفات ہوگئی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٧/٣٥٠. **عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ**

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب أحاديث الأنبياء، باب قصّة يأجوج ومأجوج، ٣/١٢٢١، الرقم: ٣١٦٨، وأيضًا في كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٧، الرقم: ـــ

عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُوْلُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ رضي الله عنها: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ میرے پاس گھبراہٹ کے عالم میں یہ کہتے ہوئے تشریف لائے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، عرب کی خرابی ہے اس قریب آنے والے شر سے (اور) یاجوج اور ماجوج نے آج دیوار میں اتنا شگاف کر دیا ہے، پھر انگشتِ شہادت اور انگوٹھے سے حلقہ کر کے بتایا۔ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہم میں تو نیک لوگ بھی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ (ایسا اس وقت ہو گا) جب خباثت بڑھ جائے گی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

..... ٣٤٠٣، وأيضًا في كتاب الفتن، باب قول النبي ﷺ: ويل للعرب من شر قد اقترب، ٢٥٨٩/٦، الرقم: ٦٦٥٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب اقتراب الفتن وفتح روم يأجوج ومأجوج، ٢٢٠٧/٤، الرقم: ٢٨٨٠، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في خروج يأجوج ومأجوج، ٤٨٠/٤، الرقم: ٢١٨٧، وقال: هذا حديث صحيح، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب ما يكون من الفتن، ١٣٠٥/٢، الرقم: ٣٩٥٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٣٩١/٦، الرقم: ١١٣١١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٢٨/٦-٤٢٩، الرقم: ٢٧٤٥٣-٢٧٤٥٤، ٢٧٤٥٦، وابن حبان في الصحيح، ٢٤٦/١٥، الرقم: ٦٨٣١-

٨/٣٥١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٩/٣٥٢. وفي رواية لأحمد: يَقُوْلُ: يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ وَيَسْلُبُهَا حِلْيَتَهَا وَيُجَرِّدُهَا مِنْ كِسْوَتِهَا وَلَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ أُصَيْلِعَ أُفَيْدِعَ يَضْرِبُ عَلَيْهَا بِمِسْحَاتِهِ وَمِعْوَلِهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کعبہ کو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی برباد کرے گا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

''اور امام احمد بن حنبل کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کعبہ کو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشہ کا ایک شخص برباد کرے گا، وہ اس کا زیور چھین لے گا اور اس کا غلاف اُتار لے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: گویا میں ابھی اس شخص کو دیکھ رہا ہوں وہ گنجے سر، ٹیڑھے پاؤں اور ٹانگوں والا شخص ہے، اور وہ کعبہ پر اپنا کدال اور ہتھوڑا مار رہا ہے۔''

٨-٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب قول الله تعالى: جعل الله الكعبة البيت الحرام قياما للناس، ٢/٥٧٧، ٥٧٩، الرقم: ١٥١٤، ١٥١٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء، ٤/٢٢٣٢، الرقم: ٢٩٠٩، والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب بناء الكعبة، ٥/٢١٦، الرقم: ٢٩٠٤، وأيضًا في السنن الكبرى، ٢/٣٩٢، الرقم: ٣٨٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٢٠، الرقم: ٧٠٥٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/٢٦٩، الرقم: ١٤٠٩٨، وابن حبان في الصحيح، ١٥/١٥١، الرقم: ٦٧٥١.

٣٥٣/١٠. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْأُنُوْفِ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

٣٥٤/١١. **وفي رواية: عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضي الله عنه قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا:**

١٠-١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب قتال الترك، وأيضًا في باب قتل الذين ينتعلون الشعر، ٣/١٠٧٠- ١٠٧١، الرقم: ٢٧٦٩- ٢٧٧١، وأيضًا في كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٦، الرقم: ٣٣٩٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء، ٤/٢٢٢٣- ٢٢٣٤ الرقم: ٢٩١٢، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في قتال الترك، ٤/٤٩٧، ٥٠٩، الرقم: ٢٢١٥، ٢٢٣٧، وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب الملاحم، باب في قتال الترك، ٤/١١٢، الرقم: ٤٣٠٣-٤٣٠٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب الترك، ٢/١٣٥٣، ١٣٧١- ١٣٧٢، الرقم: ٤٠٧٢، ٤٠٩٧- ٤٠٩٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢،٤، ٧، ٢٣٩، ٣١٩، ٤٩٣،٥٣٠، الرقم: ١٢،٣٣، ٧٢٦٢،٨٢٢٣، ١٠٤٠١، ١٠٨٧٤، وابن حبان في الصحيح، ١٥/١٤٥، الرقم: ٦٧٤٤-

خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ترکوں سے لڑائی نہ کرلو۔ ان کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ اور ناک چپٹی ہے۔ گویا ان کے چہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہیں اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم ایسی قوم سے جنگ نہ کرلو جن کے جوتے بالوں کے بنے ہوں گے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

''اور ایک روایت میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا: دجال سرزمین مشرق سے نکلے گا جسے خراسان کہا جائے گا۔ اس کے پیچھے ایسی قومیں ہوں گی جن کے چہرے تہہ بہ تہہ ڈھال کی طرح (سپاٹ) ہوں گے۔''

اِس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

١٢/٣٥٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٣/٣٥٦. وفي رواية: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا

١٢-١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٢٠، الرقم: ٣٤١٣، وأيضًا في كتاب الفتن، باب خروج النار، ٦/٢٦٠٥، الرقم: ٦٧٠٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتى ـــ

تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَيَكُوْنَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک (مسلمانوں کی) دو (ایسی) جماعتوں کی آپس میں لڑائی نہ ہو جائے جن کا مؤقف ایک ہوگا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

''اور ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک (مسلمانوں کی) دو جماعتوں کی باہم لڑائی نہ ہو جائے سو اُن کے درمیان بڑی خونریز جنگ ہو گی۔ اُن کا دعویٰ (موقف) ایک ہو گا اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک دجال اور کذاب منظرِ عام پر نہ آ جائیں، جن کی تعداد تقریباً تیس ہو گی۔ ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے (حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤/٣٥٧. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ:

..... يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء، ٤/٢٢٣٩، الرقم: ١٥٧، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء لا تقوم الساعة حتى يخرج كذابون، ٤/٤٩٨، الرقم: ٢٢١٨، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب ما يكون من الفتن، ٢/١٣٠٤، الرقم: ٣٩٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٣٦، ٣١٣، ٥٣٠، الرقم: ٧٢٢٧، ٨١٢٢، ١٠٨٧٧، وأيضًا، ٩/٤٢٩، الرقم: ٩٥٤٣۔

١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب قتل الخوارج والملحدين بعد إقامة الحجة عليهم، ــ

سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَأَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ، فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَأَخْرَجَهُ أَبُوْ عِيْسَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ فِي سُنَنِهِ وَقَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي سَعِيْدٍ وَأَبِي ذَرٍّ ﷺ. وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَدْ رُوِي فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَيْثُ وَصَفَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. إنما هم الخوارج الحروريّة وغيرهم من الخوارج.

..... ٢٥٣٩/٦، الرقم: ٦٥٣١، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب التحريض على قتل الخوارج، ٧٤٦/٢، الرقم: ١٠٦٦، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب في صفة المارقة، ٤٨١/٤، الرقم: ٢١٨٨، والنسائي في السنن، كتاب تحريم الدم، باب من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، ١١٩/٧، الرقم: ٤١٠٢، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في ذكر الخوارج، ٥٩/١، الرقم: ١٦٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٨١/١، ١١٣، ١٣١، الرقم: ٦١٦، ٩١٢، ١٠٨٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥٥٣/٧، الرقم: ٣٧٨٨٣، وعبد الرزاق في المصنف، ١٥٧/١٠، والبزار في المسند، ١٨٨/٢، الرقم: ٥٦٨، وأبو يعلى في المسند، ٢٧٣/١، الرقم: ٣٢٤، والطيالسي في المسند، ٢٤/١، الرقم: ١٦٨، والطبراني في المعجم الصغير، ٢١٣/٢، الرقم: ١٠٤٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٧٠/٨۔

''حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب آخری زمانے میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے یا نکلیں گے جو نو عمر اور عقل سے کورے ہوں گے۔ وہ بظاہر لوگوں سے اچھی بات کریں گے لیکن ایمان اُن کے اپنے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا۔ وہ دین سے یوں خارج ہوں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے پس تم انہیں (دورانِ جنگ) جہاں کہیں پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ ان کو قتل کرنے والوں کو قیامت کے دن (بہت بڑا) ثواب ملے گا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

''امام ابوعیسیٰ ترمذی نے اپنی سنن میں اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرمایا: یہ روایت حضرت علی، حضرت ابوسعید اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کے علاوہ بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبکہ ایک ایسی قوم ظاہر ہوگی جس میں یہ اَوصاف ہوں گے جو قرآن مجید کو تلاوت کرتے ہوں گے لیکن وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا اور وہ لوگ دین سے اس طرح خارج ہوں گے جس طرح تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ بیشک وہ خوارج حرورییہ ہوں گے اور اس کے علاوہ خوارج میں سے (دیگر فرقوں پر مشتمل) لوگ ہوں گے۔''

٣٥٨/١٥. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا**

١٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب اللباس والزينة، باب النساء الكاسيات العاريات المائلات المميلات، ٣/١٦٨٠، الرقم: ٢١٢٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٥٥، الرقم: ٨٦٥٠، وأبو يعلى في المسند، ١٢/٤٦، الرقم: ٦٦٩٠، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٥٠٠، ٥٠١، الرقم: ٧٤٦١، والطبراني في المعجم الأوسط، ـــ

النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُءُوْسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَإِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو دوزخی گروہ ایسے ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا (بعد میں پیدا ہوں گے) ایک وہ گروہ جن کے ہاتھوں میں بیل کی دم کی مانند کوڑے ہوں گے وہ اُن کو لوگوں کے منہ پر (ناحق) ماریں گے۔ دوم وہ عورتیں جو (کہنے کو تو) لباس پہنے ہوئے ہوں گی لیکن درحقیقت برہنہ ہوں گی۔ (لوگوں کو اپنے جسم کی نمائش اور لباس کی زیبائش سے اپنی طرف) مائل کریں گی (اور خود بھی مردوں سے اختلاط کی طرف) مائل ہوں گی، ان کے سر (فیشن کی وجہ سے) بختی اُونٹ کی کوہان جیسے ہوں گے، یہ عورتیں نہ تو جنت میں داخل ہوں گی نہ جنت کی خوشبو ہی اِن کو نصیب ہوگی حالانکہ جنت کی خوشبو دور دور سے آ رہی ہوگی۔''

اِس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٦/٣٥٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا

..... ٨٠/٦، الرقم: ٥٨٥٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٣٤/٢، الرقم: ٣٠٧٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٤٠١/٢، الرقم: ٣٧٨٣۔

١٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في تقارب الزمان وقصر الآمل، ٥٦٧/٤، الرقم: ٢٣٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥٣٧/٢، الرقم: ١٠٩٥٦، وابن حبان في الصحيح، ٢٥٦/١٥، الرقم: ٦٨٤٢، والهيثمي في موارد الظمأن، ٤٦٥/١، الرقم: ١٨٨٧، والعسقلاني في فتح الباري، ١٦/١٣، والسيوطي في الدر المنثور، ٤٦٩/٧۔

تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرَمَةِ بِالنَّارِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک کہ زمانہ قریب نہ ہو جائے۔ پس سال مہینہ کی طرح گزر جائے گا اور مہینہ ہفتے کی طرح گزر جائے گا اور ہفتہ دن کی طرح گزر جائے گا اور دن گھنٹے کی طرح اور گھنٹہ ایسے گزرے گا جیسے کھجور کی خشک ٹہنی کو جلایا جاتا ہے۔''

اِس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٧/٣٦٠. عَنْ أُمِّ حَرَامٍ رضي الله عنها أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوْا قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنَا فِيْهِمْ؟ قَالَ: أَنْتِ فِيْهِمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ

١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب ما قيل في قتال الروم، ٣/١٠٦٩، الرقم: ٢٧٦٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/١٣٣، الرقم: ٣٢٣، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٧/٤٨، الرقم: ٦٨١٢، وأيضًا في مسند الشامين، ١/٢٥٧، الرقم: ٤٤٤ـ ٤٤٥، والحاكم في المستدرك، ٤/٥٩٩، الرقم: ٨٦٦٨، وابن أبي عاصم في الجهاد، ٢/٦٦٢، الرقم: ٢٨٤، وأيضًا في الآحاد والمثاني، ٦/٩٨، الرقم: ٣٣١٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٦٢، ٥/١٥٦، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤١، الرقم: ٩٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٠/٩٣ـ

أُمَّتِي يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَهُمْ فَقُلْتُ: أَنَا فِيْهِمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: لَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت اُمّ حرام رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں سے جو گروہ سب سے پہلے بحری جہاد کرے گا، ان کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ حضرت اُمّ حرام رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان لوگوں میں شامل ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، تم بھی ان میں شامل ہو۔ اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت کا وہ پہلا لشکر جو قیصر روم کے شہر میں جنگ کرے گا اس کی مغفرت فرما دی گئی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان لوگوں میں شامل ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں (تم پہلے لشکر میں شامل ہو)۔''

اِس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣٦١/١٨. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ وَمَعَنَا مَرْوَانُ، قَالَ أَبُوْ

١٨-١٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الفتن، باب قول النبي ﷺ: هلاك أمتي علي يدي أغيلمة سفهاء، ٢٥٨٩/٦، الرقم: ٦٦٤٩، وأيضًا في كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ١٣١٩/٣، الرقم: ٣٤١٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٨٨/٢، ٣٠٤، ٣٢٤، الرقم: ٧٨٥٨، ٨٠٢٠، ٨٢٨٧، ١٠٢٩٧، والحاكم في المستدرك، ٥١٦/٤، ٥٧٢، الرقم: ٨٤٥٠، ٨٦٠٥ـ ٨٦٠٦، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ٤٧٢/٢، الرقم: ١٨٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٥٥/٤٦ـ٤٥٦ـ

هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلٰى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ: لَعْنَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ غِلْمَةً فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُوْلَ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ لَفَعَلْتُ فَكُنْتُ أَخْرُجُ مَعَ جَدِّي إِلٰى بَنِي مَرْوَانَ حِينَ مُلِّكُوْا بِالشَّامِ فَإِذَا رَآهُمْ غِلْمَانًا أَحْدَاثًا قَالَ لَنَا: عَسٰى هٰؤُلَاءِ أَنْ يَكُوْنُوْا مِنْهُمْ قُلْنَا أَنْتَ أَعْلَمُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

١٩/٣٦٢. وفي رواية للبخاري: عَنْ سَعِيْدٍ الْأُمَوِيُّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَسَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: هَلَاكُ أُمَّتِي عَلٰى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ: غِلْمَةٌ؟ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: إِنْ شِئْتَ أَنْ أُسَمِّيَهُمْ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ.

''حضرت سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ منورہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور مروان بھی ہمارے ساتھ تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے (اپنے آقا) صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی ہلاکت قریش کے (نوجوان) لڑکوں کے ہاتھ میں ہے۔ مروان نے کہا کہ ایسے لڑکوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اگر یہ بتانا چاہوں کہ وہ فلاں کا لڑکا اور فلاں کا لڑکا ہے تو ایسا بھی کر سکتا ہوں۔ پس میں اپنے دادا جان کے ہمراہ بنی مروان کی طرف گیا، جب وہ شام پر حکومت کرتا تھا۔ انہوں نے جب اُن نوعمر لڑکوں کو دیکھا تو ہم سے فرمایا کہ شاید یہ اُن لڑکوں میں سے ہو۔

ہم نے عرض کی کہ آپ کو زیادہ معلوم ہے۔'' اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

''اور بخاری کی ایک روایت میں حضرت سعید اُموی سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں، مروان اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا تو میں نے سنا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ میں نے (اپنے آقا) صادق و مصدوق ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کی بربادی قریش کے چند (نوجوان) لڑکوں کے ہاتھوں ہو گی۔ مروان نے کہا: لڑکوں (کے ہاتھوں پر؟) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (ہاں لڑکوں کے اور) اگر تم چاہو تو میں ان میں سے ہر ایک کا نام ونسب تک بتا سکتا ہوں۔''

٣٦٣/٢٠. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضي الله عنه أَخْرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ الْحَسَنَ فَصَعِدَ بِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ

٢٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٢٨، الرقم: ٣٤٣٠، وأيضًا في باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما، ٣/١٣٦٩، الرقم: ٣٥٣٦، وأيضًا في كتاب الفتن، باب قول النبي ﷺ للحسن بن علي: إن ابني هذا لسيد ولعل الله أن يصلح به بين فئتين من المسلمين، ٦/٢٦٠٢، الرقم: ٦٦٩٢، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، ٥/٦٥٨، الرقم: ٣٧٧٣، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب ما يدل على ترك الكلام في الفتنة، ٤/٢١٦، الرقم: ٤٦٦٢، والنسائي في السنن، كتاب الجمعة، باب مخاطبة الإمام رعية وهو على المنبر، ٣/١٠٧، الرقم: ١٤١٠، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٥٣١، الرقم: ١٧١٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٧، الرقم: ٢٠٤٠٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٨، الرقم: ٣٢١٧٨۔

فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہمراہ حضرت امام حسن علیہ السلام کو لے کر منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو (بڑے) گروہوں میں صلح کروا دے گا۔''

اِس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، ابو داود اور نسائی نے روایت کی ہے۔

٢١/٣٦٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه ذِكْرُ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً وَعَمَّارٌ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ. فَرَأَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم فَيَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ وَيَقُوْلُ: وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٢٢/٣٦٥. وفي رواية: عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: أَخْبَرَنِي

٢١-٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب التعاون في بناء المسجد، ١/١٧٢، الرقم: ٤٣٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء، ٤/٢٢٣٥-٢٢٣٦، الرقم: ٢٩١٥-٢٩١٦، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب عمار بن ياسر رضي الله عنه، ٥/٦٦٩، الرقم: ٣٨٠٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٧٥، الرقم: ٨٢٧٥، ٨٥٤٣-٨٥٤٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٦١، الرقم: ٦٤٩٩، وأيضًا، ٣/٥، ٢٢، ٢٨، ٢٩، الرقم: ١١٠٢٤، ١١١٨٢، ١١٢٣٧، ١١٨٧٩، وأيضًا، ٥/٣٠٦، الرقم: ٢٢٦٦٣، وابن حبان في الصحيح، ١٥/١٣١، ٥٥٣، الرقم: ٦٧٣٥، ٧٠٧٧، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٢٣٩، الرقم: ٢٠٢٤٦-

مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ حِيْنَ جَعَلَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُوْلُ: بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٢٣/٣٦٦. وفي رواية: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ: تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ.

٢٤/٣٦٧. وفي رواية: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَبْشِرْ عَمَّارُ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی الله عنه نے مسجد نبوی کی تعمیر کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم ایک ایک اینٹ اٹھا کر لاتے تھے لیکن حضرت عمار رضی الله عنه دو دو اینٹیں اُٹھا کر لاتے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں دیکھا تو ان سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا: وائے عمار! ان کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

''اور ایک روایت میں حضرت ابوسعید خدری رضی الله عنه نے فرمایا: مجھ سے بہتر شخص نے مجھے بتایا جب حضرت عمار خندق کھود رہے تھے تو حضور نبی اکرم ﷺ ان کے سر پر ہاتھ پھیر کر فرما رہے تھے: ابن سمیہ! تم پر کیسی افتاد پڑی گی! جب ایک باغی گروہ تمہیں قتل کرے گا۔'' اِس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

''اور ایک روایت میں حضرت اُمّ سلمہ رضی الله عنها سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمار رضی الله عنه سے فرمایا: (اے عمار!) تجھے ایک باغی جماعت شہید کرے

گی۔‘‘

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عمار! (تمہیں مرتبہ شہادت پانے کی) خوشخبری ہو تمہیں ایک باغی جماعت شہید کرے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٥/٣٦٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم إِلٰى أُحُدٍ وَمَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيْدَانِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت بیان فرماتے ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبلِ اُحد پر تشریف لے گئے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ان سب کی موجودگی کی وجہ سے پہاڑ (جوشِ مسرت سے) وجد میں آ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر اپنا قدم مبارک مارا اور فرمایا: اے اُحد ٹھہر جا! تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔‘‘

٢٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه، ٣/١٣٤٨، الرقم: ٣٤٨٣، وأيضًا في باب لو كنت متخذاً خليلاً، ٣/١٣٤٤، الرقم: ٣٤٧٢، والترمذي في السنن، كتاب المناقب ، باب في مناقب عثمان رضي الله عنه، ٥/٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٧، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في الخلفاء، ٤/٢١٢، الرقم: ٤٦٥١، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٢٨٠، الرقم: ٦٨٦٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٤٣، الرقم: ٨١٣٥۔

اِس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٢٦/٣٦٩. عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضي الله عنه قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ: يَا عَدِيُّ، هَلْ رَأَيْتَ الْحِيْرَةَ؟ قُلْتُ: لَمْ أَرَهَا وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا قَالَ: فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللهَ قُلْتُ فِيْمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي: فَأَيْنَ دُعَّارُ طَيِّءٍ الَّذِيْنَ قَدْ سَعَّرُوا الْبِلَادَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرَى قُلْتُ: كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ؟ قَالَ: كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ.....طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ: فَرَأَيْتُ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللهَ وَكُنْتُ فِيْمَنِ افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْأَصْبَهَانِيُّ.

''حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے فاقہ کی شکایت کی پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے

٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٦، الرقم: ٣٤٠٠، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/٩٦، الرقم: ٩١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٢٥، الرقم: ٩٩١١، والعسقلاني في فتح الباري، ١٣/٨٣۔

ڈاکہ زنی کا شکوہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عدی! کیا تم نے حیرہ (۱) دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) دیکھا تو نہیں، لیکن سنا ضرور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو تم ضرور دیکھ لوگے کہ ایک بڑھیا حیرہ سے چلے گی اور خانہ کعبہ کا طواف کرے گی لیکن اسے خدا کے سوا کسی اور کا خوف نہیں ہوگا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اس وقت قبیلہ طے کے ڈاکوؤں کو کیا ہوگا جنہوں نے آج شہروں میں آگ لگا رکھی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو تم ضرور کسریٰ کے خزانوں پر قابض ہو جاؤ گے۔ میں عرض گزار ہوا: کیا کسریٰ بن ہرمز کے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں کسریٰ بن ہرمز کے۔ پھر آپ ﷺ نے مزید فرمایا: اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو ضرور دیکھو گے کہ آدمی ہتھیلی کے برابر سونا لے کر نکلے گا یا چاندی لے کر تلاش کرے گا کہ کوئی اسے قبول کرے لیکن اسے لینے والا کوئی نہیں ملے گا۔ حضرت عدی فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھ لیا کہ ایک بڑھیا نے حیرہ سے چل کر خانہ کعبہ کا طواف کیا اور اسے خدا کے سوا اور کسی کا خوف نہ تھا اور میں ان حضرات میں خود شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں کو فتح کیا تھا اور میری عمر نے اگر وفا کی تو نبی کریم ابو القاسم ﷺ نے جو فرمایا تھا کہ ایک آدمی ہتھیلی بھر سونا یا چاندی لے کر نکلے گا، ضرور اسے بھی دیکھ لوں گا۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

٢٧/٣٧٠. **عَنْ حُذَيفَةَ بْنِ أَسِيْدٍ الْغِفَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ: اطَّلَعَ**

(۱) عراق کے وسط میں کوفہ کے قریب نہرِ فرات کے کنارے واقع ایک خوب صورت شہر۔

۲۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب في الآيات التي تكون قبل الساعة، ٤/٢٢٢٥-٢٢٢٦، الرقم: ٢٩٠١، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في الخسف، ٤/٤٧٧، الرقم: ٢١٨٣، وأبو داود في السنن، كتاب الملاحم، باب ـــ

النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ: مَا تَذَاكَرُوْنَ؟ قَالُوْا: نَذْكُرُ السَّاعَةَ، قَالَ: إِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَالدَّابَّةَ، وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنَزُوْلَ عِيْسٰى ابْنِ مَرْيَمَ عليهما السلام وَيَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ، وَثَلَاثَةَ خُسُوْفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذَالِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلٰى مَحْشَرِهِمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت حذیفہ بن اَسید غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم باہم گفتگو کر رہے تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم کس بات پر بحث کر رہے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ہم قیامت کے متعلق باتیں کر رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک ہرگز نہیں آئے گی جب تک کہ تم اس کے متعلق دس نشانیاں نہ دیکھ لو: دھواں، دجال، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا (زمین پر) نزول، اور یاجوج ماجوج کا نکلنا، اور آپ ﷺ نے تین جگہ مشرق میں، مغرب میں اور جزیرہ عرب میں زمین کے دھنسنے کا تذکرہ کیا اور مزید فرمایا: آخر میں یمن سے ایک ایسی آگ نکلے گی جو لوگوں کو ہانک کر ان کے اکٹھے ہونے کی جگہ لے جائے گی۔''

إمارات الساعة، ٤/١١٤، الرقم: ٤٣١١، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب الآيات، ٢/١٣٤٧، الرقم: ٤٠٥٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٢٤، الرقم: ١١٣٨٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٥٠٠، الرقم: ٣٧٥٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٦-٧، الرقم: ١٦١٨٦، ١٦١٨٨-١٦١٨٩-

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٣٧١/٢٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِيْمَ قُتِلَ فَقِيْلَ: كَيْفَ يَكُوْنَ ذَالِكَ؟ قَالَ: اَلْهَرْجُ، اَلْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہو گی جب تک کہ لوگوں پر ایسا دن نہ آ جائے، جس میں قاتل کو یہ پتا نہ ہو گا کہ اس نے کیوں قتل کیا اور نہ مقتول کو یہ پتہ ہو گا کہ وہ کیوں قتل کیا گیا۔ عرض کیا گیا: (یارسول اللہ!) یہ کیسے ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بکثرت کشت وخون ہو گا، قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں ہوں گے۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٣٧٢/٢٩. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

٢٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء، ٤/٢٢٣١، الرقم: ٢٩٠٨، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ١/٢٢٣١، الرقم: ٢٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٣٧٠، الرقم: ٦١٠٢، والعسقلاني في فتح الباري، ١٣/٣٤۔

٢٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء،٤/٢٢٣٧، الرقم: ٢٩١٩، وأحمد بن حنبل في ــ

يَقُوْلُ: لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ أَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ كَنْزَ آلِ كِسْرَى الَّذِي فِي الْأَبْيَضِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى.

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کی یا مومنوں کی ایک جماعت ضرور آل کسریٰ کے اس خزانے کو فتح کرے گی جو قصرِ ابیض میں ہے۔''

اِس حدیث کو امام مسلم، اَحمد اور اَبو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٣٠/٣٧٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا اس وقت تک ختم نہ ہو گی جب تک کہ میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص عرب کا حکمران نہ بن جائے جس کا نام میرے نام کے مطابق (یعنی محمد) ہو گا۔''

اسے امام ترمذی اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن

..... المسند، ٥/٨٩، ١٠٠، الرقم: ٢٠٨٥٤، ٢٩٠٨٣، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٤٤١، الرقم: ٧٤٤٤۔

٣٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في المهدي عليه السلام، ٤/٥٠٥، الرقم: ٢٢٣٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٧٦، الرقم: ٣٥٧١، والبزار في المسند، ٥/٢٠٤، الرقم: ١٨٠٣، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٨٨، الرقم: ٨٣٦٤۔

صحیح ہے۔

٣١/٣٧٤. **عَنِ ابْنِ عُمَرَ** رضي الله عنهما **قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ **فِتْنَةً فَقَالَ: يُقْتَلُ هٰذَا فِيْهَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فتنہ کا ذکر کیا اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا: اس میں یہ مظلوماً شہید کر دیئے جائیں گے۔''

اِس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٣٢/٣٧٥. **عَنِ ابْنِ عُمَرَ** رضي الله عنهما **أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ** ﷺ **قَالَ: اَللّٰهُمَّ، بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَيَمَنِنَا مَرَّتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ: وَفِي مَشْرِقِنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ: **مِنْ هُنَالِكَ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ وَلَهَا تِسْعَةُ أَعْشَارِ الشَّرِّ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ عَطَاءٍ وَهُوَ ثِقَةٌ.

٣١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب: في مناقب عثمان رضي الله عنه، ٥/٦٣٠، الرقم: ٣٧٠٨.

٣٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٩٠، الرقم: ٥٦٤٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٢٤٩، الرقم: ١٨٨٩، والروياني في المسند، ٢/٤٢١، الرقم: ١٤٣٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٥٧.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے شام میں اور ہمارے یمن میں برکت عطا فرما اور ایسا آپ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا: تو ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور ہمارے مشرق میں (بھی برکت کے لیے دعا فرمائیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہاں سے تو شیطان کا سینگ نکلے گا اور وہاں دس میں سے نو حصوں (کے برابر) شر ہو گا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: امام اَحمد کی سند کے رجال، عبدالرحمٰن بن عطاء کے رجال ہیں جو کہ ثقہ ہے۔

٣٣/٣٧٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: سَيَخْرُجُ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهُمْ قَرْنٌ قُطِعَ كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهُمْ قَرْنٌ قُطِعَ حَتّٰى عَدَّهَا زِيَادَةً عَلٰى عَشْرَةِ مَرَّاتٍ كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهُمْ قَرْنٌ قُطِعَ حَتّٰى يَخْرُجَ الدَّجَّالَ فِي بَقِيَّتِهِمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: فِيْهِ شَهْرٌ ثِقَةٌ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں مشرق کی جانب سے کچھ ایسے لوگ نکلیں گے جو

٣٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٩٨، الرقم: ٦٨٧١، والحاكم في المستدرك، ٤/٥٣٣، الرقم: ٨٤٩٧، وابن حماد في الفتن، ٢/٥٣٢، وابن راشد في الجامع، ١١/٣٧٧، والآجري في الشريعة، ١/١١٣، الرقم: ٢٦٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/٢٢٨۔

قرآن پڑھتے ہوں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا اور ان میں سے جب بھی (شیطان کا) سینگ نکلے گا وہ کاٹ دیا جائے گا۔ ان میں سے جب بھی (شیطان کا) سینگ نکلے گا کاٹ دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے یوں ہی دس دفعہ سے بھی زیادہ بار دہرایا اور فرمایا: ان میں سے جب بھی (شیطان کا) سینگ ظاہر ہوگا کاٹ دیا جائے گا یہاں تک کہ ان ہی کی باقی ماندہ نسل سے دجال نکلے گا۔''

اس حدیث کو امام اَحمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند میں شَهر (بن حوشب) ثقہ ہیں اور باقی تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٣٤/٣٧٧. عَنْ سَلَمَةَ السَّكُوْنِيِّ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِذْ قَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلْ أُتِيْتَ بِطَعَامٍ مِنَ السَّمَاءِ؟ قَالَ: نَعَمْ، أُتِيْتُ بِطَعَامٍ. قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، هَلْ كَانَ فِيْهِ مِنْ فَضْلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَمَا فُعِلَ بِهِ قَالَ: رُفِعَ إِلَى السَّمَاءِ وَقَدْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنِّي غَيْرُ لَابِثٍ فِيْكُمْ إِلَّا قَلِيْلًا ثُمَّ تَلْبَثُوْنَ حَتّٰى تَقُوْلُوْا: مَتٰى مَتٰى؟ ثُمَّ تَأْتُوْنِي أَفْنَادًا يُفْنِي

٣٤: أخرجه الدارمي في السنن، باب ما أكرم النبي ﷺ بنزول الطعام من السماء، ١/٤٣، الرقم: ٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٠٤، الرقم: ١٧٠٠٥، وأبو يعلى في المسند، ١٢/٢٧٠، الرقم: ٦٨٦١، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٩٤، الرقم: ٨٣٨٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٧/٥١، الرقم: ٦٣٥٦، وأيضًا في مسند الشاميين، ١/٣٩٦، الرقم: ٦٨٧، والبزار في المسند، ٩/١٤٩، الرقم: ٣٧٠١، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٤/٤١٢، الرقم: ٢٤٦١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٨/٩-١٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٧/٤٢٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٣٠٦-

بَعْضُكُمْ بَعْضًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ. مُوْتَانٌ شَدِيْدٌ وَبَعْدَهُ سَنَوَاتُ الزَّلَازِلِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت سلمہ سکونی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، جب ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ کے پاس آسمان سے (بھی کبھی) کھانا آیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا اس میں سے کچھ باقی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، تو اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ) اس باقی کھانے کا کیا بنا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے آسمان کی طرف واپس اٹھا لیا گیا۔ اور میری طرف وحی کی گئی ہے کہ اب میں تمہارے درمیان مزید ٹھہرنے والا نہیں ہوں، پھر تم باقی رہو گے یہاں تک کہ تم کہو گے: کب (قیامت برپا ہوگی)۔ پھر تم میرے پاس (شفاعت کے لیے) مختلف گروہوں کی شکل میں آؤ گے، تم میں سے بعض، بعض کو قیامت سے پہلے فنا کر دیں گے، بہت زیادہ اموات ہوں گی اور اس کے بعد زلزلوں کے سال ہوں گے۔''

اس حدیث کو امام دارمی، اَحمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری و مسلم کی شرائط کے پر صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٣٥/٣٧٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ

٣٥: أخرجه الدارمي في السنن، باب في وفاة النبي ﷺ، ١/٥٤، الرقم: ٩٠، والحاكم في المستدرك، ٤/٥٤١، الرقم: ٨٥١٨، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ٤/٨٢٣، الرقم: ٤١٧، ٤٢٠، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ٤/٣١٤، الرقم: ١٥٥٠۔

لَمَّا أُنْزِلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ ○ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِي دِيْنِ اللهِ أَفْوَاجًا﴾ [النصر، ١١٠: ١-٢] قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيَخْرُجُنَّ مِنْهُ أَفْوَاجًا كَمَا دَخَلُوْهُ أَفْوَاجًا.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ پر یہ سورت مبارکہ ''جب اللہ کی مدد اور فتح آ پہنچے، اور آپ لوگوں کو دیکھ لیں (کہ) وہ اللہ کے دین میں جوق در جوق داخل ہو رہے ہیں'' نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ضرور بالضرور لوگ فوج در فوج اس اسلام سے اس طرح خارج ہوں گے، جس طرح فوج در فوج اس میں داخل ہوئے تھے۔''

اس حدیث کو امام دارمی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٣٦/٣٧٩. عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ حَتّٰى إِذَا رُئِيَتْ بَهْجَتُهُ عَلَيْهِ وَكَانَ رِدْئًا

٣٦: أخرجه ابن حبان في الصحيح، كتاب العلم، باب ذكر ما كان يتخوف ﷺ على أمته جدال، ١/٢٨٢، الرقم: ٨١، والبزار في المسند، ٧/٢٢٠، الرقم: ٢٧٩٣، والبخاري في التاريخ الكبير، ٤/٣٠١، الرقم: ٢٩٠٧، والطبراني عن معاذ بن جبل رضي الله عنه في المعجم الكبير، ٢٠/٨٨، الرقم: ١٦٩، وأيضًا في مسند الشاميين، ٢/٢٥٤، الرقم: ١٢٩١، وابن أبي عاصم في السنة، ١/٢٤، الرقم: ٤٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٨٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٢٦٦۔

لِلْإِسْلَامِ غَيْرَهُ إِلٰى مَاشَاءَ اللّٰهُ فَانْسَلَخَ مِنْهُ وَنَبَذَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ وَسَعٰى عَلٰى جَارِهِ بِالسَّيْفِ وَرَمَاهُ بِالشِّرْكِ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، أَيُّهُمَا أَوْلٰى بِالشِّرْكِ الْمَرْمِيُّ أَمِ الرَّامِي قَالَ: بَلِ الرَّامِي.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْبَزَّارُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک مجھے جس چیز کا تم پر خدشہ ہے وہ ایک ایسا آدمی ہے جس نے قرآن پڑھا یہاں تک کہ جب اس پر اس قرآن کا جمال دیکھا گیا اور وہ جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا اس وقت تک اسلام کی خاطر دوسروں کی پشت پناہی بھی کرتا تھا۔ پس وہ اس قرآن سے دور ہو گیا اور اس کو اپنی پشت پیچھے پھینک دیا اور اپنے پڑوسی پر تلوار لے کر چڑھ دوڑا اور اس پر شرک کا الزام لگایا، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ان دونوں میں سے کون زیادہ شرک کے قریب تھا شرک کا الزام لگانے والا یا جس پر شرک کا الزام لگایا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: شرک کا الزام لگانے والا۔''

اس حدیث کو امام ابن حبان، بزار اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے نیز اس کی اسناد حسن ہے۔

٣٧/٣٨٠. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثُمَّ يُقْتَلُ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنه عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ مِنْ مُهَاجَرَتِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَزَادَ فِيْهِ: حِيْنَ يَعْلُوْا الْقَتِيْرُ الْقَتِيْرُ الشَّيْبُ.

''اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

٣٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٠٥، الرقم: ٢٨٠٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٥٣٩، الرقم: ٩٠٢٠، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١/١٤٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٩٠۔

نے فرمایا: حسین بن علی (علیہما السلام) کو میری ہجرت کے ساٹھویں سال کے اختتام پر شہید کیا جائے گا۔'' اس حدیث کو امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

امام دیلمی نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: جب ایک (اَوباش) نوجوان ان پر چڑھائی کرے گا۔''

٣٨/٣٨١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضي الله عنه. فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ قَالَ: يَا عُثْمَانُ، تُقْتَلُ وَأَنْتَ تَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَتَقَعُ مِنْ دَمِكَ عَلَى الآيَةِ: ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ [البقرة، ٢: ١٣٧] وَتُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمِيْرًا عَلَى كُلِّ مَخْذُوْلٍ يَغْبِطُكَ أَهْلُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَتَشْفَعُ فِي عَدَدِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ جب وہ آپ ﷺ کے قریب ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! تمہیں شہید کیا جائے گا درآنحالیکہ تم سورۂ بقرہ کی تلاوت کر رہے ہو گے اور تمہارا خون اس آیت: ''پس اب اللہ عزوجل آپ کو اُن کے شر سے بچانے کے لیے کافی ہو گا، اور وہ خوب سننے والا جاننے والا ہے۔'' پر گرے گا اور قیامت کے روز تم ہر طرح سے ستائے ہوئے پر حاکم بنا کر اٹھائے جاؤ گے اور تمہارے اس مقام و مرتبہ پر مشرق و مغرب والے رشک کریں گے اور تم قبیلہ ربیعہ اور مضر کے لوگوں (کی تعداد) کے برابر افراد کی شفاعت کرو گے۔''

اِس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، ذكر مقتل أمير المؤمنين عثمان بن عفان رضي الله عنه، ٣/ ١١٠، الرقم: ٤٥٥٥ـ

بَابٌ فِي زِيَارَتِهِ ﷺ فِي الْمَنَامِ وَأَنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِهِ أَبَدًا

﴿خواب میں حضور ﷺ کی زیارت و دیدار کرنا اور شیطان کا آپ کی صورت اختیار نہ کر سکنے کا بیان﴾

١/٣٨٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢/٣٨٣. ولفظ مسلم: يَقُوْلُ: مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ. أَوْ لَكَأَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ. لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١-٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التعبير، باب من رأى النبي ﷺ في المنام، ٦/٢٥٦٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الرؤيا، باب قول النبي ﷺ: من رآني في المنام فقد رآني، ٤/١٧٧٥، الرقم،(١١)٢٢٦٦، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في الرؤيا، ٤/٣٠٥، الرقم: ٥٠٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٠٦، الرقم: ٢٢٦٥٩۔

اور مسلم کی روایت کے الفاظ ہیں: ''حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو عنقریب وہ مجھے بیداری میں دیکھ لے گا یا یہ مجھے بیداری میں دیکھنے کی طرح ہی ہے کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔''

٣/٣٨٤. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤/٣٨٥. وقال العسقلاني في الفتح: وَقَالَ الطِّيْبِيُّ: اَلْمَعْنٰى مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ بِأَيِّ صِفَةٍ كَانَتْ فَلْيَسْتَبْشِرْ وَيَعْلَمْ أَنَّهُ قَدْ رَأَى الرُّؤْيَا الْحَقَّ الَّتِي هِيَ مِنَ اللهِ وَهِيَ مُبَشِّرَةٌ لَا الْبَاطِلُ الَّذِي هُوَ الْحُلُمُ الْمَنْسُوْبُ لِلشَّيْطَانِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي وَكَذَا قَوْلُهُ: فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ أَيْ رُؤْيَةَ الْحَقِّ لَا الْبَاطِلِ.

٥/٣٨٦. وقال الْجَزَرِي: وَمِنْهُ الْحَدِيْثُ: مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ أَيْ رُؤْيَا صَادِقَةً لَيْسَتْ مِنْ أَضْغَاثِ الْأَحْلَامِ وَقِيْلَ: فَقَدْ رَآنِي حَقِيْقَةً غَيْرَ مُشْبَهٍ.

٣-٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التعبير، باب من رأى النبي ﷺ في المنام، ٦/٢٥٩٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الرؤيا، باب قول النبي عليه الصلاة والسلام: من رأني في المنام فقد رأني، ٤/١٧٧٦، الرقم: ٢٢٦٧، والدارمي في السنن، ٢/١٦٦، الرقم: ٢١٤٠، والعسقلاني في فتح الباري، ١٢/٣٨٨، والجزري في النهاية في غريب الأثر، ١/٤١٣-

’’حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے دیکھا تو یقیناً اُس نے حق کو دیکھا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

’’امام عسقلانی نے فتح الباری میں بیان کیا کہ امام طیبی کہتے ہیں کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ جس نے مجھے خواب میں کسی بھی حالت میں دیکھا تو اُس کے لیے خوشخبری ہے اور اُسے جان لینا چاہئے کہ اُس نے حق اور سچ پر مبنی خواب دیکھا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے نہ کہ وہ باطل ہوتا ہے جو کہ شیطان کی طرف منسوب خواب ہے، پس بے شک شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا۔ اِسی طرح آپ ﷺ کا فرمان مبارک: ’’اُس نے حق دیکھا۔‘‘ یعنی سچا خواب دیکھا نہ کہ جھوٹا۔‘‘

’’امام جزری فرماتے ہیں: اِسی معنی کی ایک اور حدیث ہے جس میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے دیکھا اُس نے حق دیکھا یعنی سچا خواب دیکھا نہ کہ جھوٹا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اُس نے اصل حقیقت دیکھی۔‘‘

٦/٣٨٧. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَخَيَّلُ بِي وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي الشَّمَائِلِ.

٦-٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التعبير، باب من رأى النبي ﷺ في المنام، ٦/٢٥٦٨، الرقم: ٦٥٩٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٧٩، الرقم: ٢٥٢٥، وأيضًا في، ١/٤٥٠، الرقم: ٤٣٠٤، والترمذي في الشمائل المحمدية، ١/٣٥٣، الرقم: ٤١٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٧٣۔

٧/٣٨٨. وفي رواية لأحمد: عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَإِيَّايَ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَخَيَّلُ بِي وَقَالَ عَفَّانُ مَرَّةً: لَا يَتَخَيَّلُنِي.

٨/٣٨٩. وفي رواية له: قَالَ: مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَأَنَا الَّذِي رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَخَيَّلُ بِي.

''حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اُس نے واقعی مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور مومنِ کامل کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

اِس حدیث کو امام بخاری، احمد اور ترمذی نے الشمائل میں روایت کیا ہے۔

اور امام احمد کی روایت میں ہے: ''حضرت عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو اُس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور حضرت عفان ﷺ نے ایک مرتبہ یہ الفاظ بیان کیے (آپ ﷺ نے فرمایا:) شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔''

اور ایک روایت میں ہے: ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا، تو میں ہی ہوں وہ جسے اُس نے دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔''

٩/٣٩٠. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَلرُّؤْيَا

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التعبير، باب من رأى النبي ﷺ في المنام، ٦/٢٦٥٨، الرقم: ٦٥٩٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣١٠، الرقم: ٨٧٢٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٨١، وقال: إسناده حسن، والعسقلاني في فتح الباري، ـــ

الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِثْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَرَاءَى بِي. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

''حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی جانب سے۔ اگر کوئی شخص ایسی چیز دیکھے جسے وہ ناپسند کرے تو تین مرتبہ بائیں جانب تھتکار دے اور (**أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم** پڑھ کر) شیطان سے پناہ مانگے تو وہ خواب نقصان نہیں دے گا اور شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا۔''

اِس حدیث کو امام بخاری اور طبرانی نے اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٠/٣٩١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَكَوَّنُنِي. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

١١/٣٩٢. وقال العسقلاني في الفتح: وَفِي حَدِيْثِ أَبِي سَعِيْدٍ فِي آخِرِ الْبَابِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَكَوَّنُنِي أَمَّا قَوْلُهُ: لَا يَتَمَثَّلُ بِي فَمَعْنَاهُ لَا يَتَشَبَّهُ بِي وَأَمَّا قَوْلُهُ: فِي صُوْرَتِي فَمَعْنَاهُ لَا يَصِيْرُ كَائِنًا فِي مِثْلِ صُوْرَتِي.

..... ٣٨٩/١٢، وابن القيم في حاشية على سنن أبي داود، ٢٤٩/١٣ـ

١٠-١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التعبير، باب من رأى النبي ﷺ في المنام، ٢٥٩٦/٦، الرقم: ٦٥٩٦، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٧٧/٧، الرقم: ٣٦٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٨١/٧، والعسقلاني في فتح الباري، ٣٨٦/١٢، والعيني في عمدة القاري، ١٤٢/٢٤ـ

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے دیکھا تو اُس نے حقیقت میں مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔'' اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

''امام عسقلانی فتح الباری میں بیان کرتے ہیں کہ باب کے آخر میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''شیطان میری شکل اختیار نہیں کرسکتا۔'' اِس کا معنی یہ ہے کہ وہ کسی صورت بھی میرے مشابہ نہیں ہوسکتا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان: ''في صورتي'' (میری صورت میں) تو اِس کا معنی ہے کہ کوئی بھی چیز میری صورت میں نہیں ہوسکتی۔''

١٢/٣٩٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِي وَمَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُوْرَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے نام پہ نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو واقعی اس نے مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا اور جس نے جان

١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب إثم من كذب على النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ١/٥٢، الرقم: ١١٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤١٠، ٤٦٩، الرقم: ٩٣٠٥، ١٠٠٥٧، والروياني في المسند، ١/٢٩١، الرقم: ٤٣٥، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/٤٤٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٤/٢٥٨۔

بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٣/٣٩٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا اُس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے

١٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الرؤيا، باب قول النبي ﷺ: من رآني في المنام فقد رآني، ٤/١٧٧٥، الرقم: (١٠)٢٢٦٦، والترمذي في السنن، كتاب الرؤيا، باب ما جاء في قول النبي ﷺ: من رآني في المنام فقد رآني، ٤/٥٣٥، الرقم: ٢٢٧٦، وابن ماجه في السنن، كتاب تعبير الرؤيا، باب رؤية النبي ﷺ في المنام، ٢/١٢٨٤، الرقم: ٣٩٠١، ٣٩٠٣، ٣٩٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٣٢، الرقم: ٧١٦٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٧٥، الرقم: ٣٠٤٧٠ـ٣٠٤٧١، وأبو يعلى في المسند، ٦/٤١، الرقم: ٣٢٨٥، وأيضًا، ٩/١٦١، الرقم: ٥٢٥٠، وابن راهويه في المسند، ١/٢٨٧، الرقم: ٢٦١، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٩١، الرقم: ٩٥٣ـ

فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٤/٣٩٥. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ فِي صُوْرَتِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ.

١٥/٣٩٦. وفي رواية له: فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا اُس نے مجھے ہی دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔'' اِسے امام مسلم، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے: ''شیطان میں یہ طاقت نہیں کہ وہ میری صورت اختیار کر سکے۔'' اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

١٤-١٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الرؤيا، باب قول النبي ﷺ: من رأني في المنام فقد رأني، ٤/١٧٧٦، الرقم: (١٢-١٣)، ٢٢٦٨، وابن ماجه في السنن، كتاب تعبير الرؤيا، باب رؤية النبي ﷺ في المنام، ٢/١٢٨٤، الرقم: ٣٩٠٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٨٤، الرقم: ٧٦٢٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٥٠، الرقم: ١٤٨٢١، وأبو يعلى في المسند، ٤/١٨٠، الرقم: ٢٢٦٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣١٩، الرقم: ١٠٤٦، والعسقلاني في فتح الباري، ١٢/٣٨٦-

٣٩٧/١٦. **عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَكَأَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَتَمَثَّلَ بِي.**

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا گویا کہ اُس نے مجھے بیداری میں دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری شکل اختیار کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔''

اِس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابو یعلی، طبرانی اور بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: یہ اِسناد صحیح ہے۔

٣٩٨/١٧. **عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ رَآنِي فِي**

١٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب تعبير الرؤيا، باب رؤية النبي ﷺ في المنام، ٢/١٢٨٤، الرقم: ٣٩٠٤، وأبو يعلى في المسند، ٢/١٨٤، الرقم: ٨٨١، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/١١١، الرقم: ٢٧٩ـ ٢٨١، والبخاري في التاريخ الكبير، ٤/٢٩٤، الرقم: ٢٨٨٠، والمزي في تهذيب الكمال، ٣/١٤٠، والعسقلاني في فتح الباري، ١٢/٣٨٦، والعيني في عمدة القاري، ٢٤/١٤١، والكناني في مصباح الزجاجة، ٤/١٥٤، الرقم: ١٣٧٢ـ

١٧-١٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٧٢، الرقم: ١٠١١٣، وابن حبان في الصحيح، كتاب الرؤيا، باب ذكر السبب الذي من أجله اطلق رؤية الحق على من رأى المصطفى ﷺ في منامه، —

الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَشَبَّهُ بِي.رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

١٨/٣٩٩. وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ مِثْلِي.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

١٩/٤٠٠. وفي رواية: عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ رَآنِي فِي مَنَامِهِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي وَلَا بِالْكَعْبَةِ.رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَفِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ وَثَّقَهُ ابْنُ مَعِيْنٍ وَغَيْرُهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو بے شک اُس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میرے مشابہ نہیں ہوسکتا۔''

اِس حدیث کو امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

''اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ

..... ٤١٧/١٣، الرقم: ٦٠٥٢، والدارمي في السنن، باب ذهبت النبوة وبقيت المبشرات، ١٦٦/٢، الرقم: ٢١٣٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢٣٨/٣، الرقم: ٣٠٢٦، وأيضًا في المعجم الصغير، ١٧٥/١، الرقم: ٢٧٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٦٣٥/٣، الرقم: ٥٩٨٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٨١/٧۔

نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اُس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔'' اِسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

''اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو اُس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری اور کعبہ کی صورت اختیار نہیں کر سکتا۔''

اِس حدیث کو امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: اِسے امام طبرانی نے محمد بن ابی سری سے روایت کیا ہے جنہیں امام ابن معین اور دوسروں نے ثقہ قرار دیا ہے اور اِس سند کے بقیہ رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٢٠/٤٠١. عَنِ الْمُثَنّٰى قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَلَّ لَيْلَةٌ تَأْتِي عَلَيَّ إِلَّا وَأَنَا أَرٰى فِيْهَا خَلِيْلِي عليه السلام، وَأَنَسٌ رضي الله عنه يَقُوْلُ ذَالِكَ وَتَدْمَعُ عَيْنَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت مثنی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: کم ہی کوئی رات مجھ پر ایسی آئی ہے جس میں میں نے اپنے خلیل (حضور نبی اکرم) ﷺ کی زیارت نہ کی ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ ایسا فرماتے اور آپ کی آنکھیں چھم چھم برس رہی ہوتی تھیں۔''

اِس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٢٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢١٦، الرقم: ١٣٢٩٠، والعسقلاني في تعجيل المنفعة، ١/٣٩٢، الرقم: ١٠٠٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٨٢۔

٢١/٤٠٢. عَنْ يَزِيْدَ الْفَارِسِيِّ رضي الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي النَّوْمِ زَمَنَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: وَكَانَ يَزِيْدُ يَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ قَالَ: فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي النَّوْمِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ كَانَ يَقُوْلُ: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِي فَمَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تَنْعَتَ لَنَا هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِي رَأَيْتَ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ رَأَيْتُ رَجُلًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ جِسْمُهُ وَلَحْمُهُ أَسْمَرُ إِلَى الْبَيَاضِ حَسَنُ الْمَضْحَكِ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ جَمِيْلُ دَوَائِرِ الْوَجْهِ قَدْ مَلَأَتْ لِحْيَتُهُ مِنْ هٰذِهِ إِلٰى هٰذِهِ حَتّٰى كَادَتْ تَمْلَأُ نَحْرَهُ. قَالَ عَوْفٌ: لَا أَدْرِي مَا كَانَ مَعَ هٰذَا مِنَ النَّعْتِ. قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَوْ رَأَيْتَهُ فِي الْيَقَظَةِ مَا اسْتَطَعْتَ أَنْ تَنْعَتَهُ فَوْقَ هٰذَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَعْدٍ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي الشَّمَائِلِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت یزید فارسی رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی الله عنهما کے زمانہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ راوی کہتے ہیں کہ

٢١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٦١، الرقم: ٣٤١٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٨، الرقم: ٣١٨٠٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٤١٧، والترمذي في الشمائل المحمدية، ١/٣٥١، الرقم: ٤١٢، والنميري في أخبار المدينة، ١/٣٢٢، الرقم: ٩٧٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٦٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٧٢۔

حضرت یزید فارسی مصاحف لکھا کرتے تھے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بے شک حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ بے شک شیطان اِس چیز پر قادر نہیں ہے کہ وہ میری شکل و شباہت اختیار کر سکے۔ پس جس شخص نے مجھے نیند میں دیکھا تو گویا اُس نے مجھے ہی دیکھا۔ کیا تم اُس ہستی کا حلیہ بیان کر سکتے ہو جس کی خواب میں زیارت کی ہے؟ میں نے کہا: ہاں، میں نے ایسی ہستی کو دیکھا جو دو آدمیوں (طویل قد اور کوتاہ قد) کے درمیان (یعنی میانہ قد) ہے، اُس کا گوشت پوست سفیدی مائل گندمی ہے۔ دلنشیں مسکراہٹ ہے، سرمئی آنکھیں ہیں، چہرہ کے خدوخال دلربا ہیں، اُس کی داڑھی نے یہاں سے یہاں تک کی جگہ یعنی گردن کو بھر دیا ہے۔ حضرت عوف (راوی حدیث) نے کہا: میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو اِن خوبیوں کا حامل ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اِس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم حضور ﷺ کو حالتِ بیداری میں بھی دیکھ لیتے تو اِس سے زیادہ واضح حلیہ مبارک بیان نہ کر پاتے۔‘‘

اِسے امام احمد، ابن ابی شیبہ، ابن سعد اور ترمذی نے **الشمائل المحمدية** میں بیان کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کے رجال ثقہ ہیں۔

بَابٌ فِي الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ ﷺ بَعْدَ إِجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ وَفِي التَّشَهُّدِ وَعِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ وَخُرُوْجِهٖ

﴿حضور ﷺ پر اذان کے بعد، تشہد میں اور مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت درود وسلام بھیجنے کا بیان﴾

٤٠٣/١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ: ثُمَّ صَلُّوْا

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي على النبي ﷺ ثم يسأل الله له الوسيلة، ١/٢٨٨، الرقم: ٣٨٤، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٦، الرقم: ٣٦١٤، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول إذا سمع المؤذن، ١/١٤٤، الرقم: ٥٢٣، والنسائي في السنن، كتاب الأذان، باب الصلاة على النبي ﷺ بعد الأذان، ٢/٢٥، الرقم: ٦٧٨، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٥١٠، الرقم: ١٦٤٢، ٦/١٦، الرقم: ٩٨٧٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٦٨، الرقم: ٦٥٦٨، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٢١٨، الرقم: ٤١٨، وابن حبان في الصحيح، ٤/٥٨٨، ٥٩٠، الرقم: ١٦٩٠، ١٦٩٢۔

عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو اُسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو پس جو بھی شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے وسیلہ طلب کرو بے شک وسیلہ جنت میں ایک مرتبہ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کسی ایک کو ملے گا اور مجھے اُمید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا۔ پس جس نے اِس وسیلہ کو میرے لیے طلب کیا اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔''

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢/٤٠٤. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُنَادِي الْمُنَادِي: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَارْضَ عَنْهُ رِضًا لَا تَسْخَطُ بَعْدَهُ، اِسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ دَعْوَتَهُ.

٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٣٧، الرقم: ١٤٦٥٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٦٩، الرقم: ١٩٤، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/٨٨، الرقم: ٩٦، ونقله المنذري في الترغيب والترهيب، ١/١١٦، الرقم: ٣٩٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٣٣٢، والصنعاني في سبل السلام، ١/١٣١۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ السُّنِّيِّ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اذان سنتے وقت یہ کہا: اے میرے اللہ! اے اس دعوتِ کامل اور قائم ہونے والی نماز کے ربّ! تُو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج اور اُن سے اِس طرح راضی ہو جا کہ اُس کے بعد تو (اُن سے) ناراض نہ ہو، تو (اِس درود کے بعد) اللہ تعالیٰ اُس بندے کی (ہر) دعا قبول فرماتا ہے۔'' اِس حدیث کو امام احمد، طبرانی اور ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

٣/٤٠٥. عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَجُلًا يَدْعُوْ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: عَجِلَ هٰذَا، ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ أَوْ لِغَيْرِهٖ: إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ، فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ اللهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَا نَعْرِفُ لَهٗ عِلَّةً.

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب جامع الدعوات عن النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٥/٥١٧، الرقم: ٣٤٧٧، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ٢/٧٦، الرقم: ١٤٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٨، الرقم: ٢٣٩٨٢، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٥١، الرقم: ٧٠٩-٧١٠، وابن حبان في الصحيح، ٥/٢٩٠، الرقم: ١٩٦٠، والحاكم في المستدرك، ١/٤٠١، الرقم: ٩٨٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٣٠٧، الرقم: ٧٩١، ٧٩٣، وابن عبد البر في الاستذكار، ٢/٣٢٠-

’’حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو دورانِ نماز اِس طرح دعا مانگتے ہوئے سنا کہ اُس نے اپنی دعا میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجا، اِس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِس شخص نے عجلت سے کام لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے اپنے پاس بلایا اور اُسے یا اُس کے علاوہ کسی اور کو (ازرہِ تلقین) فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اُسے چاہیے کہ وہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کرے پھر نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجے پھر اِس کے بعد جو چاہے دعا مانگے تو اُس کی دعا قبول ہو گی۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے اور ہم نے اِس حدیث کی سند میں کوئی علت نہیں دیکھی۔

٤٠٦/٤. عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: عَجِلْتَ، أَيُّهَا الْمُصَلِّي، إِذَا صَلَّيْتَ، فَقَعَدْتَ، فَاحْمَدِ

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب جامع الدعوات عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٥/٥١٦، الرقم: ٣٤٧٦، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب التمجيد والصلاة على النبي صلى الله عليه وآله وسلم في الصلاة، ٣/٤٤، الرقم: ١٢٨٤، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٣٨٠، الرقم: ١٢٠٧، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٥١، الرقم: ٧٠٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٣٠٧، الرقم: ٧٩٢، ٧٩٤-٧٩٥، وأيضًا في الدعاء، ١/٤٦، الرقم: ٨٩-٩٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣١٩، الرقم: ٢٥٤٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٥٥-

اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، وَصَلِّ عَلَيَّ، ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ: ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذَالِكَ، فَحَمِدَ اللهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّهَا الْمُصَلِّي، اُدْعُ تُجَبْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: فِيْهِ رُشْدَيْنُ بْنُ سَعْدٍ حَدِيْثُهُ فِي الرِّقَاقِ مَقْبُوْلٌ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

’’حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک شخص آیا اور اُس نے نماز ادا کی اور یہ دعا مانگی: ’’اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔‘‘ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے نمازی! تو نے جلدی کی جب نماز پڑھ چکو تو (سکون سے) بیٹھ جایا کرو، پھر اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان اُس کی حمد و ثنا کرو، اور پھر مجھ پر درود و سلام بھیجو اور پھر دعا مانگو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر ایک اور شخص نے نماز ادا کی تو اُس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام بھیجا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے نمازی! (اپنے ربّ سے) مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور امام منذری نے بھی اِسے حسن قرار دیا ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کی سند میں رشدین بن سعد ہیں جن کی روایات رقاق میں مقبول ہیں اور بقیہ تمام رجال بھی ثقہ ہیں۔

٤٠٧/٥. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في ـــ

لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهُ، وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ، وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يُحِبُّ الْأَنْصَارَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالدَّارَ قُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا وضو نہیں اُس کی نماز نہیں، جو آدمی وضو کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا اُس کا وضو نہیں ہوتا اور جو حضور نبی اکرم ﷺ پر درود نہیں پڑھتا، اُس کی نماز نہیں ہوتی، اور جو انصار سے محبت نہیں رکھتا اُس کی بھی نماز نہیں ہوتی۔''

اِس حدیث کو امام ابن ماجہ، دارقطنی، حاکم، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٠٨/٦. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِءِ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يُعَلِّمُ النَّاسَ التَّشَهُّدَ يَقُوْلُ: قُوْلُوْا:

التسمية في الوضوء، ١/١٤٠، الرقم: ٤٠٠، والدار قطني في السنن، ١/٣٥٥، الرقم: ٥، والحاكم في المستدرك، ١/٤٠٢، الرقم: ٩٩٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٣٧٩، الرقم: ٣٧٨١، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/١٢١، الرقم: ٥٦٩٩، وأيضًا في الدعاء، ١/١٣٩، الرقم: ٣٨٢، والروياني في المسند، ٢/٢٢٨، الرقم: ١٠٩٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/١٩٦، الرقم: ٧٩٣٨۔

٦-٩: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب النداء بالصلاة، باب التشهد في الصلاة، ١/٩٠-٩١، الرقم: ٢٠٣-٢٠٦، والشافعي في المسند، ١/٢٣٧، والدار قطني في السنن، ١/٣٥١، الرقم: ٦-٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٢٦١، الرقم: ٢٩٩٢، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/٢٠٢، الرقم: ٣٠٦٧، ٣٠٧٣، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١/٢٦١، والحاكم في المستدرك، ١/٣٩٨، ٣٩٩،—

التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّحَاوِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

٤٠٩/٧. وفي رواية: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهٗ قَالَ فِي التَّشَهُّدِ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ..... رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ وَمَالِكٌ.

وَقَالَ الدَّارَ قُطْنِيُّ: هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

٤١٠/٨. وفي رواية: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ: التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الزَّاكِيَّاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ..... فذكر الحديث بنحوه.

رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنهما. وَقَالَ الدَّارَ قُطْنِيُّ: وَهٰذَا إِسْنَادٌ مُتَّصِلٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحَّتُهُ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

٤١١/٩. وفي رواية: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ تَقُوْلُ إِذَا تَشَهَّدَتْ.....فذكره الحديث بنحوه.

..... الرقم: ٩٧٨-٩٨٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٤٢، الرقم: ٢٦٥٥-٢٦٦٧، وابن عبد البر في الاستذكار، ١/٤٨٤، ومالك في المدونة الكبرى، ١/١٤٣، والشافعي في الرسالة، ١/٢٦٨، الرقم: ٧-

رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عبد الرحمٰن بن عبد القاری سے روایت ہے کہ اُنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر لوگوں کو تشہد سکھاتے ہوئے سنا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یوں کہو: ''تمام قولی اور فعلی عبادتیں، اور تمام پاکیزہ چیزیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، اور سلامتی ہو آپ پر، اے نبی مکرم! اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکات (کا نزول ہو) اور سلامتی ہو آپ پر اور ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اُس کے (پیارے) رسول ہیں۔''

اِس حدیث کو امام مالک، شافعی، عبد الرزاق، طحاوی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

''اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تشہد میں یہ پڑھو: تمام قولی اور فعلی عبادتیں اور تمام پاکیزہ چیزیں اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہیں، اے نبی محتشم! آپ پر سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو.....'' اِس حدیث کو امام دارقطنی اور مالک نے روایت کیا ہے۔

''اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں یوں تشہد سکھایا کرتے تھے۔ تمام قولی اور فعلی عبادات اور تمام پاکیزہ چیزیں اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہیں۔ اے نبی محتشم! آپ پر سلامتی، اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکات ہوں.....الحدیث۔''

اِس حدیث کو امام دارقطنی اور حاکم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ اور امام دارقطنی نے فرمایا: یہ سند متصل حسن ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ

حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

''اور ایک روایت میں ہے کہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تشہد میں مذکورہ بالا دعا ہی پڑھا کرتی تھیں۔''

اِس حدیث کو امام مالک اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٤١٢/١٠. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا بُرَيْدَةُ، إِذَا جَلَسْتَ فِي صَلَاتِكَ، فَلَا تَتْرُكَنَّ التَّشَهُّدَ وَالصَّلَاةَ عَلَيَّ فَإِنَّهَا زَكَاةُ الصَّلَاةِ، وَسَلِّمْ عَلٰى جَمِيْعِ أَنْبِيَاءِ اللهِ وَرُسُلِهِ، وَسَلِّمْ عَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ.

رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

''حضرت عبید اللہ بن بریدہ اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بریدہ! جب تم اپنی نماز پڑھنے بیٹھو تو تشہد اور مجھ پر درود بھیجنا کبھی ترک نہ کرنا، وہ نماز کی زکاۃ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء اور رسولوں پر اور اُس کے نیک بندوں پر بھی سلام بھیجا کرو۔''

اِس حدیث کو امام دارقطنی اور دیلمی نے روایت کیا ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: اِسے امام بزار نے بھی روایت کیا ہے۔

١٠: أخرجه الدار قطني في السنن، ١/٣٥٥، الرقم: ٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٣٩٢، الرقم: ٨٥٢٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/١٣٢، والمناوي في فيض القدير، ١/٣٢٧۔

٤١٣/١١. وذكر ابن حزم في "المحلى": وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي صَلَاتِهِ بَطَلَتْ صَلَاتُهُ وَاحْتَجَّ بِأَنَّ التَّسْلِيمَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَرْضٌ وَهُوَ فِي التَّشَهُّدِ فَرْضٌ.

''امام ابن حزم نے اپنی کتاب المحلی میں بیان کیا ہے کہ امام شافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا: جو شخص اپنی نماز میں حضور نبی اکرم ﷺ پر درود نہیں بھیجتا، اُس کی نماز باطل ہو جاتی ہے اور اُنہوں نے اِسی سے یہ دلیل پکڑی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر تشہد کی حالت میں درود بھیجنا فرض ہے۔''

٤١٤/١٢. عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يُصَلِّ فِيْهَا عَلَيَّ وَلَا عَلَى أَهْلِ بَيْتِي لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ. رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ.

٤١٥/١٣. وفي رواية عنه: قَالَ: لَوْ صَلَّيْتُ صَلَاةً لَا أُصَلِّي فِيْهَا عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ مَا رَأَيْتُ أَنَّ صَلَاتِي تَتِمُّ. رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ.

٤١٦/١٤. وفي رواية عنه: قَالَ: مَا صَلَّيْتُ صَلَاةً لَا أُصَلِّي فِيْهَا عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ إِلَّا ظَنَنْتُ أَنَّ صَلَاتِي لَمْ تَتِمَّ. رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ.

''حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز پڑھی اور اُس میں مجھ پر اور میرے اہلِ بیت پر درود نہ بھیجا تو

١١: ذكره ابن حزم في المحلى، ٤/١٣٦۔

١٢-١٤: أخرجه الدارقطني في السنن، ١/٣٥٥، الرقم: ٦، ٨، وابن عبد البر في التمهيد، ١٦/١٩٥۔

اُس کی نماز قبول نہ ہو گی۔'' اِسے امام دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

''اور ایک روایت میں حضرت ابو مسعود انصاری ﷺ سے ہی روایت ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: اگر میں نے کوئی ایسی نماز پڑھی جس کے اندر میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی آل پر درود نہ بھیجا تو میں اُس نماز کو کامل نہیں سمجھتا۔''

اِسے امام دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

''اور ایک اور روایت میں ان ہی (یعنی حضرت ابو مسعود انصاری ﷺ) سے مروی ہے کہ اُنہوں نے فرمایا: میں جو بھی نماز پڑھوں اگر اس کے اندر میں حضور نبی اکرم ﷺ پر درود نہ بھیجوں تو میں اُس نماز کو ناقص گمان کرتا ہوں۔''

اِسے امام دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

٤١٧/١٥. عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ

١٥-١٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل عند دخوله المسجد، ١/١٢٦، الرقم: ٤٦٥، وابن ماجه في السنن، كتاب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد، ١/٢٥٤، الرقم: ٧٧٢، والدارمي في السنن، ١/٣٧٧، الرقم: ١٣٩٤، وابن حبان في الصحيح، ٥/٣٩٧، الرقم: ٢٠٤٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٤١ـ ٤٤٢، الرقم: ٤١١٥، ٤١١٧، وأيضًا في السنن الصغرى، ١/٣٠٢، الرقم: ٥٠٨ـ٥٠٩، والطبراني في الدعاء، ١/١٥٠، الرقم: ٤٢٦، وأبو عوانة في المسند، ١/٤١٤، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٣٠١، الرقم: ١١٨٨، والمناوي في فيض القدير، ١/٣٣٦، وابن أبي حاتم الرازي في علل الحديث، ١/١٧٨، الرقم: ٥٠٩ـ

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ فَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ.

وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمِ الرَّازِيُّ: قَالَ أَبُوْ زُرْعَةَ: عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَصَحُّ.

١٦/٤١٨. وَقَالَ الْمُنَاوِيُّ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ نُدْبًا مُؤَكَّدًا أَوْ وُجُوْبًا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ لِأَنَّ الْمَسَاجِدَ مَحَلُّ الذِّكْرِ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْهُ.

''حضرت ابو حمید الساعدی یا ابو اُسید الانصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اُسے چاہئے کہ نبی ﷺ پر سلام بھیجے پھر کہے: اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے باہر نکلے تو کہے: اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔'' اِس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

امام ابن ابی حاتم الرازی نے بیان کیا کہ امام ابو زرعہ نے فرمایا: حضرت ابو حمید اور ابو اُسید رضی اللہ عنہما دونوں سے مروی روایات صحیح تر ہوتی ہیں۔

''امام مناوی نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے استحبابًا، تاکیدًا اور وجوبًا، حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنا چاہئے کیونکہ مساجد ذکر کرنے کی جگہ ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنا بھی ذکر ہی ہے۔''

٤١٩/١٧. **عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ رضي الله عنها عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ.** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

١٧-٢٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء ما يقول عند دخول المسجد، ١٢٧/٢، الرقم: ٣١٤، وابن ماجه في السنن، كتاب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد، ٢٥٣/١، الرقم: ٧٧١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢٩٨/١، الرقم: ٣٤١٢، ٩٦/٦، الرقم: ٢٩٧٦٤، وعبد الرزاق في المصنف، ٤٢٥/١، الرقم: ١٦٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٨٢/٦-٢٨٣، الرقم: ٢٦٤٥٩- ٢٦٤٦٢، وأبو يعلى في المسند، ١٢١/١٢، ١٩٩، الرقم: ٦٧٥٤، ٦٨٢٢، وأيضًا في المعجم، ٥٤/١، الرقم: ٢٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٤٢٤/٢٢، الرقم: ١٠٤٤، وأيضًا في الدعاء، ١٥٠/١، الرقم: ٤٢٣- ٤٢٦، وابن راهويه في المسند، ٤/٥، الرقم: ٢٠٩٩، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ٣٠٩/١-٣١٠، الرقم: ٥٥٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٠٦/٥٨، ١٣/٧٠، والدولابي في الذرية الطاهرة، ١٠٥/١، الرقم: ١٩٥- ١٩٧، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٤١/٩، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٥٧/٣٥، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢٩٥/٣، ٥١٤، وابن عدي في الكامل، ٣٧٣/٢، والسيوطي في الدر المنثور، ٢٠٦/٦-

وقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثُ فَاطِمَةَ سلام الله عليها حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

١٨/٤٢٠. وفي رواية: يَقُوْلُ: بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.....فذكر الحديث نحوه. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

١٩/٤٢١. وفي رواية قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ.....وَإِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ .....فذكر الحديث بنحوه. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ.

٢٠/٤٢٢. وفي رواية: قَالَتْ: قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رِزْقِكَ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى فِي الْمُعْجَمِ.

''حضرت فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہما اپنی دادی جان سیدۂ کائنات فاطمہ الکبری سلام اللہ علیہا سے روایت کرتی ہیں، اُنہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوتے وقت محمد مصطفیٰ ﷺ پر صلاۃ و سلام پڑھتے اور اس کے بعد یہ دعا مانگتے: ''اے ربّ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، اور باہر تشریف لاتے وقت بھی محمد مصطفیٰ ﷺ پر صلاۃ وسلام پڑھتے اور پھر یوں دعا مانگتے: ''اے میرے رب! میرے لیے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔''

اِس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ فرماتے: ''اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع

کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ پر بھی سلام ہو.....اِس کے بعد اِسی طرح حدیث بیان کی۔'' اِسے امام ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

ایک اور روایت میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''حضور نبی اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو محمد مصطفیٰ ﷺ پر سلام بھیجتے .....اور اِسی طرح مسجد سے نکلتے وقت بھی محمد مصطفیٰ ﷺ پر سلام بھیجتے .....اِس کے بعد سابقہ حدیث کی دعا بیان کی۔''

اِسے امام احمد، ابویعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

''اور ایک روایت میں ہے کہ سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ آپ ﷺ یوں فرماتے: ﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ﴾ ''اے اللہ! میرے لیے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنے رزق کے دروازے کھول دے۔''

اِس حدیث کو امام ابویعلی نے 'المعجم' میں روایت کیا ہے۔

٤٢٣/٢١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي

٢١: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد، ١/٢٥٤، الرقم: ٧٧٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٧، الرقم: ٩٩١٨، والبخاري في التاريخ الكبير، ١/١٥٩، الرقم: ٤٧٠، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٢٣١، الرقم: ٤٥٢، ٤/٢١٠، الرقم: ٢٧٠٦، وابن حبان في الصحيح، ٥/٣٩٥-٣٩٧، الرقم: ٢٠٤٧، ٢٠٥٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٤١، الرقم: ٤١١٩، والطبراني في الدعاء/١٥١، الرقم: ٤٢٧، والحاكم في المستدرك، ١/٣٢٥، الرقم: ٧٤٧، وابن السني في عمل اليوم والليلة/١٧٨، الرقم: ٩٠-٩١، وابن سرايا في ــ

أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. وفي رواية: وَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بَاعِدْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہوتو اُسے چاہئے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرے اور (اِس کے بعد) یوں کہے: اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب مسجد سے باہر نکلے تو تب بھی نبی ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرے اور (اس کے بعد) کہے: اے میرے اللہ! مجھے شیطان مردود سے بچا۔''

''اور ایک روایت کے مطابق فرمایا: اُسے چاہئے کہ وہ (سلام عرض کرنے کے بعد) کہے: اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے دور رکھ۔''

اِس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی، ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری اور مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح اور اِس کے رجال ثقہ ہیں۔

..... سلاح المؤمن في الدعاء/٣٠٩، الرقم: ٥٥٨، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/٩٧، الرقم: ٢٩٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٢٩٥۔

٢٢/٤٢٤. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُنَادِي الْمُنَادِي: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَارْضَ عَنْهُ رِضًا لَا تَسْخَطُ بَعْدَهُ اسْتَجَابَ اللهُ لَهُ دَعْوَتَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اذان سنتے وقت یہ کہا: اے میرے اللہ! اے اس دعوتِ کامل اور نفع دینے والی نماز کے رب تو حضرت محمد (مصطفیٰ ﷺ) پر درود بھیج اور اُن سے اِس طرح راضی ہو کہ اُس کے بعد کبھی ناراض نہ ہو تو اللہ تعالیٰ (اُس کے بعد مانگی جانے والی) اس بندے کی دعا (ضرور) قبول فرما لیتا ہے۔'' اِس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٣/٤٢٥. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاجْعَلْنَا فِي شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَالَ هٰذَا عِنْدَ النِّدَاءِ جَعَلَهُ اللهُ فِي شَفَاعَتِي يَوْمَ

٢٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند،٣/٣٣٧، الرقم: ١٤٦٥٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٦٩، الرقم: ١٩٤، وابن السني في عمل اليوم والليلة/٨٨، الرقم: ٩٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١١٦، الرقم: ٣٩٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٣٣٢، والصنعاني في سبل السلام، ١/١٣١۔

٢٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط،٤/٧٩، الرقم: ٣٦٦٢، ونقله المنذري في الترغيب والترهيب، ١/١١٦، الرقم: ٣٩٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٣٣٣۔

الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اذان کی آواز سنتے تو یہ فرماتے: اے میرے اللہ، اے اِس دعوتِ کامل اور کھڑی ہونے والی نماز کے ربّ، تو اپنے بندے اور رسول حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیج اور قیامت کے روز ہمیں اُن کی شفاعت عطا فرما۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اذان سنتے وقت یہ کلمات کہے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اُسے میری شفاعت عطا کرے گا۔''

اِس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٤/٤٢٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ كَعْبَ الْأَحْبَارِ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، احْفَظْ مِنِّي اثْنَتَيْنِ أُوْصِيكَ بِهِمَا إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. وَإِذَا خَرَجْتَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَقُلْ: اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ السُّنِّيِّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوہریرہ! مجھ سے دو چیزیں جن کی میں تمہیں وصیت کر رہا ہوں، یاد کر لو، جب تم مسجد میں داخل ہو تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود ضرور بھیجو اور پھر یوں کہو: ''اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ '' (اے اللہ! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے)، اور جب مسجد سے باہر نکلو تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود ضرور بھیجو اور پھر یوں کہو: ''اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنَ

٢٤: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٧، الرقم: ٩٩١٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٢٩٨، الرقم: ٣٤١٥، وابن السني في عمل اليوم و الليلة/١٧٨، الرقم: ٩١۔

الشَّيْطَانِ‘‘ (اے اللہ! شیطان مردود سے میری حفاظت فرما)۔‘‘

اِس حدیث کو امام نسائی، ابن ابی شیبہ اور ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

٢٥/٤٢٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ خَيْرٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. ثُمَّ قَدِمَ كَعْبٌ رضی الله عنه فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَاعَةً فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَا يُوَافِقُهَا مُؤْمِنٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ. قَالَ كَعْبٌ رضی الله عنه: صَدَقَ. وَالَّذِي أَكْرَمَهُ وَإِنِّي قَائِلٌ لَكَ اثْنَتَيْنِ فَلَا تَنْسَهُمَا: إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجْتَ فَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقُلْ: اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ السُّنِيِّ. وَقَالَ ابْنُ السُّنِيِّ: وَفِيْهِ ابْنُ عَجْلَانَ وَهُوَ ثِقَةٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن کے علاوہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں سورج طلوع اور غروب ہوا ہو اور وہ جمعہ کے دن سے بہتر ہو پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی کا ذکر فرمایا کہ جس میں کوئی مومن نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اُسے ضرور عطا کرتا ہے، حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سچ ہے۔ اُس ذات کی قسم! جس نے حضور ﷺ کو عزت و تکریم بخشی، بے شک میں بھی دو چیزیں کہنے لگا ہوں، سو آپ بھی اُنہیں کبھی بھولنا مت، جب آپ مسجد میں داخل ہوں تو حضور نبی اکرم ﷺ پر سلام پیش کریں اور پھر یوں کہیں:

٢٥: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٧، الرقم: ٩٩٢٠، وابن السني في عمل اليوم والليلة/١٧٩، الرقم: ٩٢۔

''اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِك '': (اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے)۔'' اور جب مسجد سے نکلنے لگیں تو اِسی طرح حضور نبی اکرم ﷺ پر سلام پیش کریں اور پھر یوں کہیں: ''اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ'' (اے اللہ! شیطان مردود سے میری حفاظت فرما)۔''

اِس حدیث کو امام نسائی اور ابن السنی نے روایت کیا ہے، اور امام ابن السنی نے فرمایا: اِس حدیث کی سند میں ابن عجلان راوی ہے اور وہ ثقہ ہے۔

٤٢٨/٢٦. **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رضی الله عنه أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ رضی الله عنه كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَتَعَوَّذَ مِنَ الشَّيْطَانِ.**

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

٤٢٩/٢٧. **وفي رواية: عَنْ عَلْقَمَةَ رضی الله عنه أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ صَلَّى اللهُ وَمَلَائِكَتُهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.**

٤٣٠/٢٨. **وفي رواية: عَنْ إِبْرَاهِيْمَ رضی الله عنه كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: بِسْمِ اللهِ وَالصَّلَاةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ وَإِذَا دَخَلَ بَيْتًا لَيْسَ فِيْهِ أَحَدٌ قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.**

''امام محمد بن عبد الرحمٰن رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی الله عنه

٢٦-٢٨: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ١/٢٩٨، الرقم: ٣٤١٦-٣٤١٨.

جب بھی مسجد میں داخل ہوتے تھے، تو حضور نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجتے اور پھر کہتے: ''اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ '' (اے اللہ! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو تب بھی حضور نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجتے اور پھر شیطان مردود سے پناہ مانگتے (اُن کا یہ معمول ہمیشہ رہا)۔''

اِس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

''اور ایک روایت میں حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوتے تھے، تو کہتے تھے: ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ صَلَّى اللهُ وَمَلَائِكَتُهٗ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ۔'' (اے نبی محتشم! آپ پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکات ہوں، (ہمیشہ) اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت اور اس کے فرشتوں کی طرف سے بھی محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود و برکات ہوں۔''

اِس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

''اور ایک روایت میں حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے: ''بِسْمِ اللهِ وَالصَّلَاةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ.'' (اللہ تعالیٰ کے نام اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے ساتھ (میں اس مسجد میں داخل ہوتا ہوں)۔ اور جب کسی ایسے گھر میں داخل ہوتے جس میں کوئی بھی نہ ہوتا تو کہتے: ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ'' (آپ پر سلام ہو)۔'' اِس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي أَنَّ الْتِفَاتَ الصَّحَابَةِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَتَعْظِيمَهُمْ لَهُ لَا يَنْقُضُ صَلَاتَهُمْ وَلَا يَنْقُصُهَا

﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نماز میں حضور ﷺ کی طرف دھیان کرنے اور توجہ کرنے سے ان کی نماز میں کوئی نقص واقع نہ ہونے کا بیان﴾

١/٤٣١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه وَكَانَ تَبِعَ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب أهل العلم والفضل أحقّ بالإمامة، ١/٢٤٠، الرقم: ٦٤٨، وأيضًا في كتاب الأذان، باب هل يلتفت لأمر ينزل به، ١/٢٦٢، الرقم: ٧٢١، وأيضًا في كتاب التهجد، باب من رجع القهقرى في صلاته، ١/٤٠٣، الرقم: ١١٤٧، وأيضًا في كتاب المغازي، باب مرض النبي ﷺ ووفاته، ٤/١٦١٦، الرقم: ٤١٨٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما من يصلى بالناس، ١/٣١٦، الرقم: ٤١٩، والنسائي نحوه في السنن، كتاب الجنائز، باب الموت يوم الاثنين، ٤/٧، الرقم: ١٨٣١، وابن ماجه نحوه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في ذكر مرض رسول الله ﷺ، —

النَّبِيَّ ﷺ، وَخَدَمَهُ وَصَحِبَهُ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْإِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلَاةِ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ، يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ، كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَنَكَصَ أَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ، فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابی اور خادم خاص تھے فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے مرضِ وصال میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے، چنانچہ پیر کے روز لوگ صفیں بنائے نماز ادا کر رہے تھے کہ اتنے میں حضور ﷺ نے حجرہ مبارک کا پردہ اُٹھایا اور کھڑے کھڑے ہمیں دیکھنے لگے۔ اُس وقت آپ ﷺ کا چہرۂ انور قرآن کے اوراق کی طرح معلوم ہوتا تھا، جماعت کو دیکھ کر آپ ﷺ مسکرائے۔ آپ ﷺ کے دیدار پُر انوار کی خوشی میں قریب تھا کہ ہم نماز توڑ دیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خیال ہوا کہ شاید آپ ﷺ نماز میں تشریف لا رہے ہیں۔ اِس لیے اُنہوں نے ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹ کر صف میں مل جانا چاہا، لیکن حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اشارہ سے فرمایا کہ تم لوگ نماز پوری کرو، پھر آپ ﷺ نے پردہ گرا دیا اور اُسی روز آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

..... ١/٥١٧، الرقم: ١٦٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٦٣، ١٩٦-١٩٧، ٢١١، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٥٨٧، الرقم: ٥٨٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٣٧٢، الرقم: ١٤٨٨-

٢/٤٣٢ . عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ذَهَبَ إِلٰى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيْمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَصَلّٰى أَبُوْ بَكْرٍ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ، الْتَفَتَ، فَرَأَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب من دخل ليؤمّ النّاس فجاء الإمام الأول فتأخّر الأوّل أو لم يتأخر جازت صلاته فيه عائشة عن النبي ﷺ، ١/٢٤٢، الرقم: ٦٥٢، وأيضًا في أبواب العمل في الصلاة، باب ما يجوز من التسبيح والحمد في الصلاة للرجال، ١/٤٠٢، الرقم: ١١٤٣، وأيضًا في باب التصفيق للنساء، ١/٤٠٣، الرقم: ١١٤٦، وأيضًا في باب الأيدي في الصلاة، ١/٤٠٧، الرقم: ١١٦٠، وأيضًا في أبواب السهو، باب الإشارة في الصلاة، ١/٤١٤، الرقم: ١١٧٧، ٢٥٤٤، ٢٥٤٧، ٦٧٦٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلى بهم إذا تأخر الإمام، ١/٣١٦، الرقم: ٤٢١، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب التصفيق في الصلاة، ١/٢٤٧، الرقم: ٩٤٠، والنسائي في السنن، كتاب آداب القضاة، باب مصير الحاكم إلى رعيته للصلح بينهم، ٨/٢٤٣، الرقم: ٥٤١٣، وأيضًا في كتاب الإمامة، باب إذ تقدم الرجل من الرعية ثم جاء الوالى هل يتأخر، ٢/٧٧، الرقم: ٧٨٤، ومالك في الموطأ، كتاب قصر الصلاة في السفر، باب الإلتفات والتصفيق عند الحاجة في الصلاة، ١/١٦٣، الرقم: ٦١ـ

اللهِ ﷺ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ. فَرَفَعَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی الله عنه يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللهَ عَلٰى مَا أَمَرَهُ بِهٖ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ ذَالِكَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ. فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ، مَنْ رَابَهٗ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ، فَإِنَّهٗ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ، وَإِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی الله عنه فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں (کسی مسئلہ پر) صلح کرانے تشریف لے گئے، اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا۔ مؤذن نے حضرت ابو بکر صدیق رضی الله عنه کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: کیا آپ نماز پڑھا دیں گے تاکہ میں اقامت کہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی الله عنه نے لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کر دی، دورانِ نماز حضور ﷺ بھی تشریف لے آئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے صفِ اوّل میں جا کر کھڑے ہو گئے، لوگوں نے (حضرت ابو بکر رضی الله عنه کو متوجہ کرنے کے لیے) تالیاں بجائیں لیکن حضرت ابو بکر رضی الله عنه نماز میں کسی اور جانب التفات نہیں فرمایا کرتے تھے۔ جب تالیوں کی آواز زیادہ ہو گئی تو حضرت ابو بکر رضی الله عنه متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے ہیں (تو اُنہوں نے اپنی جگہ سے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا) لیکن آپ ﷺ نے اُنہیں اپنی جگہ پر کھڑے رہنے کا اشارہ فرمایا۔ حضرت ابو بکر رضی الله عنه نے دونوں ہاتھ اُٹھا کر خدا کا شکر ادا کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اُنہیں امامت کا حکم دیا ہے۔ اِس کے بعد حضرت ابو بکر رضی الله عنه پیچھے ہٹے حتی کہ صفِ اوّل کے برابر آ گئے اور حضور نبی اکرم ﷺ نے آگے بڑھ کر

امامت کرائی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! جب میں نے حکم دیا تھا تو تم مصلّٰی پر کیوں نہیں ٹھہرے رہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ابو قحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے امامت کرائے۔ اِس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اِس کی کیا وجہ ہے کہ میں نے تمہیں تالیاں بجاتے دیکھا؟ اگر کسی کو نماز میں کوئی معاملہ پیش آئے تو (بلند آواز سے) سبحان اللہ کہے چنانچہ جب کوئی سبحان اللہ کہے تو اُس کی طرف توجہ دی جائے، اور تالیاں بجانا تو صرف عورتوں کے لئے مخصوص ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/٤٣٣ . عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ: مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُوْلِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَهْ، إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ.

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الآذان، باب أهل العلم والفضل أحق بالإمامة، ١/٢٤٠، الرقم: ٦٤٧، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما كليهما، ٥/٦١٣، الرقم: ٣٦٧٢، ومالك في الموطأ، ١/١٧٠، الرقم: ٤١٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٩٦، الرقم: ٢٤٦٩١، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٥٦٦، الرقم: ٦٦٠١۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَمَالِكٌ وَأَحْمَدُ.

''اُمُّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے مرضِ وصال میں فرمایا: ابوبکر کو (میری طرف سے) حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو وہ کثرتِ گریہ کی وجہ سے لوگوں کو (قرأت) نہیں سنا سکیں گے۔ (اِس لئے) آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمائیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ آپ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کریں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب آپ کے مقام (مصلّٰی) پر کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو کچھ سنا نہ پائیں گے۔ پس آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمائیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسے ہی کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رُک جاؤ! بیشک تم صواحب یوسف (یعنی زنانِ مصر) کی طرح ہو۔ ابوبکر کو (میری طرف سے) حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔''

اِس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، مالک اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

٤/٤٣٤. عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلّٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب يا أيها الذين آمنوا استجيبوا لله وللرسول إذا دعاكم لما يحييكم الخ، ٤/١٧٠٤، الرقم: ٤٣٧٠، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب فاتحة الكتاب، ٢/٧١، الرقم: ١٤٥٨، والنسائي في السنن، كتاب الافتتاح، باب تأويل قول الله عزوجل: ولقد آتيناك سبعا من المثاني الخ، ٢/١٣٩، الرقم: ٩١٣، وأيضًا في السنن الكبرى، ٥/١١، الرقم: ٨٠١٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٥٠، الرقم: ١٥٧٦٨، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٣٨، الرقم: ٨٦٢، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/١٠، وأيضًا، ٢/٥٥٨۔

يُصَلِّي فَدَعَاهُ قَالَ: فَصَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ، قَالَ: فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تُجِيْبَنِي؟ قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي. قَالَ: أَلَمْ يَقُلِ اللهُ ﷻ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾[الأنفال، ٨:٢٤].

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابوسعید بن المعلّٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس سے گزرے اور وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اُنہیں بلایا اُن کا بیان ہے کہ میں نماز پڑھ کر آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میری خدمت میں حاضر ہونے سے (اب تک) تمہیں کس شے نے روکے رکھا؟ عرض گزار ہوئے: میں نماز پڑھ رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا: (اے ایمان والو! جب (بھی) رسول (ﷺ) تمہیں کسی کام کے لیے بلائیں جو تمہیں (جاودانی) زندگی عطا کرتا ہے تو اللہ اور رسول (ﷺ) کو فرمانبرداری کے ساتھ جواب دیتے ہوئے (فوراً) حاضر ہو جایا کرو)۔''

اِسے امام بخاری، ابوداود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ ابو داود کے ہیں۔

٤٣٥/٥ . وقال ابن حبان في الصحيح: اَلْوَاجِبُ عَلَيْهِمْ أَنْ يُجِيْبُوْهُ وَإِنْ كَانُوْا فِي نَفْسِ الصَّلَاةِ لِقَوْلِ اللهِ جَلَّ وَعَلَا: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ﴾ [الأنفال، ٨:٢٤].

٥: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٦/٤٠٦.

’’امام ابن حبان نے الصحیح میں فرمایا: اُن (صحابہ کرام) پر واجب تھا کہ وہ (آپ ﷺ کی پکار پر) لبیک کہیں اگرچہ وہ نفسِ نماز کے اندر ہی کیوں نہ ہوں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے: (اے ایمان والو! جب (بھی) رسول (ﷺ) تمہیں کسی کام کے لیے بلائیں جو تمہیں (جاودانی) زندگی عطا کرتا ہے تو اللہ اور رسول (ﷺ) کو فرمانبرداری کے ساتھ جواب دیتے ہوئے (فوراً) حاضر ہو جایا کرو)۔‘‘

٦/٤٣٦. وقال ابن حزم في المحلى: فَصَحَّ أَنَّ هٰذَا بَعْدَ تَحْرِيْمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ لِامْتِنَاعِ أَبِي سَعِيْدٍ مِنْ إِجَابَةِ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى أَتَمَّ الصَّلَاةَ وَصَحَّ أَنَّ الْكَلَامَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مُبَاحٌ فِي الصَّلَاةِ هٰذَا خَاصٌّ لَهٗ وَفِيْهِ حَمْلُ اللَّفْظِ عَلَى الْعُمُوْمِ وَإِجْمَاعُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ الْمُتَيَقَّنُ عَلٰى أَنَّ الْمُصَلِّيَ يَقُوْلُ فِي صَلَاتِهِ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ، وَلَا يَخْتَلِفُ الْحَاضِرُوْنَ مِنْ خُصُوْمِنَا عَلٰى أَنَّ مَنْ قَالَ عَامِدًا فِي صَلَاتِهِ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فُلَانُ أَنَّ صَلَاتَهٗ قَدْ بَطَلَتْ وَبِاللهِ تَعَالَى التَّوْفِيْقُ.

’’ابن حزم نے المحلّٰی میں کہا ہے کہ درحقیقت صحیح یہ ہے کہ یہ واقعہ نماز میں کلام کے حرام قرار دیے جانے کے بعد کا ہے، اور یہی حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے حضور نبی اکرم ﷺ کو جواب نہ دینے کی وجہ ہے یہاں تک کہ اُنہوں نے نماز مکمل کی۔ اور یہ بھی صحیح ہے کہ نماز میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کلام کرنا مباح ہے، اور یہ بس آپ ﷺ کے ساتھ خاص ہے، اور اس میں لفظ کو

٦: أخرجه ابن حزم في المحلى، ٤/٦۔

عموم پر محمول کیا گیا ہے، (یعنی جب بھی تمہیں پکاریں۔ خواہ تم نماز پڑھ رہے ہو یا نہ پڑھ رہے ہو آپ ﷺ کی پکار پر جواب دینا فرض ہے۔) اور اہلِ اسلام کا اِس بات پر پختہ یقین ہے کہ نمازی اپنی نماز میں ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ'' کہتا ہے، اور ہمارے مخالف ہم عصر علماء کا بھی اس چیز میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جو شخص اپنی نماز میں جان بوجھ کر (حضور ﷺ کے علاوہ کسی کو) ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فُلَانُ '' کہتا ہے تو اُس کی نماز باطل ہو جاتی ہے اور توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔''

٤٣٧/٧. وقال ابن حزم أيضا في الإحكام: خُصَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ دُوْنَ سَائِرِ النَّاسِ أَنْ يُكَلِّمَهُ الْمُصَلُّوْنَ إِذَا كَلَّمَهُمْ وَلَا يَكُوْنَ ذَالِكَ قَاطِعًا لِصَلَاتِهِمْ.

''امام ابن حزم نے الإحکام میں یہ بھی فرمایا: سارے لوگوں کو چھوڑ کر صرف حضور نبی اکرم ﷺ اِس چیز کے ساتھ خاص ہیں کہ نمازی آپ کے ساتھ ہم کلام ہو سکتے ہیں جبکہ آپ ﷺ اُن سے ہم کلام ہوں اور اِس سے اُن کی نماز بھی نہیں ٹوٹتی۔''

٤٣٨/٨. وقال الآمدي في الإحكام: قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ [الأنفال، ٨:٢٤]، إِنَّمَا كَانَ مَحْمُوْلًا عَلٰى وُجُوْبِ إِجَابَةِ النِّدَاءِ تَعْظِيْمًا لِلّٰهِ تَعَالٰى وَلِرَسُوْلِهٖ فِي إِجَابَةِ دُعَائِهٖ وَنَفْيًا لِلْإِهَانَةِ عَنْهُ وَالتَّحْقِيْرِ لَهُ بِالْإِعْرَاضِ عَنْ

٧: أخرجه ابن حزم في الإحكام، ٣/٢٩٣۔

٨: أخرجه الآمدي في الإحكام، ٢/١٧٠۔

إِجَابَةِ دُعَائِهِ لِمَا فِيْهِ مِنْ هَضْمِهِ فِي النُّفُوْسِ وَإِفْضَاءِ ذَالِكَ إِلَى الْإِخْلَالِ بِمَقْصُوْدِ الْبِعْثَةِ وَلَا يَمْتَنِعُ صَرْفُ الْأَمْرِ إِلَى الْوُجُوْبِ بِقَرِيْنَةٍ.

''امام ابو الحسن علی بن محمد آمدی نے الإحکام میں فرمایا : اللہ تعالیٰ کا فرمان: (جب (بھی) رسول (ﷺ) تمہیں کسی کام کے لیے بلائیں جو تمہیں (جاودانی) زندگی عطا کرتا ہے تو اللہ اور رسول (ﷺ) کو فرمانبرداری کے ساتھ جواب دیتے ہوئے (فوراً) حاضر ہو جایا کرو) اِس بات سے اللہ تعالیٰ اور حضور نبی اکرم ﷺ کی تعظیم بجا لاتے ہوئے اُن کی پکار پر لبیک کہنے کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ آپ کی پکار پر لبیک کہنے سے بندہ اُس اہانت اور تحقیر سے بچ جاتا ہے جس کا جواب نہ دینے کی صورت میں امکان ہوتا ہے، کیونکہ ایسا کرنے سے دلوں میں آپ ﷺ کی عزت کم ہوتی ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اُس مقصد کے پورا ہونے میں خلل پیدا ہو جاتا ہے جس کے لیے حضور ﷺ کی بعثت ہوئی۔ اور یہاں ندا پر لبیک کہنے کے امر کو قرینہ کے ذریعے وجوب کے معنی میں لینے میں کوئی امر مانع نہیں ہے۔''

٩/٤٣٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰى أُبَيٍّ

٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في فضل فاتحة الكتاب، ٥/١٥٥، الرقم: ٢٨٧٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٥١، الرقم: ١١٢٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤١٢، الرقم: ٩٣٣٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٣٧، الرقم: ٨٦١، والمنذري في الترغيب والترهيب،٢/٢٣٨، الرقم: ٢٢٣٨، وقال: حديث حسن صحيح، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ١/٢٩، وقال: حديث حسن صحيح۔

بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا أُبَيُّ، وَهُوَ يُصَلِّي فَالْتَفَتَ أُبَيٌّ وَلَمْ يُجِبْهُ وَصَلّٰى أُبَيٌّ فَخَفَّفَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، مَا مَنَعَكَ يَا أُبَيُّ، أَنْ تُجِيْبَنِي إِذْ دَعَوْتُكَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي كُنْتُ فِي الصَّلَاةِ، قَالَ: أَفَلَمْ تَجِدْ فِيْمَا أَوْحَى اللهُ إِلَيَّ أَنْ ﴿اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ [الأنفال، ٨:٢٤]، قَالَ: بَلٰى وَلَا أَعُوْدُ إِنْ شَاءَ اللهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف تشریف لائے اور اُنہیں آواز دی: اے اُبی! وہ نماز پڑھ رہے تھے اُنہوں نے آپ ﷺ کی طرف توجہ کی لیکن جواب نہ دیا۔ پھر مختصر نماز پڑھ کر آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ’’اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ‘‘ رسول اللہ ﷺ نے جواب میں فرمایا: ’’وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ‘‘ اے اُبی! جب میں نے تجھے پکارا تو جواب دینے سے کیا چیز تمہیں مانع ہوئی؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نماز میں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے میری طرف کی گئی اللہ تعالیٰ کی وحی میں یہ فرمان نہیں پایا: (جب (بھی) رسول (ﷺ) تمہیں کسی کام کے لیے بلائیں جو تمہیں (جاودانی) زندگی عطا کرتا ہے تو اللہ اور رسول (ﷺ) کو فرمانبرداری کے ساتھ جواب دیتے ہوئے (فوراً) حاضر ہو جایا کرو) اُنہوں نے عرض کیا: ہاں، یا رسول اللہ! انشاء اللہ آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام

ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٤٠/١٠. وقال ابن خزيمة في الصحيح: كَانَ الْجَوَابُ الْمَفْرُوْضُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَجِيْبُوْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِنْ كَانُوْا فِي الصَّلَاةِ عَالِمِيْنَ مُسْتَيْقِنِيْنَ أَنَّهُمْ فِي نَفْسِ فَرْضِ الصَّلَاةِ إِذِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَرَّقَ بَيْنَ نَبِيِّهِ الْمُصْطَفٰى وَبَيْنَ غَيْرِهٖ مِنْ أُمَّتِهٖ بِكَرَمِهٖ لَهٗ وَفَضْلِهٖ بِأَنْ أَوْجَبَ عَلَى الْمُصَلِّيْنَ أَنْ يُجِيْبُوْهُ وَإِنْ كَانُوْا فِي الصَّلَاةِ فِي قَوْلِهٖ: ﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾[الأنفال، ٨:٢٤]، وَقَدْ قَالَ الْمُصْطَفٰى ﷺ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَلِأَبِي سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى لَمَّا دَعَا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى الْإِنْفِرَادِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يُجِبْهُ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ: أَلَمْ تَسْمَعْ فِيْمَا أُنْزِلَ عَلَيَّ أَوْ نَحْوَ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ: ﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾.

’’امام ابن خزیمہ نے الصحیح میں ذکر کیا: اُن (صحابہ کرام ﷺ) پر فرض تھا کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کو جواب دیں اگرچہ وہ نماز میں ہی کیوں نہ ہوں اور یہ جانتے ہوئے اور یقین رکھتے ہوئے کہ وہ عین فرض نماز میں ہیں، کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کو اپنے خصوصی فضل وکرم سے نواز کر آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس میں اور آپ ﷺ کی اُمت کے دیگر افراد میں فرق واضح فرما دیا ہے۔ بایں طور کہ نمازیوں پر یہ واجب کیا ہے کہ وہ

١٠: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ٢/١٢٢

آپ ﷺ کو جواب دیں اگرچہ وہ نماز میں ہی کیوں نہ ہوں اپنے اِس قول میں: (اے ایمان والو! جب (بھی) رسول (ﷺ) تمہیں کسی کام کے لیے بلائیں جو تمہیں (جاودانی) زندگی عطا کرتا ہے تو اللہ اور رسول (ﷺ) کو فرمانبرداری کے ساتھ جواب دیتے ہوئے (فوراً) حاضر ہو جایا کرو) اور حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید بن معلّٰی رضی اللہ عنہ کو فرمایا، جب آپ ﷺ نے اُن دونوں کو الگ الگ بلایا اور وہ نماز میں تھے اور اُنہوں نے جواب نہ دیا یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا جو آیت مبارکہ مجھ پر نازل ہوئی ہے یا اِس طرح کے الفاظ فرمائے: (اے ایمان والو! جب (بھی) رسول (ﷺ) تمہیں کسی کام کے لیے بلائیں جو تمہیں (جاودانی) زندگی عطا کرتا ہے تو اللہ اور رسول (ﷺ) کو فرمانبرداری کے ساتھ جواب دیتے ہوئے (فوراً) حاضر ہو جایا کرو)۔‘‘

٤٤١/١١. وقال ابن الجوزي في التّحقيق: وَإِذَا ثَبَتَ أَنَّ جَوَابَ الرَّسُوْلِ ﷺ وَاجِبٌ لَمْ تَبْطُلْ.

’’علامہ ابن جوزی نے اپنی کتاب التحقیق میں فرمایا: جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو جواب دینا واجب ہے تو اِس سے نماز باطل نہیں ہوتی۔‘‘

٤٤٢/١٢. وذكر المباركفوري في تحفة الأحوذي: قَالَ الطِّيْبِيُّ

١١: أخرجه ابن الجوزي في التحقيق في أحاديث الخلاف، ١/٤٢٢۔

١٢: أخرجه المباركفوري في تحفة الأحوذي، ٨/١٤٤۔

وَغَيْرُهٗ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى أَنَّ إِجَابَةَ الرَّسُوْلِ ﷺ لَا يُبْطِلُ الصَّلَاةَ كَمَا أَنَّ خِطَابَهٗ بِقَوْلِكَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ لَا تَقْطَعُهَا.

’’علامہ مبارکپوری نے تحفة الأحوذی میں ذکر کیا: امام طیبی اور آپ کے علاوہ دوسرے ائمہ شوافع نے کہا ہے کہ یہ حدیث اِس چیز پر دلالت کرتی ہے کہ نماز میں حضور نبی اکرم ﷺ کو جواب دینا نماز کو باطل نہیں کرتا جیسا کہ آپ ﷺ کو مخاطب کر کے ’’اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ ‘‘ کہنا نماز کو نہیں توڑتا۔‘‘

بَابٌ فِي عَدَمِ نَظِيْرِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكَوْنِ

﴿ کائنات میں حضور ﷺ کی مثل نہ ہونے کا بیان ﴾

٤٤٣/١. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ، قَالُوْا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقٰى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صومِ وِصال (یعنی سحری و اِفطاری کے بغیر مسلسل روزے رکھنے) سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ہرگز تمہاری مثل نہیں ہوں، مجھے تو (اپنے رب کے ہاں) کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب الوصال ومن قال: ليس فى اللّيلِ صيامٌ، ٢/٦٩٣، الرقم: ١٨٦١، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب النهي عن الوصال في الصوم، ٢/٧٧٤، الرقم: ١١٠٢، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب في الوصال، ٢/٣٠٦، الرقم: ٢٣٦٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٢٤١، الرقم: ٣٢٦٣، ومالك في الموطأ، ١/٣٠٠، الرقم: ٦٦٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٠٢، الرقم: ٥٧٩٥، وابن حبان في الصحيح، ٨/٣٤١، الرقم: ٣٥٧٥، وابن أبى شيبة في المصنف، ٢/٣٣٠، الرقم: ٩٥٨٧، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/٢٦٨، الرقم: ٧٧٥٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٢٨٢، الرقم: ٨١٥٧۔

٤٤٤/٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ: إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: وَأَيُّكُمْ مِثْلِي؟ إِنِّي أَبِيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِ .....الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام ﷺ کو صومِ وصال سے منع فرمایا تو بعض صحابہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ خود تو صومِ وصال رکھتے ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون میری مثل ہو سکتا ہے؟ میں تو اس حال میں رات بسر کرتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٤٥/٣. عَنْ عائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ، فَقَالُوْا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ،

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحدود، باب حُكم التعزير والأدب، ٢٥١٢/٦، الرقم: ٦٤٥٩، وأيضًا في كتاب التمني، باب ما يجوز من اللو، ٢٦٤٦/٦، الرقم: ٦٨١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب النهي عن الوصال في الصوم، ٧٧٤/٢، الرقم: ١١٠٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٢٤٢/٢، الرقم: ٣٢٦٤، والدارمي في السنن، كتاب الصوم، باب النهي عن الوصال في الصوم، ١٥/٢، الرقم: ١٧٠٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦٨/٢، الرقم: ١٢٧٤۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب الوصال ومن قال: ليس فى اللّيل صيامٌ، ٦٩٣/٢، الرقم: ١٨٦٣، وأيضًا في كتاب —

إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں پر شفقت کے باعث انہیں وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا تو صحابہ کرام نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم جیسا نہیں ہوں۔ مجھے تو میرا رب کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٤٦/٤. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: وَاصَلَ النَّبِيُّ ﷺ آخِرَ الشَّهْرِ، وَوَاصَلَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: لَوْ مُدَّ بِيَ الشَّهْرُ،

..... التمنی، باب ما یجوز من اللّو، ٦/٢٦٤٥، الرقم: ٦٨١٥، ومسلم فی الصحیح، کتاب الصیام، باب النهی عن الوصال في الصوم، ٢/٧٧٦، الرقم: ١١٠٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/١٥٣، الرقم: ٦٤١٣، والبیهقی فی السنن الکبری، ٤/٢٨٢، الرقم: ٨١٦١، وابن راهویه فی المسند، ٢/١٦٨، الرقم: ٦٦٩، وأبو المحاسن فی معتصر المختصر، ١/١٥٠، وابن رجب فی جامع العلوم والحکم، ١/٤٣٧۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التمنى، باب ما يجوز من اللّو وقوله تعالى: لَوْ أَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً،[هود:٨٠]، ٦/٢٦٤٥، الرقم: ٦٨١٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب النهي عن الوصال في الصوم، ٢/٧٧٦، الرقم: ١١٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٢٤، الرقم: ١٢٢٧٠، ١٣٠٣٥، ١٣٠٩٢، ١٣٦٨١، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٣٢٥، الرقم: ٦٤١٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٣٣٠، الرقم: ٩٥٨٥، وأبو يعلى في المسند، ٦/٣٦، الرقم: ٣٢٨٢، ٣٥٠١، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤٠٠، الرقم: ١٣٥٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٢٨٢، الرقم: ٨١٦٠۔

لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ، إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مہینے کے آخر میں سحری افطاری کے بغیر مسلسل روزے رکھنے شروع کر دیئے تو بعض دیگر لوگوں نے بھی وصال کے روزے رکھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ تک جب یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ رمضان کا مہینہ میرے لیے اور لمبا ہو جاتا تو میں مزید وصال کے روزے رکھتا تاکہ میری برابری کرنے والے میری برابری کرنا چھوڑ دیتے۔ میں قطعًا تمہاری مثل نہیں ہوں، مجھے تو میرا رب (اپنے ہاں) کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٤٧/٥. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: أَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ. وفي حديث سعيد: إِذَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا سَجَدْتُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رکوع اور سجود کو اچھی طرح سے ادا کیا کرو۔ اللہ کی قسم! بلاشک و شبہ میں اپنی پشت کے پیچھے سے بھی

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأيمان والنذور، باب كيف كانت يمين النبي ﷺ، ٦/٢٤٤٩، الرقم: ٦٢٦٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب الأمر بتحسين الصلاةو إتمامها والخشوع فيها، ١/٣٢٠، الرقم: ٤٢٥، والنسائي في السنن، كتاب التطبيق، باب الأمر بإتمام السجود، ٢/٢١٦، الرقم: ١١١٧، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٢٣٥، الرقم: ٧٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١١٥، الرقم: ١٢١٦٩، وأبو يعلى في المسند، ٥/٣٤١، الرقم: ٢٩٧١، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٥٤، الرقم: ١١٧٠۔

تمہارے رکوع و سجود کو دیکھتا ہوں۔ اور حضرت سعید کے الفاظ ہیں کہ میں تمہیں رکوع اور سجدہ کی حالت میں بھی دیکھتا ہوں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٤٨/٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَاهُنَا؟ فَوَاللهِ، مَا يَخْفٰى عَلَيَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ، إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہی دیکھتے ہو کہ میرا منہ ادھر ہے؟ اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھ سے تمہارے (دلوں کی حالت اور ان کا) خشوع و خضوع پوشیدہ ہے نہ تمہارے (ظاہری حالت کے) رکوع، میں تمہیں اپنی پشت پیچھے سے بھی (اسی طرح) دیکھتا ہوں (جیسے اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں)۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٤٩/٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب عظة الإمام الناس في إتمام الصلاة وذكر القبلة، ١/١٦١، الرقم: ٤٠٨، وأيضًا في كتاب الأذان، باب الخشوع في الصلاة، ١/٢٥٩، الرقم: ٧٠٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب الأمر بتحسين الصلاة وإتمامها والخشوع فيها، ١/٢٥٩، الرقم: ٤٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٠٣، ٣٦٥، ٣٧٥، الرقم: ٨٠١١، ٨٧٥٦، ٨٨٦٤۔

٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب الأمر بتحسين الصلاة وإتمامها والخشوع فيها، ١/٣١٩، الرقم: ٤٢٣، والنسائي في السنن، كتاب الإمامة، باب الركوع دون الصف، ٢/١١٨، الرقم: ٨٧٢، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٣٠٣، الرقم: ٩٤٤،۔

ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ، أَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَكَ؟ أَ لَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي إِذَا صَلّٰى كَيْفَ يُصَلِّي؟ فَإِنَّمَا يُصَلِّي لِنَفْسِهٖ، إِنِّي وَاللهِ، لَأُبْصِرُ مِنْ وَرَائِي كَمَا أُبْصِرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز ہمیں جماعت کرانے کے بعد رخ انور پھیرا، پھر ایک شخص کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے شخص! تم نے نماز اچھی طرح کیوں نہیں ادا کی؟ کیا نمازی نماز ادا کرتے وقت یہ غور نہیں کرتا کہ وہ کس طرح نماز پڑھ رہا ہے؟ وہ محض اپنے لئے نماز پڑھتا ہے۔ خدا کی قسم! میں تمہیں اپنی پشت پیچھے بھی ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسا کہ سامنے سے دیکھتا ہوں۔''

اِسے امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٨/٤٥٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الظُّهْرَ وَفِي مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ رَجُلٌ، فَأَسَاءَ الصَّلَاةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَا فُلَانُ، أَلَا تَتَّقِي اللهَ؟ أَلَا تَرٰى كَيْفَ تُصَلِّي؟ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ أَنَّهٗ يَخْفٰى عَلَيَّ شَيْءٌ مِمَّا تَصْنَعُوْنَ؟ وَاللهِ، إِنِّي لَأَرٰى مِنْ خَلْفِي كَمَا

..... وأبو عوانة في المسند، ٢/١٠٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٢٩٠، الرقم: ٣٣٩٨، وأيضًا في السنن الصغرى، ١/٤٩٥، الرقم: ٨٧٨، وأيضًا في شعب الإيمان، ٣/١٣٤، الرقم: ٣١١٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٠٢، الرقم: ٧٦٨۔

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٤٩، الرقم: ٩٧٩٥، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٣٢، الرقم: ٦٦٤، والعسقلاني في فتح الباري، ٢/٢٢٦۔

أَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز ظہر پڑھائی، آخری صفوں میں ایک شخص تھا جس نے اپنی نماز خراب کر دی۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرا تو اسے پکارا: اے فلاں! کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا؟ کیا تو نہیں دیکھتا کہ تو کس طرح نماز پڑھ رہا ہے؟ تم یہ سمجھتے ہو جو تم کرتے ہو اس میں سے مجھ پر کچھ پوشیدہ رہ جاتا ہے؟ اللہ کی قسم! میں اپنی پشت پیچھے بھی اُسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔‘‘ اِسے امام احمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

٩/٤٥١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ أَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذَالِكَ الْمَقَامَ غَيْرِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں سب سے پہلا شخص ہوں جس کی زمین (یعنی قبر) شق ہو گی، پھر مجھے ہی جنت کے جوڑوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا، پھر میں عرش کی دائیں جانب (مقام محمود پر) کھڑا ہوں گا، اس مقام پر مخلوق میں سے میرے سوا کوئی نہیں کھڑا ہو گا۔‘‘

اِسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٥، الرقم: ٣٦١١، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٧/٩٢، والمناوي في فيض القدير، ٣/٤١.

٤٥٢/١٠. عَنْ أَبِي الْحُوَيْرَثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه قَالَ: مَكَثَ مُوْسٰى عليه السلام بَعْدَ أَنْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا لَا يَرَاهُ أَحَدٌ إِلَّا مَاتَ مِنْ نُوْرِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ.

''حضرت ابو حویرث رضی اللہ عنہ عبد الرحمٰن بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کے بعد چالیس دن تک ایک جگہ ٹھہرے رہے جو بھی آپ کو دیکھتا وہ اللہ رب العالمین کے نور کی تاب نہ لا کر فوت ہو جاتا۔''

اِسے امام حاکم اور عبد اللہ بن احمد نے روایت کیا ہے۔

٤٥٣/١١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَمَّا كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى، كَانَ يُبْصِرُ دَبِيْبَ النَّمْلِ عَلَى الصَّفَا فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ مِنْ مَسِيْرَةِ عَشْرَةِ فَرَاسِخَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہم کلام ہوا تو اِس کے بعد آپ علیہ السلام تاریک رات میں دس فرسخ (تقریباً تیس میل) کی مسافت سے واضح طور پر چیونٹی کے رینگنے کو بھی دیکھ لیتے تھے۔'' اِسے امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٢٩، الرقم: ٤١٠١، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢/٢٧٨، الرقم: ١٠٩٧، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٤/٣١٩، وأيضًا، ٧/١٥ـ

١١: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ١/٦٥، الرقم: ٧٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٤٢٤، الرقم: ٥٣٠١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٢٤٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٠٣ـ

بَابٌ فِي اقْتِرَانِ ذِكْرِهٖ ﷺ بِذِكْرِ رَبِّهٖ تَعَالٰى

﴿ ذکرِ الٰہی کے ساتھ ذکرِ مصطفیٰ ﷺ کے یکجا ہونے کا ذکر ﴾

١/٤٥٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما أَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو پس جو بھی شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي على النبي ﷺ ثم يسأل الله له الوسيلة، ١/٢٨٨، الرقم: ٣٨٤، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٦، الرقم: ٣٦١٤، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب مايقول إذا سمع المؤذن، ١/١٤٤، الرقم: ٥٢٣، والنسائي في السنن، كتاب الأذان، باب الصلاة على النبي ﷺ بعد الأذان، ٢/٢٥، الرقم: ٦٧٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٦٨، الرقم: ٦٥٦٨۔

دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے وسیلہ طلب کرو بے شک وسیلہ جنت میں ایک مرتبہ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک کو ملے گی اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا پس جس نے اس وسیلہ کو میرے لیے طلب کیا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢/٤٥٥. عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضی الله عنه يَقُوْلُ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُوْ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عَجِلَ هٰذَا، ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ: إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ، فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ اللهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَا نَعْرِفُ لَهُ عِلَّةً.

’’حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو دورانِ نماز اس طرح دعا مانگتے ہوئے سنا کہ اُس نے اپنی دعا میں حضور نبی اکرم ﷺ پر درود نہ بھیجا، اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے عجلت سے کام

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في جامع الدعوات، ٥/٥١٧، الرقم: ٣٤٧٧، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ٢/٧٦، الرقم: ١٤٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٨، الرقم: ٢٣٩٨٢، وابن حبان في الصحيح، ٥/٢٩٠، الرقم: ١٩٦٠، والحاكم في المستدرك، ١/٤٠١، الرقم: ٩٨٩، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٥١، الرقم: ٧٠٩-٧١٠-

لیا پھر آپ ﷺ نے اسے اپنے پاس بلایا اور اسے یا اس کے علاوہ کسی اور کو (ازرہِ تلقین) فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ وہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کرے پھر نبی اکرم ﷺ (یعنی مجھ) پر درود بھیجے پھر اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے، تو اس کی دعا قبول ہو گی۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے اور ہم نے اس حدیث کی سند میں کوئی علت نہیں دیکھی۔

٣/٤٥٦. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَتَانِي جِبْرِيْلُ، فَقَالَ: إِنَّ رَبِّي وَرَبَّكَ يَقُوْلُ لَكَ: كَيْفَ رَفَعْتُ ذِكْرَكَ؟ قَالَ: اَللهُ أَعْلَمُ. قَالَ: إِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِي.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَإِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور عرض کیا: میرے اور آپ کے رب نے آپ کے لئے پیغام بھیجا ہے کہ میں نے آپ کا ذکر کیسے بلند کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے حبیب!) جب بھی

٣: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٨/١٧٥، الرقم: ٣٣٨٢، وأبو يعلى في المسند، ٢/٥٢٢، الرقم: ١٣٨٠، والخلال في السنة، ١/٢٦٢، الرقم: ٣١٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٤٠٥، الرقم: ٧١٧٦، والطبري في جامع البيان، ٣٠/٢٣٥، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٥٢٥، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٤٣٩، وأيضًا في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٤۔

میرا ذکر ہوگا تو (ہمیشہ) میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر ہوگا۔‘‘

اِسے امام ابن حبان اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے اس کی اسناد حسن ہیں۔

٤/٤٥٧. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: لَمَّا اقْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِيْئَةَ قَالَ: يَا رَبِّ، أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لِمَا غَفَرْتَ لِي فَقَالَ اللهُ: يَا آدَمُ، وَكَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَلَمْ أَخْلُقْهُ؟ قَالَ: يَا رَبِّ، لِأَنَّكَ لَمَّا خَلَقْتَنِي بِيَدِكَ، وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوْحِكَ، رَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَلٰى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوْبًا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ فَعَلِمْتُ أَنَّكَ لَمْ تُضِفْ إِلَى اسْمِكَ إِلَّا أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيْكَ، فَقَالَ اللهُ: صَدَقْتَ يَا آدَمُ، إِنَّهُ لَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ، اُدْعُنِي بِحَقِّهِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ، وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٧٢، الرقم: ٤٢٢٨، والبيهقي في دلائل النبوة، ٥/٤٨٩، والقاضي عياض في الشفا، ١/٢٢٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٧/٤٣٧، وابن تيمية في مجموع الفتاوى، ٢/١٥٠، وأيضًا في قاعدة جليلة في التوسل والوسيلة/ ٨٤، وابن كثير في البداية والنهاية، ١/١٣١، ٢/٢٩١، ١/٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٦، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/١٣٠، الرقم: ٢٠٦۔

جب حضرت آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوئی، تو انہوں نے (بارگاہ الٰہی میں) عرض کیا: اے پروردگار! میں تجھ سے محمد (ﷺ) کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے محمد (ﷺ) کو کس طرح پہچان لیا۔ ابھی تک تو میں نے انہیں (ظاہراً) پیدا بھی نہیں کیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! جب تو نے اپنے دستِ قدرت سے مجھے تخلیق کیا اور اپنی روح میرے اندر پھونکی، میں نے اپنا سر اٹھایا تو عرش کے ہر ستون پر ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' لکھا ہوا دیکھا۔ تو میں نے جان لیا کہ تیرے نام کے ساتھ اسی کا نام ہوسکتا ہے جو تمام مخلوق میں سب سے زیادہ تجھے محبوب ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم تو نے سچ کہا ہے کہ مجھے ساری مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب وہی ہیں، اب جبکہ تم نے ان کے وسیلہ سے مجھ سے دعا کی ہے تو میں نے تجھے معاف فرما دیا اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔''

اِس حدیث کو امام حاکم، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٤٥٨/٥. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَمَّا أَذْنَبَ آدَمُ علیه السلام الذَّنْبَ الَّذِي أَذْنَبَهُ، رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى الْعَرْشِ فَقَالَ: أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ ﷺ إِلَّا غَفَرْتَ لِي، فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: تَبَارَكَ اسْمُكَ، لَمَّا خَلَقْتَنِي، رَفَعْتُ رَأْسِي إِلٰى

٥: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ١٨٢/٢، الرقم: ٩٩٢، وفي المعجم الأوسط، ٣١٣/٦، الرقم: ٦٥٠٢، ابن تيمية في مجموع الفتاوى، ١٥١/٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٥٣/٨، والسيوطي في جامع الأحاديث، ٩٤/١١۔

عَرْشِكَ، فَرَأَيْتُ فِيْهِ مَكْتُوْبًا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَعْظَمَ عِنْدَكَ قَدْرًا مِمَّنْ جَعَلْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِكَ، فَأَوْحَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِ: يَا آدَمُ، إِنَّهُ آخِرُ النَّبِيِّيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، وَإِنَّ أُمَّتَهُ آخِرُ الْأُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، وَلَوْلَاهُ، يَا آدَمُ، مَا خَلَقْتُكَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے (بغیر ارادہ کے) لغزش سرزد ہوئی تو انہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض گزار ہوئے: (یا اللہ!) اگر تو نے مجھے معاف نہیں کیا تو میں (تیرے محبوب) محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں (کہ تو مجھے معاف فرما دے) تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: (اے آدم!) محمد مصطفیٰ کون ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: (اے مولا!) تیرا نام پاک ہے، جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا وہاں میں نے ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ'' لکھا ہوا دیکھا، لہٰذا میں جان گیا کہ یہ ضرور کوئی بڑی عظیم المرتبت ہستی ہے، جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ''اے آدم! وہ (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہاری نسل میں سے آخری نبی ہیں، اور ان کی امت بھی تمہاری نسل کی آخری امت ہوگی، اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔''

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦/٤٥٩. عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ أَبُوْ طَالِبٍ إِذَا رَأَى

٦: أخرجه البخاري في التاريخ الصغير، ١/١٣، الرقم: ٣١، وابن حبان في الثقات، ١/٤٢، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٤١، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/١٦٠، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٩/١٥٤، والعسقلاني في الإصابة، ٧/٢٣٥، وأيضًا في فتح الباري، ٦/٥٥٥۔

رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ:

وَشَقَّ لَهٗ مِنِ اسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ
فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّغِيْرِ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت علی بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو طالب جب حضور نبی اکرم ﷺ کو تکتے تو یہ شعر گنگناتے: ''اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی تکریم کی خاطر آپ کا نام اپنے نام سے نکالا ہے، پس عرش والا (اللہ تعالیٰ) محمود اور یہ (حبیب) محمد مصطفیٰ ہیں۔''

اس روایت کو امام بخاری نے التاریخ الصغیر میں، امام ابن حبان، ابونعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٧/٤٦٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾، [الم نشرح، ٤:٩٤]، قَالَ: يَقُوْلُ لَهٗ: لَا ذُكِرْتُ إِلَّا ذُكِرْتَ مَعِي فِي الْأَذَانِ، وَالإِقَامَةِ، وَالتَّشَهُّدِ، وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى

٧: أخرجه القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٠٦/٢٠، والبغوي في معالم التنزيل، ٥٠٢/٤، والطبري في جامع البيان، ٢٣٥/٣٠، والشافعي في أحكام القرآن، ٥٨/١، والسيوطي في الدر المنثور، ٥٤٧/٨-٥٤٩، والصنعاني في تفسير القرآن، ٣٨٠/٣، والثعلبي في الجواهر الحسان، ٤٢٤/٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٥٢٥/٤، وابن الجوزي في زاد المسير، ١٦٣/٩، والشوكاني في فتح القدير، ٤٦٣/٥، والواحدي في الوجيز في تفسير الكتاب العزيز، ١٢١٢/٢-

الْمَنَابِرِ، وَيَوْمَ الْفِطْرِ، وَيَوْمَ الْأَضْحَى، وَأَيَّامَ التَّشْرِيْقِ، وَيَوْمَ عَرَفَةَ، وَعِنْدَ الْجِمَارِ، وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَفِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ، وَفِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا، وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا عَبَدَ اللهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ، وَصَدَّقَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَكُلِّ شَيءٍ، وَلَمْ يَشْهَدْ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، لَمْ يَنْتَفِعْ بِشَيءٍ، وَكَانَ كَافِرًا. أَخْرَجَهُ الْقُرْطُبِيُّ وَنَحْوَهُ الْبَغَوِيُّ وَالطَّبَرِيُّ وَغَيْرُهُمْ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر (اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر دنیا و آخرت میں ہر جگہ) بلند فرما دیا۔'' کی تفسیر میں مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے فرمایا: (اے حبیب!) اذان میں، اقامت میں، تشہد میں، جمعہ کے دن منبروں پر، عید الفطر کے دن (خطبوں میں) ایام تشریق میں، عرفہ کے دن، مقام جمرہ پر، صفا و مروہ پر، خطبہ نکاح میں (الغرض) مشرق و مغرب میں جب بھی میرا ذکر کیا جائے گا تو تیرا ذکر بھی میرے ذکر کے ساتھ شامل ہوگا اور اللہ تعالیٰ (نے فرمایا کہ اس) کا کوئی بندہ (رات دن) اگر اس کی حمد و ثنا بیان کرے اور جنت و دوزخ کے ساتھ ساتھ (باقی ہر ایک ارکان اسلام کی بھی) گواہی دے مگر یہ اقرار نہ کرے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول ہیں تو وہ ہرگز ذرہ برابر بھی نفع نہیں پائے گا اور مطلقاً کافر (کا کافر) ہی رہے گا۔'' اسے امام قرطبی اور اسی کی مثل امام بغوی، طبری وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

٨/٤٦١. قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ: قَدْ قَرَنَ اللهُ تَعَالَى اسْمَ نَبِيِّنَا ﷺ بِاسْمِهِ ﷻ عِنْدَ ذِكْرِ الطَّاعَةِ وَالْمَعْصِيَّةِ، فَقَالَ تَعَالَى: ﴿اَطِيْعُوا اللهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ [النساء، ٤: ٥٩] وَقَالَ: ﴿وَيُطِيْعُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ﴾

٨: ذكره ابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ / ٣٦٨

[التوبة، ٩: ٧١] وَقَالَ: ﴿فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ [النساء، ٤: ٥٩] وَقَالَ: ﴿فَاِنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ﴾ [الأنفال، ٨: ٤١] وَقَالَ: ﴿وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰـهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ﴾ [التوبة، ٩: ٧٤] وَقَالَ: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٥٧] وَقَالَ: ﴿اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ﴾ [التوبة، ٩: ٦٣] وَقَالَ: ﴿وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ﴾ [التوبة، ٩: ٢٩].

’’علامہ ابن جوزی بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنا نام نامی اور اسم گرامی ذکر فرمایا ساتھ ہی اپنے حبیب کے نام اقدس کا ذکر فرمایا خواہ اطاعت و اتباع کا مقام ہو یا گناہ اور نافرمانی کا۔ ارشاد باری ہے: ﴿اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو﴾ اور فرمایا: ﴿اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت بجا لاتے ہیں﴾ اور فرمایا: ﴿تو اسے (حتمی فیصلہ کے لیے) اللہ اور رسول (ﷺ) کی طرف لوٹا دو﴾ اور فرمایا: ﴿اس کا پانچواں حصہ اللہ کے لیے اور رسول (ﷺ) کے لیے ہے﴾ اور فرمایا: ﴿اور وہ (اسلام اور رسول ﷺ کے عمل میں سے) اور کسی چیز کو ناپسند نہ کر سکے سوائے اس کے کہ انہیں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے غنی کر دیا تھا﴾ اور فرمایا: ﴿بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کو اذیت دیتے ہیں﴾ اور فرمایا: ﴿کیا وہ نہیں جانتے کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی مخالفت کرتا ہے﴾ اور فرمایا: ﴿اور نہ ان چیزوں کو حرام جانتے ہیں جنہیں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے حرام قرار دیا ہے﴾۔‘‘

٩/٤٦٢. قَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ هَارُوْنُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْهَاشِمِيُّ: مَنْ رَدَّ فَضْلَ النَّبِيِّ ﷺ، فَهُوَ عِنْدِي زِنْدِيْقٌ لَا يُسْتَتَابُ، وَيُقْتَلُ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ

٩: أخرجه الخلال في السنة، ١/٢٧٣، الرقم: ٢٧٣۔

فَضَّلَهُ ﷺ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ عليهم السلام وَقَدْ رُوِيَ عَنِ اللهِ ﷻ قَالَ: لَا أُذْكَرُ إِلَّا ذُكِرْتَ مَعِي، وَيَرْوِي فِي قَوْلِهِ: ﴿لَعَمْرُكَ﴾، [الحجر، ١٥: ٧٢]، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَوْلَاكَ، مَا خَلَقْتُ آدَمَ.

رَوَاهُ ابْنُ يَزِيْدَ الْخَلَالُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوعباس ہارون بن العباس الہاشمی نے فرمایا کہ جس شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی فضیلت کا انکار کیا، میرے نزدیک وہ زندیق (ومرتد) ہے، اس کی توبہ بھی قبول نہیں کی جائے گی، اور اسے قتل کیا جائے گا، کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تمام انبیاءِ کرام علیہم السلام پر فضیلت عطا فرمائی، اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ’’(اے محبوب!) میرا ذکر کبھی آپ کے ذکر کے بغیر نہیں کیا جائے گا‘‘ اور اس فرمانِ الٰہی: (اے حبیب مکرم!) آپ کی عمرِ مبارک کی قسم!‘‘ کی تفسیر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد مصطفیٰ! اگر آپ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں حضرت آدم کو بھی پیدا نہ کرتا۔‘‘ اِسے امام ابن یزید خلال نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

٤٦٣/١٠. قَالَ الْقَاضِي عِيَاضٌ: مِنْ عَلَامَاتِ مَحَبَّةِ النَّبِيِّ ﷺ كَثْرَةُ ذِكْرِهِ لَهُ، فَمَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ ذِكْرَهُ. وَقَالَ أَيْضًا: مِنْ عَلَامَاتِ حُبِّهِ ﷺ مَعَ كَثْرَةِ ذِكْرِهِ تَعْظِيْمُهُ لَهُ وَتَوْقِيْرُهُ عِنْدَ ذِكْرِهِ وَإِظْهَارُ الْخُشُوْعِ وَالْإِنْكِسَارِ مَعَ سَمَاعِ اسْمِهِ. قَالَ إِسْحَاقُ التَّجِيْبِيُّ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَهُ لَا يَذْكُرُوْنَهُ إِلَّا خَشَعُوْا وَاقْشَعَرَّتْ جُلُوْدُهُمْ وَبَكَوْا. وَكَذَالِكَ كَثِيْرٌ مِنَ التَّابِعِيْنَ مِنْهُمْ مَنْ يَفْعَلُ ذَالِكَ مَحَبَّةً لَهُ

١٠: أخرجه القاضي عياض في الشفا/٥٠٠-٥٠١-

وَشَوْقًا إِلَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَفْعَلُهٗ تَهَيُّبًا وَتَوْقِيْرًا.

’’قاضی عیاض فرماتے ہیں: علاماتِ محبت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ محبت کا دعوی کرنے والا حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکر جمیل کثرت سے کرے۔ اس لیے کہ جو شخص جس چیز کو زیادہ محبوب رکھتا ہے اس کا ذکر بھی کثرت سے کرتا ہے۔ قاضی عیاض مزید فرماتے ہیں: آپ ﷺ سے محبت کرنے کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ انسان کثرت سے آپ ﷺ کا ذکر جمیل کرے گا اور آپ ﷺ کے ذکر کے وقت غایت درجہ تعظیم و توقیر بجا لائے اور آپ ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کے وقت انتہائی عجز و انکسار کا اظہار کرے۔ امام ابن اسحاق تجیبی رَحِمَهُ اللهُ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال مبارک کے بعد جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، آپ ﷺ کا ذکر جمیل کرتے تو انتہائی عاجزی وفروتنی سے کرتے اور ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے اور وہ رونے لگتے۔ یہی حال اکثر تابعین رحمہم اللہ کا تھا۔ ان میں سے کچھ تو آپ ﷺ سے محبت و شوق کی بنا پر روتے اور کچھ آپ ﷺ کی ہیبت وعظمت کی وجہ سے روتے۔‘‘

بَابٌ فِي مُعْجِزَاتِ الْمُصْطَفٰى ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے معجزاتِ مبارکہ کا بیان﴾

٤٦٤/١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُوْلُوْنَ: مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُوْنَ مِثْلَ أَحَادِيْثِهٖ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَأً مِسْكِيْنًا أَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِي فَأَحْضَرُ حِيْنَ يَغِيْبُوْنَ وَأَعِي حِيْنَ يَنْسَوْنَ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا: لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَوْبَهٗ حَتّٰى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هٰذِهٖ. ثُمَّ يَجْمَعَهٗ إِلٰى صَدْرِهٖ فَيَنْسٰى مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا، فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتّٰى قَضَى النَّبِيُّ ﷺ مَقَالَتَهٗ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلٰى صَدْرِي، فَوَالَّذِي بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ، مَا نَسِيْتُ مِنْ مَقَالَتِهٖ تِلْكَ إِلٰى يَوْمِي هٰذَا وَاللّٰهِ، لَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المزارعة، باب ما جاء في الغرس، ٢/٨٢٧، الرقم: ٢٢٢٣، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي هريرة الدوسي رضي الله عنه، ٤/١٩٣٩، الرقم: ٢٤٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٤٠، الرقم: ٧٢٧٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣٨١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٧/٣٣٣۔

أَبَدًا: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰی إِلٰی قَوْلِهٖ..... الرَّحِيْمُ○﴾ [البقرة، ٢:١٥٩-١٦٠]. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ کثرت سے احادیث روایت کرتا ہے حالانکہ وہ بھی خدا کے حضور جائے گا اور وہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ مہاجرین و انصار بھی اُس کے برابر روایت نہیں کرتے حالانکہ ہمارے مہاجر بھائی بازار میں مشغول رہتے اور میرے انصار بھائی اپنی زراعت میں مشغول رہتے جب کہ میں مسکین آدمی تھا اور پیٹ بھر جانے پر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا۔ پس وہ غائب ہوتے تو میں حاضر رہتا اور وہ بھول جاتے تو میں یاد رکھتا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک روز فرمایا: تم میں سے جو آج اپنا کپڑا پھیلائے رکھے یہاں تک کہ میں اپنی بات پوری کروں پھر اسے اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگا لے تو کبھی میری کوئی بات نہیں بھولے گا۔ میں نے اپنی چادر پھیلا دی اور اس کے سوا میرے اوپر کوئی اور کپڑا نہ تھا۔ یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا ارشاد گرامی مکمل فرما لیا۔ پھر میں نے اسے اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگا لیا۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں آپ ﷺ کے ارشادات میں سے اُس روز سے آج تک کوئی بات نہیں بھولا۔ خدا کی قسم! اگر اللہ کی کتاب میں دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں آپ ﷺ سے کبھی کوئی حدیث بیان نہ کرتا یعنی: ''بے شک جو لوگ ہماری نازل کردہ کھلی نشانیوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں اس کے بعد کہ ہم نے اسے لوگوں کے لیے (اپنی) کتاب میں واضح کر دیا ہے تو انہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ لعنت بھیجتا ہے (یعنی انہیں اپنی رحمت سے دور کرتا ہے) اور لعنت بھیجنے والے بھی ان پر لعنت بھیجتے ہیں○ مگر جو لوگ توبہ کر لیں اور (اپنی) اصلاح کر لیں اور (حق کو) ظاہر کر دیں تو میں (بھی) انہیں معاف فرما دوں گا اور میں بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہوں○۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٤٦٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا أَنْسَاهُ؟ قَالَ: ابْسُطْ رِدَائَكَ. فَبَسَطْتُهُ، قَالَ: فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ضُمَّهُ. فَضَمَمْتُهُ، فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا بَعْدَهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ سے بہت کچھ سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی چادر پھیلاؤ؟ میں نے اپنی چادر پھیلا دی۔ آپ ﷺ نے (فضا میں) دونوں ہاتھ بھر کر اس میں ڈال دیئے اور فرمایا: اسے اپنے سینے سے لگا لو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ پس اُس کے بعد میں کبھی کچھ نہیں بھولا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/٤٦٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب حفظ العلم، ١/٥٦، الرقم: ١١٩، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي هريرة الدوسي ﷺ، ٤/١٩٣٩، الرقم: ٢٤٩١، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب لأبي هريرة ﷺ، ٥/٦٨٤، الرقم: ٣٨٣٤-٣٨٣٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٤٧، الرقم: ٨٨١، وأبو يعلى في المسند، ١١/١٢١، الرقم: ٦٢٤٨-

٣-٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب سؤال المشركين أن يريهم النبي ﷺ آية، فأراهم انشقاق القمر، ٣/١٣٣٠، الرقم: ٣٤٣٧-٣٤٣٩، وأيضًا في كتاب التفسير/القمر، باب وانشقّ القمر وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوْا، ٤/١٨٤٣، الرقم: ٤٥٨٣-٤٥٨٧، ومسلم في ـــ

اللهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً، فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

٤/٤٦٧. وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِلْقَتَيْنِ. فَسَتَرَ الْجَبَلُ فِلْقَةً وَكَانَتْ فِلْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل مکہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے انہیں دو مرتبہ چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ چاند کے دو

..... الصحيح، كتاب صفات المنافقين وأحكامهم، باب انشقاق القمر، ٤/٢١٥٨-٢١٥٩، الرقم: ٢٨٠٠-٢٨٠١، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب من سورة القمر، ٥/٣٩٨، الرقم: ٣٢٨٥-٣٢٨٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٧٦، الرقم: ١٥٥٢-١٥٥٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٧٧، الرقم: ٣٥٨٣، ٣٩٢٤، ٤٣٦٠، وابن حبان في الصحيح، ٤/٤٢٠، الرقم: ٦٤٩٥، والحاكم في المستدرك، ٢/٥١٣، الرقم: ٣٧٥٨-٣٧٦١، والبزار في المسند، ٥/٢٠٢، الرقم: ١٨٠١-١٨٠٢، وأبو يعلى في المسند، ٥/٣٠٦، الرقم: ٢٩٢٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٣٢، الرقم: ١٥٥٩-١٥٦١، والطيالسي في المسند، ١/٣٧، الرقم: ٢٨٠، والشاشي في المسند، ١/٤٠٢، الرقم: ٤٠٤-

ٹکڑے ہونے کا واقعہ حضور نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں پیش آیا، ایک ٹکڑا پہاڑ میں چھپ گیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہنا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٤٦٨/٥. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ، وَمَعَهُ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ، عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ، كَأَشَدِّ الْقِتَالِ، مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِي جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ عليهما السلام. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگ اُحد کے دن میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس دو ایسے حضرات کو دیکھا جو آپ ﷺ کی جانب سے لڑ رہے تھے انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے بڑی بہادری سے برسرپیکار تھے۔ میں نے اُنہیں اِس سے پہلے دیکھا تھا نہ بعد میں یعنی وہ جبرائیل و میکائیل علیہما السلام تھے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب إِذَ هَمَّتَ طَائِفَتَانَ مِنكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰه وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ، [آل عمران، ٣: ١٢٢]، ٤/١٤٨٩، الرقم: ٣٨٢٨، وأيضًا في كتاب اللباس، باب الثياب البيض، ٥/٢١٩٢، الرقم: ٥٤٨٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في قتال جبريل وميكائيل عن النبي ﷺ يوم أحد، ٤/١٨٠٢، الرقم: ٢٣٠٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٧١، الرقم: ١٤٦٨، والشاشي في المسند، ١/١٨٥، الرقم: ١٣٣، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/٥١، الرقم: ٣٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١/١٠٧۔

٦/٤٦٩. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ : أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ قَحْطٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَتِ الْكُرَاعُ هَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللهَ يَسْقِيْنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ: وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيْحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوْضُ الْمَاءَ حَتّٰى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى فَقَامَ إِلَيْهِ ذَالِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ فَادْعُ اللهَ يَحْبِسْهُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ: حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيْلٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ مبارک میں ایک دفعہ اہل مدینہ (شدید) قحط سے دوچار ہوگئے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ خطبہ جمعہ ارشاد

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٣، الرقم: ٣٣٨٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الاستسقاء، باب الدعاء في الاستسقاء، ٢/٦١٤، الرقم: ٨٩٧، وأبو داود في السنن، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين في الاستسقاء، ١/٣٠٤، الرقم: ١١٧٤، والبخاري في الأدب المفرد/٢١٤، الرقم: ٦١٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٩٥، الرقم: ٢٦٠١، وأيضًا في الدعاء/٥٩٦-٥٩٧، الرقم: ٢١٧٩، وابن عبد البر في الاستذكار، ٢/٤٣٤، والحسيني في البيان والتعريف، ٢/٢٦، الرقم: ٩٥٧-

فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! گھوڑے ہلاک ہوگئے، بکریاں مرگئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہمیں پانی مرحمت فرمائے۔ آپ ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا لیکن ہوا چلنے لگی، بادل گھر کر جمع ہوگئے اور آسمان نے ایسا اپنا منہ کھولا کہ ہم برستی ہوئی بارش میں اپنے گھروں کو گئے اور متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر (آئندہ جمعہ) وہی شخص یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہوکر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! گھر تباہ ہو رہے ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اب اس (بارش) کو روک لے۔ تو آپ ﷺ (اس شخص کی بات سن کر) مسکرا پڑے اور (اپنے سرِ اقدس کے اوپر بارش کی طرف انگلی مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: ''ہمیں چھوڑ کر ہمارے ارد گرد برسو۔'' تو ہم نے دیکھا کہ اسی وقت بادل مدینہ منورہ کے اوپر سے ہٹ کر یوں چاروں طرف چھٹ گئے گویا وہ تاج ہیں (یعنی تاج کی طرح دائرہ کی شکل میں پھیل گئے)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٧/٤٧٠. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ، وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ،

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٠٩-١٣١٠، الرقم: ٣٣٧٩-٣٣٨٠، ٥٣١٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في معجزات النبي ﷺ، ٤/١٧٨٣، الرقم: ٢٢٧٩، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب: (٦)، ٥/٥٩٦، الرقم: ٣٦٣١، ومالك في الموطأ، ١/٣٢، الرقم: ٦٢، والشافعي في المسند، ١/١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٣٢، الرقم: ١٢٣٧٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٦، الرقم: ٣١٧٢٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/١٩٣، الرقم: ٨٧٨۔

فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ. قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَلَاثَ مِائَةٍ، أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا اور آپ ﷺ زوراء کے مقام پر تھے۔ آپ ﷺ نے برتن کے اندر اپنا دستِ مبارک رکھ دیا تو آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے اور تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔ حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کتنے (لوگ) تھے؟ انہوں نے جواب دیا: تین سو یا تین سو کے لگ بھگ۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٨/٤٧١. عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ، فَنَزَحْنَاهَا حَتّٰى لَمْ نَتْرُكْ فِيْهَا قَطْرَةً، فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَفِيْرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ، فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ، فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيْدٍ، ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتّٰى رَوِيْنَا، وَرَوَتْ أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ واقعہ حدیبیہ کے روز ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ ہم حدیبیہ کے کنویں سے پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ ہم نے اس میں پانی کا ایک قطرہ بھی نہ چھوڑا۔ (صحابہ کرام پانی ختم ہو جانے سے پریشان ہو کر بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے) سو حضور نبی اکرم ﷺ کنویں کے منڈیر پر آ بیٹھے اور

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١١، الرقم: ٣٣٨٤۔

پانی طلب فرمایا: اس سے کلی فرمائی اور وہ پانی کنویں میں ڈال دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد (پانی اس قدر اوپر آ گیا کہ) ہم اس سے پانی پینے لگے، یہاں تک کہ خوب سیراب ہوئے اور ہمارے سواریوں کے جانور بھی سیراب ہو گئے۔'' اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٩/٤٧٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه شَكَّ الْأَعْمَشُ قَالَ: لَمَّا كَانَ غَزْوَةُ تَبُوْكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَوْ أَذِنْتَ لَنَا، فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا، فَأَكَلْنَا وَادَّهَنَّا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: افْعَلُوْا قَالَ: فَجَاءَ عُمَرُ رضي الله عنه فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ وَلٰكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَجْعَلَ فِي ذَالِكَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَعَمْ، قَالَ: فَدَعَا بِنِطَعٍ، فَبَسَطَهُ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ. قَالَ: فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ. قَالَ: وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ. قَالَ: وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ مِنْ ذَالِكَ شَيءٌ يَسِيْرٌ قَالَ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

٩: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب الشركة، باب الشركة في الطعام والنهد والعروض، ٢/٨٧٩، الرقم: ٢٣٥٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعا، ١/٥٦، الرقم: ٢٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١١، الرقم: ١١٠٩٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٦٤، الرقم: ٦٥٣٠، وأبو يعلى في المسند، ٢/٤١١، الرقم، ١١٩٩، وابن منده في الإيمان، ١/١٧٧، الرقم: ٣٦، وأبو عوانة في المسند، ١/٧، والفريابي في دلائل النبوة، ١/٣٣، الرقم: ٣، والنووي في رياض الصالحين/١٢٤، الرقم: ١٢٤۔

عَلَيْهِ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ: خُذُوْا فِي أَوْعِيَتِكُمْ قَالَ: فَأَخَذُوْا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتّٰى مَا تَرَكُوْا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً إِلَّا مَلَئُوْهُ قَالَ: فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللهِ لَا يَلْقَى اللهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

''حضرت ابو ہریرہ یا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا (راوی اَعمش کو نام میں شک ہے) کہ غزوہ تبوک کے سفر میں لوگوں کو سخت بھوک لگی تھی (جبکہ وہ کئی روز سے فاقہ سے تھے)، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر آپ اجازت دیں تو ہم پانی لانے والے اونٹوں کو ذبح کر کے کھالیں اور چربی کا تیل بنالیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اجازت دے دی، اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آ گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر آپ نے ایسا کیا تو سواریاں کم ہو جائیں گی، البتہ آپ لوگوں کا بچا ہوا کھانا منگوا لیجئے اور اس پر برکت کی دعا فرمائیں، یقیناً اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرمائے گا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے اور ایک چمڑے کا دسترخوان بچھا دیا۔ پھر لوگوں کا بچا ہوا کھانا منگوایا، کوئی شخص اپنی ہتھیلی میں جوار اور کوئی کھجوریں اور کوئی روٹی کے ٹکڑے لیے چلا آ رہا تھا، یہ سب چیزیں مل کر بہت تھوڑی مقدار میں جمع ہوئیں، تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ان پر برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: سب اپنے اپنے برتنوں میں کھانا بھر لیں۔ چنانچہ تمام لوگوں نے اپنے اپنے برتن بھر لیے یہاں تک کہ لشکر کے تمام برتن بھر گئے (اور کوئی برتن خالی نہ رہا) اور سب نے مل کر مکمل سیر ہوکر کھانا کھا بھی لیا اور کھانا پھر بھی بچ گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور جو شخص بھی اس کلمہ

پر یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا وہ شخص جنتی ہوگا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٤٧٣/١٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَاهُنَا؟ فَوَاللهِ، مَا يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ، إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہی دیکھتے ہو کہ (دوران نماز) میرا منہ ادھر ہوتا ہے؟ اللہ کی قسم! مجھ سے تمہارے (دلوں کی حالت اور ان کا) خشوع وخضوع پوشیدہ ہے نہ تمہارے (ظاہری حالت کے) رکوع، میں تمہیں اپنی پشت پیچھے بھی (اسی طرح) دیکھتا ہوں (جیسے اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں)۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٧٤/١١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ وَقَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَعَادَ نَصْرَانِيًّا

١٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب عظة الإمام الناس في إتمام الصلاة وذكر القبلة، ١/١٦١، الرقم: ٤٠٨، وأيضًا في كتاب الأذان، باب الخشوع في الصلاة، ١/٢٥٩، الرقم: ٧٠٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب الأمر بتحسين الصلاة وإتمامها والخشوع فيها، ١/٢٥٩، الرقم: ٤٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٠٣، ٣٦٥، ٣٧٥، الرقم: ٨٠١١، ٨٧٥٦، ٨٨٦٤۔

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٢٥، الرقم: ٣٤٢١، ومسلم في الصحيح، كتاب —

فَكَانَ يَقُوْلُ مَا يَدْرِي مُحَمَّدٌ إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ فَأَمَاتَهُ اللّٰهُ فَدَفَنُوْهُ فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوْا: هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهٖ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ نَبَشُوْا عَنْ صَاحِبِنَا فَأَلْقَوْهُ فَحَفَرُوْا لَهُ فَأَعْمَقُوْا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوْا: هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهٖ نَبَشُوْا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَأَلْقَوْهُ فَحَفَرُوْا لَهُ وَأَعْمَقُوْا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوْا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَعَلِمُوْا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ فَأَلْقَوْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نصرانی مسلمان ہوگیا اور اس نے سورہ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھ لی۔ پھر وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں وحی کی کتابت کرنے لگا۔اس کے بعد وہ پھر نصرانی ہوگیا۔ اور کہتا کہ محمد (ﷺ) تو اتنا ہی جانتے ہیں جو میں نے لکھ دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے موت دی اور لوگوں نے اسے دفن کر دیا لیکن اگلی صبح اس کی لاش زمین پر باہر پڑی دیکھی۔ وہ کہنے لگے کہ یہ محمد (ﷺ) اور ان کے ساتھیوں نے کیا ہوگا، کیوں کہ یہ ان کے پاس سے بھاگ کر آیا تھا، اس لیے انہوں نے ہمارے ساتھی کی قبر کھود ڈالی۔ دوسری مرتبہ ان لوگوں نے اس کے لیے اور

..... صفات المنافقين وأحكامهم، ٤/ ٢١٤٥، الرقم: ٢٧٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٢٠، ٢٤٥، الرقم: ١٢٢٣٦، ١٣٣٤٨، وابن حبان في الصحيح، ٣/ ١٩، الرقم: ٧٤٤، وأبو يعلى في المسند، ٧/ ٢٢، الرقم: ٣٩١٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/ ٣٨١، الرقم: ١٢٧٨، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/ ٥٢، الرقم: ٣٥، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/ ٥٦٨، الرقم: ١٠٥٤، وأيضا في إثبات عذاب القبر، ١/ ٥٦، الرقم: ٥٤، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٢/ ٣٨٧، الرقم: ٥٧٩٨، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ٢/ ١٨٨۔

گہری قبر کھودی لیکن اگلی صبح وہ پھر باہر زمین پر پڑا ہوا تھا۔ وہ پھر کہنے لگے کہ یہ محمد (ﷺ) اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے کیوں کہ یہ ان کے پاس سے بھاگ جو آیا تھا، لہٰذا انہوں نے ہمارے ساتھی کی قبر کھود ڈالی۔ تیسری دفعہ ان لوگوں نے اس کے لیے بساط بھر خوب گہری قبر کھودی لیکن اگلی صبح اسے پھر زمین کے اوپر پڑا ہوا پایا۔ اب وہ سمجھے کہ ان کے ساتھ یہ سلوک لوگوں کی جانب سے نہیں ہے، سو انہوں نے اسے پڑا چھوڑ دیا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٢/٤٧٥. **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ أَبُوْ ذَرٍّ رضي الله عنه يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي، وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ، فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيْمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي، ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي، فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا.....الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ذر (غفاری) رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے گھر کی چھت کو کھولا گیا جبکہ میں مکہ میں تھا اور اس میں سے جبریل امین علیہ السلام نازل ہوئے، اور انہوں نے میرا سینہ کھولا، پھر اس کو زمزم کے پانی سے دھویا، پھر وہ سونے کی ایک طشت لے کر آئے، جو

١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب كيف فرضت الصلاة في الإسراء، ١/١٣٥، الرقم: ٣٤٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الإسراء برسول الله ﷺ إلى السموات وفرض الصلوات، ١/١٤٨، الرقم: ١٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٤٣، الرقم: ٢١٣٢٦، و ابن حبان في الصحيح، ١٦/٤٢٠، الرقم: ٧٤٠٦۔

حکمت اور ایمان سے بھری ہوئی تھی، جبریل امین نے یہ ساری طشت میرے سینے میں انڈیل دی، پھر اسے بند کر دیا، پھر میرا ہاتھ پکڑا، اور مجھے اپنے ساتھ لے کر آسمان دنیا کی طرف بلند ہو گئے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٣/٤٧٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَصَلّٰى، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلُ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ؟ فَقَالَ: إِنِّي أُرِيْتُ الْجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا، وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَا كَلْتُمْ مِنْهُ، مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صفة الصلاة، باب رفع البصر إلى الإمام في الصلاة، ١/٢٦١، الرقم: ٧١٥، وأيضًا في كتاب الكسوف، باب صلاة الكسوف جماعة، ١/٣٥٧، الرقم: ١٠٠٤، وأيضًا في كتاب النكاح، باب كفران العشير، ٥/١٩٩٤، الرقم: ٤٩٠١، ومسلم في الصحيح، كتاب الكسوف، باب ما عرض على النبى ﷺ في صلاة الكسوف من أمر الجنة والنار، ٢/٦٢٧، الرقم: ٩٠٤، والنسائي في السنن، كتاب الكسوف، باب قدر قراءة في صلاة الكسوف، ٣/١٤٧، الرقم: ١٤٩٣، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٥٧٨، الرقم: ١٨٧٨، ومالك في الموطأ، ١/١٨٦، الرقم: ٤٤٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٩٨، الرقم: ٢٧١١، ٣٣٧٤، وابن حبان في الصحيح، ٧/٧٣، الرقم: ٢٨٣٢، ٢٨٥٣، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٩٨، الرقم: ٤٩٢٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٢١، الرقم: ٦٠٩٦، والشافعي في السنن المأثورة، ١/١٤٠، الرقم: ٤٧۔

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضور نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا اور آپ ﷺ نے نمازِ کسوف پڑھائی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے کوئی چیز پکڑی پھر ہم نے دیکھا کہ آپ کسی قدر پیچھے ہٹ گئے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے جنت نظر آئی تھی، میں نے اس میں سے ایک خوشہ پکڑ لیا، اگر اسے توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اس سے کھاتے رہتے (اور وہ ختم نہ ہوتا)۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٧٧/١٤. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ، فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَاءُوْا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوْا: هَذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ: أَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا، فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ الْمِعْوَلَ، فَضَرَبَ فِي الْكُدْيَةِ، فَعَادَ

١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة الخندق وهي الأحزاب، ٤/١٥٠٥، الرقم: ٣٨٧٥، والدارمي في السنن، باب ما أكرم به النبي ﷺ في بركة طعامه، ١/٣٣، الرقم: ٤٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٤، الرقم: ٣١٧٠٩، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/٢٠٨، الرقم: ٢٨٥، والفريابي في دلائل النبوة، ١/٥١، الرقم: ١٨، وابن عبد البر في التمهيد، ١/٢٩٢، وابن إسحاق في تركة النبي ﷺ ، ١/٦٨، الرقم: ٢٢، والحاكم في معرفة علوم الحديث/٩٤، والنووي في رياض الصالحين/١٤٩، الرقم: ١٤٩، والعسقلاني في فتح الباري، ٧/٣٩٦، والعيني في عمدة القاري، ١٧/١٧٩-

كَثِيْبًا أَهْيَلَ أَوْ أَهْيَمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ائْذَنْ لِي إِلَى الْبَيْتِ فَقُلْتُ: لِامْرَأَتِي رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ شَيْئًا مَا كَانَ فِي ذَالِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: عِنْدِي شَعِيْرٌ وَعَنَاقٌ، فَذَبَحَتِ الْعَنَاقَ وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ حَتّٰى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْعَجِيْنُ قَدِ انْكَسَرَ وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْأَثَافِيِّ قَدْ كَادَتْ أَنْ تَنْضَجَ فَقُلْتُ: طُعَيِّمٌ لِي، فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ: كَمْ هُوَ؟ فَذَكَرْتُ لَهٗ قَالَ: كَثِيْرٌ طَيِّبٌ قَالَ: قُلْ لَهَا: لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّوْرِ حَتّٰى آتِيَ فَقَالَ: قُوْمُوْا فَقَامَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهٖ قَالَ: وَيْحَكِ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَمَنْ مَعَهُمْ قَالَتْ: هَلْ سَأَلَكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: ادْخُلُوْا وَلَا تَضَاغَطُوْا، فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ وَيُخَمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُّوْرَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ وَيُقَرِّبُ إِلٰى أَصْحَابِهٖ ثُمَّ يَنْزِعُ فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَغْرِفُ حَتّٰى شَبِعُوْا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ قَالَ: كُلِي هٰذَا وَأَهْدِي، فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم خندق کھود رہے تھے تو ایک سخت پتھر نکل آیا۔ لوگ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) ایک بہت بڑا پتھر نکل آیا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں خود خندق میں اُترتا ہوں۔ چنانچہ آپ ﷺ (خندق میں) اترے جبکہ آپ ﷺ کے شکم مبارک سے پتھر بندھا ہوا تھا اور ہم نے بھی تین دن سے کچھ کھایا پیا نہ تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے

کدال لے کر اس پتھر پر ماری تو وہ ریزہ ریزہ ہوگیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے گھر جانے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔ (میں اجازت لے کر گھر آیا اور) پھر میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو (بھوک کی) ایسی حالت میں دیکھا ہے جو میرے لیے ناقابلِ برداشت ہے۔ پس بتاؤ کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ اس نے کہا کہ تھوڑے سے جَو ہیں اور ایک بکری کا بچہ ہے۔ پس میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور بیوی نے جَو پیسے، یہاں تک کہ گوشت ہانڈی میں پکنے کے لیے رکھ دیا گیا۔ پھر میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگیا جب آٹا گوندھ کر رکھ لیا اور ہانڈی پکنے کے قریب ہوگئی تھی۔ تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے لیے کھانا تیار کروایا ہے۔ پس آپ ایک دو حضرات کے ہمراہ تشریف لائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کتنا کھانا پکایا ہے؟ میں نے سارا ماجرا آپ ﷺ کے گوش گزار کر دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو بہت ہے اور بڑا اچھا ہے۔ پھر فرمایا: اپنی بیوی سے کہہ دینا کہ جب تک میں نہ آجاؤں وہ ہانڈی کو چولھے سے اتارے اور نہ ہی تنور سے روٹیاں نکالے۔ پھر آپ ﷺ نے مہاجرین و انصار سے فرمایا: کھانے کے لیے کھڑے ہوجاؤ۔ (حضرت جابر فرماتے ہیں کہ) میں اپنی بیوی کے پاس جا کر کہنے لگا کہ خدا کی بندی! حضور نبی اکرم ﷺ تو سارے مہاجرین و انصار کو ساتھ لے کر تشریف لا رہے ہیں۔ وہ کہنے لگیں: کیا حضور نبی اکرم ﷺ نے آپ سے کچھ پوچھا تھا؟ میں نے جواب دیا: ہاں۔ پس آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: اندر چلو اور شور وغل نہ کرنا۔ پھر روٹیاں توڑ کر ان پر گوشت ڈالا اور ہانڈی سے گوشت اور تنور سے روٹیاں لے کر انہیں ڈھک دیتے تھے اور صحابہ کرام کے سامنے رکھتے جاتے۔ آپ ﷺ برابر روٹیاں توڑ توڑ کر لوگوں کو دیتے رہے یہاں تک کہ سارے صحابہ شکم سیر ہوگئے اور کھانا بچا بھی رہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اب تم بھی کھالو اور جن کے لیے کھانا بھیجنا ہے ان کے لیے بھی بھیج دو کیوں کہ آج کل لوگوں کو بھوک نے ستایا ہوا ہے۔''

اس حدیث کو امام بخاری، دارمی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٤٧٨/١٥. عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِيْثَ صَاحِبِهِ قَالَا: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فذکر الحديث حَتّٰى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيْلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا، فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتّٰى نَزَحُوْهُ، وَشُكِيَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْعَطَشُ، فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوْهُ فِيْهِ. فَوَاللهِ، مَا زَالَ يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوْا عَنْهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

''حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کی حدیث کی تصدیق کی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ صلح حدیبیہ کے زمانہ میں گھر سے باہر تشریف لے گئے۔ آگے راوی

١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الشروط، باب الشروط في الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب، ٢/٩٧٤، الرقم: ٢٥٨١، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في صلح العدو، ٣/٨٥، الرقم: ٢٧٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٢٨، الرقم: ١٨٩٤٨، وعبد الرزاق في المصنف، ٥/٣٣٠-٣٣٢، الرقم: ٩٧٢٠، وابن حبان في الصحيح، ١١/٢١٦، الرقم: ٤٨٧٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٩، الرقم: ١٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢١٨، الرقم: ١٨٥٨٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥٧/٢٢٦، والعيني في عمدة القاري، ١٤/٢،٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/١٩٨-

نے طویل حدیث ذکر کی جس میں ہے کہ یہاں تک کہ آپ ﷺ حدیبیہ کے بالکل قریب ایک ایسے گڑھے کے کنارے بیٹھ گئے جس میں تھوڑا سا پانی تھا، لوگوں نے اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی لیا تھا کہ وہ ختم ہو گیا۔ لوگوں نے بارگاہِ رسالت میں پیاس کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر انہیں دیتے ہوئے فرمایا: اسے اس گڑھے میں ڈال دو۔ پس خدا کی قسم! پانی فوراً ابلنے لگا اور تمام لوگ سیراب ہو گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ابو داود، اَحمد اور عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

١٦/٤٧٩. عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ رضي الله عنه ابْنَ أَرْبَعٍ وَتِسْعِيْنَ جَلْدًا مُعْتَدِلًا، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ مَا مُتِّعْتُ بِهٖ سَمْعِي وَبَصَرِي إِلَّا بِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِنَّ خَالَتِي ذَهَبَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي شَاكٍ، فَادْعُ اللهَ لَهٗ قَالَ: فَدَعَا لِي.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت جعید بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو چورانوے سال کی عمر میں بھی تندرست و توانا دیکھا۔ (ان سے وجہ پوچھی گئی) تو انہوں نے فرمایا کہ میں تو یہی جانتا ہوں کہ میری سماعت و بصارت رسول اللہ ﷺ کی دعا سے فیض یاب ہیں۔ میری خالہ (بچپن میں) مجھے لے کر آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی تھیں: یا رسول اللہ! یہ میرا بھانجا بیمار رہتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے میرے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی (اور یہ اِسی دعا کا نتیجہ ہے)۔‘‘

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب كنية النبي ﷺ، ١٣٠١/٣، الرقم: ٣٣٤٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١١٤/٢٠، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ١٧٣/١، والعيني في عمدة القاري، ١٠١/١٦۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤٨٠/١٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَ لَا أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ، فَإِنَّ لِي غُلَامًا نَجَّارًا. قَالَ: إِنْ شِئْتِ قَالَ: فَعَمِلَتْ لَهُ الْمِنْبَرَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، قَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ الَّذِي صُنِعَ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا، حَتّٰى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ، فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ، حَتّٰى

١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب البيوع، باب النجار، ٢/٣٧٨، الرقم: ١٩٨٩، وأيضا في كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٤، الرقم: ٣٣٩١-٣٣٩٢، وأيضا في كتاب المساجد، باب الاستعانة بالنجار والصناع في أعواد المنبر والمسجد، ١/١٧٢، الرقم: ٤٣٨، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب: (٦)، ٥/٥٩٤، الرقم: ٣٦٢٧، والنسائي في السنن، كتاب الجمعة، باب مقام الإمام في الخطبة، ٣/١٠٢، الرقم: ١٣٩٦، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في بدء شأن المنبر، ١/٤٥٤، الرقم: ١٤١٤-١٤١٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٢٦، والدارمي نحوه في السنن، ١/٢٣، الرقم: ٤٢، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٣٩، الرقم: ١٧٧٦-١٧٧٧، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/١٨٦، الرقم: ٥٢٥٣، وابن حبان في الصحيح ١٤/٤٨،٤٣، الرقم: ٦٥٠٦، وأبويعلى في المسند، ٦/١١٤، الرقم: ٣٣٨٤-

اسْتَقَرَّتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک انصاری عورت نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے (خطاب کے لیے) تشریف فرما ہونے کے لیے کوئی چیز نہ بنوا دوں؟ کیوں کہ میرا غلام بڑھئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو (تو بنوا دو)۔ اس عورت نے آپ ﷺ کے لیے ایک منبر بنوا دیا۔ جمعہ کا دن آیا تو حضور ﷺ اسی منبر پر تشریف فرما ہوئے جو تیار کیا گیا تھا لیکن (حضور نبی اکرم ﷺ کے منبر پر تشریف رکھنے کی وجہ سے) کھجور کا وہ تنا جس سے ٹیک لگا کر آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تھے (ہجر و فراق رسول ﷺ میں) چلّا (کر رو) پڑا یہاں تک کہ پھٹنے کے قریب ہو گیا۔ یہ دیکھ کر آپ ﷺ منبر سے نیچے اتر آئے اور کھجور کے اس ستون کو گلے سے لگا لیا۔ ستون اس بچہ کی طرح رونے لگا، جسے تھپکی دے کر چپ کرایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے سکون آ گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٨/٤٨١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسِيْرٍ قَالَ: فَنَفِدَتْ أَزْوَادُ الْقَوْمِ قَالَ: حَتّٰى هَمَّ بِنَحْرِ بَعْضِ حَمَائِلِهِمْ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ رضی الله عنه: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَوْ جَمَعْتَ مَا بَقِيَ مِنْ أَزْوَادِ الْقَوْمِ

١٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعا، ١/٥٥، الرقم: ٢٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٢٤٥، الرقم: ٨٧٩٤، وابن منده في الإيمان، ١/٢٢٨، الرقم: ٩٠، وأبو عوانة في المسند، ١/٩، ٢١، والفريابي في دلائل النبوة، ١/٣٤، الرقم: ٤، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ١/١٢٠، الرقم: ١٣١۔

فَدَعَوْتَ اللّٰهَ عَلَيْهَا قَالَ: فَفَعَلَ قَالَ: فَجَاءَ ذُو الْبُرِّ بِبُرِّهٖ وَذُو التَّمْرِ بِتَمْرِهٖ قَالَ: وَقَالَ مُجَاهِدٌ: وَذُو النَّوَاةِ بِنَوَاهُ قُلْتُ: وَمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ بِالنَّوٰى قَالَ: كَانُوْا يَمُصُّوْنَهٗ وَيَشْرَبُوْنَ عَلَيْهِ الْمَاءَ قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهَا حَتّٰى مَلَأَ الْقَوْمُ أَزْوِدَتَهُمْ قَالَ: فَقَالَ عِنْدَ ذَالِكَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فِيْهِمَا إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَنْدَه.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (غزوۂ تبوک کے لیے) سفر پر جا رہے تھے کہ زادِ راہ ختم ہو گیا، یہاں تک کہ لوگوں نے اپنی سواری کے جانور ذبح کرنے کا ارادہ کرلیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش آپ لوگوں کے بچے کھچے کھانے کو جمع کر کے اس پر برکت کی دعا فرمائیں! حضور نبی اکرم ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ پھر جس شخص کے پاس گندم تھی وہ گندم لے آیا اور جس کے پاس کھجوریں تھیں وہ کھجوریں لے آیا۔ مجاہد نے کہا اور جس کے پاس گٹھلیاں تھیں وہ گٹھلیاں لے آیا۔ راوی نے کہا کہ میں نے مجاہد سے پوچھا کہ گٹھلیوں کا وہ لوگ کیا کرتے تھے؟ مجاہد نے کہا کہ انہیں چوس کر ان پر پانی پی لیتے تھے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان تمام چیزوں کو اکٹھا کر کے دعا فرمائی جس کی برکت سے وہ کھانا اس قدر زیادہ ہو گیا کہ تمام لوگوں نے اپنے برتنوں کو بھر لیا۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا (آخری) رسول ہوں۔ جو شخص توحید و رسالت پر ایمان کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا وہ یقیناً جنتی ہوگا۔''

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔

١٩/٤٨٢. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَطْعِمُهُ، فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ. فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَامْرَأَتُهُ وَضَيْفُهُمَا، حَتّٰى كَالَهُ. فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر کچھ کھانا طلب کیا۔ آپ ﷺ نے اسے نصف وسق (ایک سو بیس کلو گرام) جَو دے دیے۔ وہ شخص اس کی بیوی اور ان دونوں کے (ہاں آنے والے) مہمان بھی (ایک عرصہ تک) وہی جو کھاتے رہے یہاں تک کہ ایک دن اس نے وہ جو ماپ لئے۔ پھر وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسے نہ ماپتے تو تم وہ جو کھاتے رہتے اور وہ یونہی (ہمیشہ) باقی رہتے۔‘‘

اِسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٠/٤٨٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، بِتَمَرَاتٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ اللهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِي فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، فَقَالَ: خُذْهُنَّ وَاجْعَلْهُنَّ فِي مِزْوَدِكَ هٰذَا أَوْ فِي هٰذَا الْمِزْوَدِ،

١٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في معجزات النبي ﷺ، ٤/١٧٨٤، الرقم: ٢٢٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٣٧، الرقم: ١٤٦٦١، وأيضًا، ٣/٣٤٧، الرقم: ١٤٧٨٣۔

٢٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب لأبي هريرة رضي الله عنه، ٥/٦٨٥، الرقم: ٣٨٣٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٥٢، الرقم: ٨٦١٣، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٦٧، الرقم: —

كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ فِيْهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا، فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذَالِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ، فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ، وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حِقْوِي حَتّٰى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ رضي الله عنه فَإِنَّهُ انْقَطَعَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ کھجوریں لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ان میں اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا فرما دیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اکٹھا کیا اور میرے لیے ان میں دعائے برکت فرمائی پھر مجھے فرمایا: انہیں لے لو اور اپنے اس توشہ دان میں رکھ دو اور جب انہیں لینا چاہو تو اپنا ہاتھ اس میں ڈال کر لے لیا کرو لیکن اِسے جھاڑنا نہیں۔ سو میں نے ان میں سے اتنے اتنے (یعنی کئی) وَسق (ایک وسق دو سو چالیس کلو گرام کے برابر ہوتا ہے) کھجوریں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیں ہم خود اس میں سے کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے۔ کبھی وہ توشہ دان میری کمر سے جدا نہ ہوا، یہاں تک کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو وہ مجھ سے کہیں گر گیا۔‘‘

اِسے امام ترمذی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٦٥٣٢، وابن راهوية في المسند، ١/٧٥، الرقم: ٣، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٢٧، الرقم: ٢١٥٠، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/١١٧، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٢٣١، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٨٥۔

٤٨٤/٢١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: بِمَ أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ؟ قَالَ: إِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُوْلُ اللهِ؟ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ارْجِعْ. فَعَادَ، فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے کیسے علم ہوگا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کھجور کے اس درخت پر لگے ہوئے اس گچھے کو بلاؤں تو کیا تو گواہی دے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ پھر آپ ﷺ نے اسے بلایا تو وہ درخت سے اترنے لگا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قدموں میں آ گرا۔ پھر آپ ﷺ نے اسے فرمایا: واپس چلے جاؤ۔ تو وہ واپس چلا گیا۔ اس اعرابی نے (نباتات کی محبت و اطاعتِ رسول کا یہ منظر دیکھ کر) اسلام قبول کر لیا۔''

٢١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في آيات إثبات نبوة النبي ﷺ وما قد خصه الله عزوجل، ٥/٥٩٤، الرقم: ٣٦٢٨، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٧٦، الرقم: ٤٢٣٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/١١٠، الرقم: ١٢٦٢٢، والبخاري في التاريخ الكبير، ٣/٣، الرقم: ٦، والبيهقي في الاعتقاد، ١/٤٨، والخطيب التبريزى في مشكاة المصابيح، ٢/٣٩٤، الرقم: ٥٩٢٤، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/٥٣٨، ٥٣٩، الرقم: ٥٢٧۔

اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم، طبرانی اور بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں روایت کیا ہے۔ امام ابوعیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٢/٤٨٥. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْمُ إِلَى جِذْعٍ قَبْلَ أَنْ يُجْعَلَ الْمِنْبَرُ فَلَمَّا جُعِلَ الْمِنْبَرُ حَنَّ ذٰلِكَ الْجِذْعُ حَتّٰى سَمِعْنَا حَنِيْنَهُ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَهُ عَلَيْهِ فَسَكَنَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ وَاللَّالَكَائِيُّ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ منبر تیار کئے جانے سے قبل حضور نبی اکرم ﷺ (خطاب کے لئے) کھجور کے خشک تنے کے ساتھ (ٹیک لگا کر) قیام فرما ہوتے تھے۔ پھر جب آپ ﷺ کے لئے منبر تیار کر دیا گیا تو وہ خشک تنا دھاڑیں مار مار کر رونے لگا، یہاں تک کہ ہم نے بھی اس کے رونے کی آواز سنی، پھر جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دستِ شفقت اس پر رکھا تو وہ (یوں) پرسکون ہوگیا (جیسے کسی بلبلاتے شیر خوار بچے کو ماں کی گود نصیب ہوگئی ہو)۔''

اس حدیث کو امام دارمی، طبرانی، ابن سعد اور لالکائی نے روایت کیا ہے۔

٢٢: أخرجه الدارمي في السنن، ١/٣٠، ٤٤٢، الرقم: ٣٣، ١٥٦٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/١٠٨، الرقم: ٥٩٥٠، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٨٠١، الرقم: ١٤٧٨، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٢٥٣، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ٣/٣٨٩، وابن مردويه في جزء فيه أحاديث ابن حيان، ١/١٤٨، الرقم: ٧٢، وابن عدي في الكامل، ٣/٢٨٨، الرقم: ٧٥٧، والواسطي في تاريخ واسط، ١/١٦٢، والنووي في رياض الصالحين، ١/٤١٦، الرقم: ٤١٦۔

٢٣/٤٨٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلٰى جِذْعٍ مَنْصُوْبٍ فِي الْمَسْجِدِ فَيَخْطُبُ النَّاسَ فَجَاءَهُ رُوْمِيٌّ فَقَالَ: أَلَا أَصْنَعُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ وَكَأَنَّكَ قَائِمٌ فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا لَهُ دَرَجَتَانِ وَيَقْعُدُ عَلَى الثَّالِثَةِ فَلَمَّا قَعَدَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ عَلٰى ذَالِكَ الْمِنْبَرِ خَارَ الْجِذْعُ كَخُوَارِ الثَّوْرِ حَتّٰى ارْتَجَّ الْمَسْجِدُ حُزْنًا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَنَزَلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَالْتَزَمَهُ وَهُوَ يَخُوْرُ فَلَمَّا الْتَزَمَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَكَتَ ثُمَّ قَالَ: أَمَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ لَمْ أَلْتَزِمْهُ لَمَا زَالَ هٰكَذَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حُزْنًا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَدُفِنَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَصَحَّحَهُ وَاللَّالْكَائِيُّ. وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ آپ ﷺ جمعہ کے دن مسجد میں نصب شدہ ایک کھجور کے تنے سے ٹیک لگا کر قیام فرما ہو جاتے اور لوگوں سے خطاب فرماتے۔ ایک رومی صحابی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: (یارسول اللہ!) کیا میں آپ کے لئے ایک ایسی چیز تیار

٢٣: أخرجه الدارمي في السنن، ١/٣٢، الرقم: ٤١، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٠٤، الرقم: ١٧٧٧، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٩٨، الرقم: ١٤٧٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤/٣٥٦-٣٥٧، الرقم: ١٥١٩-١٥٢٠، والعسقلاني في فتح الباري، ٢/٣٩٩-

نہ کرلاؤں کہ آپ اس پر تشریف فرما ہو جائیں اور یوں محسوس ہو کہ آپ قیام فرما ہیں؟ تو (اجازت مل جانے پر) اس نے آپ ﷺ کے لئے منبر تیار کیا۔ اس منبر کے دو درجے تھے۔ اور آپ ﷺ تیسرے درجہ پر جلوہ افروز ہوئے۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ (پہلی مرتبہ) اس منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو وہ کھجور کا (خشک) تنا حضور نبی اکرم ﷺ کی جدائی کی وجہ سے بیل جیسی آواز نکالنے لگا (اور زاروقطار رونے لگا) یہاں تک کہ پوری مسجد اس کی غمناک آواز سے غمگین ہوگئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس کی خاطر منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور اس کے پاس گئے اور اسے اپنے ساتھ لپٹا لیا جبکہ وہ (روتے ہوئے بچے کی طرح) بلبلا رہا تھا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنے سینۂ اقدس کے ساتھ لگایا تو وہ پرسکون ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے! اگر میں اسے اپنے سینے کے ساتھ نہ لگاتا تو یہ رسول اللہ کے غمِ فراق میں قیامت تک اسی طرح روتا رہتا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم فرمایا تو اسے (اسی منبر کے نیچے) دفن کر دیا گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا۔ اور امام مقدسی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

٢٤/٤٨٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: حَنَّتِ الْخَشَبَةُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ الْخَلُوْجِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْأَصْبَهَانِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ کھجور کا خشک تنا حضور نبی اکرم ﷺ کے فراق میں اس طرح تڑپا جس طرح وہ اونٹنی تڑپتی اور بے چین ہوتی ہے جس کا (چھوٹا سا) بچہ اس سے جدا کر دیا جائے۔‘‘

٢٤: أخرجه الدارمي في السنن، ١/٣٠، الرقم: ٣٥، وأبو يعلى في المسند، ٢/٣٢٩، الرقم: ١٠٦٨، والأصبهاني في دلائل النبوة،

اس حدیث کو امام دارمی، ابو یعلی اور اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

٤٨٨/٢٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ إِلٰى لِزْقِ جِذْعٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ رُوْمِيٌّ فَقَالَ: أَصْنَعُ لَكَ مِنْبَرًا تَخْطُبُ عَلَيْهِ، فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا هٰذَا الَّذِي تَرَوْنَ. قَالَ: فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ حَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ إِلٰى وَلَدِهَا فَنَزَلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ فَسَكَنَ فَأُمِرَ بِهِ أَنْ يُحْفَرَ لَهُ وَيُدْفَنَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کھجور کے ایک خشک تنے کے پاس قیام فرما ہو کر خطاب فرمایا کرتے تھے، تو ایک رومی شخص آیا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں آپ کے لئے منبر تیار کر دیتا ہوں جس پر تشریف فرما ہو کر آپ خطاب کر سکیں گے۔ پھر (اجازت ملنے پر) اس نے یہ منبر تیار کر دیا جسے تم دیکھ رہے ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب حضور نبی اکرم ﷺ اس منبر پر خطاب فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے تو کھجور کا وہ خشک تنا یوں تڑپنے لگا جیسے اونٹنی اپنے (گمشدہ) بچے کے لئے تڑپتی ہے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ اس منبر سے اتر کر اس کھجور کے خشک تنے کی طرف تشریف لائے، اور اسے اپنے سینے سے لگایا تو وہ پرسکون ہوگیا، پھر آپ ﷺ نے اس

..... ١٥٥/١، الرقم: ١٧٣، والعسقلاني في فتح الباري، ٦٠٣/٦، والجزري في النهاية في غريب الأثر، ٦٠/٢، والخطابي في غريب الحديث، ٤١٨/١، وابن الجوزي في غريب الحديث، ٢٩٥/١۔

٢٥: أخرجه الدارمي في السنن، ٣١/١، الرقم: ٣٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣١٩/٦، الرقم: ٣١٧٤٩، والعسقلاني في المطالب العالية، ٦٩٨/٤، الرقم: ٢، وأيضا في فتح الباري، ٦٠٢/٦، الرقم: ٣٣٩٠، والعيني في عمدة القاري، ١٢٨/١٦۔

کے بارے میں حکم دیا کہ (اسی منبر کے نیچے) گڑھا کھود کر اسے اس میں دفن کر دیا جائے۔'' اس حدیث کو امام دارمی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٦/٤٨٩. عَنِ الصَّعْقِ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: لَمَّا أَنْ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ جَعَلَ يُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلَى خَشَبَةٍ وَيُحَدِّثُ النَّاسَ فَكَثُرُوْا حَوْلَهُ فَأَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُسْمِعَهُمْ فَقَالَ: ابْنُوْا لِي شَيْئًا أَرْتَفِعُ عَلَيْهِ. قَالُوْا: كَيْفَ يَا نَبِيَّ اللهِ؟ قَالَ: عَرِيْشٌ كَعَرِيْشِ مُوْسٰى عليه السلام. فَلَمَّا أَنْ بَنَوْا لَهُ. قَالَ الْحَسَنُ: حَنَّتْ وَاللهِ الْخَشَبَةُ. قَالَ الْحَسَنُ: سُبْحَانَ اللهِ هَلْ تَشْقَى قُلُوْبُ قَوْمٍ سَمِعُوْا قَالَ أَبُوْ مُحَمَّدٍ: يَعْنِي هٰذَا. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

''حضرت صعق بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو دورانِ خطاب اپنی پشت مبارک کھجور کے خشک تنے سے لگا لیا کرتے تھے۔ پھر آپ ﷺ کے سامعین زیادہ ہو گئے، تو آپ ﷺ نے ان سب کو اپنی آواز سنانے کا ارادہ فرمایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لئے کوئی ایسی چیز بناؤ جس پر بیٹھ کر میں لوگوں سے خطاب کر سکوں۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کیا ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا چبوترہ (نما تختہ) جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تھا۔ پس جب انہوں نے وہ منبر بنایا تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! وہ خشک لکڑی (فراقِ رسول ﷺ میں) زار و قطار رو پڑی۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سبحان اللہ! کیا ان لوگوں کے دل بدبخت ہو سکتے ہیں جنہوں نے یہ ایمان افروز واقعہ (خود دیکھا ہو اور اس خشک لکڑی کا رونا اپنے کانوں سے) سن رکھا ہو۔'' اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٢٦: أخرجه الدارمي في السنن، ١/ ٣١، الرقم: ٣٨۔

٤٩٠/٢٧. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ لِآلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَحْشٌ. فَإِذَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَعِبَ وَاشْتَدَّ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ. فَإِذَا أَحَسَّ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَدْ دَخَلَ، رَبَضَ فَلَمْ يَتَرَمْرَمْ، مَا دَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْبَيْتِ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يُؤْذِيَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالطَّحَاوِيُّ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی آل (یعنی اہلِ بیت) کے لئے ایک بیل رکھا گیا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لاتے تو وہ کھیلتا کودتا اور (خوشی سے) جوش میں آ جاتا اور (حالتِ وجد میں) کبھی آگے بڑھتا اور کبھی پیچھے آتا۔ اور جب وہ یہ محسوس کرتا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اندر تشریف لے گئے ہیں تو پھر ساکت کھڑا ہو جاتا اور کوئی حرکت نہ کرتا جب تک کہ آپ ﷺ گھر میں موجود رہتے اس ڈر سے کہ کہیں آپ ﷺ کے لیے تکلیف کا باعث نہ بنے۔''

اِسے امام احمد، ابویعلی اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔

٤٩١/٢٨. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُوْحَى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ رضي الله عنه فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتّٰى

٢٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/١١٢، ١٥٠، الرقم: ٢٤٨٦٢، ٢٥٢١٠، وأبويعلى في المسند، ٨/١٢١، الرقم: ٤٦٦٠، وابن راهويه في المسند، ٣/٦١٧، الرقم: ١١٩٢، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/١٩٥، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/٣١، وابن عبد البر في التمهيد، ٦/٣١٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٣۔

٢٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/١٤٧، الرقم: ٣٩٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩٧، والذهبي في ميزان الاعتدال، —

غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ إِنَّ عَلِيًّا فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ قَالَتْ أَسْمَاءُ رضي الله عنها: فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ وَرَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

..... ٥/٢٠٥، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/٨٣، والقاضي عياض في الشفاء، ١/٤٠٠، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/١٣٧، والحلبي في السيرة الحلبية، ٢/١٠٣، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٥/١٩٧۔

رواه الطبراني بأسانيد، ورجال أحدهما رجال الصحيح غير إبراهيم بن حسن، وهو ثقة، وثّقه ابن حبان، ورواه الطحاوي في مشكل الآثار (٢/٩، ٤/٣٨٨۔٣٨٩) وللحديث طرق أخرى عن أسماء، وعن أبي هريرة، وعليّ ابن أبي طالب، وأبي سعيد الخدري رضي الله عنهم۔

وقد جمع طرقه أبو الحسن الفضلي، وعبيد الله بن عبد الله الحسكا المتوفى سنة (٤٧٠) في (مسألة في تصحيح حديث ردّ الشمس)، والسيوطي في (كشف اللبس عن حديث الشمس)۔ وقال السيوطي في الخصائص (٢/١٣٧): أخرجه ابن منده، وابن شاهين، والطبراني بأسانيد بعضها على شرط الصحيح۔ وقال الشيباني في حدائق الأنوار (١/١٩٣): أخرجه الطحاوي في مشكل الحديث والآثار۔ بإسنادين صحيحين۔

وقال الإمام النووي في شرح مسلم (١٢/٥٢): ذكر القاضي رضي الله عنه: أن نبينا ﷺ حبست له الشمس مرّتين..... ذكر ذلك الطحاوي وقال: رواته ثقات۔

’’حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ ﷺ کا سر اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا وہ عصر کی نماز نہ پڑھ سکے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا اس پر سورج واپس لوٹا دے۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں: میں نے اسے غروب ہوتے ہوئے بھی دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ وہ غروب ہونے کے بعد دوبارہ طلوع ہوا۔‘‘

اِسے امام طبرانی اور طحاوی نے صحیح حدیث کے رجال کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٢٩/٤٩٢. عَنْ دُكَيْنِ بْنِ سَعِيْدٍ الْخَثْعَمِيِّ رضی الله عنه قَالَ: أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ أَرْبَعُوْنَ وَأَرْبَعُ مِائَةٍ، نَسْأَلُهُ الطَّعَامَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ: قُمْ فَأَعْطِهِمْ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا عِنْدِي إِلَّا مَا يَقِيْظُنِي وَالصِّبْيَةَ. قَالَ وَكِيْعٌ: الْقَيْظُ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ. قَالَ: قُمْ فَأَعْطِهِمْ. قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، سَمْعًا وَطَاعَةً قَالَ: فَقَامَ عُمَرُ وَقُمْنَا مَعَهُ فَصَعِدَ بِنَا إِلٰى غُرْفَةٍ لَهُ فَأَخْرَجَ الْمِفْتَاحَ مِنْ حُجْزَتِهِ، فَفَتَحَ الْبَابَ. قَالَ دُكَيْنٌ: فَإِذَا فِي الْغُرْفَةِ مِنَ التَّمْرِ شَبِيْهٌ بِالْفَصِيْلِ الرَّابِضِ قَالَ: شَأْنَكُمْ قَالَ: فَأَخَذَ

٢٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في اتخاذ الغرف، ٤/٣٦٠، الرقم: ٥٢٣٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٧٤، الرقم: ١٧٦١٢-١٧٦١٦، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٢/٣٤٠، الرقم: ١١١٠، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٢/٤٦٢، الرقم: ٧٠٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٣٠٤، والمزي في تهذيب الكمال، ٨/٤٩٢، الرقم: ١٨٠١-

كُلُّ رُجُلٍ مِنَّا حَاجَتَهُ مَا شَاءَ قَالَ: ثُمَّ الْتَفَتُّ وَإِنِّي لَمِنْ آخِرِهِمْ وَكَأَنَّا لَمْ نَرْزَأْ مِنْهُ تَمْرَةً.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ مُخْتَصَرًا وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت دکین بن سعید خثعمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم چار سو چالیس افراد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے کھانے کا سوال کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اٹھیں اور ان کو کھانا دیں۔ انہوں نے عرض کیا: میرے پاس صرف اتنا کھانا ہے جو میرے لیے اور بچوں کے لیے چار ماہ تک کافی ہے۔ وکیع کہتے ہیں: کلام عرب میں ''قیظ'' چار مہینوں کے لیے بولا جاتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اٹھیں اور ان کو کھانا دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں اور حکم کی تعمیل کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ہم آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ پس وہ ہمیں اپنے اوپر کے کمرے میں لے گئے اور انہوں نے اپنے نیفے سے چابی نکالی اور دروازہ کھولا۔ دکین کہتے ہیں: اس کمرے میں کھجوریں تھیں جو اونٹنی کے بیٹھے ہوئے بچے کے برابر تھیں۔ دکین کہتے ہیں: ہم میں سے ہر شخص نے اپنی ضرورت کے مطابق اس میں سے کھجوریں لیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر میں متوجہ ہوا اور میں ان سب میں آخری تھا اور ایسے محسوس ہوتا تھا گویا کہ ہم نے اس میں سے کوئی کھجور نہیں لی۔''

اس حدیث کو امام ابو داود نے مختصراً اور احمد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ ان کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٣٠/٤٩٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ كَأَنَّهُ يُدَاوِي وَيُعَالِجُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّكَ تَقُوْلُ أَشْيَاءَ؛ هَلْ لَكَ أَنْ أُدَاوِيَكَ؟ قَالَ: فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى اللهِ ثُمَّ قَالَ: هَلْ لَكَ أَنْ أُرِيَكَ آيَةً؟ وَعِنْدَهُ نَخَلٌ وَشَجَرٌ. فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عِذْقًا مِنْهَا، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ وَهُوَ يَسْجُدُ، وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَسْجُدُ، وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ ﷺ، فَقَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ. ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ارْجِعْ إِلٰى مَكَانِكَ. فَقَالَ الْعَامِرِيُّ: وَاللهِ، لَا أُكَذِّبُكَ بِشَيءٍ تَقُوْلُهُ أَبَدًا، ثُمَّ قَالَ: يَا آلَ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، وَاللهِ، لَا أُكَذِّبُهُ بِشَيءٍ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ بنو عامر کا ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ شخص علاج معالجہ کرنے والا (حکیم) دکھائی دیتا تھا۔ پس اس نے کہا: اے محمد مصطفیٰ! آپ بہت سی (نئی) چیزیں (امورِ دین میں سے) بیان کرتے ہیں۔ (پھر اس نے از راہ تمسخر کہا:) کیا آپ کو اس چیز کی حاجت ہے کہ میں آپ کا علاج کروں؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اسے

٣٠: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٥٤، الرقم: ٦٥٢٣، وأبو يعلى في المسند، ٤/٢٣٧، الرقم: ٢٣٥٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/١٠٠، الرقم: ١٢٥٩٥، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ٢/٥٠٦، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٢٠، الرقم: ٢١١١، وأيضًا في مجمع الزوائد، ٩/١٠۔

اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف دعوت دی پھر فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں کوئی معجزہ دکھاؤں؟ آپ ﷺ کے آس پاس کھجور اور کچھ دیگر درخت تھے۔ آپ ﷺ نے کھجور کی ایک شاخوں والی ٹہنی کو اپنی طرف بلایا، وہ ٹہنی (کھجور سے جدا ہو کر) آپ کی طرف سجدہ کرتے اور سر اٹھاتے، سجدہ کرتے اور پھر سر اٹھاتے ہوئے بڑھی یہاں تک کہ آپ ﷺ کے قریب پہنچ گئی، پھر آپ ﷺ کے سامنے کھڑی ہوگئی۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ اپنی جگہ واپس چلی جائے۔ (یہ واقع دیکھ کر) قبیلہ بنو عامر کے اس شخص نے کہا: خدا کی قسم! میں کبھی بھی کسی شے میں بھی آپ کی تکذیب نہیں کروں گا جو آپ فرماتے ہیں۔ پھر اس نے برملا اعلان کرکے کہا: اے آلِ عامر بن صعصعہ اللہ کی قسم! میں انہیں (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ) کو آئندہ کسی چیز میں نہیں جھٹلاؤں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن حبان، ابویعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٣١/٤٩٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه عَنْ أُمِّهِ قَالَ: كَانَتْ لَهَا شَاةٌ فَجَمَعَتْ مِنْ سَمْنِهَا فِي عُكَّةٍ، فَمَلَأَتِ الْعُكَّةَ، ثُمَّ بَعَثَتْ بِهَا مَعَ رَبِيْبَةَ فَقَالَتْ: يَا رَبِيْبَةُ، أَبْلِغِي هٰذِهِ الْعُكَّةَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَأْتَدِمُ بِهَا، فَانْطَلَقَتْ بِهَا رَبِيْبَةُ حَتّٰى أَتَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، عُكَّةُ سَمْنٍ بَعَثَتْ بِهَا إِلَيْكَ أُمُّ سُلَيْمٍ قَالَ: فَرِّغُوْا لَهَا عُكَّتَهَا، فَفُرِّغَتِ الْعُكَّةُ،

٣١: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٧/٢١٧، الرقم: ٤٢١٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/١٢٠، الرقم: ٢٩٣، والفريابي في دلائل النبوة، ١/٣٩، الرقم: ١٤، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/٣٩، الرقم: ١٤، والعسقلاني في الإصابة، ٧/٦٨٢، الرقم: ١١٢٥٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٣٠٩۔

فَدُفِعَتْ إِلَيْهَا فَانْطَلَقَتْ بِهَا، فَجَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ، فَرَأَتِ الْعُكَّةَ مُمْتَلِئَةً تَقْطُرُ. فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَبِيْبَةُ، أَلَيْسَ أَنْ تَنْطَلِقِي بِهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: قَدْ فَعَلْتُ، فَإِنْ لَمْ تُصَدِّقِيْنِي، فَانْطَلِقِي، فَسَلِي رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَانْطَلَقَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ وَمَعَهَا رَبِيْبَةُ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي بَعَثْتُ إِلَيْكَ مَعَهَا بِعُكَّةٍ فِيْهَا سَمْنٌ قَالَ: قَدْ فَعَلَتْ قَدْ جَاءَتْ بِهَا فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ، إِنَّهَا لَمُمْتَلِئَةٌ تَقْطُرُ سَمْنًا قَالَ: فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَعْجَبِيْنَ أَنْ كَانَ اللهُ أَطْعَمَكِ كَمَا أَطْعَمْتِ نَبِيَّهُ. كُلِي وَأَطْعِمِي قَالَتْ: فَجِئْتُ الْبَيْتَ، فَقَسَمْتُ فِي قَعْبٍ لَنَا كَذَا وَكَذَا وَتَرَكْتُ فِيْهَا مَا ائْتَدَمْنَا مِنْهُ شَهْرًا أَوْ شَهْرَيْنِ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی والدہ (حضرت اُمِّ سلیم رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک بکری تھی۔ انہوں نے اس بکری کا گھی ایک مشکیزے میں جمع کیا۔ پس جب وہ مشکیزہ بھر گیا تو انہوں نے نوکرانی کے ہاتھ بھیجا اور کہا: اے کنیز! اس مشکیزے کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرنا، آپ ﷺ اس کے ذریعے سالن بنائیں گے۔ تو وہ نوکرانی اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ گھی کا مشکیزہ آپ کی بارگاہ میں حضرت اُمِّ سلیم نے بھیجا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کا مشکیزہ خالی کرکے لوٹا دو۔ پس مشکیزہ خالی کر کے واپس اسے دے دیا گیا۔ وہ مشکیزہ لے کر حضرت اُمِّ سلیم کے پاس آئی۔ جب ام سلیم رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ مشکیزہ (اسی طرح) بھرا ہوا ہے اور اس سے گھی ٹپک رہا ہے تو حضرت اُمِّ سلیم نے کہا: اے کنیز! کیا تم اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں نہیں گئی؟ اس

نے کہا: میں نے ایسا ہی کیا (جیسے آپ نے کہا تھا) اگر آپ کو میرا یقین نہیں تو میرے ساتھ چلیں اور رسول اللہ ﷺ سے خود پوچھ لیں۔ تو حضرت اُمِ سلیم گئیں اور کنیز ان کے ساتھ تھی۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اس کے ہاتھ آپ کی خدمت میں (گھی کا) مشکیزہ بھیجا تھا جس میں گھی تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے ایسا ہی کیا ہے اور یہ لے کر آئی تھی۔ پھر اُمِ سلیم نے عرض کیا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا، یہ بھرا ہوا ہے اور اس سے اسی طرح گھی ٹپک رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا تو اس بات سے تعجب کرتی ہے (حالانکہ اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں)؟ اللہ تعالیٰ نے تجھے کھلایا ہے جس طرح تو نے اس کے نبی کو کھلایا ہے، کھاؤ اور کھلاؤ۔ وہ کہتی ہیں: پس میں گھر آئی اور میں نے اس گھی کو مختلف پیالوں میں ڈال دیا اور کچھ اس میں رہنے دیا جس سے ہم نے ایک یا دو مہینے تک سالن بنایا۔'' اس حدیث کو امام ابویعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٢/٤٩٥. عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّةِ رضي الله عنها قَالَ: جَاءَتْ أُمُّ مَالِكٍ بِعُكَّةٍ سَمْنٍ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِلَالًا، فَعَصَرَهَا، ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَيْهَا، فَرَجَعَتْ، فَإِذَا هِيَ مَمْلُوْءَةٌ فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: أَنْزَلَ فِيَّ شَيْءٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ يَا أُمَّ مَالِكٍ؟ قَالَتْ: رَدَدْتَ عَلَيَّ هَدِيَّتِي قَالَ: فَدَعَا

٣٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٣٢٢/٦، الرقم: ٣١٧٦٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٤٥/٢٥، الرقم: ٣٥١، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثاني، ١٧٧/٦، الرقم: ٣٤٠٥، والأصبهاني في دلائل النبوة، ٣٩/١، الرقم: ١٥، والعسقلاني في الإصابة، ٢٩٨/٨، الرقم: ١٢٢٣٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٠٩/٨، ١٠٢/١٠۔

بِلَالًا، فَسَأَلَهُ عَنْ ذَالِكَ فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، عَصَرْتُهَا حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَنِيْئًا لَكِ يَا أُمَّ مَالِكٍ، هٰذِهِ بَرَكَةٌ عَجَّلَ اللهُ ثَوَابَهَا ثُمَّ عَلَّمَهَا أَنْ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ سُبْحَانَ اللهِ عَشْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَشْرًا، وَاللهُ أَكْبَرُ عَشْرًا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت یحییٰ بن جعدہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں جو حضرت مالک انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اُمّ مالک گھی کا مشکیزہ لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے اس مشکیزے کو نچوڑ لیا اور پھر خالی کر کے اس صحابیہ کو واپس کر دیا۔ پس وہ لوٹ گئیں تو دیکھا کہ وہ بھرا ہوا ہے۔ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں دوبارہ حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں: یا رسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی حکم نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے پوچھا: اے اُم مالک! ایسا کیوں پوچھ رہی ہو؟ وہ عرض کرنے لگیں: آپ نے میرا ہدیہ مجھے واپس کر دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے حضرت بلال کو بلایا اور ان سے اس بارے میں پوچھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اس ذات کی قسم جس ذات نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں نے اس مشکیزے کو اتنا نچوڑا تھا کہ مجھے شرم محسوس ہونے لگی تھی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اُمِ مالک! تمہیں خوشخبری ہو یہ تمہارے لئے برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں جلد ہی اجر سے نوازا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں تعلیم دی کہ ہر نماز کے بعد دس بار ''سبحان اللہ'' دس بار ''الحمد للہ'' اور دس بار ''اللہ أکبر'' پڑھا کریں۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے

فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٣٣/٤٩٦. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: جَمَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَوْ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِيْهِمْ رَهْطٌ كُلُّهُمْ يَأْكُلُ الْجَذَعَةَ وَيَشْرَبُ الْفَرَقَ قَالَ: فَصَنَعَ لَهُمْ مُدًّا مِنْ طَعَامٍ، فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا قَالَ: وَبَقِيَ الطَّعَامُ كَمَا هُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ ثُمَّ دَعَا بِغُمَرٍ فَشَرِبُوْا حَتّٰى رَوَوْا وَبَقِيَ الشَّرَابُ كَأَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ أَوْ لَمْ يُشْرَبْ فَقَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنِّي بُعِثْتُ لَكُمْ خَاصَّةً وَإِلَى النَّاسِ بِعَامَّةٍ وَقَدْ رَأَيْتُمْ مِنْ هٰذِهِ الْآيَةِ مَا رَأَيْتُمْ، فَأَيُّكُمْ يُبَايِعُنِي عَلٰى أَنْ يَكُوْنَ أَخِي وَصَاحِبِي؟ قَالَ: فَلَمْ يَقُمْ إِلَيْهِ أَحَدٌ قَالَ: فَقُمْتُ إِلَيْهِ وَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ قَالَ: فَقَالَ: اجْلِسْ قَالَ: ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَالِكَ أَقُوْمُ إِلَيْهِ فَيَقُوْلُ لِي: اجْلِسْ حَتّٰى كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلٰى يَدِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

٣٣: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/١٢٥، الرقم: ٨٤٥١، وأيضًا في خصائص أمير المؤمنين علي عليه السلام، ١/٨٣، الرقم: ٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٥٩، الرقم: ١٣٧١، وفي فضائل الصحابة، ٢/٧١٢، الرقم: ١٢٢٠، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/٧١، الرقم: ٤٤٨، وقال: إسناده صحيح، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/٤٧، والمزي في تهذيب الكمال، ٩/١٤٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٣٠٢، وقال: رواه أحمد ورجاله ثقات، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٣٥١۔

وَالنَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَزَادَ: ثُمَّ قَالَ: أَنْتَ أَخِي وَصَاحِبِي وَوَارِثِي وَوَزِيْرِي.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنو عبد المطلب کو جمع فرمایا یا انہیں بلایا وہ اتنے لوگ تھے کہ ایک پورا بکرا کھا سکتے تھے اور ایک بڑا پانی کا برتن پی سکتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لیے دو مٹھیوں کے برابر کھانا تیار فرمایا یہاں تک کہ اس قوم نے سیر ہوکر کھایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کھانا بچ گیا گویا اسے کسی نے چھوا تک نہیں تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیالہ منگوایا اور ان سب نے مشروب پیا یہاں تک کہ وہ سیر ہوگئے اور مشروب بچ گیا جیسا کہ اسے کسی نے چھوا نہیں تھا اور پیا ہی نہیں تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بنوعبد المطلب! میں تمہاری طرف خاص طور پر اور باقی لوگوں کی طرف عمومی طور پر مبعوث کیا گیا ہوں۔ اور تم نے یہ معجزہ دیکھا جو بھی دیکھا۔ پس تم میں سے کون ہے جو اس بات پر میری بیعت کرے کہ وہ میرا بھائی اور میرا دوست ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کوئی بھی کھڑا نہ ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر کھڑا ہوا اور میں ان تمام میں کمسن تھا۔ کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا۔ میں جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر کھڑا ہوتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے: بیٹھ جاؤ۔ یہاں تک کہ تیسری بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا۔'' اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

امام نسائی نے بھی اسے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے اور ان الفاظ کا اضافہ کیا کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے علی! تم میرے بھائی، دوست، وارث اور وزیر ہو۔''

٤٩٧/٣٤. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ الْعَدُوَّ قَدْ حَضَرَ وَهُمْ شِبَاعٌ وَالنَّاسُ جِيَاعٌ، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: أَ لَا نَنْحَرُ نَوَاضِحَنَا فَنُطْعِمُهَا النَّاسَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ كَانَ مَعَهٗ فَضْلُ طَعَامٍ فَلْيَجِيءْ بِهٖ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالْمَدِّ وَالصَّاعِ وَأَكْثَرَ وَأَقَلَّ فَكَانَ جَمِيْعُ مَا فِي الْجَيْشِ بِضْعًا وَعِشْرِيْنَ صَاعًا فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ إِلٰى جَنْبِهٖ وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: خُذُوْا وَلَا تَنْتَهِبُوْا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَأْخُذُ فِي جَرَابِهٖ وَفِي غَرَارَتِهٖ وَأَخَذُوْا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتّٰى أَنَّ الرَّجُلَ لَيَرْبِطُ كُمَّ قَمِيْصِهٖ فَيَمْلَؤُهٗ فَفَرَغُوْا وَالطَّعَامُ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللهِ لَا يَأْتِي بِهِمَا عَبْدٌ مُحِقٌّ إِلَّا وَقَاهُ اللهُ حَرَّ النَّارِ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم ایک غزوہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دشمن آ پہنچا ہے، وہ لوگ سیر ہیں اور ہمارے لوگ بھوکے ہیں۔ تو انصار نے کہا: کیا ہم اپنے جانور ذبح کریں تاکہ لوگوں کو کھلائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس زائد کھانا ہے وہ اپنا کھانا لے کر آئے۔ پس کوئی آدمی مُد لاتا تو کوئی صاع لاتا (مُد اور صاع عربوں کے ہاں زمانہ قدیم میں ناپنے کے دو آلے تھے)، کوئی زیادہ لاتا کوئی کم لاتا۔ پس پورے لشکر سے سارا غلہ بیس صاع سے کچھ زیادہ جمع ہوا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ اس ڈھیر کے پاس بیٹھ گئے اور

٣٤: أخرجه أبو يعلى في المسند، ١/١٩٩، الرقم: ٢٣٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٣٠٤، والحسيني في البيان والتعريف، ١/١٠٠، الرقم: ٢٤٣۔

برکت کی دعا فرمائی۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کھانے میں سے لو اور لوٹ مار نہ کرو۔ پس کوئی آدمی اسے اپنے توشہ دان میں جمع کرنے لگا، کوئی ٹوکری میں جمع کرنے لگا اور وہ اپنے برتنوں میں جمع کرنے لگے یہاں تک کہ کوئی آدمی اپنی قمیض کی آستینوں کو باندھ کر اس میں غلہ بھرنے لگا۔ پھر وہ فارغ ہو گئے اور غلہ اسی طرح پڑا تھا جیسے وہ (تقسیم سے پہلے) تھا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ جب بھی کوئی بندہ ان دونوں (شہادتوں) کا اقرار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی تپش سے نجات دیتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابویعلی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٤٩٨/٣٥. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا بِقُرْصٍ فَكَسَرَهُ فِي الْقَصْعَةِ وَصَنَعَ فِيْهَا مَاءً سُخْنًا ثُمَّ صَنَعَ فِيْهَا وَدَكًا ثُمَّ سَفْسَفَهَا ثُمَّ لَبَّقَهَا ثُمَّ صَعْنَبَهَا ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَأْتِنِي بِعَشَرَةٍ أَنْتَ عَاشِرُهُمْ فَجِئْتُ بِهِمْ فَقَالَ: كُلُوْا وَكُلُوْا مِنْ أَسْفَلِهَا وَلَا تَأْكُلُوْا مِنْ أَعْلَاهَا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ مِنْ أَعْلَاهَا فَأَكَلُوْا مِنْهَا حَتّٰى شَبِعُوْا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ وَأَبُوْ دَاوُدَ طَرَفًا مِنْ آخِرِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

’’حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں اہلِ

٣٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأطعمة، باب ما جاء في الأكل من أعلى الصحفة، ٣/٣٤٨، الرقم: ٣٧٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٩٠، الرقم: ١٦٠٤٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٣٠٥، وابن سلام في غريب الحديث، ٣/٢٠٦۔

صفہ میں سے تھا، ایک دن رسول اللہ ﷺ نے آٹے کی ایک ٹکیہ منگوائی، پھر اسے ایک بڑے برتن میں توڑا اور اس میں گرم پانی ملایا، پھر اس میں روغن (یا چربی) ملائی پھر اسے چھانا، پھر اسے خوب ملایا، پھر اس کا ایک پیڑا بنایا، پھر اپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور دس افراد لے کر آؤ جن میں تم دسویں ہو (یعنی اپنے علاوہ نو افراد)۔ پس میں انہیں لے کر آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھاؤ اور نیچے سے کھاؤ اور اوپر سے نہ کھاؤ، کیونکہ برکت اوپر سے نیچے نازل ہوتی ہے۔ پس انہوں نے اس سے کھایا یہاں تک کہ سیر ہوگئے۔''

اس حدیث کو امام احمد نے ثقہ رجال کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام ابوداود نے بھی اسے مختصراً حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

٤٩٩/٣٦. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اجْمَعْ أَصْحَابَكَ (يَعْنِي أَصْحَابَ الصُّفَّةِ) فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُهُمْ فِي الْمَسْجِدِ رَجُلًا رَجُلًا أُوْقِظُهُمْ، فَأَتَيْنَا بَابَ النَّبِيِّ ﷺ، فَدَخَلْنَا، فَوُضِعَتْ بَيْنَ أَيْدِيْنَا صَحْفَةٌ فِيْهَا صَنِيْعَ قَدْرِ مُدَّي شَعِيْرٍ فَقَالَ لَنَا: كُلُوْا بِسْمِ اللهِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِيْنَ وُضِعَتِ الصَّحْفَةُ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، مَا فِي آلِ مُحَمَّدٍ قِيْسَ مَا تَرَوْنَهُ فَأَكَلْنَا حَتّٰى شَبِعْنَا وَبَقِيَ مِنْهَا بَقِيَّةٌ وَكُنَّا مَا بَيْنَ السَّبْعِيْنَ إِلَى الثَّمَانِيْنَ قِيْلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه: مِثْلَ أَيِّ شَيْءٍ حِيْنَ**

٣٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٤، الرقم: ٣١٧١١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/١٩٥، الرقم: ٢٩٠٧، والفريابي في دلائل النبوة، ١/٤٥، الرقم: ١٣، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٢٥٦، والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، ١/٦٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٣٠٨۔

فَرَغْتُمْ مِنْهَا فَقَالَ: مِثْلَهَا حِيْنَ وُضِعَتْ إِلَّا أَنَّ فِيْهَا أَثَرُ الْأَصَابِعِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے دوستوں (یعنی اَصحابِ صفہ) کو جمع کرو۔ پس میں مسجد میں ایک ایک آدمی کو تلاش کرنے لگا اور ان کو جگانے لگا۔ پھر ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے پر آئے اور اس میں داخل ہو گئے۔ پس ہمارے سامنے ایک طشتری رکھ دی گئی جس میں دو مد (یعنی کم و بیش پونے تین کلو) جَو کا بنا ہوا کھانا رکھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں فرمایا: اللہ کے نام سے کھاؤ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طشتری رکھتے وقت فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے! اس وقت آلِ محمد کے پاس اُس (کھانے) کے علاوہ کوئی شے نہیں ہے، جو تمہارے سامنے ہے۔ پس ہم نے سیر ہو کر کھایا اور اس میں سے کچھ بچ بھی گیا اور ہم ۷۰ سے ۸۰ افراد کے درمیان تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: جب تم فارغ ہوئے تو یہ کھانا کس طرح تھا؟ تو انہوں نے کہا: جب رکھا گیا تھا تو اسی کی مقدار باقی تھا سوائے اس کے کہ اس میں انگلیوں کے نشانات تھے۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔

٣٧/٥٠٠. عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أُمِّ أَوْسٍ الْبَهْزِيَّةِ أَنَّهَا سَلَّتْ سَمْنًا لَهَا فَجَعَلَتْهُ فِي عُكَّةٍ ثُمَّ أَهْدَتْهُ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَقَبِلَهُ وَأَخَذَ مَا فِيْهِ وَدَعَا لَهَا بِالْبَرَكَةِ، فَرَدُّوْهَا عَلَيْهَا وَهِيَ مَمْلُوْءَةٌ سَمْنًا، فَظَنَّتْ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَمْ يَقْبَلْهَا، فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَلَهَا صُرَاخٌ فَقَالَ:

٣٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/١٥١، الرقم: ٣٦٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٣١٠۔

أَخْبِرُوْهَا بِالْقِصَّةِ فَأَكَلَتْ مِنْهُ بَقِيَّةَ عُمْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَوِلَايَةَ أَبِي بَكْرٍ وَوِلَايَةَ عُمَرَ وَوِلَايَةَ عُثْمَانَ حَتّٰى كَانَ بَيْنَ عَلِيٍّ وَمُعَاوِيَةَ مَا كَانَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهٗ وُثِّقُوْا.

''حضرت اوس بن خالد رضی اللہ عنہ اُمِ اوس بھزیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے گھی نکالا اور اسے مشکیزے میں ڈال دیا، پھر اسے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ کر دیا۔ آپ ﷺ نے اسے قبول فرمایا اور جو کچھ اس میں تھا وہ لے لیا، اس کے لئے برکت کی دعا فرمائی اور مشکیزہ اس کو واپس کر دیا حالانکہ یہ گھی سے بھرا ہوا تھا۔ حضرت اُمِ اوس رضی اللہ عنہا نے خیال کیا کہ شاید آپ ﷺ نے اسے قبول نہیں فرمایا۔ پس وہ فریاد کرتے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں (گھی کا) قصہ بیان کر دو۔ پس یہ اس گھی سے زمانہ نبوت، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان اور حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم کے درمیان اختلاف کے دور تک کھاتی رہیں۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ قرار دیئے گئے ہیں۔

٣٨/٥٠١. عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ خَالِدٍ رضی الله عنه قَالَ: بَعَثْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ شَاةً ثُمَّ ذَهَبْتُ فِي حَاجَةٍ فَرَدَّ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلٰى أُمِّ خُنَاسٍ -زَوْجَتِهٖ- فَإِذَا عِنْدَهَا لَحْمٌ فَقُلْتُ: يَا أُمَّ خُنَاسٍ، مَا هٰذَا

٣٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٣٣٥، الرقم: ٧٩٤، والعسقلاني في الإصابة، ٦/٩٦، الرقم: ٧٩٤٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٣١٠۔

اللَّحْمُ؟ قَالَتْ: هٰذَا اللَّحْمُ رَدَّهُ إِلَيْنَا خَلِيْلُكَ ﷺ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْهِ قَالَ: مَا لَكِ لَا تُطْعِمِيْهِ عِيَالَكِ مُنْذُ غُدْوَةٍ؟ قَالَتْ: هٰذَا سُؤْرُهُمْ وَكُلُّهُمْ قَدْ أَطْعَمْتُ وَكَانُوْا يَذْبَحُوْنَ الشَّاتَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ وَلَا تَجْزِيءُ عَنْهُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت مسعود بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک بکری پیش کی۔ پھر میں کسی ضرورت سے آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف آدھی بکری واپس لوٹا دی۔ میں اُم خُتاس (یعنی اپنی زوجہ) کے پاس گیا تو ان کے پاس گوشت تھا۔ میں نے کہا: اے اُم خُتاس! یہ گوشت کیسا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ گوشت آپ کے آقا ﷺ نے ہمارے پاس اس بکری میں سے واپس لوٹایا ہے جو میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں ہدیتًا بھیجی تھی۔ انہوں نے کہا: تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم نے صبح سے اپنے گھر والوں کو یہ (گوشت) کیوں نہیں کھلایا؟ انہوں نے کہا: یہ ان کا بچا ہوا ہے اور میں نے ان تمام کو کھانا کھلا دیا ہے۔ (ان سے آدھی بکری ختم نہ ہوئی حالانکہ اس سے پہلے) وہ دو یا تین بکریاں ذبح کرتے تھے اور وہ ان کو پوری نہیں ہوتی تھیں۔'' اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٩/٥٠٢. عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صُنِعَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَأُتِيَ بِهَا فَقَالَ لِي: يَا أَبَا رَافِعٍ، نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ فَنَاوَلْتُهُ فَقَالَ: يَا أَبَا رَافِعٍ، نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ فَنَاوَلْتُهُ ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا رَافِعٍ، نَاوِلْنِي الزِّرَاعَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَهَلْ لِلشَّاةِ إِلَّا ذِرَاعَانِ فَقَالَ: لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِي مِنْهَا مَا

٣٩-٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٨، الرقم: ٢٣٩١٠، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٦/٢٠٣، الرقم: ٣٤٣٤،-

دَعَوْتُ بِهٖ قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْأَصْبَهَانِيُّ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ، وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

٤٠/٥٠٣. وَزَادَ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ: وَإِنَّهَا صُنِعَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَكَلَهَا وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهٖ وَبَقِيَ مِنْهَا قَلِيْلٌ فَمَرَّ بِالنَّبِيِّ ﷺ أَعْرَابِيٌّ فَأَخَذَهَا الْأَعْرَابِيُّ فَأَكَلَهَا بِيَدِهٖ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ضَعْهَا، فَوَضَعَهَا ثُمَّ قَالَ: سَمِّ اللهَ وَخُذْ مِنْ أَدْنَاهَا تَشْبَعْ قَالَ: فَشَبِعَ مِنْهَا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ.

’’حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے بھنی ہوئی بکری تیار کی گئی اور آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کی گئی۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے ابو رافع! دستی لاؤ۔ میں نے آپ کو دستی پیش کی (آپ نے تناول فرمائی)۔ پھر فرمایا: دستی لاؤ۔ میں نے آپ ﷺ کو دستی پیش کی (آپ ﷺ نے وہ تناول فرمائی)۔ پھر فرمایا: مجھے دستی پیش کرو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بکری کی تو دو ہی دستیاں ہوتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم خاموش رہتے تو میں نے جو خواہش کی تھی تم مجھے پیش کرتے رہتے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کو دستی کا گوشت پسند تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی اور اصفہانی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے

..... والطبراني في المعجم الكبير، ١/٣٢٥، الرقم: ٩٧٠، ٢٤/٣٠٠، الرقم:، ٧٦٣، والروياني في المسند، ١/٤٦٥، الرقم: ٧٠٠، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/١٩٣، الرقم: ٢٥٥، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٣٩٣، والمحاملي في الأمالي، ١/٢٦٣، الرقم: ٢٥٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٣١١۔

فرمایا کہ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے، اس کی اسناد حسن ہے اور امام طبرانی نے بھی اسے ثقہ رجال سے روایت کیا ہے۔

''اور امام ابن ابی عاصم نے ان الفاظ کا اضافہ فرمایا کہ یہ (بکری) رسول اللہ ﷺ کے لیے تیار کی گئی تھی۔ آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام بھی تھے، پھر بھی اس گوشت میں سے کچھ بچ گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس سے ایک اعرابی گزرا، اس نے اس گوشت کو پکڑ کر کھایا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کو رکھ دو۔ تو اس نے رکھ دیا پھر آپ ﷺ نے (اسے) فرمایا: بسم اللہ پڑھو اور نیچے سے پکڑ (کر کھاؤ) تم سیر ہو جاؤ گے۔ راوی کہتے ہیں: وہ اعرابی سیر ہو گیا اور گوشت میں سے کچھ بچ بھی گیا۔''

مصادر التخريج

١. القرآن الحكيم۔

(٢) تفسير القرآن

٢. **آلوسی**، ابو الفضل شہاب الدین السید محمود (م ١٢٧٠ھ/١٨٥٤ء)۔ **روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني**۔ بیروت، لبنان: دار الاحیاء التراث۔

٣. **اسماعیل حقی**، بروسوی یا اسکوداری (١٠٦٣-١١٣٧ھ/١٦٥٢-١٧٢٤ء)۔ **تفسیر روح البیان**۔ کوئٹہ، پاکستان: مکتبہ اسلامیہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٤. **بغوی**، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد الفراء (٤٣٦-٥١٦ھ/ ١٠٤٤-١١٢٢ء)۔ **معالم التنزیل**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء

٥. **بیضاوی**، ناصر الدین ابی سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد شیرازی بیضاوی (م ٧٩١ھ)۔ **أنوار التنزیل**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٦ھ/١٩٩٦ء۔

٦. **ثعالبی**، عبد الرحمان بن محمد بن مخلوف۔ **الجواهر الحسان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الأعلمی للمطبوعات۔

٧. **ثناء اللہ پانی پتی**، قاضی (م ١٢٢٥ھ)۔ **التفسیر المظهری**۔ کوئٹہ، پاکستان: بلوچستان بک ڈپو۔

٨. **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠-٥٧٩ھ/ ١١١٦-١٢٠١ء)۔ **زاد المسير في علم التفسير**۔ بیروت، لبنان: المکتب

الاسلامی، ١٤٠٤ھ۔

٩. **ابن ابی حاتم**، ابو محمد عبد الرحمٰن بن محمد ادریس رازی (٢٤٠-٣٢٧ھ/ ٨٥٤-٩٣٨ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ صیدا، لبنان: المکتبۃ العصریہ۔

١٠. **ابو حیان**، محمد بن یوسف بن علی اندلسی غرناطی (٦٥٤-٧٥٤ھ)۔ **البحر المحیط**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤٢٢ھ/٢٠٠١ء۔

١١. **خازن**، علی بن محمد بن ابراہیم بن عمر بن خلیل (٦٧٨-٧٤١ھ/١٢٧٩-١٣٤٠ء)۔ **لباب التأویل في معاني التنزیل**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ۔

١٢. **رازی**، فخر الدین محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تمیمی شافعی، (٥٤٤-٦٠٤ھ)۔ **مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر)**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢١ھ۔

١٣. **زمخشری**، جار اللہ ابو القاسم محمود بن عمر بن محمد خوارزمی (٤٦٧-٥٣٨ھ)۔ **الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث۔

١٤. **ابوسعود**، محمد بن عمادی (٨٩٨-٩٨٢ھ/١٤٩٣-١٥٧٥ء)۔ **إرشاد العقل السلیم إلی مزایا القرآن الکریم (تفسیر أبي سعود)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

١٥. **سیوطی، محلی**، جلال الدین محمد بن احمد (م ٨٦٤ھ)۔ جلال الدین ابو الفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد سیوطی (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **تفسیر الجلالین**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

١٦. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **الدر المنثور في التّفسیر**

بالمأثور۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۹۹۳ء۔

۱۷. **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰-۲۰۴ھ/۷۶۷-۸۱۹ء)۔ **أحكام القرآن**۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۰ھ۔

۱۸. **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/۱۷۶۰-۱۸۳۴ء)۔ **فتح القدیر**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء۔

۱۹. **طبری**، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید بن خالد (۲۲۴-۳۱۰ھ/ ۸۳۹-۹۲۳ء)۔ **جامع البیان فی تفسیر القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۲۰. **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ/ ۷۴۴-۸۲۶ء)۔ **تفسير الصنعاني**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۱۰ھ۔

۲۱. **قرطبی**، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابو بکر بن فرح (م ۶۷۱ھ)۔ **الجامع لأحكام القرآن والمبين لما تضمن من السنة وآي الفرقان**۔ قاہرہ، مصر: دار الشعب، ۱۳۷۲ھ۔

۲۲. **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (۷۰۱-۷۷۴ھ/۱۳۰۱-۱۳۷۳ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۱ھ۔

۲۳. **نسفی**، عبداللہ بن محمود بن احمد نسفی (م ۷۱۰ھ)۔ **مدارك التنزيل وحقائق التأويل**۔ بیروت، لبنان، دار احیاء التراث العربی۔

۲۴. **واحدی**، ابو الحسن علی بن احمد (م ۴۶۸ھ)۔ **الوجيز في تفسير الكتاب العزيز**۔ بیروت، لبنان: دار القلم، ۱۴۱۵ھ + دمشق، شام: الدار الشامیہ۔

(٣) الحديث وأصول الحديث

٢٥. **احمد بن حنبل**، ابوعبداللہ شیبانی (١٦٤-٢٤١ھ/٧٨٠-٨٥٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر، ١٣٩٨ھ/١٩٨٧ء۔

٢٦. **احمد بن حنبل**، ابوعبداللہ شیبانی (١٦٤-٢٤١ھ/٧٨٠-٨٥٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٢٠ھ/١٩٩٩ء۔

٢٧. **أزدی**، معمر بن راشد (م ١٥١ھ)۔ **الجامع**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٢٨. **البانی**، محمد ناصر الدین (١٣٣٣-١٤٢٠ھ/١٩١٤-١٩٩٩ء)۔ **سلسلة الأحاديث الصحيحة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٢٩. **اندلسی**، محمد بن علی بن احمد الوادیاشی (٧٢٣-٨٠٤ھ)۔ **تحفة المحتاج إلى أدلة المنهاج**۔ مکۃ المکرّمہ، سعودی عرب: دار حراء، ١٤٠٦ھ۔

٣٠. **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن إسماعیل بن إبراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/٨١٠-٨٧٠ء)۔ **الأدب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

٣١. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/٨١٠-٨٧٠ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، الیمامہ، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء

٣٢. **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٥-٢٩٢ھ/٨٣٠-٩٠٥ء)۔ **المسند (البحر الزخار)**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ علوم القرآن، ١٤٠٩ھ۔

۳۳. **بغوی**، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶-۵۱۶ھ/۱۰۴۴-۱۱۲۲ء)۔ **شرح السنة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۳۴. **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **السنن الصغری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء۔

۳۵. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۳۶. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۳۷. **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **المدخل إلی السنن الکبری**۔ الکویت، دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔

۳۸. **ترمذی**، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک (۲۰۹-۲۷۹ھ/ ۸۲۵-۸۹۲ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی۔

۳۹. **ابن جعد**، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳-۲۳۰ھ/ ۷۵۰-۸۴۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۴۰. **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰-۵۷۹ھ/۱۱۱۶-۱۲۰۱ء)۔ **التحقیق في أحادیث الخلاف** بیروت لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ۔

٤١. **ابن ابی حاتم**، ابو محمد عبد الرحمٰن بن محمد ادریس رازی (٢٤٠-٣٢٧ھ/ ٨٥٤-٩٣٨ء)۔ **علل الحدیث**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٥ھ۔

٤٢. **حارث**، ابن ابی اسامہ (١٨٦-٢٨٢ھ)۔ **بغیة الباحث عن زوائد مسند الحارث**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمة السنة والسیرة النبویة، ١٤١٣ھ/١٩٩٢ء۔

٤٣. **حاکم**، ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١-٤٠٥ھ/٩٣٣-١٠١٤ء)۔ **المستدرك علی الصحیحین** ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/١٩٩٠ء۔

٤٤. **حاکم**، ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١-٤٠٥ھ/٩٣٣-١٠١٤ء)۔ **معرفة علوم الحدیث**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٩٧ھ/ ١٩٧٧ء۔

٤٥. **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن احمد بن حبان التمیمی البستی (٢٧٠-٣٥٤ھ/ ٨٨٤-٩٦٥ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٤١٤ھ/١٩٩٣ء۔

٤٦. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/ ١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **تغلیق التعلیق علی صحیح البخاري** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی+عمان، اُردن: دار عمار، ١٤٠٥ھ۔

٤٧. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/ ١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **تلخیص الحبیر في أحادیث الرافعي الکبیر** مدینہ منورہ، سعودی عرب، ١٣٨٤ھ/١٩٦٤ء۔

٤٨. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/

١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **الدراية في تخريج أحاديث الهداية**۔ بيروت، لبنان: دار المعرفة۔

٤٩. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/ ١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **المطالب العالية**۔ بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٤٠٧ھ/١٩٧٨ء۔

٥٠. **حسینی**، ابراہیم بن محمد (١٠٥٤-١١٢٠ھ)۔ **البيان والتعريف**۔ بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي، ١٤٠١ھ۔

٥١. **حکیم ترمذی**، ابوعبداللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔(١) **نوادر الاصول فی احادیث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٩٩٢ء۔

٥٢. **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ سلمی نیشاپوری، (٢٢٣-٣١١ھ/ ٨٣٨-٩٢٤ء)۔ **الصحيح**۔ بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٣٩٠ھ/١٩٧٠ء۔

٥٣. **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد (٣٩٣-٤٦٣ھ/ ١٠٠٣-١٠٧١ء)۔ **تقييد العلم** بيروت، لبنان: المكتبة العصرية، ١٤٢٢ھ/ ٢٠٠١ء۔

٥٤. **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد (٣٩٣-٤٦٣ھ/ ١٠٠٣-١٠٧١ء)۔ **الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع**۔ الرياض، سعودی عرب: مکتبہ المعارف، ١٤٠٣ھ۔

٥٥. **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد (٣٩٣-٤٦٣ھ/ ١٠٠٣-١٠٧١ء)۔ **الكفاية في علم الرواية**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: المکتبہ

(١) حکیم ترمذی ٣١٨ھ/٩٣٠ء میں زندہ تھے مگر اُن کی تاریخ وفات معلوم نہیں۔

العلمیہ۔

٥٦. **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد (٣٩٣-٤٦٣ھ/ ١٠٠٣-١٠٧١ء)۔ **موضح أوهام الجمع والتفريق**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ ١٤٠٧ھ۔

٥٧. **خطیب تبریزی**، ولی الدین ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ (م ٧٤١ھ)۔ **مشکوٰۃ المصابیح**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، ١٤٢٤ھ/٢٠٠٣ء۔

٥٨. **خلال**، ابوبکر احمد بن محمد بن ہارون بن یزید (٢٣٤-٣١١ھ)۔ **السنۃ**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ١٤١٠ھ۔

٥٩. **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦-٣٨٥ھ/٩١٨-٩٩٥ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٨٦ھ/ ١٩٦٦ء۔

٦٠. **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (١٨١-٢٥٥ھ/٧٩٧-٨٦٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

٦١. **ابو داود**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (٢٠٢-٢٧٥ھ/٨١٧-٨٨٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٤ء

٦٢. **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الھمذانی (٤٤٥-٥٠٩ھ/ ١٠٥٣-١١١٥ء)۔ **مسند الفردوس**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

٦٣. **ابن راہویہ**، ابو یعقوب اِسحاق بن اِبراہیم بن مخلد بن اِبراہیم بن عبداللہ (١٦١-٢٣٧ھ/٧٧٨-٨٥١ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب:

مکتبۃ الایمان، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

٦٤. **ربیع**، ابنِ حبیب بن عمر اَزدی بصری۔ **الجامع الصحیح مسند الإمام الربیع بن حبیب**۔ بیروت، لبنان، دار الحکمۃ، ١٤١٥ھ۔

٦٥. **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (٧٣٦-٧٩٥ھ)۔ **جامع العلوم والحکم في شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٨ھ۔

٦٦. **رویانی**، ابو بکر محمد بن ہارون رازی طبری (م ٣٠٧ھ)۔ **مسند الصحابۃ المعروف بـ: مسند الرویانی**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ١٤١٦ھ۔

٦٧. **زیلعی**، ابو محمد جمال الدین عبد اللہ بن یوسف بن محمد حنفی (م٧٦٢ھ)۔ **تخریج الأحادیث والآثار**۔ ریاض، سعودی عرب: دار ابن خزیمہ، ١٤١٤ھ۔

٦٨. **زیلعی**، ابو محمد جمال الدین عبد اللہ بن یوسف بن محمد حنفی (م ٧٦٢ھ)۔ **نصب الرایۃ لأحادیث الھدایۃ**۔ مصر: دار الحدیث، ١٣٥٧ھ۔

٦٩. **ابن سرایا**، محمد بن محمد بن علی بن ہمام بن راجی اللہ بن داود (٦٧٧-٧٤٥ھ)۔ **سلاح المؤمن في الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٣ء۔

٧٠. **سعید بن منصور**، ابو عثمان الخراسانی، (م ٢٢٧ھ)۔ **السنن**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العصیمی، ١٤١٤ھ۔

٧١. **ابن السنّی**، احمد بن محمد الدینوری (٢٨٤-٣٦٤ھ)۔ **عمل الیوم واللیلۃ**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤٢٥ھ/٢٠٠٤ء۔

٧٢. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **الجامع الصغیر في أحادیث**

البشير النذير۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٧٣. **شاشی**، ابوسعید ہیثم بن کلیب بن شریح (٣٣٥ھ/٩٤٦ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ١٤١٠ھ۔

٧٤. **شافعی**، ابوعبداللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (١٥٠-٢٠٤ھ/٧٦٧-٨١٩ء)۔ **السنن المأثورۃ**۔ بیروت لبنان: دار المعرفۃ، ١٤٠٦ھ۔

٧٥. **شافعی**، ابوعبداللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (١٥٠-٢٠٤ھ/٧٦٧-٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٧٦. **ابن شاہین**، ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان (٢٩٧-٣٨٥ھ)۔ **ناسخ الحدیث و منسوخہ**۔ الزرقاء: مکتبۃ المنار، ١٤٠٨ھ/١٩٨٨ء۔

٧٧. **ابن ابی شیبہ**، ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (١٥٩-٢٣٥ھ/٧٧٦-٨٤٩ء)۔ **کتاب الأدب**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الإسلامیہ، ١٤٢٠ھ/١٩٩٩ء۔

٧٨. **ابن ابی شیبہ**، ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (١٥٩-٢٣٥ھ/٧٧٦-٨٤٩ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

٧٩. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **کتاب الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ ١٤٢١ھ/٢٠٠١ء۔

٨٠. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر لخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٨١. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دارالحرمین، ١٤١٥ھ۔

٨٢. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء

٨٣. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مکتبۃ العلوم والحکم، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٨٤. **طحاوی**، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٢٩-٣٢١ھ/٨٥٣-٩٣٣ء)۔ **شرح معانی الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٩٩ھ۔

٨٥. **طحاوی**، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٢٩-٣٢١ھ/٨٥٣-٩٣٣ء)۔ **مَشکَل الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

٨٦. **طیالسی**، ابو داود سلیمان بن داود جارود (١٣٣-٢٠٤ھ/٧٥١-٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٨٧. **ابن ابی عاصم**، ابوبکر عمرو بن ابی عاصم ضحاک شیبانی (٢٠٦-٢٨٧ھ/٨٢٢-٩٠٠ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ١٤١١ھ/ ١٩٩١ء۔

٨٨. **ابن ابی عاصم**، ابوبکر عمرو بن ابی عاصم ضحاک شیبانی(٢٠٦-٢٨٧ھ/٨٢٢-٩٠٠ء)۔ **السنۃ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٠ھ۔

٨٩. **ابوعبد اللہ**، احمد بن إبراہیم بن کثیر دورقی (١٦٨-٢٤٦ھ)۔ **مسند سعد**

بن أبي وقاص۔ بیروت، لبنان: دارالبشائر الاسلامیہ، ١٤٠٧ھ۔

٩٠. **عبد اللہ بن احمد**، ابنِ محمد بن حنبل شیبانی (٢١٣-٢٩٠ھ)۔ **السنة**۔ دمام: دار ابن القیم، ١٤٠٦ھ۔

٩١. **عبد بن حمید**، ابو محمد عبد بن حمید بن نصر الکسی (م ٢٤٩ھ/٨٦٣ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ١٤٠٨ھ/١٩٨٨ء۔

٩٢. **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦-٢١١ھ/ ٧٤٤-٨٢٦ء)۔ **الأمالي في آثار الصحابة**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ القرآن۔

٩٣. **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦-٢١١ھ/ ٧٤٤-٨٢٦ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٩٤. **عجلونی**، ابو الفداء اسماعیل بن محمد جراحی (١٠٨٧-١١٦٢ھ/١٦٧٦-١٧٤٩ء)۔ **کشف الخفاء ومزیل الإلباس عما اشتهر من الأحادیث علی ألسنة الناس**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٩٥. **ابو عوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (٢٣٠-٣١٦ھ/ ٨٤٥-٩٢٨ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٩٩٨ء۔

٩٦. **قزوینی**، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوین في أخبار قزوین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٧ء۔

٩٧. **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن إسماعیل (٧٦٢-٨٤٠ھ)۔ **مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه**۔ بیروت، لبنان، دارالعربیۃ، ١٤٠٣ھ۔

٩٨. **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٧-٢٧٥ھ/٨٢٤-٨٨٧ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

٩٩. **مالک**، ابنِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (٩٣-

١٧٩ھ/٧١٢-٧٩٥ء)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٠٦ھ/١٩٨٥ء۔

١٠٠. **المحاملی**، حسین بن إسماعیل الضبی ابو عبداللہ (٢٣٥-٣٣٠ھ)۔ **أمالي المحاملي**۔ دمام، اردن: دار ابن القیم، ١٤١٢ھ۔

١٠١. **مروزی**، محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبداللہ (٢٠٢-٢٩٤ھ)۔ **السنة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الکتب الثقافیة، ١٤٠٨ھ۔

١٠٢. **مروزی**، ابو بکر احمد بن علی بن سعید اُموی (٢٠٢-٢٩٢ھ)۔ **مسند أبي بکر الصدیق**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی۔

١٠٣. **مسلم**، ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (٢٠٦-٢٦١ھ/٨٢١-٨٧٥ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

١٠٤. **مقدسی**، ابو عبداللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد حنبلی (٥٦٩-٦٤٣ھ/١١٧٣-١٢٤٥ء)۔ **الأحادیث المختارة** مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبة النهضة الحدیثة، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

١٠٥. **مقرئ**، ابو عمرو عثمان بن سعید دانی (٣٧١-٤٤٤ھ)۔ **السنن الواردة في الفتن**۔ الریاض: سعودی عرب، ١٤١٦ھ۔

١٠٦. **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (٥٨١-٦٥٦ھ/١١٨٥-١٢٥٨ء)۔ **الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ۔

١٠٧. **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (٢١٥-٣٠٣ھ/٨٣٠-٩١٥ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٦ھ/١٩٩٥ء + حلب، شام:

مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

١٠٨. **نسائی**، ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (٢١٥-٣٠٣ھ/٨٣٠-٩١٥ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

١٠٩. **نسائی**، ابوعبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (٢١٥-٣٠٣ھ/٨٣٠-٩١٥ء)۔ **عمل الیوم و اللیلۃ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

١١٠. **نسائی**، ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (٢١٥-٣٠٣ھ/٨٣٠-٩١٥ء)۔ **فضائل الصحابۃ**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤٠٥ھ۔

١١١. **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **مسند الإمام أبي حنیفۃ**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الکوثر، ١٤١٥ھ۔

١١٢. **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **المسند المستخرج علی صحیح مسلم**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٩٩٦ء۔

١١٣. **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١-٦٧٧ھ/١٢٣٣-١٢٧٨ء)۔ **ریاض الصالحین من کلام سید المرسلین** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

١١٤. **ہندی**، حسام الدین علاء الدین علی متقی (م ٩٧٥ھ)۔ **کنز العمال فی سنن الأقوال و الأفعال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء۔

١١٥. **ہیثمی**، نورالدین ابوالحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ/١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ **مجمع الزوائد و منبع الفوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

١١٦. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ/١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ **موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١١٧. **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠-٣٠٧ھ/٨٢٥-٩١٩ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/١٩٨٤ء۔

١١٨. **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠-٣٠٧ھ/٨٢٥-٩١٩ء)۔ **المعجم**۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارۃ العلوم الأثریہ، ١٤٠٧ھ۔

(٤) شروحات الحدیث

١١٩. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٧٩ھ۔

١٢٠. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **الديباج على صحيح مسلم**۔ الخبر، سعودی عرب: دار ابن عفان، ١٤١٦ھ/١٩٩٦ء۔

١٢١. **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد النمری، (٣٦٨-٤٦٣ھ/٩٧٩-١٠٧١ء)۔ **التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد** مغرب (مراکش): وزارت عموم الأوقاف، ١٣٨٧ھ۔

١٢٢. **عظیم آبادی**، ابو الطیب محمد شمس الحق۔ **عون المعبود شرح سنن أبي داود**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤١٥ھ۔

١٢٣. **عینی**، بدر الدین ابومحمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (٧٦٢-٨٥٥ھ/١٣٦١-١٤٥١ء)۔ **عمدة القاری شرح صحیح البخاری**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی۔

١٢٤. **قاضی عیاض**، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ یحصبی (٤٧٦-٥٤٤ھ/١٠٨٣-١١٤٩ء)۔ **إکمال المعلم بفوائد مسلم** بیروت، لبنان: دارالوفا للطباعہ والنشر والتوزیع، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

١٢٥. **قسطلانی**، ابو العباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن محمد بن حسین بن علی (٨٥١-٩٢٣ھ/١٤٤٨-١٥١٧ء)۔ **إرشاد الساري لشرح صحیح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

١٢٦. **ابن قیم**، ابوعبد اللہ محمد بن ابی بکر ایوب الذرعی (٦٩١-٧٥١ھ)۔ **حاشیة علی سنن أبي داود**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ، ١٤١٥ھ/١٩٩٥ء۔

١٢٧. **مبارک پوری**، ابو العلاء محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (١٢٨٣-١٣٥٣ھ)۔ **تحفة الأحوذی في شرح جامع الترمذي**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٢٨. **ملا علی قاری**، علی بن سلطان محمد نور الدین حنفی (م ١٠١٤ھ/١٦٠٦ء)۔ **مرقاة المفاتیح شرح مشکوٰة المصابیح**۔ ملتان، پاکستان: مکتبہ امدادیہ۔

١٢٩. **مناوی**، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی (٩٥٢-١٠٣١ھ/ ١٥٤٥-١٦٢١ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ١٣٥٦ھ۔

١٣٠. **نووی**، ابو زکریا محی الدین یحییٰ بن شرف بن مری (٦٣١-٦٧٦ھ)۔ **شرح النووي علی صحیح مسلم**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث، ١٣٩٢ھ۔

(٥) أسماء الرجال

١٣١. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ **التاريخ الكبير**۔ بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤٢٢ھ/ ٢٠٠١ء۔

١٣٢. **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التميمی البستی (٢٧٠-٣٥٤ھ/ ٨٨٤-٩٦٥ء)۔ **الثقات**۔ بيروت، لبنان: دارالفكر، ١٣٩٥ھ۔

١٣٣. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/ ١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **الإصابة في تمييز الصحابة**۔ بيروت، لبنان: دار الجيل، ١٤١٢ھ۔

١٣٤. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/ ١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **تعجيل المنفعة** بيروت، لبنان: دار الكتاب العربی۔

١٣٥. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/ ١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **تهذيب التهذيب**۔ بيروت، لبنان: دارالفكر، ١٤٠٤ھ۔

١٣٦. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/ ١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **لسان الميزان**۔ بيروت، لبنان، مؤسسة الأعلمی المطبوعات، ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٦ء۔

١٣٧. **ابن حیان**، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الأنصاری (٢٧٤-٣٦٩ھ)۔ **طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها** بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤١٢ھ۔

١٣٨. **ذہبی**، ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (٦٧٣-٧٤٨ھ/١٢٧٤-١٣٤٨ء)۔ **سیر أعلام النبلاء** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٣ھ۔

١٣٩. **ذہبی**، ابوعبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (٦٧٣-٧٤٨ھ/١٢٧٤-١٣٤٨ء)۔ **میزان الاعتدال في نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ١٩٩٥ء۔

١٤٠. **ابن سعد**، ابو عبد اللہ محمد (١٦٨-٢٣٠ھ/٧٨٤-٨٤٥ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

١٤١. **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد النمیر ی (٣٦٨-٤٦٣ھ/٩٧٩-١٠٧١ء)۔ **الاستیعاب في معرفة الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ۔

١٤٢. **ابن عدی**، عبد اللہ بن عدی بن عبد اللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (٢٧٧-٣٦٥ھ)۔ **الکامل في ضعفاء الرجال**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٩ھ/١٩٨٨ء۔

١٤٣. **فسوی**، ابو یوسف یعقوب بن سفیان (م ٢٧٧ھ)۔ **المعرفة والتاریخ**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/١٩٩٩ء۔

١٤٤. **ابن قانع**، عبد الباقی (٢٦٥-٣٥١ھ)۔ **معجم الصحابة**۔ مدینہ منورہ، مکتبۃ الغرباء الاثریۃ، ١٤١٨ھ۔

١٤٥. **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤-٧٤٢ھ/١٢٥٦-١٣٤١ء)۔ **تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف**۔ ممبئی، بھارت: الدار القیمہ + بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

١٤٦. **مزی**، ابوالحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤-٧٤٢ھ/١٢٥٦-١٣٤١ء)۔ **تهذيب الكمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

(٦) الفقه وأصول الفقه

١٤٧. **آمدی**، ابوالحسن علی بن محمد (٥٥١-٦٣١ھ)۔ **الإحكام**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٤ھ۔

١٤٨. **ابن حزم**، ابو محمد علی بن احمد بن سعید اندلسی الظاهری (٣٨٤-٤٥٦ھ/ ٩٩٤-١٠٦٤ء)۔ **الإحكام في أصول الأحكام**۔ فیصل آباد، پاکستان: ضیاء السنہ ادارۃ الترجمہ والتعریف، ١٤٠٤ھ۔

١٤٩. **ابن حزم**، ابو محمد علی بن احمد بن سعید اندلسی الظاهری (٣٨٤-٤٥٦ھ/ ٩٩٤-١٠٦٤ء)۔ **المحلى**۔ بیروت، لبنان: دارالآفاق الجدیدہ۔

١٥٠. **شافعی**، ابوعبداللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (١٥٠-٢٠٤ھ/٧٦٧-٨١٩ء)۔ **الأم**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ١٣٩٣ھ۔

١٥١. **شافعی**، ابوعبداللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (١٥٠-٢٠٤ھ/٧٦٧-٨١٩ء)۔ **الرسالة**۔ قاہرہ، مصر، ١٣٥٨ھ/١٩٣٩ء۔

١٥٢. **شربینی**، محمد خطیب (م ٩٧٧ھ)۔ **مغني المحتاج إلى معرفة معاني ألفاظ المنهاج**۔ بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربی، ١٤٠٢ھ/١٩٨٢ء۔

١٥٣. **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (م ١٢٥٥ھ)۔ **نيل الأوطار شرح منتقى الأخبار**۔ بیروت، لبنان: دارالجیل، ١٩٧٣ء۔

١٥٤. **صنعانی**، محمد بن إسماعیل الامیر (م ٧٧٣-٨٥٢ھ)۔ **سبل السلام شرح بلوغ المرام**۔ بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربی، ١٣٧٩ھ۔

١٥٥. **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد النمیر ی القرطبی (٣٦٨-٤٦٣ھ/٩٧٩-١٠٧١ء)۔ **الاستذکار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ٢٠٠٠ء۔

١٥٦. **ابو عبید**، قاسم بن سلام (م ٢٢٤ھ)۔ **کتاب الأموال**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٨ھ۔

١٥٧. **ابن قدامہ**، ابو محمد عبد اللہ بن احمد المقدسی (٥٤١-٦٢٠ھ)۔ **المغني في فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٥ھ۔

١٥٨. **ابن قیم**، ابو عبد اللہ محمد بن ابو بکر ایوب الزرعی (٦٩١-٧٥١ھ)۔ **أحكام أهل الذمة**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤١٨ھ/١٩٩٧ء۔

١٥٩. **مالک**، ابن انس بن مالک ﷺ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (٩٣-١٧٩ھ/٧١٢-٧٩٥ء)۔ **المدونة الكبرى**۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

١٦٠. **ابو محاسن**، یوسف بن موسیٰ حنفی۔ **معتصر من المختصر من مشكل الآثار**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

١٦١. **مروزی**، ابو عبد اللہ محمد بن نصر بن الحجاج (٢٠٢-٢٩٤ھ)۔ **تعظيم قدر الصلاة**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ١٤٠٦ھ۔

(٧) السيرة و الفضائل

١٦٢. **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤-٢٤١ھ/٧٨٠-٨٥٥ء)۔ **فضائل الصحابة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

١٦٣. **ابن اسحاق**، محمد بن اسحاق بن یسار، (٨٥-١٥١ھ)۔ **السيرة النبوية**۔ معهد الدراسات والابحاث للتعريب۔

١٦٤. **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **دلائل النبوۃ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

١٦٥. **ترمذی**، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢١٠-٢٧٩ھ/٨٢٥-٨٩٢ء)۔ **الشمائل المحمدیۃ والخصائص المصطفویۃ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، ١٤١٢ھ۔

١٦٦. **تھانوی**، اشرف علی (١٢٨٠-١٣٦٢ھ/١٨٦٣-١٩٤٣ء)۔ **نشر الطیب في ذکر النبي الحبیب ﷺ**۔ کراچی، پاکستان: ایچ۔ایم سعید کمپنی، ١٩٨٩ء۔

١٦٧. **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠-٥٧٩ھ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ **الوفا بأحوال المصطفیٰ ﷺ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٨ھ/١٩٨٨ء۔

١٦٨. **حلبی**، علی بن برہان الدین (م ١٤٠٤ھ)۔ **السیرۃ الحلبیۃ**، بیروت، لبنان، دار المعرفہ، ١٤٠٠ھ۔

١٦٩. **دولابی**، ابو بشر محمد بن احمد بن محمد بن حماد (٢٢٤-٣١٠ھ)۔ **الذریۃ الطاھرۃ النبویۃ**۔ کویت: الدار السلفیۃ، ١٤٠٧ھ۔

١٧٠. **زرقانی**، ابوعبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری أزہری مالکی (١٠٥٥-١١٢٢ھ/١٦٤٥-١٧١٠ء)۔ **شرح المواھب اللدنیۃ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ/١٩٩٦ء۔

١٧١. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **الخصائص الکبریٰ**۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

١٧٢. **فریابی**، ابو بکر جعفر بن محمد بن حسن (٢٠٧-٣٠١ھ)۔ **دلائل النبوۃ**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: دار حراء، ١٤٠٦ھ۔

١٧٣. **قاضی عیاض**، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ یحصبی (٤٧٦-٥٤٤ھ/١٠٨٣-١١٤٩ء)۔ **الشفا بتعریف حقوق المصطفٰی** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی۔

١٧٤. **قسطلانی**، ابوالعباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن محمد بن حسین بن علی (٨٥١-٩٢٣ھ/١٤٤٨-١٥١٧ء)۔ **المواهب اللدنية بالمنح المحمدية**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

١٧٥. **کلاعی**، ابو الربیع سلیمان بن موسی الکلاعی الأندلسی (٥٦٥-٦٣٤ھ)۔ **الاكتفاء في مغازي رسول الله** ﷺ **والثلاثة الخلفاء**۔ بیروت، لبنان، مکتبۃ الھلال، ١٣٨٧ھ/١٩٦٨ء۔

١٧٦. **لالکائی**، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ٤١٨ھ)۔ **کرامات الأولیاء**۔ ریاض، سعودی عرب، دار طیبہ، ١٤١٢ھ۔

١٧٧. **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **دلائل النبوۃ**۔ حیدر آباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ١٣٦٩ھ/١٩٥٠ء۔

١٧٨. **نیشاپوری**، عبد الملک بن ابی عثمان محمد بن ابراہیم الخرکوشی نیشاپوری (م٤٠٦ھ)۔ **شرف المصطفیٰ** ﷺ۔ مکۃ المکرّمۃ، سعودی عرب: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٢٤ھ/٢٠٠٣ء۔

١٧٩. **ابن ہشام**، ابو محمد عبد الملک حمیری (٢١٣ھ/٨٢٨ء)۔ **السیرۃ النبویۃ**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١١ھ۔

(٨) العقائد

١٨٠. **آجری**، ابو بکر محمد بن حسین بن عبد اللہ (م ٣٦٠ھ)۔ **الشریعۃ**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الوطن، ١٤٢٠ھ/١٩٩٩ء۔

١٨١. **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **اثبات عذاب القبر**۔ عمان، اُردن: دار الفرقان، ١٤٠٥ھ۔

١٨٢. **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **الاعتقاد**۔ بیروت، لبنان، دار الآفاق الجدید، ١٤٠١ھ۔

١٨٣. **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١-٧٢٨ھ/ ١٢٦٣-١٣٢٨ء)۔ **اِقتضاء الصراط المستقیم** لاہور، پاکستان: المکتبۃ السلفیۃ، ١٩٧٨ء۔

١٨٤. **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١-٧٢٨ھ/ ١٢٦٣-١٣٢٨ء)۔ **الصارم المسلول**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤١٧ھ۔

١٨٥. **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١-٧٢٨ھ/ ١٢٦٣-١٣٢٨ء)۔ **قاعدة جليلة في التوسل والوسيلة** لاہور، پاکستان: ادارہ ترجمان السنہ۔

١٨٦. **دار قطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦-٣٨٥ھ/٩١٨-٩٩٥ء)۔ **رؤية الله**۔ قاھرہ، مصر: مکتبۃ القرآن۔

١٨٧. **زرکشی**، بدر الدین، امام، (٧٤٥-٧٩٤ھ)۔ **الإجابة لما استدركت عائشة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/١٩٧٠ء۔

١٨٨. **سبکی**، تقی الدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی بن علی بن تمام بن یوسف بن موسیٰ بن

تمام أنصاری (٦٨٣-٧٥٦ھ/١٢٨٤-١٣٥٥ء)۔ **شفاء السقام في زيارة خير الأنام**۔ حیدرآباد، بھارت: دائرہ معارف نظامیہ، ١٣١٥ھ۔

١٨٩. **لالکائی**، ابو القاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ٤١٨ھ)۔ **شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة**۔ الریاض، سعودی عرب، دار طیبہ، ١٤٠٢ھ۔

١٩٠. **ابن مندہ**، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (٣١٠-٣٩٥ھ/ ٩٢٢-١٠٠٥ء)۔ **الإيمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٦ھ۔

١٩١. **نجاد**، ابو بکر احمد بن سلمان (٢٥٣-٣٤٨ھ)۔ **الرد على من يقول القرآن مخلوق**۔ کویت: مکتبۃ الصحابۃ الاسلامیہ، ١٤٠٠ھ۔

١٩٢. **نعیم بن حماد**، ابو عبد اللہ مروزی (م ٢٨٨ھ)۔ **الفتن**۔ قاہرہ، مصر: بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ١٤٠٨ھ۔

(٩) الفتاوی

١٩٣. **ابن تیمیہ**، ابو العباس احمد بن عبد الحلیم حرانی (٦٦١-٧٢٨ھ/ ١٢٦٣-١٣٢٨ء)۔ **مجموع الفتاوى**۔ مکتبہ ابن تیمیہ۔

١٩٤. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **الحاوي للفتاوى**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ١٤٢٥ھ۔

(١٠) التصوف

١٩٥. **ابن ابی الدنیا**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید القرشی البغدادی (٢٠٨-٢٨١ھ)۔ **العيال**۔ السعودیہ: دار ابن القیم، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

١٩٦. **ذہبی**، ابوعبداللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (٦٧٣-٧٤٨ھ/ ١٢٧٤-١٣٤٨ء)۔ **الکبائر**۔ بیروت، لبنان: دار الندوۃ الجدیدۃ۔

١٩٧. **ابن مبارک**، ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن واضح مروزی (١١٨-١٨١ھ/ ٧٣٦-٧٩٨ء)۔ **کتاب الزھد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

(١١) التاريخ والسوانح

١٩٨. **ابن اثیر**، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم شیبانی جزری (٥٥٥-٦٣٠ھ/ ١١٦٠-١٢٣٣ء)۔ **الكامل في التاريخ**۔ بیروت، لبنان: دار صادر، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء۔

١٩٩. **بلاذری**، احمد بن یحییٰ بن جابر (م ٢٧٩ھ)۔ **فتوح البلدان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٢٠٠. **جرجانی**، ابو قاسم حمزہ بن یوسف (م ٤٢٨ھ)۔ **تاریخ جرجان**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ١٤٠١ھ/١٩٨١ء۔

٢٠١. **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠-٥٧٩ھ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ **صفة الصفوة**۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء

٢٠٢. **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد (٣٩٣-٤٦٣ھ/ ١٠٠٣-١٠٧١ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٢٠٣. **طبری**، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤-٣١٠ھ/٨٣٩-٩٢٣ء)۔ **تاريخ الأمم والملوك** ۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ١٤٠٧ھ۔

٢٠٤. **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی الشافعی (٤٩٩-٥٧١ھ/١١٠٥-١١٧٦ء)۔ **تاريخ دمشق الكبير المعروف**

بـ: تاريخ ابن عساكر ۔ بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٩٩٥ء۔

٢٠٥. **فاكهي**، ابوعبد الله محمد بن اسحاق بن عباس مكي (٢٧٢ھ/٨٨٥ء)۔ **أخبار مكة في قديم الدهر و حديثة**۔ بيروت، لبنان: دارخضر، ١٤١٤ھ۔

٢٠٦. **ابن كثير**، ابو الفداء اسماعيل بن عمر بن كثير بن ضوء بن كثير (٧٠١-٧٧٤ھ/ ١٣٠١-١٣٧٣ء)۔ **البداية و النهاية**۔ بيروت، لبنان: مكتبہ المعارف۔

٢٠٧. **ابونعيم**، احمد بن عبد الله بن احمد بن إسحاق بن موسىٰ بن مهران أصبهانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **حلية الأولياء وطبقات الأصفياء**۔ بيروت، لبنان: دار الكتاب العربی، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٢٠٨. **نميری**، أبو زيد عمر بن شبہ البصری (م ٢٦٢ھ)۔ **أخبار المدينة**۔ بيروت، لبنان: دار الكتب العلميہ، ١٤١٧ھ/١٩٩٦ء۔

٢٠٩. **يحيٰى بن معين**، ابو زكريا (١٥٨-٢٣٣ھ)۔ **التاريخ**۔ مكہ المكرّمہ، سعودی عرب: مركز البحث العلمی و إحياء التراث الاسلامی، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء۔

(١٢) اللغات

٢١٠. **جزری**، ابو السعادات مبارک بن محمد (٥٤٤-٦٠٦ھ)۔ **النهاية في غريب الأثر**۔ بيروت، لبنان: المكتبة العلمية، ١٣٩٩ھ۔

٢١١. **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبيد الله (٥١٠-٥٧٩ھ/ ١١١٦-١٢٠١ء)۔ **غريب الحديث**۔ بيروت، لبنان: دار الكتب العلميہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٢١٢. **خطابی**، احمد بن محمد بن إبراهيم الخطابی البستی (٣١٩-٣٨٨ھ)۔ **غريب الحديث**۔ مكہ مكرمہ، سعودی عرب: جامعہ أم القری، ١٤٠٢ھ۔

٢١٣. **ابن سلام**، ابو عبيد قاسم الهروی، (١٥٤-٢٢٤ھ)۔ **غريب الحديث**۔ بيروت، لبنان: دار الكتاب العربی، ١٣٩٦ھ۔

٢١٤. **ابن منظور**، ابو الفضل جمال الدين محمد بن مكرم افريقی (٦٣٠-٧١١ھ/ ١٢٣٢-١٣١١ء)۔ **لسان العرب**۔ بيروت، لبنان: دار صادر۔